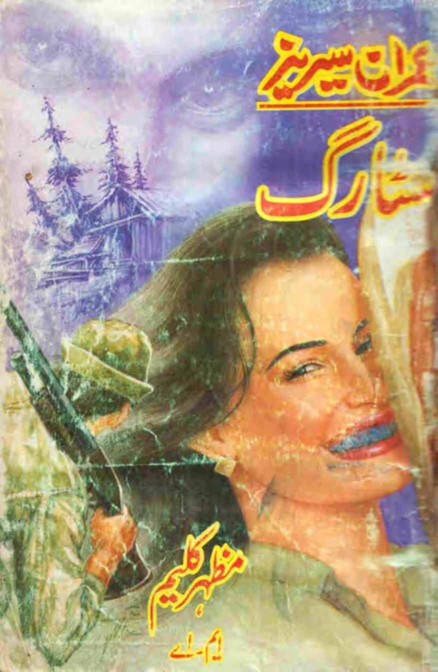

عمران سیریز
سٹارگ
مظہر کلیم
ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ----- اشرف قریشی
------- یوسف قریشی
تزئین ----- محمد بلال قریشی
طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ----- -/80 روپے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ کرنل فریدی اور عمران کا مشترکہ نیا ناول "سٹارگ" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس ناول میں یہودیوں کی ایک بین الاقوامی سطح پر قائم کی گئی دہشت گرد تنظیم جس کا ٹارگٹ پوری دنیا کے مسلم ممالک تھے کے خلاف کرنل فریدی اور عمران نے نہ صرف مشترکہ جدوجہد کی بلکہ ایک ایسی جدوجہد صفحہ قرطاس پر ابھری جسے یقیناً بے مثال کہا جا سکتا ہے ۔ دہشت گرد تنظیم نے ان دونوں کے خلاف دنیا کے ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ یکے بعد دیگرے میدان میں اتارے اور عمران اور کرنل فریدی دونوں کو اس خوفناک اور مسلسل جدوجہد میں ہر لمحہ یقینی موت سے مقابلہ کرنا پڑا ۔ ایسا مقابلہ جسے یقیناً موت اور زندگی کا مقابلہ قرار دیا جا سکتا ہے ۔ ان دونوں عظیم جاسوسوں میں سے کامیابی کس کے حصے میں آئی اور کیا ناکام رہنے والے نے اس کامیابی کو تسلیم بھی کیا یا دونوں ہی اس جدوجہد میں شکست اور ناکامی کی دلدل میں ڈوب گئے ۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن ، جان لیوا سسپنس اور ہر لمحہ موت کی طرف بڑھنے والے واقعات نے اس ناول کو یقیناً جاسوسی ادب کا لازوال ناول بنا دیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا البتہ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آراء ہی

میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں لیکن ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ کسی بھی طرح کم نہیں ہیں۔

میانوالی سے عامر شہزادہ شاہ لکھتے ہیں۔" میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھے ہیں اور یہی بات آپ کی تحریر کی دلکشی کا ثبوت بھی ہے البتہ ایک پوائنٹ میرے ذہن میں کھٹکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اب تک بلامبالغہ لاکھوں بار بے ہوش ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اب تو ان کے ذہن اس سطح تک پہنچ گئے ہوں گے کہ وہ کسی بھی گیس اور ریز سے بے ہوش نہ ہو سکیں لیکن اس کے باوجود وہ ہر بار بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور اس کی وضاحت کریں گے۔

محترم عامر شہزادہ شاہ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی دلچسپ بات لکھی ہے لیکن آپ نے نتیجہ الٹ لکھ دیا ہے۔ انسانی جسم جس بات کا عادی ہو جاتا ہے اس کے خلاف مزاحمت ترک کر دیتا ہے۔ جسے عام انداز میں عادت کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے ذہنوں کو بے ہوشی کا عادی ہو جانا چاہئے اور اب تو انہیں گیس یا ریز سے بے ہوش کرنے کی ضرورت ہی باقی نہ رہے اور انہیں عادتاً بھی بے ہوش ہو جانا چاہئے۔ اس لئے اسے غنیمت سمجھیں کہ انہیں بے ہوش ہونے کے لئے ابھی تک گیس یا ریز کی ضرورت پڑتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ مٹھن راجن پور سے گل فرید چن لکھتے ہیں۔" آپ کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں البتہ آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ عمران سے کہیں کہ وہ مذاق بند کر کے خوفناک ایکشن شروع کر دے۔ دوسرا آپ سے مشورہ بھی لینا ہے کہ میرے ابو مجھے عمران سیریز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ آپ مشورہ دیں کہ میرے ابو مجھے عمران سیریز پڑھنے سے نہ روکیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم گل فرید چن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ لیکن عمران سے یہ درخواست کہ وہ مذاق بند کر دے بالکل اسی طرح ہے جیسے کسی آزاد پرندے کو پنجرے میں بند کر دیا جائے۔ مذاق عمران کی فطرت میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ یقیناً اسے علیحدہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک خوفناک ایکشن کا تعلق ہے تو نجانے خوفناک سے آپ کی کیا مراد ہے ورنہ ایکشن میں تو بہرحال عمران رہتا ہی ہے۔ تب ہی تو وہ اس قدر کٹھن مشن مکمل کر لیتا ہے۔ جہاں تک مشورے کا تعلق ہے تو اس کا یہی حل ہے کہ آپ اپنے ابو کو ایک کتاب پڑھوا دیں اس کے بعد یقیناً آپ کو کتاب اس وقت پڑھنے کو ملے گی جب آپ کے ابو پہلے اسے پڑھ لیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے تنزیل الرحمن عارف لکھتے ہیں۔" آپ کے نہ صرف

ناول بلکہ قارئین کے خطوط بھی بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ خطوط اور ان کے جواب واقعی انتہائی دلچسپ ہوتے ہیں۔ آپ کے خطوط کی قاریہ محترمہ رضیہ سلطانہ نے خطوط پر مبنی علیحدہ کتاب مرتب کرنے کی جو فرمائش کی ہے وہ میرے نزدیک درست نہیں ہے کیونکہ جس طرح لطیفوں کی کتاب پڑھتے وقت شروع میں لطف آتا ہے لیکن بعد میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے البتہ آپ ان کی اس تجویز پر ضرور عمل کریں کہ چند باتوں کے صفحات مزید بڑھا دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ دلچسپ خطوط اور ان کے جواب ہر بار پڑھنے کو ملتے رہیں"۔

محترم تنزیل الرحمن عارف صاحب۔ خط لکھنے اور خطوط پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اس بارے میں اپنی رائے سے نوازا ہے۔ دیگر قارئین کے خطوط بھی اس سلسلے میں موصول ہو رہے ہیں۔ اس لئے فوری طور پر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک چند باتوں کے مزید صفحات بڑھانے کی بات ہے تو اس کا فیصلہ بھی قارئین کی آرا کو مدنظر رکھ کر ہی کیا جاتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے حافظ سبحان احمد لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں البتہ میں نے محسوس کیا ہے کہ چند باتوں میں تمام قاری آپ کی یا آپ کے ناولوں کی تعریف ہی کرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی کسی قاری نے تنقید نہیں کی۔ اس کی کیا وجہ ہے"۔

محترم حافظ سبحان احمد صاحب۔ مستقل ناول پڑھنے کے لئے مشکور ہوں۔ جہاں تک چند باتوں میں شائع ہونے والے خطوط کا تعلق ہیں تو میں تو صرف تعریفی خطوط ہی شائع نہیں کرتا۔ صرف ان خطوط کو ترجیح دی جاتی ہے جن میں دیگر قارئین کے لئے بھی دلچسپی کی کوئی بات ہو یا پھر ناول پر کوئی تنقید ہو۔ اگر آپ چند باتوں میں شائع ہونے والے خطوط کو غور سے پڑھیں تو یقیناً آپ کا گلہ دور ہو جائے گا۔

لاہور سے محمد عدنان قیصر لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول " میکارٹو سینڈیکیٹ" بے حد دلچسپ اور معیاری ناول تھا۔ اس میں طویل عرصے بعد جسمانی فائٹ سامنے آئی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی جسمانی فائٹس کو اپنے ناولوں میں شامل کرتے رہیں گے۔ البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ جب عمران یا اس کے ساتھی کسی شخص کو اٹھا کر نیچے پھینکتے ہیں تو نہ ان کے سر پھٹتے ہیں اور نہ ہی کوئی چوٹ آتی ہے۔ کیا یہ لوگ ربڑ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں"۔

محترم محمد عدنان قیصر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے دلچسپ بات پوچھی ہے لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اس انداز میں گرنے والے لوگ عام لوگ نہیں ہوتے یا تو وہ مجرم ہوتے ہیں یا تربیت یافتہ ایجنٹ اور مجرم وہ لوگ بنتے ہیں جو ایسی چوٹیں سہنے کے عادی ہوتے ہیں جبکہ تربیت یافتہ افراد کو تو تربیت ہی اس بات کی دی جاتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سلانوالی ضلع سرگودھا سے سید تصور حسین انجم لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "تاروت" جو خیر و شر کی آویزش پر مبنی ہے بے حد پسند آیا ہے۔ اس مخصوص موضوع پر یہ واقعی شاہکار ناول ہے البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ ناول، قصہ، کہانی وغیرہ کے تمام واقعات فرضی ہوتے ہیں۔ کیا یہ جھوٹ کے زمرے میں نہیں آتے اور جھوٹ گناہ کبیرہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم سید تصور حسین انجم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ محترم ناول، قصہ، کہانی، فلم سب تخلیقی کاوش پر مبنی ہوتے ہیں لیکن یہ حقیقت سے بہرحال جڑے ہوتے ہیں لیکن صرف نام، مقام اور کردار فرضی رکھے جاتے ہیں۔ بیان حقیقت ہی کی جاتی ہے۔ جہاں تک جھوٹ کا تعلق ہے تو جھوٹ وہ ہوتا ہے جو حقیقت کے برخلاف ہو۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کیپٹن حمید منہ سے سیٹی بجاتا اور گنگناتا ہوا جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ سامنے کرنل فریدی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ میرے کمرے میں۔ خیریت"...... کیپٹن حمید نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ کرنل فریدی اس کی عدم موجودگی میں پہلے کبھی اس کے کمرے میں نہیں آیا تھا۔

"کیوں۔ کیا تمہارے کمرے میں آنے سے پہلے خیریت ختم ہو جاتی ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خیریت ختم ہو یا نہ ہو اخلاقیات بہرحال ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ میرا پرائیویٹ کمرہ ہے۔ یہاں آنے سے پہلے آپ کو مجھ سے اجازت لینی چاہئے تھی"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کنوارے کے کمرے میں اجازت کے بغیر بھی داخل ہوا جا سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو میں بھی آپ کے کمرے میں جا سکتا ہوں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ضرور جا سکتے ہو لیکن وہاں سے تمہیں بور کتابیں تو مل سکتی ہیں رنگین تصویروں سے بھرپور رسالے نہیں مل سکتے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"ارے۔ ارے۔ کن رسالوں کی بات کر رہے ہیں آپ"۔ کیپٹن حمید نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"خفیہ سیف کے خفیہ خانے میں بھرے ہوئے رسالوں کی بات کر رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ آپ کی نظریں بھی عقاب کی نظریں ہیں۔ وہ۔ وہ تو میں نے بس ویسے ہی خرید لئے تھے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے انہیں ویسے ہی خرید لیا ہو گا اور اب تک انہیں کھول کر بھی نہ دیکھا ہو گا اور نہ تم آئندہ ایسا کرو گے اس لئے میں نے انہیں برقی بھٹی میں ڈلوا دیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا واقعی"...... کیپٹن حمید نے کہا۔ کیپٹن حمید کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ ویسے بھی وہ تمہارے لئے بے کار تھے۔ تم نے تو بس انہیں ویسے ہی خرید لیا تھا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے نجانے آپ جیسے خشک اور بور کنوارے کیوں پیدا کر دیئے ہیں اور پھر نہ صرف پیدا کر دیئے ہیں بلکہ ایک میرے ذمہ بھی ڈال دیا ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دوسروں کے لئے حکمت ہو گی۔ میرے لئے تو گل حکمت ہے"...... کیپٹن حمید نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے بھی بہرحال حکمت کا مطالعہ کیا ہے۔ جو گل حکمت جیسی خاص حکیمانہ اصطلاح سے واقف ہو۔ بہرحال یہ تو ضمنی بات ہے میں تمہارے کمرے میں تمہارا انتظار اس لئے کر رہا تھا کہ تمہیں سونے سے پہلے یہ بتا سکوں کہ کل تمہاری ملاقات عارفہ سے نہیں ہو سکے گی۔ میں نے ہوٹل شیراز کے مینجر کو کہہ دیا ہے کہ وہ عارفہ سے معذرت کر لے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ۔ آپ کو یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کیا آپ میری بھی نگرانی کرتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے اس بار واقعی بگڑے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تمہاری نگرانی کرانے کی۔ عارفہ کے والد نے مجھے فون کر کے پوچھا تھا کہ کیپٹن حمید کی کیا واقعی گریٹ لینڈ میں وسیع و عریض جائیداد ہے اور کیا وہ یہ جائیداد عارفہ کے نام کرے گا بھی یا نہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ان لڑکیوں کی بھی سمجھ نہیں آتی۔ ہر بات اپنے باپ کو بتا دیتی ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس نے تو بتانا تھا کہ اس نے ایک بڑا شکار کر لیا ہے۔ لیکن اس کا والد اس سے زیادہ عقلمند ہے۔ اس نے تصدیق ضروری سمجھی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بات آپ مجھ سے فون پر بھی تو کر سکتے تھے اور صبح بھی کر سکتے تھے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے ساری رات رنگین خواب دیکھنے میں گزارنی ہے اور صبح جب اس کی تعبیر سامنے نہ آتی تو تمہارا موڈ خراب ہو جاتا اور دوسری بات یہ کہ تم نے ابھی کارقند جانا ہے اور ظاہر ہے جب تک تمہیں یہ نہ بتایا جاتا کہ صبح تمہاری ملاقات کینسل ہو چکی ہے تم نے آئیں بائیں شائیں کرتے رہنا تھا"...... کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"سوری۔ میں اس وقت کہیں نہیں جا سکتا۔ کارقند چھوڑ جنت میں بھی نہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کارقند کو دوسرا کوہ قاف بھی کہا جاتا ہے اور وہاں ہماری میزبان عاطفہ واقعی پری ہے اور تمہارے تو وہ گن گاتی ہے کہ کیپٹن حمید جیسا خوبرو، ذہین، وجیہہ نوجوان نہ پیدا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"عاطفہ۔ لیکن میں تو عاطفہ کو نہیں جانتا۔ پھر"...... کیپٹن حمید نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ تو تمہیں جانتی ہے۔ کیا اتنا کافی نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کیا آپ واقعی سچ کہہ رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے بڑے امید افزا سے لہجے میں کہا۔

"مل کر خود پوچھ لینا۔ آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا ابھی۔ اسی وقت رات گئے"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ نیک کام میں دیر نہیں ہونی چاہئے"...... کرنل فریدی نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عاطفہ۔ واہ۔ نام میں تو بڑی موسیقیت ہے"...... کیپٹن حمید نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل فریدی کی کار ایئرپورٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار ڈرائیور چلا رہا تھا جبکہ کیپٹن حمید اپنی عادت کے مطابق

فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور کرنل فریدی عقبی سیٹ پر تھا۔

" اس عاطفہ کا مزید حدود اربعہ کیا ہے۔ کون ہے۔ کیا کام کرتی ہے"...... کیپٹن حمید نے گردن موڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کوتوالہ شہر ہے۔ میرا مطلب ہے کوتوالہ کارقند"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" کوتوالہ شہر۔ کیا مطلب۔ کیا پولیس میں ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے چونک کر کہا۔

" کارقند کی رائل انٹیلی جنس کی سربراہ ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" انٹیلی جنس کی سربراہ۔ اوہ۔ پھر تو یقیناً وہ بوڑھی ہو گی۔ آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔ خواہ مخواہ میری نیند بھی خراب کی"...... کیپٹن حمید نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی کرنل فریدی کی بات سن کر انتہائی بدمزہ ہوا ہو۔

" اگر بیس سال کی عمر میں لوگ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو پھر یقیناً وہ بوڑھی ہو گی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بیس یا ایک سو بیس"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

" اپنی عمر بتانے کی کیا ضرورت ہے تمہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا میں آپ کو ایک سو بیس سال کا نظر آ رہا

ہوں"...... کیپٹن حمید نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ ڈرائیور ان دونوں کی نوک جھونک سن کر مسکرا رہا تھا۔ وہ چونکہ کرنل فریدی کے ساتھ طویل عرصے سے اٹیچ تھا اس لئے وہ ایسی نوک جھونک کا عادی تھا۔

" میرا تو یہی خیال ہے کہ تمہاری ذہنی عمر ایک سو بیس سال سے کم نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید چند لمحے خاموش رہا اور پھر اچانک چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ وہ تو۔ بس ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے"...... کیپٹن حمید نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو پھر تمہیں ایئرپورٹ پر آئس کریم کھلائی جائے یا لولی پوپ لے کر دیا جائے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" کیا مطلب۔ یہ آپ کے ذہن کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی سرسامی کیفیت تو پیدا نہیں ہو گئی"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بزرگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ بچے بن جاتے ہیں اور جو ایک سو بیس سالہ ذہن کا بزرگ ہو تو اس کا کیا حال ہوتا ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کا پورا پیکٹ اس کے حلق سے نیچے اتر گیا ہو۔

" فکر مت کرو۔ تمہاری ساری بوریت عاطفہ سے مل کر دور ہو جائے گی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ اس سے ملے ہوئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کب۔ مجھے تو یاد نہیں آ رہا کہ آپ پہلے کارقند گئے ہوں یا عاطفہ صاحبہ یہاں مراسک آئی ہو"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"فون پر ملاقات ہوئی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو کیا ایسا فون آ گیا ہے جس میں ساتھ تصویر بھی آ جاتی ہو"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"تصویر تو ذہن میں خود بخود ابھر آتی ہے اس کی آواز سن کر۔ جیسے تمہاری آواز سن کر ذہن میں خود بخود پہاڑی کوے کی تصویر ابھر آتی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو اس بار ڈرائیور سے شاید نہ رہا گیا اور وہ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم کیوں دانت نکال رہے ہو۔ نانسنس"...... کیپٹن حمید سے کچھ نہ بن پڑا تو وہ ڈرائیور پر ہی چڑھ دوڑا۔

"سوری کیپٹن صاحب"...... ڈرائیور نے کہا تو کیپٹن حمید نے ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد کار ایئرپورٹ پر پہنچ کر پارکنگ میں رکی تو کرنل فریدی نیچے اترا اور اس نے ڈرائیور کو کار واپس لے جانے کا کہہ دیا۔ کیپٹن حمید بھی منہ بنائے ہوئے باہر آ گیا اور پھر کرنل فریدی کے پیچھے وہ ایئرپورٹ کی عمارت کی طرف اس طرح بڑھنے لگا جیسے کسی ضدی بچے کو زبردستی سکول لے جایا جا رہا ہو۔ کرنل فریدی سیدھا چارٹرڈ طیاروں کے سیکشن کی طرف بڑھتا چلا گیا

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک تیز رفتار چارٹرڈ طیارے میں سوار ہوا میں پرواز کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک کاک پٹ کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی مسکراتی ہوئی باہر آئی اور سیدھی ان دونوں کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا لیکن لباس اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہا تھا۔

"السلام علیکم کرنل صاحب"...... لڑکی نے قریب آ کر کہا تو کرنل فریدی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھنے کی وجہ سے کیپٹن حمید کو بھی بے اختیار اٹھنا پڑا۔

"وعلیکم السلام۔ ان سے ملو۔ یہ کیپٹن حمید ہیں اور کیپٹن حمید یہ کارقند انٹیلی جنس کی سربراہ ہیں مس عاطفہ"...... کرنل فریدی نے دونوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"مس عاطفہ۔ اوہ۔ اوہ اچھا۔ یہ تو واقعی کوہ قاف میں ہی پائی جاتی ہوں گی"...... کیپٹن حمید نے کہا تو عاطفہ بے اختیار مترنم آواز میں ہنس پڑی۔

"اس خوبصورت انداز میں تعریف کا بے حد شکریہ کیپٹن حمید"...... عاطفہ نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تمام بوریت عاطفہ سے ملتے ہی غائب ہو گئی تھی۔ عاطفہ کرنل فریدی کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"آپ نے مہربانی کی ہے کرنل صاحب کہ میری کال پر آپ نے اس قدر توجہ دی ہے"...... عاطفہ نے کہا۔

"تم نے بات ہی ایسی کی تھی کہ مجھے فوری آنا پڑا۔ اب تم تفصیل سے مجھے سب کچھ بتادو"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت اسلامی دنیا کے خلاف یہودیوں کی ایک دہشت گرد تنظیم سٹارگ کام کر رہی ہے اور اس تنظیم نے تمام مسلم ممالک میں اپنی کارروائیاں کسی نہ کسی انداز میں شروع کر رکھی ہیں لیکن مجھے پچھلے دنوں معلوم ہوا ہے کہ سٹارگ کے کرتا دھرتا لیڈروں کی ایک خفیہ میٹنگ کارقند میں ہوئی ہے اور اس میٹنگ میں طے پایا ہے کہ سٹارگ نہ صرف تمام مسلم ممالک میں اپنی کارروائیاں تیز کر دے گی بلکہ وہ چار مسلم ممالک جن میں سالاف بھی شامل ہے، میں انتہائی خوفناک دہشت گردی کی لہر پیدا کر دے گی اور اس سلسلے میں انہوں نے سالاف میں اپنا خفیہ مرکز بھی قائم کر لیا ہے۔ یہ رپورٹ جب مجھے ملی تو میں بے حد پریشان ہوئی اور میں نے فوراً ہی یہ رپورٹ سالاف کے امیر تک پہنچائی تو وہ بھی بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے اپنے خاص آدمیوں سے مشورے کے بعد مجھے بلایا اور مجھے حکم دیا کہ میں آپ سے درخواست کروں کہ آپ سالاف میں اس مرکز کے خلاف کام کریں۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا اور خود اس چارٹرڈ طیارے میں رہی تاکہ سٹارگ کے مخبروں تک یہ رپورٹ نہ پہنچ سکے"...... عاطفہ نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باقی تین ممالک کون کون سے ہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ان میں مصر، سوڈان اور پاکیشیا شامل ہیں"...... عاطفہ نے جواب دیا تو کیپٹن حمید اس طرح برے برے منہ بنانے لگ گیا جیسے اس نے ٹافی کی بجائے غلطی سے کونین کی گولی چبا لی ہو اور کرنل فریدی اس کی حالت دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیپٹن حمید"...... عاطفہ نے حیران ہو کر کیپٹن حمید سے پوچھا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر یہودی پاکیشیا کو کیوں اتنی اہمیت دیتے ہیں۔ چھوٹا سا پسماندہ ملک ہے۔ وہ بے چارہ کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہ آپ کہہ رہے ہیں کیپٹن حمید۔ پاکیشیا تو مسلم دنیا کا انتہائی عظیم ملک ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو پاکیشیا پر فخر ہے اور یہودی تو اسے اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں"...... عاطفہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس لئے برے منہ بنا رہا ہے کہ سٹارگ نے پاکیشیا کا انتخاب کر کے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مار لی ہے اور اب سب کچھ علی عمران کرے گا۔ ہم صرف تماشہ دیکھتے رہ جائیں گے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"وہ بے چارہ کیا کر لے گا۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ وہ تو اپنے آپ کو آپ کا شاگرد کہتا ہوا نہیں تھکتا اور وہ تو شاگرد ہے بھی جبکہ میں ازراہ اخلاق اپنے آپ کو آپ کا اسسٹنٹ کہتا ہوں"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو اس کی مہربانی ہے کہ وہ مجھے مرشد کہتا ہے ورنہ یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی کہ وہ کیا حیثیت رکھتا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"یہ علی عمران کون صاحب ہیں۔ کیا کوئی خاص شخصیت ہیں۔ میں نے تو ان کا نام بھی پہلی بار سنا ہے"...... عاطفہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے ایک احمق سا آدمی۔ دو چار الٹی سیدھی حرکتیں کر لیتا ہے اور اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھنے لگ گیا ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات حتمی ہے کہ پاکیشیا بھی سٹارگ کا مین ٹارگٹ ہے۔ تمہیں کیسے معلومات ملی ہیں اس بارے میں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میرے مخبروں نے اطلاع دی ہے۔ ایک دستاویز پکڑی گئی جس میں یہ بات درج تھی۔ گو اس آدمی کو تو نہیں پکڑا جا سکا لیکن وہ دستاویز بہرحال انتہائی اہم اور اصل تھی"...... عاطفہ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے پہلے علی عمران سے بات کرنا ہو گی"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"وہ کیوں۔ وہ خود ٹریس کرتا رہے گا سٹارگ کو۔ اور ہاں۔ یہ آپ سن لیں اس بار سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ ہم کریں گے۔ اگر آپ نے عمران کو بریف کر دیا تو وہ احمق خود وہاں بھاگا چلا جائے گا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی تنظیموں پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے اس کے ہیڈ کوارٹر پر ہاتھ ڈالنا چاہئے۔ لیکن پہلے اسے ٹریس تو کریں کہ اس کا ہیڈ کوارٹر ہے کہاں۔ پھر ہی وہاں حملہ کیا جا سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو کر لیں گے ٹریس۔ ویسے مس عاطفہ ساتھ ہوں تو ہیڈ کوارٹر خود چل کر سالاف پہنچ سکتا ہے"...... کیپٹن حمید نے ریشہ خطمی ہو جانے کے انداز میں عاطفہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو عاطفہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ بے فکر رہیں کیپٹن حمید"...... میں آپ کے ساتھ رہ کر ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کروں گی۔ لیکن کرنل صاحب آپ اسے ٹریس کیسے کریں گے۔ کہاں سے ٹریس کریں گے"...... عاطفہ نے کہا۔

"سالاف میں کام کرنا پڑے گا۔ ان کا کوئی خاص آدمی ہاتھ لگ جائے تو اس سے معلوم ہو سکے گا"...... کرنل فریدی نے ایسے لہجے

میں کہا جیسے وہ عاطفہ کو ٹالنا چاہتا ہو۔

"مجھے تو یقین ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہو گا"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے یہودی اب اسرائیل میں کوئی ایسا ہیڈ کوارٹر نہیں بناتے ۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف ایسا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیتی ہے بلکہ ساتھ ہی ان کے اور کئی اہم پراجیکٹ بھی بلاسٹ کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ یقیناً ایکریمیا کی کسی ریاست میں بنایا گیا ہو گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ مجھے حیران کر رہے ہیں کرنل صاحب۔ کیا یہ عمران صاحب یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کوئی مافوق الفطرت لوگ ہیں کہ یہودی ان سے اس قدر خوفزدہ رہتے ہیں اور وہ بھی اسرائیل کے اندر ...... عاطفہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" احمقوں سے کون خوفزدہ نہیں رہتا۔ چھوڑو اس کی بات۔ دوسری بات کرو"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہودیوں اور اسرائیل کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ اتنا شاید اور کسی نے بھی نہیں پہنچایا ہو گا۔ بہرحال تم ان کے بارے میں اس وقت تک کچھ نہیں جان سکتی جب تک ان سے تمہاری ملاقات نہ ہو جائے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اب سالاف میں آپ کا کیا پروگرام ہو گا"...... عاطفہ نے کہا۔

" ہمارے پاس میک اپ باکس موجود ہیں۔ ہم میک اپ کر کے وہاں اتریں گے اور پھر کارروائی کریں گے۔ تم اس طیارے میں رہنا۔ جب ہم چلے جائیں پھر تم باہر آنا تاکہ ہمارے حوالے سے وہ تمہارے بارے میں نہ جان سکیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اپنا فون نمبر دے دیتی ہوں۔ آپ مجھے وہاں فون کر لیں"...... عاطفہ نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا سائنسی تحقیقاتی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے کچھ دیر تک اس کی طرف توجہ نہ دی لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی رہی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتاب الٹا کر میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"فون کرنے کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اگر تین بار گھنٹی بجنے کے باوجود دوسری طرف سے فون اٹنڈ نہ کیا جائے تو آپ کو سمجھ لینا چاہئے کہ جسے آپ فون کر رہے ہیں وہ اٹنڈ نہیں کرنا چاہتا لیکن آپ کے پاس شاید دنیا میں سوائے اس کے کہ بیٹھے دوسری طرف بجتی ہوئی گھنٹیاں سنتے رہیں اور کوئی کوئی کام نہیں ہے لیکن شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ میں دنیا کا مصروف ترین آدمی ہوں"۔ عمران کی

زبان رسیور اٹھاتے ہی رواں ہو گئی۔ وہ اس قدر تیزی سے بول رہا تھا جیسے وہ ایک ہی سانس میں پوری تقریر کر ڈالنا چاہتا ہو۔

"تم کس کام میں مصروف تھے"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی انتہائی گھمبیر اور سرد آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور آنکھیں حلقوں میں اس طرح گھومنے لگی تھیں جیسے سرچ لائٹس چاروں طرف گھومتی ہیں۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ اس کے ڈیڈی اس طرح اسے براہ راست بھی فون کر سکتے ہیں۔

"آپ۔ آپ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ قبلہ و کعبہ ڈیڈی۔ وہ۔ وہ میرا مطلب ہے قبلہ و کعبہ والد شریف۔ وہ۔ وہ"۔ عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے آفس پہنچو۔ اسی وقت۔ ابھی فوراً"...... دوسری طرف سے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اللہ خیر کرے۔ ڈیڈی نے سلام کا جواب بھی نہیں دیا اور براہ راست فون بھی کر دیا۔ یہ سلیمان کو بھی اسی وقت مارکیٹ جانا یاد آتا ہے جب ڈیڈی یہاں فون کرتے ہیں۔ یا اللہ تو اپنی حفاظت میں رکھنا"...... عمران نے رسیور رکھ کر باقاعدہ دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے انتہائی خشوع خضوع سے کہنا شروع کیا۔ ابھی اس کی دعا ختم ہی ہوئی تھی کہ بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور

عمران سمجھ گیا کہ سلیمان واپس آگیا ہے۔

" یا اللہ تو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔ یا اللہ میرا ایک ہی اکلوتا باورچی ہے۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کہاں جاؤں گا۔ یا اللہ میرے باورچی نے اگر زندگی میں کوئی نیکی کی ہے تو تجھے اس نیکی کا واسطہ اسے اپنے حفظ و امان میں رکھنا"...... عمران نے اونچی آواز میں دعا مانگتے ہوئے کہا تاکہ اس کی آواز سلیمان تک پہنچ جائے۔ اسے یقین تھا کہ سلیمان اس کی آواز سن کر سٹنگ روم کے دروازے پر رکے گا اور اس سے دعا کی وجہ تسمیہ پوچھے گا لیکن سلیمان اس طرح اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھ گیا جیسے عمران اس کے بارے میں نہیں بلکہ اپنے بارے میں کہہ رہا ہو۔

" سلیمان۔ سلیمان"...... عمران نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ گھبراہٹ تھی۔

"آپ اچھی طرح دعا مانگ لیں۔ میں تب تک آج کا ادھار رجسٹر پر لکھ لوں پھر بات ہو گی"...... دور سے سلیمان کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔

" سوچ لو۔ ڈیڈی کی کال ابھی آئی تھی اور وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ وہ فلم دیکھنے گیا ہوا ہے۔ اب وہ آرہے ہیں یہاں"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" بڑے صاحب کو شاید کوئی سزا ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ہاں پیدا کر دیا ہے۔ بہرحال وہ جانتے ہیں کہ گیارہ بجے کوئی

فلم کسی سینما میں نہیں چلتی اور اگر چلتی بھی تو وہ سینما پہنچتے۔ یہاں کیوں آتے"...... سلیمان نے اندر سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ وہ سپیشل شو چلتا ہے گیارہ بجے اور وہ یہاں اس لئے آرہے ہیں تاکہ تمہارے فلیٹ کی تلاشی لے سکیں۔ بہرحال میں جا رہا ہوں۔ اب تم جانو اور ڈیڈی جانیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو سلیمان سٹنگ روم میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" کیا آپ درست کہہ رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں جھوٹ بولوں گا اور وہ بھی تمہارے لئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ کو تو معلوم تھا کہ میں مارکیٹ گیا تھا۔ پھر آپ نے فلم کی بات کیوں کی۔ کیا یہ جھوٹ نہیں ہے"...... سلیمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" سینما کی سکرین پر جو کچھ نظر آتا ہے وہی کچھ بازار میں بھی نظر آتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ وہاں جو خواتین جس لباس میں ہوتی ہیں وہی لباس خواتین مارکیٹ جاتے ہوئے پہنتی ہیں اس لئے مارکیٹ جانا اور سینما جانا ایک ہی بات ہے تو اس میں جھوٹ کہاں سے شامل ہو گیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور آپ نے تلاشی کی بات بھی کہی ہے۔ کس بات کی

تلاشی"...... سلیمان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد پریشان نظر آ رہا تھا۔

"انہیں معلوم ہے کہ فلم کا سپیشل شو دیکھنے وہی لوگ جاتے ہیں جن کے دماغ میں کیڑا رینگتا ہے اور کیڑا ایسے رسالوں میں بھی رینگتا ہے جس میں الٹی سیدھی تصویریں ہوتی ہیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو سلیمان کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔ اس سے پہلے کہ عمران بیرونی دروازے پر پہنچتا کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈیڈی آ گئے ہیں شاید"...... عمران نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا لیکن سلیمان کی حالت کال بیل کی آواز سنتے ہی یکلخت دگرگوں ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ پلیز صاحب۔ وہ۔ وہ مجھے گولی مار دیں گے"۔ سلیمان نے انتہائی گھبراہٹ بھرے انداز میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مار دیں۔ میری تو جان چھوٹ جائے گی۔ سارا ادھار کھاتہ بند ہو جائے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے سلیمان کو گولی مارنے کا تصور ہی اس کے لئے انتہائی خوش آئند ہو۔ اس دوران کال بیل ایک بار پھر بج اٹھی۔

"میں عقبی دروازے سے باہر جا رہا ہوں اب تم جانو اور ڈیڈی"...... عمران نے کہا۔

"صص۔ صص۔ صاحب پلیز۔ میں مارا جاؤں گا"...... سلیمان

نے اس کے پیچھے آتے ہوئے انتہائی گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر جا کر ان رسالوں کو فوراً بھٹی میں جھونکو۔ چلو جلدی کرو۔ میں ڈیڈی کو سنبھال لوں گا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ سلیمان اس قدر تیز رفتاری سے کچن کی طرف بڑھ گیا جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔

"کون ہے"...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"دروازہ کھولو۔ گھنٹہ بھر سے گھنٹیاں بجا رہا ہوں"...... باہر سے سوپر فیاض کی چیختی ہوئی غصیلی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے چٹخنی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

"یہاں تو ایک گھنٹی ہے اور وہ بھی نہیں بجی۔ تم کون سی گھنٹیاں بجاتے رہے ہو۔ کیا انٹیلی جنس میں شامل ہونے سے پہلے کسی مندر میں گھنٹیاں بجانے پر تو مامور نہیں تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو میرے ساتھ۔ تمہارے ڈیڈی انتہائی شدت سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر تم لیت و لعل کرو تو تمہیں گرفتار کر کے لے آؤں"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے سکول سے بھاگنے والے بچے کو بتایا جا رہا ہو کہ استاد نے زبردستی اٹھا کر لے آنے کا حکم دیا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ یہ اچانک ڈیڈی کے دل میں اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے اس قدر محبت کیوں جاگ پڑی ہے"...... عمران نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی وہ باہر آگیا۔

"ابھی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ محبت جاگی ہے یا کچھ اور ہوا ہے۔ چلو"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ محبت ہی ہے کہ انہوں نے مجھے لے آنے کے لئے باقاعدہ تمہیں بھیجا ہے تاکہ میرا پٹرول خرچ نہ ہو"...... عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"اب جب تمہاری باقی عمر جیل میں گزرے گی تو تمہیں پتہ چلے گا"...... سوپر فیاض نے اس کے پیچھے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر کو جیل کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ پھر تو تم داروغہ جیل ہوئے۔ لیکن تمہاری شکل تو داروغہ جیل کی بجائے مچھر مارنے والی ٹیم کے سربراہ جیسی ہے۔ نہ تمہاری بڑی بڑی مونچھیں ہیں۔ نہ سرخ آنکھیں۔ نہ ہاتھ میں کوڑا"۔ عمران نے نیچے موجود سوپر فیاض کی سرکاری جیپ کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سوپر فیاض دوسری طرف سے مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے اس نے جیپ کو تیزی سے آگے بڑھا دیا۔

"ارے۔ کیا ہوا ہے۔ کیا ڈیڈی نے نوکری سے نکال دیا ہے۔ اگر ایسا ہے بھی ہی تو تم بے فکر رہو۔ میونسپل کارپوریشن ایڈمنسٹریٹر میرا واقف ہے۔ میں تمہیں وہاں سوئیپر کی جگہ لے دوں گا۔ سوپر اور سوئیپر میں کوئی خاص فرق تو نہیں ہے"...... عمران نے

بڑے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"بس ابھی تھوڑی دیر بعد تمہاری زہریلی زبان خود بخود رک جائے گی"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"زہریلی نظریں تو سنا تھا۔ یہ زہریلی زبان کیسے ہو سکتی ہے۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ تمہارا مطلب ہے سانپ کی زبان۔ لیکن اچھا ہوتا کہ کسی سکول میں دو چار جماعتیں پڑھ لیتے۔ سانپ کی زبان زہریلی نہیں ہوا کرتی۔ زہر کی تھیلیاں علیحدہ ہوتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات بتاؤ۔ تمہیں آخر ایسی کیا ضرورت پڑ گئی تھی کہ تم نے سینکڑوں بے گناہ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ کتنی رقم لی تھی تم نے"...... اچانک سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب جاگتے میں بھی خواب دیکھنے لگے ہو۔ سینکڑوں بے گناہ افراد۔ موت اور رقم۔ کیا کوئی دماغی بیماری تو نہیں ہو گئی تمہیں"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں۔ بیماری تمہیں ہوئی ہے کہ تم نے چند سکوں کی خاطر سینکڑوں بے گناہ افراد کو ہلاک کر دیا"...... سوپر فیاض نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا تم واقعی سنجیدگی سے بات کر رہے ہو"۔

عمران نے کہا۔

" اب اس طرح معصوم اور بے خبر بننے سے کام نہیں چلے گا۔ تمہارے بارے میں حتمی ثبوت مل چکے ہیں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" کیسے ثبوت۔ اور ہوا کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" خود ہی سٹار ایکسپریس ٹرین کو بم مار کر اڑا دیا ہے تم نے اور اب خود ہی پوچھ رہے ہو کہ ہوا کیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" سٹار ایکسپریس ٹرین کو بم مار کر اڑا دیا گیا ہے۔ کب اور کہاں"...... عمران نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے واقعی اس بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

" یہ خبر پریس میں آنے سے حکومت نے روک لی ہے تاکہ مجرموں کو گرفتار کیا جا سکے۔ کل رات اعظم نگر کے اسٹیشن پر یہ ہولناک واردات ہوئی ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر کے اندر موڑ دی۔

" میرے بارے میں کیا ثبوت ملے ہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے صورت حال کی سنگینی کا ادراک ہو رہا تھا۔

" یہ تمہارے ڈیڈی کو معلوم ہے۔ مجھے نہیں معلوم۔ بہرحال اتنا معلوم ہے کہ ان کے پاس حتمی ثبوت ہیں"...... سوپر فیاض نے

جیپ سیدھی سر عبدالرحمن کے آفس کے سامنے لے جا کر روکتے ہوئے کہا۔

" اگر حتمی ثبوت ہوتے تو ڈیڈی مجھے فون کر کے نہ بلاتے۔ وہ ہتھکڑیوں سمیت خود پہنچ جاتے"...... عمران نے کہا اور جیپ سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر موجود چپڑاسی نے اسے سلام کیا اور عمران اپنی عادت کے مطابق وہاں رکنے کی بجائے سر ہلاتا ہوا پردہ ہٹا کر اندر داخل ہو گیا۔ سر عبدالرحمن کمرے میں اس طرح ٹہل رہے تھے جیسے شیر پنجرے میں ٹہلتا ہے۔ آہٹ سن کر وہ رک گئے۔ ان کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ ویسے یہ سلام میں دوسری بار کر رہا ہوں ڈیڈی۔ پہلے میں نے فون پر کیا تھا۔ آپ نے اس وقت جواب ہی نہیں دیا تھا اس لئے اب آپ کو دو بار جواب دینا ہو گا"...... عمران نے بڑے تابعدارانہ لہجے میں کہا۔

" تم نے میرے فون کے بعد آنے میں دیر کیوں لگائی"۔ سر عبدالرحمن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ آغا سلیمان پاشا کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ مارکیٹ گیا تھا۔ وہ۔ وہ میرا مطلب ہے کہ وہ واپس آئے گا تو ضرور کچھ بچا لائے گا اس طرح پٹرول کا آدھ لیٹر خریدا جا سکتا ہے۔ مم۔ مم۔ مگر آپ نے مہربانی کی ہے کہ سوپر فیاض کو بھیج دیا۔ اس طرح وہ۔ وہ۔ پٹرول کی

رقم بچ گئی۔ اب میں اطمینان سے اس رقم سے شام کو آئس کریم کون خرید کر کھا سکوں گا"۔۔۔۔ عمران نے رک رک کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات بھی ساتھ ہی ابھر آئے تھے کیونکہ جو کچھ سوپر فیاض نے راستے میں اسے بتایا تھا سر عبدالرحمن کا رویہ اس سے قطعاً مختلف تھا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ سر عبدالرحمن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سرد لہجے میں کہا اور خود بھی اپنی کرسی کی طرف بڑھ گئے۔

"پہلے آپ میرے سلام کا جواب دیں اور وہ بھی دو بار۔ پھر بیٹھوں گا ورنہ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں کہہ رہا ہوں بیٹھو"۔۔۔۔ سر عبدالرحمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران اس قدر تیزی سے آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"اب سلام کرو"۔۔۔۔ سر عبدالرحمن نے کہا۔

"یعنی تیسری بار۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"مجھے تمہارے منہ سے مکمل سلام سن کر خوشی ہوتی ہے اس لئے میں اسے دوبارہ سننا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ سر عبدالرحمن نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے پہلے سے بھی زیادہ خشوع خضوع سے سلام کیا اور سر عبدالرحمن نے بھی اس بار مسکراتے

ہوئے سلام کا مکمل جواب دیا۔

"وہ۔ وہ پہلے دو کا جواب۔ ان کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سنو۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم سیکرٹ سروس کے چیف کو میری طرف سے کہہ دو کہ وہ سٹارگ کے معاملے میں مداخلت نہ کرے"۔۔۔۔ سر عبدالرحمن نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سٹارگ۔ کیا مطلب۔ کون سٹارگ"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ رات ایک ایکسپریس ٹرین کو تباہ کر دیا گیا ہے اور سینکڑوں بے گناہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں"۔ سر عبدالرحمن نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے راستے میں سوپر فیاض نے بتایا ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ آپ کے پاس اس بات کے حتمی ثبوت پہنچ چکے ہیں کہ یہ کام میں نے کیا ہے اس لئے آپ نے مجھے بلایا ہے تاکہ آپ مجھے گرفتار کر سکیں لیکن آپ تو کسی سٹارگ کی بات کر رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اس احمق نے تمہیں اس انداز میں بلانے پر خود ہی اندازہ لگایا ہے۔ اگر میرے پاس ثبوت ہوتا کہ یہ کارروائی تم نے کی ہے تو میں تمہیں یہاں بلانے کی بجائے خود وہاں پہنچ کر تمہیں گولی مار کر وہیں دفن کر کے آتا"۔۔۔۔ سر عبدالرحمن نے کہا۔

"لیکن فلیٹ میں کیسے کسی کو دفن کیا جا سکتا ہے ڈیڈی"۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ میری بات سنو۔ یہ انتہائی سیرئیس مسئلہ ہے۔ کل رات سے ہم اس ٹرین کے حادثے پر کام کر رہے ہیں۔ میں خود اپنی نگرانی میں کام کرا رہا ہوں اور مجھے بہرحال معلوم ہو گیا ہے کہ اس کارروائی میں ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کام کر رہی ہے جس کا نام سٹارگ ہے۔ ہمیں ایسے شواہد مل چکے ہیں جس کے تحت ہم ان لوگوں تک پہنچنے والے ہیں جو اس واردات میں ملوث ہیں"۔ سر عبدالرحمن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات جیسے ثبت سے ہو گئے لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر عبدالرحمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور پھر دوسری طرف سے ہونے والی بات سنتے رہے۔ عمران چونکہ ان سے کافی فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اور لاؤڈر کا بٹن بھی پریس نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز اس تک نہ پہنچ رہی تھی۔

"کتنے آدمی تھے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں کی مکمل تلاشی لو اور سٹارگ کے بارے میں جس حد تک تفصیلات معلوم ہو سکیں معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو۔ البتہ ان لاشوں کو وہاں سے نہیں ہٹانا۔ اعلیٰ حکام کے ساتھ میں خود وہاں کا وزٹ کروں گا"...... سر عبدالرحمن نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

"مجرم ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کی تعداد چھ تھی اور یہ سب غیر ملکی تھے"۔ سر عبدالرحمن نے رسیور رکھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تفصیل تو بتائیں۔ مجھے تو واقعی کچھ نہیں معلوم"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سرکاری معاملات ہیں اس لئے کسی غیر سرکاری آدمی کو نہیں بتائے جا سکتے۔ تمہیں میں نے اس لئے بلایا ہے کہ تم اپنے چیف تک میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ وہ اس معاملے میں مداخلت نہ کرے۔ ہم ان سے خود ہی نمٹ لیں گے اور اب تم جا سکتے ہو"...... سر عبدالرحمن نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کا سپرنٹینڈنٹ تو یہاں موجود ہے۔ اس بے چارے کو تو کسی بات کا علم ہی نہیں ہے۔ پھر کیا آپ نے انٹیلی جنس میں جنات بھرتی کر لئے ہیں کہ جو اتنی جلدی اصل آدمیوں تک بھی پہنچ گئے اور انہیں ہلاک بھی کر دیا گیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا سراغ انسپکٹر جمشید نے لگایا تھا اس لئے میں نے انسپکٹر جمشید کو مزید کارروائی کا حکم دے دیا تھا۔ وہ ابھی حال ہی میں انٹیلی جنس میں شامل ہوا ہے۔ اس سے قبل وہ ایکریمیا میں باقاعدہ ٹریننگ حاصل کرتا رہا ہے۔ خاصا تیز، فعال اور ذہین نوجوان ہے۔ یہ ساری کارروائی اس نے کی ہے اور وہی مزید کارروائی کر رہا ہے"۔ سر عبدالرحمن نے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن پھر سیکرٹ سروس کے چیف کو کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں کا سارا کام تو انسپکٹر جمشید نے مکمل کر لیا ہے لیکن سول انٹیلی جنس کا دائرہ کار صرف اندرون ملک تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اگر یہ کوئی بین الاقوامی تنظیم ہے تو ظاہر ہے اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کوئی کارروائی آپ تو کر ہی نہیں سکتے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ انسپکٹر جمشید کی سرکردگی میں ٹیم بھیج کر ان کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی کروں۔ میں صدر صاحب سے اس کی اجازت خود ہی لے لوں گا لیکن مجھے خدشہ ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف اس معاملے میں مداخلت کرے گا اس لئے میں نے تمہیں کہا ہے"...... سر عبدالرحمن نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ خود ان سے بات کر لیں۔ وہ آپ کی بات تو نہیں ٹالا کرتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کے لئے سر سلطان سے بات کرنا پڑے گی اور سر سلطان کی عادت سے میں واقف ہوں۔ وہ مجھے قوانین اور ضابطے سمجھانا شروع کر دیں گے"...... سر عبدالرحمن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔ آگے چیف کی مرضی۔ آپ مجھے فون پر ہی کہہ دیتے۔ اب ظاہر ہے مجھے یہاں سے پیدل واپس جانا پڑے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹیکسی مل جائے گی باہر سے۔ جاؤ"...... سر عبدالرحمن نے

غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر ٹیکسی ڈرائیور ادھار نہیں کرتے ڈیڈی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا واقعی تمہاری جیب میں کوئی رقم نہیں ہے"...... سر عبدالرحمن کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے انہیں عمران کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

"جیب میں تو رقم موجود ہے لیکن وہ امانت ہے اور آپ خود ہی تو کہتے ہیں کہ امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سر عبدالرحمن کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ انہیں یقین نہیں آرہا اور وہ کسی کو بلا کر اس کی جیبوں کی تلاشی بھی لے سکتے ہیں اور پھر جب رقم نکل آئے گی تو پھر عمران کی واقعی شامت آجائے گی کہ اس نے جھوٹ کیوں بولا کیونکہ سر عبدالرحمن سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن جھوٹ برداشت نہیں کرتے۔ اس لئے مجبوراً عمران کو رقم کا اقرار کرنا پڑا تھا۔

"کس کی امانت ہے"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر کہا۔

"سوری ڈیڈی۔ امانت دینے والے نے پابند کر رکھا ہے اس کے بارے میں کسی کو نہ بتایا جائے"...... عمران نے جواب دیا تو سر عبدالرحمن نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے عمران نے یہ بات کر کے انہیں تسکین پہنچائی ہو۔ انہوں نے جیب سے پرس نکالا اور اس میں سے دو بڑے نوٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ لو اور جاؤ"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"شکریہ ڈیڈی۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا پیغام پہنچ جائے گا۔ ویسے یہ مجھے یقین ہے کہ چیف مانے گا نہیں لیکن اگر آپ حکم دیں تو میں چیف کو آپ کی بات تسلیم کرنے پر مجبور کر سکتا ہوں"...... عمران نے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم اسے کیسے مجبور کر سکتے ہو نانسنس۔ جو ملک کے صدر کی بات نہیں مانتا وہ تمہاری بات مان جائے گا۔ جاؤ اور میرا پیغام دے دو۔ بس"...... سر عبدالرحمن نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی جرأت ہے کہ وہ آپ کی بات نہ مانے۔ اگر آپ چاہیں تو میں یہیں آپ کے سامنے اس سے بات کر سکتا ہوں"...... عمران نے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس۔ یہ اداکاری بند کرو"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سر عبدالرحمن فون کی طرف متوجہ ہو گئے تو عمران نے انہیں سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ باہر موجود چپڑاسی نے مسکراتے ہوئے اسے سلام کیا تو عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دونوں بڑے نوٹ چپڑاسی کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیئے۔

"یہ رکھ لو کام آئیں گے"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایک بڑے کمرے کے درمیان موجود میز کے گرد چار افراد موجود تھے جن میں سے دو مرد اور دو عورتیں تھیں۔ یہ چاروں ہی جوان اور صحت مند تھے۔ قومیت کے لحاظ سے وہ چاروں ہی ایکریمین دکھائی دیتے تھے۔ مردوں نے سوٹ پہنے ہوئے تھے جبکہ دونوں عورتوں نے اسکرٹ پہن رکھے تھے۔ یہ چاروں اپنے قدوقامت، چہروں اور انداز سے شوبز کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چاروں ہی اس انداز میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے جیسے کسی ہوٹل میں بیٹھے پکنک منا رہے ہوں کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور وہ سب نہ صرف چونک کر سیدھے ہو گئے بلکہ ان کے چہروں پر سنجیدگی بھی طاری ہو گئی تھی۔ چند لمحوں بعد کمرے کے کونے کی دیوار ایک ہلکے سے کھٹکے کی آواز کے ساتھ درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہوئی اور ایک بھاری جسم، لمبے قد اور چوڑے چہرے

والا ادھیڑ عمر آدمی جس نے گہرے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے بھاری لہجے میں کہا اور پھر وہ مڑا اور میز کی ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد وہ چاروں بھی واپس کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ خصوصی میٹنگ ایک خاص مقصد کے لئے بلائی گئی ہے ماسٹرز"...... آنے والے نے خشک اور سرد لہجے میں ان چاروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ ہم سمجھ گئے تھے"...... ایک نوجوان نے سنجیدہ لیکن مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں رپورٹس مل گئی ہوں گی کہ سالاف اور پاکیشیا میں ہمارے سب ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیئے گئے ہیں اور ہمارے گروپس کے افراد بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... باس نے اسی طرح بھاری اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... اسی نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی سلسلے میں یہ خصوصی میٹنگ کال کی گئی ہے"...... باس نے کہا تو یہ چاروں حیرت بھرے انداز میں چونک پڑے۔

"لیکن باس۔ ایسا تو اکثر چھوٹے گروپس کے ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ بہرحال سالاف میں وہ ایک اہم ڈیم تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے

تھے اور پاکیشیا میں بھی انہوں نے ایک ٹرین کو تباہ کر کے ایک خاصی بڑی کارروائی کر دی تھی۔ اگر یہ دونوں گروپس ہلاک کر دیئے گئے ہیں تو ان کی جگہ دوسرے گروپس بھیج دیئے جائیں۔ ہمارے پاس گروپس کی کمی نہیں ہے۔ پھر یہ خصوصی میٹنگ کیوں بلائی گئی ہے"...... ایک لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے مارشیا۔ لیکن اس سلسلے میں جو اہم بات سامنے آئی ہے اس نے سٹارگ کے لئے انتہائی بھیانک خطرہ پیدا کر دیا ہے"...... باس نے کہا تو ایک بار پھر وہ چاروں چونک پڑے۔

"کیسا خطرہ باس"...... مارشیا نے ہی کہا۔

"ہماری تنظیم کی اب تک کامیابی کا راز یہ تھا کہ ہماری تنظیم کی شناخت کسی ایسی تنظیم کے سامنے نہ آئی تھی جس سے ہیڈ کوارٹر کو خطرہ لاحق ہو سکتا۔ لیکن اس بار ایسا ہو گیا ہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ سٹارگ تو جہاں بھی کارروائی کرتی ہے وہاں باقاعدہ اپنے نام کا اعلان کرتی ہے۔ سٹارگ کے بارے میں سب کو علم ہے۔ پھر"...... دوسری نوجوان لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا اس لئے کیا جاتا ہے کہ سٹارگ کا نام دہشت کا نام بن جائے لیکن کیا کسی کو معلوم ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... باس نے کہا۔

"نہیں باس۔ اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"۔۔۔۔ ایک نوجوان نے کہا۔

"لیکن اس بار یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ اب ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیا جائے گا اور نہ صرف ٹریس کر لیا جائے گا بلکہ اس کے خلاف کارروائی بھی ہو گی"۔۔۔۔ باس نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"باس۔ پلیز آپ تفصیل بتائیں۔ یہ سب کیسے ممکن ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ اس نوجوان نے کہا جو سب سے پہلے بولا تھا۔

"تم پاکیشیا کے علی عمران اور مسلم دنیا کے معروف ایجنٹ کرنل فریدی کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"یس باس۔ ہم نے ان کے نام سنے ہوئے ہیں کہ یہ بڑے سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور بس"۔۔۔۔ ان چاروں نے باری باری ایک جیسا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ کرنل فریدی پہلے کافرستان میں کام کرتا تھا لیکن پھر اسے اسلامی دنیا کی خصوصی سیکورٹی تنظیم نے اپنے پاس بلا لیا جبکہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ دونوں ہی یہودیوں کے اور مجرم تنظیموں کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔ مجھے خصوصی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سالاف میں کرنل فریدی نے ہمارے گروپ کے خلاف کام کیا ہے اور اب وہ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے

بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی طرح پاکیشیا کے علی عمران کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مخبری کرنے والی مختلف تنظیموں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ گو ہم نے اس کا تدارک پہلے سے کر رکھا ہے اور کسی کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ دونوں کسی نہ کسی طرح بہرحال ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہ صرف معلومات حاصل کر لیں گے بلکہ یہ ہیڈ کوارٹر کے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی بھی کریں گے اس لئے میں نے یہ خصوصی میٹنگ کال کی ہے کہ اس سلسلے میں آئندہ کا حتمی لائحہ عمل پہلے سے طے کر لیا جائے"۔ باس نے اس بار تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے باس۔ وہ لاکھ ٹکریں مار لیں ہیڈ کوارٹر کو کسی طرح بھی ٹریس نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ ایک لڑکی نے کہا۔

"تمہاری بات بظاہر درست ہے کیونکہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ہم پانچ افراد کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے لیکن ان دونوں کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ ناممکن کو بھی ممکن بنا سکتے ہیں اس لئے ہمیں یہ سوچ کر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے ہمیں اس سلسلے میں پیشگی کوئی لائحہ عمل طے کر لینا چاہئے"۔ باس نے کہا۔

"باس۔ کیسا لائحہ عمل"..... مارشیا نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو اتنی فرصت ہی نہ دی جائے کہ وہ ہیڈ کوارٹر کے خلاف کارروائی کریں۔ اس سے پہلے ہی ان کا خاتمہ کر دیا جائے"..... باس نے کہا۔

"یس باس۔ یہ بہترین طریقہ ہے"..... اس بار چاروں نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام کون کرے گا"..... باس نے کہا تو وہ چاروں ہی چونک پڑے۔

"باس۔ ہیڈ کوارٹر کے تحت دس ایکشن گروپس موجود ہیں۔ ان میں سے کسی دو کو بھی اس کام پر مامور کیا جا سکتا ہے۔ دو آدمیوں کو گولی مارنا کون سا مشکل کام ہے"..... ایک نوجوان نے کہا تو باس بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"اگر یہ کام اتنا آسان ہوتا رابرٹ تو اب تک یہ دونوں کروڑوں بار مر چکے ہوتے۔ بڑی بڑی تنظیمیں، سینڈیکیٹ اور انٹیلی جنس سروسز آج تک ان دونوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو ہمارے ایکشن گروپس کیسے ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ ہمارے ایکشن گروپس کی تربیت سیکرٹ ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے نہیں کی گئی بلکہ اس میں تو ایسے ایسے قاتل شامل ہیں جو بڑے بڑے سیاستدانوں، جاگیرداروں، حکام اور سربراہ مملکت کو ہلاک کرنے کا کام کرتے ہیں تاکہ دہشت گردی کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے اور پوری دنیا پر

یہودیوں کا قبضہ تسلیم کر لیا جائے۔ یہ لوگ تو کسی صورت بھی یہ کام نہیں کر سکتے"..... باس نے کہا۔

"تو پھر باس۔ اور کون کرے گا یہ کام اور کیوں کرے گا"..... مارشیا نے کہا۔

"میں نے اس بارے میں بہت سوچا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ کام انتہائی تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ افراد سیکرٹ ایجنٹوں میں ہی ہوا کرتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر ہم کرنل فریدی کے خلاف ایکریمیا کی سپر ٹاپ ایجنسی کے سپر ایجنٹ آسکر کو ہائر کر لیں اور علی عمران کے خلاف کارمن کی روگان ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹ ٹائیگر کو جو یہودی بھی ہے، ہائر کر لیں تو ہمارا کام ہو سکتا ہے"..... باس نے کہا۔

"اگر آپ نے ان لوگوں کو منتخب کیا ہے باس تو یہ انتخاب یقیناً درست ہو گا"..... چاروں نے جواب دیا۔

"انتخاب تو میں نے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے لیکن اس بار انہیں مانیٹر بھی کرنا پڑے گا تاکہ ہمیں ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہے کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ان کو ہائر کر کے مطمئن ہو جائیں اور بعد میں علم ہو کہ وہ ناکام ہو گئے ہیں اور علی عمران اور کرنل فریدی دونوں ہمارے سروں پر پہنچ جائیں"..... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کی بات درست ہے لیکن اس کا کیا طریقہ کار ہو

گا"...... ایک نوجوان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ چاروں میں سے دو کی ڈیوٹیاں لگائی جائیں کہ آپ ان کی کارروائی کو ساتھ ساتھ مانیٹر کرتے رہیں اور مجھے رپورٹ دیتے رہیں"...... باس نے کہا۔

"لیکن اس کا طریقہ کار کیا ہوگا باس"...... ایک لڑکی نے کہا۔

"میں تم دو ماسٹرز کو دماک اور پاکیشیا بھی بھجوانا نہیں چاہتا کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ اگر کوئی ماسٹر ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر ہیڈ کوارٹر ان کے سامنے آجائے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو ماسٹرز سپیشل سکرینگز کے ذریعے ان ایجنٹوں سے رابطہ رکھیں اور رپورٹ سپیشل سکرینگز پر لے کر مجھے دیتے رہیں"...... باس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خود بھی اس پوائنٹ پر الجھن کا شکار ہو رہا ہو۔

"باس اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں"...... اچانک مارشیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی دوسری لڑکی نے کہا تو باس سمیت سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"یس۔ کھل کر بات کرو چیری۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"...... باس نے کہا۔

"باس۔ جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تو سپیشل سکرینگز کے ذریعے بھی یہ لوگ ہیڈ کوارٹر ٹریس کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ دوسرے ملکوں کی ایجنسیوں کے ایجنٹوں کو ہائر کریں گے تو ظاہر ہے وہ لوگ اس جوش سے کام

نہ کر سکیں گے جس جوش کے ساتھ سٹارگ کے آدمی کام کر سکتے ہیں اور نتیجہ یہ کہ معاملات وہیں آجائیں گے جہاں سے چلیں گے بلکہ الٹا سٹارگ کو نقصان پہنچنے کا زیادہ خطرہ ہے"...... چیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہاری کیا تجویز ہے"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو کوشش کر لینے دیں۔ وہ خود ہی ٹکریں مار کر خاموش ہو جائیں گے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بارے میں اتنی معلومات آپ کسی بھی انداز میں حاصل کرتے رہیں کہ اگر یہ مارون پہنچ جاتے ہیں تو اس کا مطلب ہو گا کہ انہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ ایسی صورت میں آپ مارون میں ایک ایکشن گروپ کی بجائے تمام گروپ ان کے مقابلے پر اتار سکتے ہیں۔ آپ کو تو علم ہے کہ مارون ایکریمیا کی ایک ایسی ریاست ہے جس کے بارے میں وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ مارون میں بھی سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے"...... چیری نے کہا۔

"باس۔ چیری نے درست کہا ہے۔ البتہ میرے ذہن میں اس کے ساتھ ایک اور تجویز آئی ہے اور وہ یہ کہ مارون میں داخل ہونے والے تمام راستوں کو ہم سیٹلائٹ آئی لائن سے مسلسل چیک کرتے رہیں۔ یہ دونوں ہی ایشیائی ہیں اور ان کے ساتھی بھی بہرحال ایشیائی ہی ہوں گے اور یہ کسی بھی میک اپ میں اور کسی بھی روپ

میں آئیں سیٹلائٹ آئی لائن انہیں آسانی سے چیک کر سکتی ہے اور ایک بار سیٹلائٹ آئی لائن انہیں چیک کر لے گی تو پھر آئی لائن میں ان کی شخصیتوں کو فیڈ کیا جا سکتا ہے اس کے بعد ان کی ایک ایک لمحہ کی کارروائی کو مسلسل چیک کیا جا سکتا ہے اور ایسی صورت میں انتہائی آسانی سے انہیں کہیں بھی اچانک فائرنگ سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... ایک نوجوان نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو پیٹر۔ تم نے اور جیری نے واقعی درست سوچا ہے۔ یہ ہمارے لئے زیادہ محفوظ بات ہے لیکن آئی لائن کو چار حصوں میں تقسیم کر کے پورے مارون پر پھیلانا پڑے گا تاکہ کوئی خلا باقی نہ رہے اور تم چاروں ماسٹرز اپنے اپنے حصے کی زیادہ آسانی سے اور زیادہ مستعدی سے چیکنگ کر سکتے ہو"...... باس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ یہ بہترین تجویز ہے"...... ان چاروں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر یہ لائحہ عمل طے رہا۔ البتہ رابرٹ کا رابطہ مجھ سے رہے گا اور باقی تینوں کا رابطہ رابرٹ سے رہے گا تاکہ معاملات کو ساتھ ساتھ مانیٹر کیا جاتا رہے"...... باس نے کہا۔

"باس۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ کسی صورت بھی مارون کے بارے میں کہیں سے معلوم نہیں کر سکتے۔ ایسی صورت میں ہم خواہ مخواہ مصروف رہیں گے جبکہ ہم نے دنیا میں دہشت گردی کی

کارروائیوں کو کنٹرول بھی کرنا ہے اور وسعت بھی دینی ہے۔ اس لئے ایسا نہ کیا جائے کہ آپ اپنے ذرائع سے ان دونوں کی مصروفیات کو چیک کرتے رہیں اور جب یہ مارون پہنچ جائیں تو آپ ہمیں کاشن دے دیں۔ ہم آئی لائن پر کام شروع کر دیں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ میں بیک وقت ان دونوں کی مسلسل مانیٹرنگ کر سکوں اور تمہاری بات بھی درست ہے۔ تو اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم آئی لائن کو مارون کے تمام داخلی راستوں پر ایڈجسٹ کر کے خود چیکنگ کرو جبکہ تمہارے سیکشن کا کام باقی تینوں ماسٹرز کو دے دیا جائے۔ تم صرف یہی کام کرو اور اگر یہ لوگ مارون میں داخل ہوں تو پھر ہم باقی سب کام بند کر کے ان کے خلاف کارروائی کا آغاز کر دیں"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ یہ سب سے بہتر بات ہے اور قابل عمل بھی ہے"۔ سب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تو پھر یہی طے رہا۔ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے"۔ باس نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی چاروں ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر باس تیزی سے مڑ کر کمرے کے اس کونے کی طرف بڑھ گیا جس طرف پہلے دیوار پھٹنے سے دروازہ نمودار ہوا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ بلیک زیرو کچن میں چائے بنانے گیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"کچھ معلوم ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ کوئی بھی مخبر تنظیم سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب کسی نجومی سے رابطہ کرنا پڑے گا اور تو کوئی صورت نظر

نہیں آتی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ سے بڑا نجومی کوئی ہو گا تو بتائے گا۔ اس لئے یہ کام بھی آپ کو ہی کرنا پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈیڈی آج کل نجومی بننے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو عمران کی بات سن کر چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ کے ڈیڈی بھی سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن وہ کیسے معلوم کر سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں انسپکٹر جمشید کی صلاحیتوں پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی اعتماد ہو گیا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ انسپکٹر جمشید ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے انسپکٹر جمشید کی اب تک کی کارکردگی تو واقعی بے حد شاندار رہی ہے۔ جس طرح انتہائی کم وقت میں اس نے نہ صرف دہشت گردوں کا سراغ لگا لیا بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دینے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ واقعی قابل داد ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم بھی ڈیڈی کی طرح کچھ زیادہ ہی اس کے مداح نظر آ رہے ہو۔ خیال رکھنا کہیں اسے سیکرٹ سروس میں شامل نہ کر لینا۔ پہلے ہی اس میں کام چوروں کی تعداد کافی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک

زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ زیادتی ہے عمران صاحب کہ آپ اپنے ساتھیوں کو کام چور کہہ رہے ہیں۔ ان کی کارکردگی کی تو پوری دنیا مداح ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کام چوروں سے میرا مطلب وہ نہیں جو تم سمجھے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کیا مطلب ہو سکتا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو دوسروں کا کام چوری کر لیتا ہے اسے کام چور ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"دوسروں کا کام کیسے چوری کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو آپ نے نئی بات کر دی ورنہ کام چور کا مطلب تو یہی ہے کہ جو کام نہ کرے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"کام میں کرتا ہوں نام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہوتا ہے تو اسے کام چور ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ ان سے علیحدہ تو نہیں ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"صاحب۔ کرنل فریدی صاحب کا فون آیا ہے۔ وہ آپ سے کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ جہاں بھی ہوں ان سے فوری رابطہ کر لیں۔ اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں بات"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامک سیکورٹی کونسل آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اگر جناب کرنل صاحب اچھے موڈ میں ہوں تو میری بات کرا دیں اور اگر ان کا موڈ خراب ہو تو پھر میری طرف سے آپ خود ہی بات کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی شیریں آواز ان کا موڈ خود بخود ٹھیک کر دے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"السلام علیکم۔ فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ لیکن میں نے تو کرنل فریدی سے بات کرنی تھی۔ خالی فریدی تو یہاں پاکیشیا میں بے شمار موجود ہوں گے اور لوکل کال کا خرچہ بہرحال کم ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم اپنا نمبر بتا دو۔ میں خود تمہیں کال کر لیتا ہوں تاکہ تم جیسے مفلس و قلاش کا خرچہ نہ بڑھ سکے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے خوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس فون سے بات کرنے کا داؤ میں نے لگایا ہے اس پر نمبر ہی نہیں لکھا ہوا۔ شاید فون کا مالک کنجوسی میں ریکارڈ ہولڈر ہے کہ اس نے فون نمبر لکھنے کی بھی کنجوسی کر رکھی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب وہ تمہیں چیک دے دیتا ہے تو اسے کنجوس تو نہیں کہا جا سکتا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور اس بار عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل فریدی نے درست اندازہ لگایا ہے کہ فون دانش منزل سے کیا جا رہا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ خیال رکھیں۔ اگر اس نے سن لیا کہ وہ خواب میں چیک پر دستخط کر دیتا ہے تو اس نے سونے سے ہی انکار کر دینا ہے۔ اب بھی کئی کئی راتیں مجھے اس کے سونے کا انتظار کرنا پڑتا ہے

تاکہ وہ نیند میں چیک پر دستخط کر دے"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیک پر رقم شاید وہ جاگتے میں لکھ دیتا ہو گا۔ صرف دستخط نیند میں کرتا ہو گا ورنہ تو تم ایک ہی چیک کے بعد اسے چیک دینے کے قابل ہی نہ چھوڑو۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ تم نے اپنے طور پر سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں یا تم بھی اپنے ڈیڈی کی طرح انسپکٹر جمشید کی صلاحیتوں پر تکیہ کئے بیٹھے ہو"۔ کرنل فریدی نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات بھی ساتھ ہی ابھر آئے تھے کیونکہ کرنل فریدی نے ایسی بات کر دی تھی جس کا انہیں تصور تک نہ تھا۔

"ارے۔ ارے۔ میں خواہ مخواہ ماہر نجومی ڈھونڈتا رہا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ پیر و مرشد استادوں کے بھی استاد ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"انسپکٹر جمشید سے میری پہلی ملاقات ایکریمیا میں ہوئی تھی۔ انسپکٹر جمشید اس وقت ایکریمیا میں ٹریننگ لے رہا تھا تو ایک مشترکہ دوست کے ذریعے اس سے تعارف ہوا تھا اور اب ایکریمیا میں اس سے دوسری ملاقات بھی اتفاقاً ہو گئی تو اس نے بتایا کہ وہ پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس میں شامل ہو چکا ہے۔ میں نے اس سے جب پوچھا کہ سنٹرل انٹیلی جنس نے ٹرین بلاسٹنگ کے سلسلے میں

سٹارگ کو چیک کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں اتنی جلدی کیسے کامیابی حاصل کر لی ہے تو اس نے مجھے پوری تفصیل بتا دی کہ یہ کارنامہ اس نے سرانجام دیا ہے اور پھر اس نے خود ہی بتا دیا کہ وہ یہاں ایکریمیا میں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں آیا ہوا ہے"...... کرنل فریدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ اب خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ سے کوئی فائدہ نہیں۔ آپ سے زائچہ بنوا کر وہ ساری معلومات آسانی سے حاصل کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میں بھی سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کے سلسلے میں ایکریمیا گیا ہوا تھا کیونکہ سٹارگ نے سالاف میں ایک ڈیم اڑا دیا تھا اور وہاں ان کے خلاف کارروائی میں نے کی تھی اور میرا ارادہ تھا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کر کے ان کی بنیاد ہی ختم کر دی جائے لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں ہیڈ کوارٹر ٹریس نہیں کر سکا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ تم نے بھی اس سلسلے میں معلومات فروخت کرنے والی بڑی ایجنسیوں سے رابطے کئے ہیں تو میں نے سوچا کہ تم سے معلومات حاصل کی جائیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی اعتراف کرنا پڑے گا۔ ظاہر ہے جہاں پیر و مرشد ناکام رہے ہوں وہاں بے چارہ مرید کیسے کامیاب ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے صرف ایک اہم اطلاع مل سکی ہے اور وہ یہ ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی کسی دور دراز ریاست میں قائم کیا گیا ہے لیکن اس ریاست کا نام باوجود کوشش کے معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ اطلاع بھی اسرائیل سے ملی ہے کیونکہ یہ تنظیم یہودیوں نے قائم کی ہے اور اس کی سرپرستی بھی اسرائیل کر رہا ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا تھا کہ تم وہاں سے اس بارے میں مزید تفصیل معلوم کر سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اسرائیل اور یہودیوں کے بارے میں تو مجھے معلوم نہ ہو سکا تھا ورنہ میں واقعی معلوم کر لیتا۔ پاکیشیا میں جن لوگوں نے کام کیا ہے وہ ایکریمیا کے ایک عام سے سینڈیکیٹ کے لوگ تھے اور وہ ہائر شدہ تھے۔ البتہ انسپکٹر جمشید نے یہ کارنامہ ضرور سرانجام دیا تھا کہ ٹرین بلاسٹنگ کے ملبے سے سٹارگ کا ایک بیج تلاش کر لیا تھا اور پھر ویسا ہی ایک بیج ہلاک ہونے والوں میں سے ایک کی جیب سے بھی برآمد ہوا تھا اور یہ بیج بھی ایکریمین ساختہ تھا لیکن اس سے زیادہ اور کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ جس سینڈیکیٹ کے بارے میں معلومات ملی تھیں وہاں سے بھی صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ لوگ اس سینڈیکیٹ کو چار ماہ پہلے چھوڑ گئے تھے اور اس کے بعد ان کی سرگرمیوں کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں مل سکی تھی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ جو لوگ سالاف میں مارے

گئے تھے ان کی جیبوں میں بھی سٹارگ کے خصوصی بیج موجود تھے اور ان کا تعلق بھی ایک سینڈیکیٹ سے تھا جسے وہ دو سال پہلے چھوڑ چکے تھے۔ اس کے بعد مزید معلومات کرنے پر صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ یہ لوگ سینڈیکیٹ کو چھوڑ کر اسرائیل چلے گئے تھے اس لئے میں نے اسرائیل میں اپنے ایک مخبر سے رابطہ کیا تو وہ باوجود کوشش کے صرف اتنا معلوم کر سکا کہ سٹارگ کی سرپرستی اسرائیلی حکام کر رہے ہیں اور یہ تنظیم یہودی کاز کے لئے قائم کی گئی ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی کسی دور دراز ریاست میں قائم کیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ باوجود کوشش کے وہ معلوم نہیں کر سکا"...... کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں جلد ہی اس بارے میں معلوم کر لوں گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنے طور پر جو کچھ سوچا ہے اس کے مطابق یہ ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی انتہائی دور دراز اور قدرے پسماندہ ریاست مارون میں ہو سکتا ہے لیکن بہرحال کنفرمیشن ضروری ہے"...... کرنل فریدی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے کن وجوہات کی بنا پر یہ نتیجہ نکالا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلومات ملی ہیں کہ گزشتہ چار سالوں سے مارون میں

اسرائیلی یہودیوں کی کافی آبادی ہو گئی ہے اور وہاں ان چار سالوں کے دوران ایکریمیا کی ایک یہودی کمپنی نے ایکریمیا کا ایک فوجی ٹاور بھی تعمیر کیا ہے جس کی مدد سے ایکریمی حکام ریاست کے ساتھ ساتھ سمندر میں سینکڑوں میلوں تک نگرانی کر سکتے ہیں اور اس سلسلے میں سائنسی مشینری کے بند کنٹینرز وہاں مسلسل جاتے رہے ہیں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن پیر و مرشد۔ ایکریمی آرمی تو ایسی کنسٹرکشن دفاعی معمول کے مطابق کرتی رہتی ہے۔ پھر اس میں شبہ کی بنیاد کیا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ کرنل فریدی نے جو بات کی تھی وہ ظاہر ہے فوجی دفاعی معمول کی کارروائی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ کرنل فریدی جیسا شخص کسی صورت بھی عام کارروائی کو وجہ شبہ نہیں بنا سکتا۔ ظاہر ہے اس کے اندر کوئی اور بات بھی پوشیدہ ہو گی۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن دو باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایکریمی حکومت نے گزشتہ پندرہ سالوں سے یہ قانون بنا رکھا ہے کہ دفاعی کنسٹرکشن کسی بھی پرائیویٹ کمپنی سے نہیں کرائی جا سکتی۔ یا تو وہ اس کمپنی کو خرید لیتے ہیں یا حکومتی سطح پر نئی کمپنی بنا لیتے ہیں۔ صرف سپلائی پرائیویٹ کمپنیاں کر سکتی ہیں لیکن وہ بھی ریاست کے ہیڈ کوارٹر تک۔ اصل جگہ پر نہیں اور یہ پرائیویٹ کمپنی تھی۔ دوسری بات یہ کہ یہ کمپنی چار سال پہلے پرائیویٹ سیکٹر میں

قائم کی گئی تھی۔ اس کے ڈائریکٹرز میں تمام تر اسرائیلی یہودی شامل تھے اور چار سال بعد صرف اس ٹاور کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد یہ کمپنی ختم کر دی گئی حتیٰ کہ اس کا وجود بھی ختم ہو گیا۔ اب اس میں کام کرنے والا کوئی آدمی بھی نہیں ملتا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے لیکن وہاں قبضہ تو بہرحال ایکریمین فوج کا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے کنفرمیشن کی بات کی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ لیکن کیا آپ نے اس پر مزید کام روک دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ سٹارگ کی کارروائیاں سوڈان اور مصر میں انتہائی خطرناک حد کو چھو رہی ہیں اس لئے میں وہاں ان کے خلاف کام شروع کر رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں آپ کو معلومات حاصل کرنے کے بعد کال کروں گا۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ نے سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے حالانکہ آپ کے ڈیڈی اس سلسلے میں خود کام کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ اسرائیلی سازش ہے۔ اس نے یہ

تنظیم صرف مسلمان ممالک کی بنیادی تنصیبات کی تباہی کے لئے قائم کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ گیم کھیلی ہے کہ دہشت گردی کی کارروائیاں وہ عام مجرموں سے کراتے ہیں۔ اس طرح سامنے بھی عام سے مجرم ہی آتے ہیں اور اصل سرغنہ بچے رہتے ہیں۔ لیکن مسلم ممالک کب تک ان گروپوں سے لڑتے رہیں گے اس لئے جب تک دہشت گردی کی اس خوفناک کارروائیوں کی پالیسیاں بنانے والوں اور اس پر کام کرنے والے بنیادی لوگوں پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا اس وقت تک یہ کارروائیاں نہیں رک سکیں گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ کس قسم کا ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ میرا تو خیال ہے کہ ایک آفس ہو گا جس میں چند لوگ کام کر رہے ہوں گے۔ انہوں نے پالیسیاں ہی بنانی ہیں۔ کارروائیوں کی پلاننگ کرنی ہے اور معاوضے دینے ہیں اور کیا کرنا ہے اور اگر ایسا ہے تو ہیڈ کوارٹر کسی بھی جگہ بنایا جا سکتا ہے اور آپ اگر چند لوگوں کو ہلاک کر دیں گے تو مزید چند لوگ سامنے آ جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو لیکن تم نے بات مجھ جیسے عام آدمی کی سوچ کے مطابق کر دی ہے۔ تم نے کرنل فریدی کی بات نہیں سنی کہ وہ ایک دفاعی تنصیب جس سے سائنسی نگرانی کی جاتی ہے، پر شک کر رہا ہے۔ جب حکومتیں اور خاص طور پر

اسرائیل جیسی حکومت کوئی خفیہ دہشت گرد تنظیم بناتی ہے تو وہ چند لوگوں پر مشتمل نہیں ہوتی بلکہ پوری دنیا میں یا خاص طور پر اسلامی ممالک میں مخبری کے طور پر نیٹ ورک قائم کئے جاتے ہیں تاکہ یہ لوگ ہر ملک کی اہم تنصیبات کا جائزہ لے کر رپورٹ ہیڈکوارٹر کو بھیجیں۔ ان کے نقشے تیار ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں تفصیلی تحقیق کی جاتی ہے کہ اگر اس تنصیب کو اڑا دیا جائے تو اس سے حکومت کو، ملک کو اور ملک کے عوام کو کس قدر نقصان کا سامنا ہو گا۔ یہ عام کارروائیاں تو صرف لوگوں کو دہشت زدہ کرنے کے لئے کی جاتی ہیں تاکہ عوام کا اعتماد حکومت پر سے اٹھ جائے۔ اس طرح حکومت کمزور ہو جاتی ہے لیکن ان کے اصل کام صرف بازاروں۔ بس اڈوں یا ریلوے اسٹیشنوں پر بم دھماکے یا فائرنگ وغیرہ نہیں ہوا کرتے۔ یہ لوگ اہم دفاعی اور ایسی تنصیبات جن پر کسی ملک کی معیشت کا انحصار ہو، انہیں تباہ کرنے کی پلاننگ کرتے ہیں اور پھر ان پر طویل کام ہوتا ہے۔ پھر یہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اب تم خود سوچو کہ اگر پاکیشیا کا کوئی میزائل سٹیشن، ایٹمی بجلی گھر یا کوئی ایٹمی تنصیب تباہ کرنی ہو تو کیا وہ عام مجرم یا غنڈے جا کر کریں گے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ واقعی مجھے اس سٹارگ کے بارے میں اس سطحی انداز میں نہ سوچنا چاہئے تھا"...... بلیک زیرو

نے کہا۔

"کسی بارے میں بھی سطحی انداز میں نہ سوچا کرو"...... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا لیکن چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے رسیور واپس رکھ دیا۔

"وہ سرخ ڈائری دینا مجھے"...... عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کی جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"عمران صاحب۔ میں پچھلے دنوں سوچ رہا تھا کہ اس ڈائری میں موجود نام اور پتوں کو کمپیوٹر ڈائری میں ٹرانسفر کر دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ پھر سوچ کس نتیجے پر پہنچی"...... عمران نے ڈائری کھولتے ہوئے کہا۔

"نتیجے کے لئے ظاہر ہے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"فی الحال تو اس ڈائری کو چلنے دو۔ جب کوئی ایسی کمپیوٹر ڈائری ایجاد ہو گی جو سوچ کے مطابق نتیجہ دینے لگے گی تو پھر اسے اپنا لیں گے"...... عمران نے ڈائری کے صفحات کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ سوچ سے کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ذہن میں کوئی خاص نام یا پتہ نہیں ہے کہ میں کمپیوٹر ڈائری کو اس خصوصی نام یا پتے کا کاشن دوں اور وہ اسے سکرین پر ڈسپلے کر دے۔ میرے ذہن میں ایک سوچ ہے کہ اس ڈائری میں موجود ان تمام پتوں اور ناموں کو دیکھوں تاکہ یہ فیصلہ کر سکوں کہ موجودہ حالات میں اسرائیل سے سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کون مصدقہ اطلاعات مہیا کر سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے جو نام میرے سامنے آئے گا اس کے کوائف بھی میرے ذہن میں ساتھ ہی آ جائیں گے اور میں فیصلہ کر سکوں گا کہ یہ شخص میرا کام کر بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کر سکتا ہے تو ٹھیک ورنہ میں دوسرے نام پر غور کرنا شروع کر دوں گا۔ یہ سارا کام ذہن بھی ساتھ ساتھ کرتا ہے لیکن کمپیوٹر ڈائری یہ کام نہیں کر سکتی۔ وہ تو کوئی خاص نام و پتہ یا نشان سکرین پر ڈسپلے کر سکتی ہے اور بس۔ جب تک میری سوچ کے مطابق کام کرنے والی کوئی کمپیوٹر ڈائری ایجاد نہ ہو جائے اس وقت تک یہ کام دیتی رہے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ اب عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

چند لمحوں تک مزید ورق گردانی کے بعد عمران کی نظریں ایک صفحے پر رک گئیں۔ پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ ایک بار پھر صفحے کو غور سے دیکھا اور پھر اسے اٹھا کر میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اس فون میں شروع سے ہی ایسا سسٹم رکھا گیا تھا

کہ لاؤڈر کا بٹن آن رہتا تھا اس لئے رسیور سے آنے والی آواز بلیک زیرو بھی سن سکتا تھا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ایلگرو کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ڈیوڈسن سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... دوسری طرف سے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہماری مقامی زبان میں ڈھمپ کا وہی مطلب ہے جو آپ کی زبان میں چارمنگ کا ہوتا ہے اس لئے آپ کے لئے میرا نام پرنس چارمنگ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کاش ایسا ہو سکتا۔ بہرحال ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے بڑے بیباک لیکن حسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو۔ ڈیوڈسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی سنجیدہ اور گھمبیر سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ سے میری ملاقات خواب میں ہوئی تھی اس نے تو تمہیں اپنا سن یعنی بیٹا تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے لیکن تم سب سے اپنے آپ کو ڈیوڈ کا بیٹا کہلوانے پر مصر ہو۔ اب بتاؤ اس کا کیا حل ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑے بے تکلف لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ اوہ آپ۔ مجھے تو بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سے کوئی پرنس چارمنگ بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے اور چونکے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"تمہاری سیکرٹری پرنس آف ڈھمپ پر بڑبڑا رہی تھی تو میں نے اسے بتایا کہ تمہارے لئے میرا نام پرنس چارمنگ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ مجھے ڈیوڈسن کے ذوق انتخاب پر مکمل بھروسہ ہے کہ اس نے لازماً مقابلہ حسن منعقد کرا کر ہی تمہیں منتخب کیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈیوڈسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے بڑے طویل عرصے بعد کال کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ اسرائیل کے سرکاری اداروں سے چند معلومات چاہئیں۔ کیا تم اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"اسرائیلی حکومت نے ایکریمیا میں ایک بین الاقوامی سطح کی دہشت گرد تنظیم قائم کی ہے جس کا نام سٹارگ ہے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"سٹارگ۔ اسرائیلی تنظیم۔ نہیں عمران صاحب وہ تو عام سی تنظیم ہے۔ البتہ اب تک اس کی ساری کارروائیاں چونکہ مسلم ممالک میں ہی سامنے آئی ہیں شاید اس بنا پر آپ نے یہ نتیجہ نکالا

ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہاری بات درست بھی ہو سکتی ہے لیکن چند اطلاعات ایسی ملی ہیں جن سے یہ شبہ پیدا ہوا ہے اس لئے کنفرمیشن بہرحال ضروری ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"میرے رابطے اسرائیل میں موجود ہیں لیکن اس میں چند روز لگ جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے دن"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کم از کم تین دن۔ لیکن بہرحال حتمی اطلاعات مل جائیں گی۔ میرا معاوضہ بھی اب پہلے سے دوگنا ہو چکا ہے"...... ڈیوڈسن نے جواب دیا۔

"اور میرا معاوضہ دینے کا ریٹ مہنگائی کی وجہ سے پہلے سے نصف تک پہنچ چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ڈیوڈسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ آپ کا نصف بھی میرے ڈبل سے زیادہ ہو گا اس لئے مجھے منظور ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوکے۔ اس اعتماد کا شکریہ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ان معاملات میں انتہائی حتمی انداز میں کام کرتے ہو لیکن اس معاملے میں مزید توجہ کرنا۔ میں تین روز بعد دوبارہ فون کروں گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

انسپکٹر جمشید متناسب جسم اور درمیانے قد کا ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں ذہانت کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ خاصا ذہین اور فعال مزاج کا حامل ہے۔ انسپکٹر جمشید نے کار سنٹرل انٹیلی جنس کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سر عبدالرحمن کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ آج صبح کی فلائٹ سے ہی ایکریمیا سے واپس آیا تھا اور اب آفس پہنچ کر وہ اپنی رپورٹ سر عبدالرحمن کو دینا چاہتا تھا۔

"کیا میں حاضر ہو سکتا ہوں سر"...... انسپکٹر جمشید نے پردہ ہٹا کر آفس میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اپنی مخصوص اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے سر عبدالرحمن نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"یس کم ان"...... سر عبدالرحمن نے مخصوص لہجے میں کہا اور

اس کے ساتھ ہی انہوں نے سامنے موجود فائل بند کر کے اسے ایک طرف موجود ٹرے میں رکھ دیا۔ انسپکٹر جمشید نے باقاعدہ سلام کیا اور پھر سر عبدالرحمن کے کہنے پر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے تمہاری آمد کی اطلاع مل گئی تھی۔ کیا رپورٹ ہے"...... سر عبدالرحمن نے سرد لہجے میں کہا تو انسپکٹر جمشید نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چند تہہ شدہ کاغذ نکالے اور انہیں کھول کر اس نے اٹھ کر سر عبدالرحمن کے سامنے رکھ دیئے۔ سر عبدالرحمن کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ انہوں نے ہونٹ بھینچ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"ایک فائل اور ٹیگ لے کر آؤ میرے آفس"...... سر عبدالرحمن نے تحکمانہ لہجے میں کسی کو کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تم نے آج تک کسی آفس میں کام نہیں کیا کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ کاغذات کسی فائل میں رکھ کر پیش کئے جاتے ہیں۔ تم یہ کاغذ اس طرح دے رہے ہو جیسے مجھے اپنے گھر کے باورچی خانہ کا حساب پیش کر رہے ہو"...... سر عبدالرحمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ دفتری ضابطوں کے انتہائی سختی سے پابند رہنے کے عادی تھے۔

"آئی ایم سوری سر۔ لیکن یہ کاغذات اس انداز میں اس لئے لایا ہوں کہ فائل کی وجہ سے سب کو معلوم ہو جاتا کہ میں وہاں سے خاص رپورٹ ساتھ لایا ہوں جبکہ اس طرح کسی کو اس بارے معلوم نہ ہو سکے گا"...... انسپکٹر جمشید نے معذرت خواہانہ لہجے

میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ سر عبدالرحمن اس کی بات کا جواب دیتے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹیگ لگی ہوئی فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں فائل کو میز پر رکھا اور پھر اسی طرح خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"ان کاغذات کو اٹھا کر فائل میں لگاؤ"...... سر عبدالرحمن نے کہا تو انسپکٹر جمشید نے اٹھ کر کاغذات اٹھائے، انہیں فائل میں ٹیگ کی مدد سے لگایا اور پھر مؤدبانہ انداز میں فائل اس نے سر عبدالرحمن کے سامنے رکھ دی۔

"اب یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا خیال ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر میں سٹارگ کے مخبر موجود ہیں"...... سر عبدالرحمن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں سر۔ میرا مطلب ایئرپورٹ سے تھا"...... انسپکٹر جمشید نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تم یہاں میرے آفس میں داخل ہونے سے پہلے اپنے آفس میں جا کر فائل لے سکتے تھے۔ بہرحال آئندہ محتاط رہنا۔ اب تم پہلے مجھے زبانی طور پر بتاؤ کہ تم نے کیا کیا معلومات حاصل کی ہیں"۔ سر عبدالرحمن نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"سر۔ میں نے ایکریمیا جا کر انتہائی بھاگ دوڑ کی اور"...... انسپکٹر جمشید نے تفصیل بیان کرنا شروع کر دی۔

"مجھے تمہاری بھاگ دوڑ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ میرے

پاس اتنا وقت ہے کہ میں تمہاری بھاگ دوڑ کی تفصیل سنتا رہوں۔ نتیجہ بتاؤ"...... سر عبدالرحمن نے اس کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ نتیجہ یہ ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے اور اسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہے"...... انسپکٹر جمشید نے جواب دیا۔

"ایکریمیا میں کہاں"...... سر عبدالرحمن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ معلوم نہیں ہو سکا سر"...... انسپکٹر جمشید نے آہستہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سر عبدالرحمن چند لمحے غور سے انسپکٹر جمشید کو دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے فائل اٹھائی اور اس میں موجود کاغذوں کو انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں چار کاغذ تھے۔ انہیں پڑھ کر سر عبدالرحمن نے فائل بند کر دی۔

"کرنل فریدی سے تمہاری ملاقات ہوئی اور تم نے لکھا ہے کہ کرنل فریدی بھی سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں کام کر رہا ہے۔ پھر اس سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے کوشش بھی کی لیکن میں انہیں ٹریس نہیں کر سکا"...... انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"تو تم ناکام واپس آئے ہو جبکہ میرا خیال تھا کہ تم کوئی نہ کوئی مثبت نتیجہ نکال کر آؤ گے"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

" آئی ایم سوری سر۔ میں نے بے حد کوشش کی لیکن "۔ انسپکٹر جمشید نے کہنا شروع کیا تو سر عبدالرحمن نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روک دیا اور انسپکٹر جمشید لیکن کہہ کر خاموش ہو گیا۔ سر عبدالرحمن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

" میرے آفس میں آؤ"...... سر عبدالرحمن نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بلایا ہے۔ تم اس سے اپنے دورے کو تفصیل سے ڈسکس کرو گے"...... سر عبدالرحمن نے کہا تو انسپکٹر جمشید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سوپر فیاض اندر داخل ہوا۔ اس نے قریب آکر بڑے احترام بھرے انداز میں سلام کیا۔ انسپکٹر جمشید سوپر فیاض کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ وہ بہرحال اس سے سینئر تھا۔

" بیٹھو"...... سر عبدالرحمن نے انسپکٹر جمشید اور سوپر فیاض دونوں سے کہا اور وہ دونوں بیٹھ گئے۔

" انسپکٹر جمشید نے اپنی ذہانت سے سٹارگ کے سب ہیڈکوارٹر کو ٹریس کر کے اس پر کامیاب چھاپہ مارا۔ اس سے اس ٹرین والی واردات کے اصل مجرم فوری طور پر ٹریس ہوگئے۔ اس طرح حکومت کی نظروں میں سنٹرل انٹیلی جنس کی کارکردگی کا بے حد اچھا تاثر پیدا ہوا۔ میرا خیال تھا کہ اس سٹارگ کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس کر کے اس

خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ یہ ہیڈکوارٹر ظاہر ہے صرف چند افراد پر مشتمل ہو گا جو صرف پالیسیاں تیار کرتے ہوں گے اس طرح سنٹرل ٹیلی جنس کی کارکردگی بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کر لی جاتی اور سی وجہ سے میں نے عمران کو یہاں بلا کر اسے حکم دیا تھا کہ وہ کیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک میرا پیغام پہنچا دے کہ سٹارگ ے سلسلے میں وہ ہمیں کام کرنے کا موقع دے۔ مجھے خوشی ہے کہ ں نے میرے پیغام پر میری بات تسلیم کر لی۔ انسپکٹر جمشید کو میں ے ایکریمیا بھجوایا تاکہ اس ہیڈکوارٹر کو ٹریس کیا جاسکے لیکن یہ ناکام وتا ہے۔ البتہ اس کی رپورٹ میں کرنل فریدی کے بارے میں ذکر موجود ہے کہ کرنل فریدی بھی سٹارگ کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس کرنے ے مصروف تھا۔ تم انسپکٹر جمشید سے اس سارے معاملے کو تفصیل ے ڈسکس کرو۔ مجھے یقین ہے کہ کرنل فریدی سے اس بارے میں ہم معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور یہ کام تم نے عمران کے ذریعے کرنا ہے"...... سر عبدالرحمن نے سوپر فیاض کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میں معلوم کر لوں گا سر"...... سوپر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ یہ رپورٹ اٹھاؤ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... سر عبدالرحمن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور فائل اٹھا کر انہوں نے سوپر فیاض کے سامنے رکھ دی تو سوپر فیاض اٹھ کھڑا ہوا۔ اس

کے اٹھتے ہی انسپکٹر جمشید بھی کھڑا ہو گیا۔

"آؤ میرے ساتھ "...... سوپر فیاض نے سر عبدالرحمن کو سلام کرنے کے بعد انسپکٹر جمشید سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ انسپکٹر جمشید نے سر عبدالرحمن کو سلام کیا اور پھر وہ خاموشی سے سوپر فیاض کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد سوپر فیاض اپنے آفس میں موجود تھا۔ انسپکٹر جمشید میز کی دوسری طرف کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا اور سوپر فیاض وہی فائل پڑھنے میں مصروف تھا جس میں انسپکٹر جمشید کی رپورٹ موجود تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ناکام لوٹے ہو"...... سوپر فیاض نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں مسرت کا تاثر موجود تھا۔

"یس سر"...... انسپکٹر جمشید نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے بہت مختصر سی رپورٹ لکھی ہے حالانکہ تم دو ہفتے ایکریمیا لگا کر آئے ہو۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ وہاں تم نے کیا کیا ہے اور کرنل فریدی سے تمہاری پہلے کیسی ملاقات رہی تھی۔ کیا تم کافرستان میں بھی کام کرتے رہے ہو"...... سوپر فیاض کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"کرنل فریدی سے میری تب سے ملاقات ہے جب میں ایکریمیا میں ٹریننگ لے رہا تھا اور میں پاکیشیائی ہوں اس لئے میں کافرستان میں کیسے کام کر سکتا ہوں"...... انسپکٹر جمشید نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم تفصیلی رپورٹ تحریر کر کے مجھے پیش کرنا۔ اب تم جا سکتے ہو"...... سوپر فیاض کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تھا۔

"وہ چیف صاحب عمران صاحب سے بات کرنے کے بارے میں کہہ رہے تھے"...... انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"وہ میں خود کر لوں گا۔ تم جا سکتے ہو اور جو میں نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرو"...... سوپر فیاض نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... انسپکٹر جمشید نے کہا اور اٹھ کر اس نے سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر آفس سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ چند لمحے باہر کھڑا سوچتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران سے خود ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ گو وہ پہلے عمران سے کبھی نہ ملا تھا لیکن اسے عمران کے بارے میں آفس کے لوگوں سے معلومات مل چکی تھیں اور اسے اس کے فلیٹ کے بارے میں بھی علم تھا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ عمران سے خود مل کر کوشش کرے گا کہ عمران کرنل فریدی سے معلومات حاصل کر کے اسے دے تاکہ وہ یہ معلومات خود سر عبدالرحمن کو پیش کر سکے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سے نکل کر عمران کے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کا مطالعہ کر رہا تھا جبکہ سلیمان خود ناشتہ کر کے اب مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا جبکہ اس کی نظریں بدستور اخبار پر جمی ہوئی تھیں۔

"فیاض بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا ہے اس لئے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ وہ آجائے پھر اس سے ہی بات کرنا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس

کے چہرے پر شرارت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"فیاض بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فیاض کی چیختی ہوئی اور غصیلی آواز سنائی دی۔

"میں نے بتایا تو ہے تمہیں"...... عمران نے بھی غصیلے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں سپرٹینڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تو تم ہو۔ سوری۔ تم تو بہت بڑے افسر ہو۔ میں سمجھا کہ وہ فلیٹ کی صفائی کرنے والا ہے۔ وہ اپنی سابقہ تنخواہ مانگنے آجاتا ہے اور اسے سلیمان ہی ڈیل کر سکتا ہے۔ مجھے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے پڑتے ہیں اس کے پیر پکڑنے پڑتے ہیں لیکن وہ ٹلنے کا نام ہی نہیں لیتا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کیا تم میری آواز نہیں پہچانتے۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران نے اسے بڑا افسر تو بہرحال کہہ ہی دیا تھا۔

"آواز۔ اب کیا کہوں۔ اب تو مجھے سب کی آوازیں قرض خواہوں

جیسی ہی لگتی ہیں"...... عمران نے بڑے غصیلے سے لہجے میں کہا۔

"اچھا سنو۔ تم میرے آفس میں آجاؤ۔ تمہارے ڈیڈی نے کہا ہے کہ تم سے ایک معاملہ ڈسکس کروں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"لیکن آفس میں نجی معاملات تو ڈسکس نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نجی نہیں۔ سرکاری معاملہ ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"سرکاری معاملہ۔ وہ مجھ جیسے غیر سرکاری آدمی سے کیسے ڈسکس ہو سکتا ہے اس لئے معذرت خواہ ہوں اور دوسری بات یہ کہ مجھے ایک ایسے آدمی کا انتظار ہے جس سے میں نے قرض مانگا ہے اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ میں آج ہی یہ رقم فلیٹ پر پہنچا دوں گا اس لئے آج کی تو ویسے ہی معذرت۔ کل سوچوں گا"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"لعنت ہو تم پر۔ ہر وقت ایک ہی بھیرویں الاپتے رہتے ہو۔ ٹھیک ہے میں خود آ رہا ہوں"...... سوپر فیاض نے انتہائی بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تمہیں دیکھ کر تو وہ آدمی ویسے ہی بھاگ جائے گا۔ بہت بڑا اسمگلر ہے۔ اب کیا کہوں۔ تم تو جانتے ہو کہ آج کل ایسے لوگوں سے ہی قرض مل سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اسے بھی گولی مار دوں گا اور تمہیں بھی۔ میں آ رہا

ہوں"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا لیکن ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ آخر ایسا کون سا سرکاری معاملہ ہو سکتا ہے جس کے سلسلے میں سر عبدالرحمن نے سوپر فیاض کو اس سے بات کرنے کے لئے کہا ہو گا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کال بیل بج اٹھی۔

"ہیں۔ اتنی جلدی۔ تو کیا سوپر فیاض قوم جنات سے تعلق رکھتا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور پھر اٹھ کر وہ راہداری سے ہوتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔

"کون ہے"...... عمران نے عادت کے مطابق کہا۔

"میں انسپکٹر جمشید ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھولا تو سامنے ایک متناسب جسم، فراخ پیشانی اور چمکدار ذہین آنکھوں کا مالک نوجوان کھڑا تھا۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ یہی انسپکٹر جمشید ہے جس نے پاکیشیا میں سٹارگ کے خلاف کام کیا تھا اور جس کے بارے میں کرنل فریدی نے بھی بات کی تھی۔

"تو آپ ہراول دستہ ہیں۔ آئیے تشریف لائیے"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہراول دستہ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ انسپکٹر جمشید نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی آپ کے سپرنٹینڈنٹ صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ آ رہے ہیں یہاں اور ان سے پہلے آپ تشریف لائے ہیں اس لئے آپ کو ہراول دستہ ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے تو سوری۔ مجھے واپس جانا ہو گا ورنہ سپرنٹینڈنٹ صاحب تو انتہائی ناراض ہوں گے"...... انسپکٹر جمشید نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب آ گئے ہو تو واپس مت جاؤ۔ میں اسے سنبھال لوں گا"...... عمران نے اس کی پریشانی دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ آپ سے سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ڈسکس کرنے آ رہے ہیں اور ظاہر ہے میرے سامنے وہ بات نہیں کریں گے اس لئے میں دوبارہ آ جاؤں گا"...... انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"میں نے کہہ دیا ہے کہ تم بے فکر رہو۔ آؤ۔ میں نے خود تم سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو انسپکٹر جمشید نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اسے سٹنگ روم میں لے آیا۔

"تمہاری ایکریمیا میں کرنل فریدی سے ملاقات ہوئی تھی"۔ عمران نے کہا تو انسپکٹر جمشید بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ لیکن کیا آپ کو سوپر فیاض صاحب نے بتایا ہے"۔ انسپکٹر جمشید نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کرنل فریدی نے بتایا ہے اور وہ تمہاری تعریف کر رہے

تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ان کی مہربانی ہے ورنہ"...... انسپکٹر جمشید نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"سوپر فیاض آیا ہو گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ راہداری سے ہو کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے عادت کے مطابق پوچھا۔

"فیاض ہوں۔ دروازہ کھولو"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

"کون فیاض۔ پورا تعارف کراؤ۔ اگر تم صفائی کرنے والے فیاض ہو تو سلیمان ابھی تک واپس نہیں آیا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"دروازہ کھولو نانسنس۔ ورنہ دروازہ توڑ دوں گا"...... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے چٹخنی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

"کیا انسپکٹر جمشید تمہارے پاس آیا ہے"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے خود ہی تو اسے بھیجا ہے۔ کیوں"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"میں نے۔ کیا مطلب۔ کیا تم سے اس نے یہ کہا ہے۔ کہاں ہے"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب تم نے اسے نہیں بھیجا تو پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ یہاں آیا ہے"...... عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"اس کی کار باہر موجود ہے"...... سوپر فیاض نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"کار۔ اوہ۔ پھر تو بات بن سکتی ہے۔ واہ"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کار کا لفظ سن کر کوئی بڑی امید پیدا ہو گئی ہو۔

"نانسنس۔ اب تم اس حد تک گر چکے ہو کہ اب انسپکٹروں سے ادھار مانگو گے۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے مڑ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ میں نے کب کہا ہے کہ میں انسپکٹر جمشید سے ادھار مانگوں گا اور پھر مانگوں بھی کیوں جبکہ وہ محض انسپکٹر ہے جبکہ میرا دوست، میرا بھائی سوپر فیاض ابھی زندہ اور سلامت موجود ہے"...... عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ انسپکٹر جمشید اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے سوپر فیاض کو بڑے احترام بھرے انداز میں سلام کیا۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو اور تم نے عمران سے یہ کیوں کہا کہ میں نے تمہیں بھیجا ہے"...... سوپر فیاض نے سلام کا جواب دینے کی بجائے الٹا انسپکٹر جمشید پر چڑھائی کر دی۔

"سوری سر۔ میں تو اپنے طور پر یہاں آیا ہوں تا کہ کرنل فریدی صاحب کے بارے میں عمران صاحب کو بتا سکوں۔ کرنل فریدی

صاحب نے عمران صاحب کی اتنی تعریفیں کی تھیں کہ مجھے یقین ہی نہ آ رہا تھا اور میری چونکہ پہلے ان سے ملاقات ہی نہ تھی اس لئے میں خود تو ان کے بارے میں صرف سنی سنائی باتیں ہی جانتا تھا"۔ انسپکٹر جمشید نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جا سکتے ہو۔ میں نے عمران سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں"۔ سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ انسپکٹر میرا مہمان ہے اور اس لئے معزز مہمان ہے کہ وہ تمہارا اسسٹنٹ ہے۔ چنانچہ اب ساری بات چیت اکٹھے ہو گی ورنہ نہیں ہو گی۔ ویسے میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ معزز مہمانوں کو چائے نہیں پلوا سکتا کیونکہ گزشتہ ایک ہفتے سے میں نے بھی چائے نہیں پی۔ وہ آغا سلیمان پاشا کہتا ہے کہ اب کوئی دکاندار ادھار نہیں دیتا۔ سب نے مل کر میرے خلاف یونین بنا لی ہے اور نام رکھا ہے انجمن متاثرینِ قرض خواہانِ علی عمران"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"میں اجازت چاہتا ہوں عمران صاحب۔ انشاء اللہ پھر ملاقات ہو گی"...... انسپکٹر جمشید نے سوپر فیاض کا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ بیٹھو تو سہی۔ کیا مطلب۔ اگر چائے نہیں مل سکتی تو کیا ہوا۔ جوس کا ڈبہ اور وہ بھی غیر ملکی تو مل سکتا ہے۔ ابھی ایسے بڑے سٹورز اس انجمن متاثرینِ قرض خواہانِ علی عمران میں

شامل نہیں ہوئے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ پھر بھی"...... انسپکٹر جمشید نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بڑے طویل عرصے بعد ایک ایسا آدمی ملا تھا جس سے ابھی تک میں نے ادھار نہیں مانگا تھا جبکہ تم جانتے ہو کہ اب دارالحکومت میں کم ہی ایسے لوگ رہ گئے ہوں گے اور اسے بھی تم نے بھگا دیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ نجانے کس ڈھیٹ مٹی کے بنے ہو۔ کسی سے اس طرح کی بات کرتے ہوئے تمہیں معمولی سی شرم بھی نہیں آتی"...... سوپر فیاض نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ سیانے بزرگ کہتے ہیں کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ اس لئے اب تم بتاؤ کہ اگر میں شرم کرنا شروع کر دوں تو پھر کھاؤں گا کہاں سے۔ اب تم جیسا فیاض تو کبھی کبھار ہی ملتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اب بند کرو اس راگ کو۔ میں تمہارے پاس انتہائی ضروری کام سے آیا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"سوری سوپر فیاض۔ میرے ذہن کے خلیات گزشتہ ایک ہفتے سے چائے نہ ملنے کی وجہ سے منجمد ہو چکے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ

بغیر پٹرول کے گاڑی کو دھکا تو لگایا جا سکتا ہے از خود وہ نہیں چل سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم واقعی اب مکمل طور پر ڈھیٹ بن چکے ہو۔ چلو اٹھو۔ میں تمہیں کسی اچھے سے ہوٹل میں چائے پلواتا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے۔ واہ۔ تم تو واقعی اسم بامسمیٰ ہو۔ میرا مطلب ہے کہ جیسا تمہارا نام فیاض ہے اسی طرح تم ہو بھی فیاض۔ واہ۔ اچھے سے ہوٹل میں چائے۔ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا"۔ عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل شیراز کے ہال میں موجود تھے اور ان کے سامنے چائے موجود تھی۔

"اب تو تم نے چائے پی لی ہے۔ اب میری بات غور سے سنو"...... چائے کے برتن اٹھ جانے کے بعد سوپر فیاض نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ ایک پیالی چائے سے کیا ہوتا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں نے پچھلے ایک ہفتے سے چائے نہیں پی اور میں روزانہ کم از کم ایک سو پیالیاں پی جاتا ہوں۔ اس طرح سات سو پیالیوں کی کمی ہو چکی ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ جہاں سات سو پیالیوں کی ضرورت ہو وہاں ایک پیالی کیا کرے گی"...... عمران نے بڑے معصومانہ سے لہجے میں جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم لاعلاج ہو چکے ہو اور تم جانتے ہو کہ لاعلاج کا علاج گولی ہوا کرتی ہے"...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"علاج تو موجود ہے۔ لاعلاج کیسے ہو گیا پھر۔ چھ سو ننانوے پیالیاں چائے بڑا آسان سا علاج ہے۔ لوگ تو علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے۔ گولی مارو گے تو اس پر خرچہ بھی آئے گا اور پھر پھانسی بھی چڑھو گے جس پر حکومت کا بھی خرچہ آئے گا اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم چھ سو ننانوے پیالیاں چائے ہی پلوا دو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میں پلانے کے لئے تیار ہوں لیکن تم پی نہ سکو گے۔ بولو"۔ سوپر فیاض نے ایک خیال کے تحت چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

"تم پلانے والے تو بنو۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"...... عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے سوپر فیاض کا چیلنج قبول کر چکا ہو۔

"شرط لگاؤ پہلے"...... سوپر فیاض بھی شاید موڈ میں آگیا تھا۔

"اماں بی شرط لگانے کو حرام سمجھتی ہیں اس لئے شرط کوئی نہیں"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آرڈر دے دیتا ہوں۔ تم پیو۔ اگر سات سو پیالیاں تم پی گئے تو رقم میں دوں گا ورنہ تم خود دے دینا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اوکے۔ دو آرڈر"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے ویٹر کو اشارہ کیا۔

"سنو۔ سات سو چائے کی پیالیوں کا آرڈر نوٹ کرو۔ تم نے یہ پیالیاں یکے بعد دیگرے یہاں سرو کرنی ہیں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ج۔ج۔جی۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا آرڈر ہے جناب"...... ویٹر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آرڈر نوٹ کرو ویٹر۔ تمہیں آرڈر سے مطلب ہونا چاہئے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ نوٹ ہو گیا ہے"...... ویٹر نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ عمران اور سوپر فیاض دونوں پاگل ہو چکے ہیں۔

"یہاں سے قریب ہی عافیت کالونی میں گورنمنٹ بلائنڈ سنٹر ہے جہاں نابینا افراد کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ یہ آرڈر وہاں سرو کرو۔ جاؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ اچھا سر"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے مڑا۔

"سنو"...... سوپر فیاض نے حلق پھاڑ کر بولتے ہوئے کہا تو ادھر ادھر بیٹھے ہوئے لوگ اس طرح چونک کر سوپر فیاض کو دیکھنے لگے جیسے اس نے ایسے لہجے میں بول کر دنیا کا سب سے بڑا جرم کیا ہو۔

"یس سر"...... ویٹر نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔

"جلدی آرڈر سرو کرو اور بل لے آؤ۔ جاؤ"...... سوپر فیاض کے بولنے سے پہلے عمران نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم خود پیو گے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں حرام کی کمائی کھاتا ہوں۔ اب تم خود ہی بل ادا کرو گے۔ سمجھے"...... سوپر فیاض اب عمران پر پھٹ پڑا۔

"حرام تو شرط ہوتی ہے اور میں نے اس لئے شرط نہیں لگائی تھی۔ ویسے بے فکر رہو۔ غریب نابینا افراد کو سات سو چائے کی پیالیاں پلا کر اگر تمہاری سیٹ بچ جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"سیٹ بچ جائے۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر جمشید اس لئے میرے پاس آیا تھا کہ میں اس کی مدد کروں اور کرنل فریدی سے پوچھ کر اسے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر بتا دوں تو ڈیڈی تمہاری بجائے اسے سپرٹینڈنٹ بنا دیں گے اور ظاہر ہے تمہاری سیٹ کسی فٹ پاتھ پر ہی بنے گی"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کا چہرہ تیزی سے رنگ بدلنے لگا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے وہ تمہارے پاس پہنچا تھا۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ سات سو چائے کی پیالیوں کا بل تم دو گے یا انسپکٹر جمشید کو فون کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ میں نے آرڈر دیا ہے تو بل بھی میں ہی دوں گا۔ ویسے بھی یہ ثواب کا کام ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔ ظاہر ہے

ب کیسے وہ انکار کر سکتا تھا۔

"یا اللہ تو واقعی رحیم و کریم ہے کہ سوپر فیاض کو بھی یہ سمجھ تو نے بخش دی ہے کہ ثواب کا کام بھی کیا جاتا ہے تو اب اسے مزید ثواب کا کام کرنے کی بھی توفیق دے"...... عمران نے باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو اس ٹاپک کو۔ اب بتاؤ کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے بل ادا کرو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض نے ویٹر کو اشارہ کیا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آ کر کہا۔

"آرڈر کی تعمیل ہو گئی ہے یا نہیں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"یس سر۔ تیار ہو رہی ہے چائے اور وہاں بھجوا دی جائے گی سر"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"بل لاؤ"...... سوپر فیاض نے کہا تو ویٹر نے جیب سے بل نکال کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی پلیٹ پر رکھ کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ سوپر فیاض نے ایک نظر بل دیکھا۔ اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے سلوٹیں سی پیدا ہوئیں لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔ اس نے جیب سے پھولا ہوا پرس نکالا اور کئی بڑے نوٹ نکال کر گنے اور پھر پلیٹ میں ڈال دیئے۔

"تھینک یو سر"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اب بتاؤ۔اب تو بل ادا ہو گیا ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"بتانے کے لئے مجھے پہلے پوچھنا پڑے گا اور یہاں سے ڈماک کا فاصلہ تم خود سوچ لو۔فون کا بل میں تو بہر حال ادا نہیں کر سکتا۔وہ انسپکٹر جمشید تو کہہ رہا تھا کہ وہ ایکریمیا تک کا بل ادا کرنے کے لئے تیار ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کرنل فریدی نے تمہیں نہیں بتایا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"وہ مجھے کیوں بتائیں گے جب تک میں پوچھوں گا نہیں۔وہ میرے ملازم تو نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"چلو اٹھو۔فون روم سے فون کرو"...... سوپر فیاض نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو۔آخر تم دوست ہو۔تمہارے لئے اتنا تو ہونا ہی چاہئے"۔عمران نے اٹھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے سوپر فیاض کی سات نسلوں پر احسان کر رہا ہو۔پھر وہ دونوں اس کاؤنٹر پر پہنچ گئے جہاں سے فارن کالز کی جاتی تھیں۔سوپر فیاض نے کال کے لئے اپنا نام لکھوایا تو اٹنڈنٹ نے فون آن کر دیا۔عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔سوپر فیاض نے آخر میں خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ارے۔ارے۔یہ پبلک جگہ ہے"...... عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔تم کال کرو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"اسلامک سیکورٹی کونسل آفس"...... اسی لمحے دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو گیا تھا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔میں پاکیشیا سے حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ولد سر عبدالرحمن ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود البتہ کال بذریعہ جناب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض کر رہا ہوں۔اگر پیر و مرشد حضور فیض گنجور۔موتی چور۔ویسے کیا شاندار مٹھائی ہوتی ہے یہ موتی چور۔واہ۔منہ میں پانی بھر آتا ہے نام لیتے ہوئے۔ویسے کیا ڈماک میں بھی موتی چور لڈو ملتے ہیں۔اگر ملتے ہیں تو پلیز ایک کلو لڈو میری طرف سے آپ کھالیں تاکہ آپ کی شیریں زبان مزید شیریں ہو جائے اور"...... عمران کی زبان ظاہر ہے نان سٹاپ ہو چکی تھی جبکہ ساتھ بیٹھا ہوا فون اٹنڈنٹ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران واقعی صحیح الدماغ آدمی ہے۔ظاہر ہے یہ طویل فاصلے کی کال تھی اور اس کے چارجز بھی خاصے زیادہ تھے۔ادھر سوپر فیاض کا چہرہ عمران کے مسلسل بولنے سے بگڑتا ہی چلا جا رہا تھا۔آخر کار اس سے نہ رہا گیا تو اس نے ایک جھٹکے سے رسیور عمران کے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

"ارے۔ارے۔وہ موتی چور لڈو کی بات ہو رہی تھی۔ابھی تو بے شمار مٹھائیوں کی بات ہونی ہے۔ارے۔ارے"...... عمران

نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی صاحب سے بات کرائیں"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ رسیور کے اندر سے ہی کرنل فریدی کے سر پر لٹھ مارنا چاہتا ہو۔

"کرنل فریدی صاحب سوڈان گئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے جواب ملا تو سوپر فیاض نے اس قدر زور سے رسیور کریڈل پر پٹخا جیسے سارا غصہ رسیور پر اتارنا چاہتا ہو۔

"سوڈان بات کر لیتے ہیں۔ تم نے اس سے وہاں کا فون نمبر معلوم کر لینا تھا۔ چلو میں کر لیتا ہوں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جہنم میں جاؤ۔ تم میرے دوست نہیں ہو۔ دشمن ہو۔ جان بوجھ کر میری رقم خرچ کراتے ہو۔ کیا ضرورت تھی اس ساری بکواس کی"...... سوپر فیاض الٹا عمران پر چڑھ دوڑا۔

"ارے۔ ارے۔ آخر تعارف تو کرانا ہی ہوتا ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ میرا تعارف تھوڑا سا طویل ہو جاتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تعارف ہی نہ کرایا جائے۔ تم بھی تو اپنے نام کے ساتھ عہدہ ضرور بتاتے ہو۔ اگر تم نے کچھ پڑھ لیا ہوتا تو ظاہر ہے میٹرک، ایف اے بھی ساتھ ہی بتاتے"...... عمران نے ایک بار پھر بولنا شروع کر دیا لیکن سوپر فیاض نے میٹر پر آنے والی کال کی رقم پڑھ کر جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اسے کاؤنٹر پر پھینک کر وہ مڑ

اور اس انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جیسے چل نہ رہا ہو بلکہ پیر پٹخ رہا ہو۔

"فون ٹوٹ تو نہیں گیا"...... عمران نے فون اٹنڈنٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بچ گیا ہے جناب"...... اٹنڈنٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے جان بوجھ کر سوپر فیاض کو تنگ کیا ہے۔

"چلو دو چار بکریوں کا صدقہ دو اور شکرانے کی نفلیں پڑھو"۔ عمران نے کہا تو فون اٹنڈنٹ بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران واپس مڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں سوار رانا ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ فلیٹ سے وہ سوپر فیاض کی سرکاری جیپ پر یہاں آیا تھا اس لئے اسے واپسی کے لئے ٹیکسی لینا پڑی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ ڈیوڈسن کو فون کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کا دیا ہوا وقت پورا ہو چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ ڈیوڈسن کوئی نہ کوئی حتمی بات معلوم کر چکا ہو گا۔ چونکہ اسے ٹیکسی کرنا پڑی تھی اس لئے وہ دانش منزل نہیں گیا تھا۔

"ایلگرو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن یہ وہ خاتون نہیں تھی جس نے پہلی بار کال اٹنڈ کی تھی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈیوڈسن سے بات

کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں جناب۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈیوڈسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈیوڈسن کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈیوڈسن۔ ایک ایک لمحہ گن گن کر تمہارا دیا ہوا وقت کاٹا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ویری سوری عمران صاحب۔ میں نے تو اس لئے طویل وقت دیا تھا تاکہ معاملات فائنل ہو سکیں لیکن کام تو اسی روز ہو گیا تھا۔ مگر آپ کا نمبر ہی میرے پاس نہ تھا ورنہ میں آپ کو خود کال کر لیتا"...... دوسری طرف سے ڈیوڈسن نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ارے واہ۔ یہ تو تم نے بہرحال خوشخبری سنا دی ہے کہ کام ہو گیا ہے"...... عمران نے حقیقتاً خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ سٹارگ کے پیچھے اسرائیلی حکام کا ہاتھ ہے اور اسے بہت بڑے پیمانے پر مسلم ممالک میں تباہی پھیلانے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ فی الحال چھوٹے پیمانے پر کام کئے جا رہے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ بڑے پیمانے پر مسلم ممالک میں تباہی پھیلانے کی منصوبہ بندی بھی کر رہے ہیں"...... ڈیوڈسن نے کہا۔

"ظاہر ہے حکومتیں جب ایسی تنظیمیں قائم کرتی ہیں تو ان کے سامنے بڑے پراجیکٹس ہی ہوتے ہیں۔ بہرحال تم بتاؤ کہ سٹارگ

کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے سیٹ اپ کو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے اور خاص طور پر اس بات کا اہتمام کیا گیا تھا کہ کسی معلومات فروخت کرنے والی تنظیم تک اس کے بارے میں کوئی معلومات نہ پہنچ سکیں لیکن میں نے ڈبل معاوضہ دے کر اپنے خاص آدمیوں کے ذریعے یہ ٹاپ سیکرٹ معلومات حاصل کر لی ہیں"...... ڈیوڈسن نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تمہیں ڈبل سے زیادہ معاوضہ ملے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔ وہ جانتا تھا کہ ڈیوڈسن بہرحال کاروباری آدمی ہے اس لئے وہ جان بوجھ کر یہ سب باتیں کر رہا ہے۔

"شکریہ عمران صاحب۔ بہرحال سن لیں کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کی ایک دور دراز کی ریاست مارون میں قائم کیا گیا ہے اور جدید ترین سائنسی آلات وہاں اس انداز کے نصب کئے گئے ہیں کہ پوری دنیا سے معلومات وہاں رسیو کی جا سکیں اور احکامات بھیجے جا سکیں جنہیں کسی طرح بھی نہ چیک کیا جا سکے اور نہ ہی سنا جا سکے۔ مارون کے شمال مغربی ساحل کے قریب ایک چھوٹا سا ساحلی شہر ہے جس کا نام کاگٹ ہے۔ وہاں ایکریمین نیوی کا بہت بڑا انفارمیشن فلٹنگ سنٹر ہے جسے عام طور کاگٹ سنٹر کہا جاتا ہے۔ اس کے نیچے ہیڈ کوارٹر بنایا گیا ہے جس کا راستہ کاگٹ کے جنوبی علاقے میں واقع پہاڑی علاقے میں نکلتا ہے۔ اس پہاڑی علاقے میں معدنیات صاف

کرنے کی چھوٹی بڑی بے شمار پرائیویٹ فیکٹریاں ہیں۔ اس ہیڈ کوارٹر کا راستہ ان میں سے کسی فیکٹری میں رکھا گیا ہے جس کی تفصیل کا علم نہیں ہو سکا۔ اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایکریمین حکام کو بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی وہاں موجود ایکریمین نیوی کے سٹاف کو اس کا علم ہے۔ البتہ نیوی کے لئے تیار کئے گئے جدید ترین انفارمیشن ٹاور میں سٹارگ نے بھی اپنی خفیہ اور جدید ترین مشینری نصب کی ہوئی ہے جہاں سے وہ ساری کارروائی کرتے ہیں"۔۔۔ ڈیوڈسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کے چیف کے بارے میں بھی کچھ معلوم ہو سکا ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ چیف اس ہیڈ کوارٹر میں نہیں بیٹھتا بلکہ اس نے مارون کے دارالحکومت نوادا میں اپنا خفیہ آفس بنایا ہوا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں اس کے چار ماتحت انچارج ہیں جن کو ماسٹرز کہا جاتا ہے۔ وہی عملی طور پر پوری دنیا سے متعلق رہتے ہیں جبکہ چیف اسرائیلی حکام کے ساتھ مل کر منصوبہ بندی کرتا ہے اور پھر ان منصوبوں کو ماسٹرز کے ذریعے تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے"۔ ڈیوڈسن نے جواب دیا۔

"وہاں نوادا میں تمہارا کوئی آدمی موجود ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ وہ انتہائی دور دراز کا علاقہ ہے۔ ویسے میں نے سنا ہوا

ہے کہ وہاں نوادا میں ایک گروپ کا مکمل ہولڈ ہے جسے فاک گروپ کہا جاتا ہے اور فاک کلب اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"۔۔۔ ڈیوڈسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب تم اپنا بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں بتا دو اور معاوضہ بھی بتا دو تاکہ تمہیں معاوضہ بھجوایا جا سکے"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ بے فکر رہو۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

سرسلطان اپنے آفس میں موجود تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ انہوں نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے نظریں اٹھا کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سرسلطان نے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں کہا۔

"سر عبدالرحمن صاحب بات کرنا چاہتے ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... سرسلطان نے چونک کر کہا۔

"ہیلو۔ عبدالرحمن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر عبدالرحمن کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے"۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں تو معلوم ہو گا سرسلطان کہ بین الاقوامی دہشت گرد

تنظیم سٹارگ نے پاکیشیا میں ٹرین کے سلسلے میں جو کارروائی کی تھی اس کے مجرموں کو فوری طور پر سنٹرل انٹیلی جنس نے ٹریس کر لیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ اور صدر مملکت نے خصوصی میٹنگ میں تمہارے محکمے کی کارکردگی کی بے حد تعریف کی تھی"...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں اس کارکردگی کا تسلسل چاہتا ہوں لیکن تمہارا لاڈلا پروں پر پانی نہیں پڑنے دے رہا"...... سر عبدالرحمن نے کہا تو سرسلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ سٹارگ تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف خود کام کروں۔ میں نے اس سلسلے میں عمران کے ذریعے چیف آف سیکرٹ سروس کو پیغام بھجوایا تھا کہ وہ اس سلسلے میں آگے نہ آئے جس پر انہوں نے مہربانی کی اور مجھے فون کر کے کہہ دیا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ اس کے بعد میں نے اپنے محکمے کے انسپکٹر جمشید کو جس نے سٹارگ کے خلاف یہاں کامیاب کارروائی کی تھی، سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا کام دیا اور وہ اس سلسلے میں ایکریمیا گیا۔ وہاں اس کی ملاقات کرنل فریدی سے ہوئی۔ کرنل فریدی بھی اس سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں ہی ایکریمیا پہنچے ہوئے تھے۔

انسپکٹر جمشید تو ظاہر ہے کرنل فریدی جیسا تجربہ نہیں رکھتا اس لئے وہ تو اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے میں ناکام رہا لیکن اس نے جو رپورٹ مجھے دی ہے اس میں کرنل فریدی سے ملاقات اور جو باتیں درج کی ہیں اس سے مجھے یقین ہے کہ کرنل فریدی نے اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیا ہو گا لیکن میرے اس سے ایسے تعلقات نہیں ہیں کہ میں اس سے براہ راست بات کروں جبکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران کے اس سے بڑے گہرے تعلقات ہیں اس لئے میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ عمران کے ذریعے کرنل فریدی سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرے۔ اس نے کوشش کی لیکن تمہارے اس لاڈلے نے پروں پر پانی ہی نہیں پڑنے دیا۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ کرنل فریدی سوڈان گیا ہوا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم یا تو عمران کو مجبور کرو کہ وہ کرنل فریدی سے اس بارے میں معلوم کر کے مجھے بتائے یا پھر تم خود کرنل فریدی سے بات کرو۔ مجھے بہرحال اس بارے میں معلومات چاہئیں تاکہ میں اس پر کام کر سکوں"...... سر عبدالرحمن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر عبدالرحمن۔ یہ کام تمہارے محکمے کے دائرہ کار میں نہیں آتا اور نہ ہی تمہارے پاس ایسی ٹیم ہے کہ جو وہاں کامیابی سے کام کرنے کا تجربہ رکھتی ہو۔ یہ کام سیکرٹ سروس کا ہے اور ان کے پاس ایسی ٹیم موجود ہے اس لئے تمہیں اس سلسلے میں مداخلت تو

نہیں کرنی چاہئے۔ جہاں تک یہاں کی کارروائی کا تعلق ہے وہ تمہارے دائرہ اختیار میں آتی تھی اس لئے تم نے اس پر کام کیا اور تم کامیاب ہو گئے۔ دوسری بات یہ کہ اس تنظیم نے ایک کارروائی کی تھی جس کے خلاف کام ہوا۔ اب کیا ضرورت ہے کہ اس کے ہیڈ کوارٹر کے پیچھے ہم مارے مارے پھرتے رہیں۔ کرنل فریدی کام کرتا ہے تو کرتا رہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"جو بات مجھے معلوم ہے وہ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ انسپکٹر جمشید نے جو معلومات یہاں حاصل کی تھیں اس میں ایک نام جیفرے کارٹر آیا ہے۔ یہ جیفرے کارٹر اس تنظیم کے بڑوں میں شامل ہے اور میں اسے جانتا ہوں۔ یہ ایکریمیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کے ایک بڑے سیکشن کا چیف تھا اور میری اس سے کئی بار ملاقات ہو چکی ہے۔ یہ جیفرے کارٹر انتہائی کٹر یہودی ہے اور مسلمانوں کے خلاف اس کی رگ رگ میں زہر بھرا ہوا ہے۔ ایک بار اس نے مجھے چیلنج کیا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب جیفرے کارٹر مسلم ممالک کے لئے دہشت کا نشان ثابت ہو گا اور میں نے اسے کہا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو پھر تمہارا خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ اس سٹارگ کے پیچھے اس جیفرے کارٹر کا ہی ہاتھ ہے۔ وہی لازماً اس کا چیف ہو گا اور یقیناً اس نے اپنے چیلنج پر کام شروع کر دیا ہے اس لئے میں اس کے چیلنج کا جواب خود دینا چاہتا ہوں۔ جہاں تک ٹیم کا تعلق ہے تو میں خود وہاں جا کر اپنی نگرانی میں کام کراؤں گا اور تم دیکھنا کہ انشاء اللہ

میں اس کٹڑ یہودی کا خاتمہ کر کے ہی واپس آؤں گا"۔۔۔۔ عبدالرحمن نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اصل بات سمجھ گیا ہوں لیکن اگر یہ بات تم عمران کو بتا دیتے تو وہ یقیناً اپنے باپ کا سر بلند رکھنے کی وجہ سے تمہارے ساتھ تعاون کرتا"۔۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں اس احمق کے منہ نہیں لگنا چاہتا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے۔ میں بات کرتا ہوں اس سے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو میں کرنل فریدی سے خود بات کر لوں گا۔ وہ میرا بے حد احترام کرتا ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ مجھے جلد از جلد معلوم کر کے بتاؤ کیونکہ میں اس جیفرے کارٹر سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے بے چین ہوں۔ اللہ حافظ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اسے کہتے ہیں جذبہ اور چیلنج۔ یہ عمر ہو گئی ہے لیکن جذبے جوان ہیں"۔۔۔۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹیلی فون سیٹ کے نیچے موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی عمران کے

باورچی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران موجود ہے فلیٹ پر"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ بڑے صاحب آپ۔ نہیں جناب۔ چھوٹے صاحب تو کافی دیر سے گئے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اسے ٹریس کر سکتے ہو کہ وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں جناب"۔۔۔۔ سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سر سلطان نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران کی کال آ گئی۔

"جناب سلطان عالی پناہ کی خدمت عالیہ میں حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران سلام نیاز پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف"۔۔۔۔ عمران کی زبان حسب معمول میرٹھ کی قینچی کی طرح چل رہی تھی۔

"کرنل فریدی کا سوڈان میں کوئی فون نمبر ہے تمہارے پاس"۔ سر سلطان نے جان بوجھ کر اس انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی طویل پرواز۔ ارے آپ شاہین ضرور ہیں لیکن بوڑھے شاہین ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ راستے میں تھک کر گر پڑیں"۔ عمران نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں بہرحال

نمایاں تھیں۔

"انتہائی ضروری مسئلہ ہے اس لئے اگر تم فون نمبر جانتے ہو تو بتاؤ ورنہ میرا وقت ضائع نہ کرو" سر سلطان نے دانستہ سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ کو کرنل فریدی سے کیا کام پڑ گیا ہے اور آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ سوڈان گئے ہوئے ہیں" عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ جو کچھ وہ جاننا چاہتے تھے اس کے لئے راستہ ہموار ہو چکا تھا۔

"تمہارے ڈیڈی نے ایک شخص کو اپنی جوانی میں چیلنج کیا تھا اور اب وہ بڑھاپے میں اس چیلنج کو پورا کرنا چاہتے ہیں اس لئے انہیں اس آدمی کا پتہ چاہیے اور بقول ان کے کرنل فریدی اس آدمی کا پتہ جانتے ہیں اور انہوں نے ہی مجھے بتایا ہے کہ کرنل فریدی سوڈان گئے ہوئے ہیں" سر سلطان نے کہا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہوں" سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں خود آپ کے پاس آرہا ہوں"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سر سلطان نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز دروازے سے سنائی دی تو سر سلطان نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اتنی جلدی آگئے۔ کیا پی اے کے آفس میں بیٹھے تھے"۔ سر سلطان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بات ہی ایسی کی تھی کہ مجھے اڑ کر آنا پڑا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے تمہارے ڈیڈی پر بیک وقت رشک بھی آ رہا ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رشک شاید اماں بی کو دیکھ کر آتا ہو گا کہ اس قدر خدمت گزار خاتون ملی ہیں ڈیڈی کو اور افسوس شاید اس لئے ہوتا ہو گا کہ مجھ جیسا بے کار پیدا ہو گیا ہے ان کے گھر میں"...... عمران نے کہا تو سر سلطان اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تمہاری پہلی بات تو بہرحال درست ہے لیکن میں نے ایک دوسرے زاویے سے بات کی ہے۔ رشک اس لئے آتا ہے کہ تم بہرحال ان کے بیٹے ہو اور یہ واقعی قابل رشک بات ہے اور افسوس اس لئے کہ انہیں تمہارے بارے میں علم ہی نہیں ہے"۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"چلیں دونوں زاویوں میں مرکزی نقطہ تو بہرحال میں ہی بنتا ہوں اور یہ میرے لئے بھی رشک اور افسوس دونوں طرح کی بات

ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان بے اختیار چونک پڑے

"کیا مطلب۔ تمہارے لئے افسوس کا کون سا زاویہ ہے"۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی کہ ڈیڈی کنجوس واقع ہوئے ہیں ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی اس طرح جوتیاں چٹخاتے پھرنے کی۔ ٹھاٹ سے شہزادوں کی طرح زندگی گزارتا"...... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"کم از کم میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ بہرحال کرنل فریدی کا سوڈان میں فون نمبر اگر تمہیں معلوم ہے تو بتا دو"۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے مجھے ڈیڈی کے چیلنج کی تفصیل بتائیں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم اپنے ڈیڈی سے یہ بات نہیں کرو گے ورنہ وہ آئندہ مجھ پر اعتماد نہیں کریں گے"...... سرسلطان نے کہا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے جواب دیا تو سرسلطان نے عمران کو ڈیڈی سے فون پر ہونے والی تمام گفتگو لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"اوہ۔ تو ڈیڈی اس لئے اس مشن پر خود کام کرنا چاہتے ہیں لیکن اس انسپکٹر جمشید نے مجھے تو اس آدمی کے بارے میں نہیں بتایا

بہرحال اب کرنل فریدی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اپنے طور پر معلوم کر لیا ہے لیکن اب مسئلہ ڈیڈی کا درمیان میں آگیا ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ اس عمر میں ڈیڈی یہ کام نہیں کر سکتے اور ان کے پاس ایسی ٹیم بھی نہیں ہے۔ اب انہیں کیسے باز رکھا جائے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ بات تم خود سوچو۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی۔ سرعبدالرحمن کی ضدی طبیعت سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی۔ وہ جس بات پر اڑ جائیں پھر اڑ ہی جاتے ہیں"...... سرسلطان نے کہا۔

"ایک ہی شخصیت ایسی ہے جو انہیں ضد سے ہٹا سکتی ہے اور وہ شخصیت ہے اماں بی کی۔ لیکن اس معاملے میں انہیں میں درمیان میں ڈالنا نہیں چاہتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم خود اس معاملے میں کام کرنا چاہتے ہو"...... سرسلطان نے کہا۔

"میں ابھی سوچ رہا ہوں کیونکہ ایک واردات انہوں نے کی ہے لیکن ایسی وارداتیں تو ہر ملک میں ہوتی ہی رہتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ پہلے وہ کوئی ایسی واردات کریں جس سے ملک و قوم کا بڑا اور ناقابل تلافی نقصان ہو تو پھر تم اس کے خلاف کام کرو گے"...... سرسلطان نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ واقعی مجھے خود ہی آگے بڑھ کر وہ ہاتھ کاٹ دینا چاہئے جو پاکیشیا کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتا ہو۔ اوکے۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سنارگ ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرے گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اب اپنے ڈیڈی کا کیا کرو گے۔ تم جانتے ہو ان کی طبیعت"۔۔۔ سر سلطان نے متفکرانہ لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں سے فون کر لوں"۔ عمران نے کہا۔

"کہاں فون کرنا چاہتے ہو"۔۔۔ سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران شاذ و نادر ہی اس طرح کی بات کرتا تھا۔

"ڈیڈی کو روکنے کی کارروائی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ کام ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو سر سلطان نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر فون سیٹ اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں۔ انسپکٹر جمشید سے بات کرا

دیجئے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ انسپکٹر جمشید بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد انسپکٹر جمشید کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں انسپکٹر جمشید"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ فرمائیے"۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے ڈیڈی کو یہ اطلاع دی ہے کہ سنارگ کا سرغنہ یا بڑے آدمیوں میں شامل ایک آدمی جیفرے کارٹر بھی ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ درست ہے جناب"۔۔۔ انسپکٹر جمشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس بنیاد پر تم نے یہ نام لیا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ سر سلطان بھی بغور ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ جس کوٹھی میں دہشت گرد واردات کرنے کے لئے پہنچے تھے وہاں کی تلاشی کے دوران ایک سپیشل فون بھی ملا تھا۔ اس سپیشل فون میں پیغام میموری میں فیڈ ہو جاتا ہے جو بعد میں آکر سنا بھی جاتا ہے۔ میں نے اسے چیک کیا تو اس کی میموری میں ایک پیغام موجود تھا جو کسی جیفرے کارٹر کی طرف سے تھا اور جس کے

نام پیغام دیا گیا تھا اس کا نام راجر تھا اور پیغام میں کہا گیا تھا کہ راجر کام مکمل کرنے کے بعد جیفرے کارٹر سے فوری رابطہ کرے تاکہ کام کو مزید آگے بڑھایا جا سکے اور جو لوگ اس کوٹھی میں ہلاک ہوئے تھے ان میں سے ایک آدمی کی جیب سے جو کاغذات ملے تھے اس کے مطابق اس کا نام راجر تھا اور وہ ایکریمین دارالحکومت کا رہائشی تھا۔ میں نے یہ تفصیل اپنی رپورٹ میں بڑے صاحب کو دے دی تھی"۔ انسپکٹر جمشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ معلوم کیا تھا کہ یہ کال کہاں سے کی گئی تھی جو اٹنڈ نہ ہونے سے بطور پیغام فیڈ ہوئی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسا تو میرے پاس کوئی ذریعہ ہی نہ تھا کہ میں معلوم کر سکتا"...... انسپکٹر جمشید نے چونک کر جواب دیا۔

"وہ سپیشل فون اب کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف کے پاس۔ میں نے رپورٹ کے ساتھ اسے منسلک کر دیا تھا"...... انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"تم نے قانون کے مطابق اس سلسلے میں مزید انکوائری کرنے کی غرض سے اس کی ٹیپ کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... انسپکٹر جمشید نے جواب دیا۔

"کیا وہ تمہارے آفس میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... انسپکٹر جمشید نے جواب دیا۔

"تم اس فون کال پر اسے آن کر دو تاکہ میں بھی سن سکوں"

عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"اس ساری بات سے کیا فائدہ ہو گا"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پیغام کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پیغام مقامی تھا۔ ایکریمیا سے نہیں تھا۔ یہاں ایک معروف آدمی ایسا موجود ہے جس کا نام جیفرے کارٹر ہے اور میں اس کی آواز پہچانتا ہوں اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کال اسی جیفرے کارٹر کی طرف سے ہو گی۔ اس جیفرے کارٹر کی طرف سے نہیں ہو گی جس کا ڈیڈی سمجھ بیٹھے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سر سلطان نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی ذہانت پر ایک بار پھر حیران ہو گئے ہوں۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... اسی لمحے دوسری طرف سے انسپکٹر جمشید کی آواز سنائی دی۔

"لائن پر نہیں۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ٹھیک ہے سر۔ ٹیپ سن لیں"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر ٹیپ کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران خاموشی سے ٹیپ سنتا رہا۔

"آپ نے سن لی ٹیپ" ...... ٹیپ ختم ہونے پر انسپکٹر جمشید کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بے حد شکریہ۔ گڈ بائی" ..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ واقعی مقامی جیفرے کارٹر کی آواز ہے۔ اب ڈیڈی کو یقین دلایا جا سکتا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"کون ہے یہ شخص جس کی تم آواز بھی پہچانتے ہو" ۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لوگاسی ہوٹل کا جنرل مینجر ہے۔ اسے عام طور پر کارٹر کہا جاتا ہے۔ ویسے اس کا پورا نام جیفرے کارٹر ہے اور یہ شخص پاکیشیا میں موجود ایکریمین ایجنٹوں کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔ اس کے سامنے کے دو دانتوں کے درمیان قدرتی طور پر کافی خلا ہے جس کی وجہ سے اس کی آواز کے ساتھ ساتھ ایک سیٹی جیسی آواز سنائی دیتی ہے" ..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ جب تمہیں معلوم ہے کہ یہ ایکریمین ایجنٹوں کا آدمی ہے تو تم نے اسے گرفتار کیوں نہیں کیا" ..... سر سلطان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی گرفتاری کے بعد کیا ایکریمین ایجنٹ یتیم ہو جائیں گے اور کام نہیں کر سکیں گے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا آدمی لے لے گا اور اس کے بارے میں ہم نہیں جانتے ہوں گے۔

اس کی موجودگی میں ہمیں علم ہوتا رہتا ہے کہ کون کون سے ایجنٹ کہاں کیا کیا کام کر رہے ہیں" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر بھی یہ ایکریمین ایجنٹ پاکیشیا کے مفاد میں تو کام نہیں کرتے ہوں گے۔ اس کے خلاف ہی کام کرتے ہوں گے" ۔ سر سلطان نے کہا۔

"روٹین کے کام ہوتے ہیں۔ ایسے ایجنٹ ہر ملک میں ہوتے ہیں۔ پاکیشیا کے ایجنٹ بھی ایسے ہی روٹین کے کام ایکریمیا میں کرتے رہتے ہیں۔ البتہ جب کوئی خاص بات سامنے آتی ہے تو اس کا سدباب کر لیا جاتا ہے" ..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم کہاں جا رہے ہو۔ تمہارے ڈیڈی کو کیسے یقین آئے گا اس بات پر" ..... سر سلطان نے کہا۔

"اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں ڈیڈی کو بتا کر اس جیفرے کارٹر کو گرفتار کروا لوں گا اور پھر وہ خود ہی اس بات کو قبول کر لے گا کہ اس نے راجر کو کال کیا تھا" ..... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر وہ تمہاری والی بات کا کیا ہو گا کہ اس کی جگہ نیا آدمی کیسے چیک ہو گا کیونکہ تمہارے ڈیڈی تو تمہاری طرح اسے ایک لمحے کی بھی ڈھیل دینے کے لئے تیار نہ ہوں گے" ..... سر سلطان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی کو خودکشی سے روکنے کے لئے یہ چھوٹی سی قربانی دی جا

سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سر سلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

کرنل فریدی جیسے ہی آفس میں داخل ہوا فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ لرنل فریدی نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"سر۔ ولنگٹن سے بیٹر یارک کی کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہیلو۔ بیٹر یارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی فرام دس اینڈ"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کرنل صاحب۔ آپ نے جو کام میرے ذمہ لگایا تھا اس میں ایک اہم پیش رفت ہوئی ہے اس لئے میں نے کال کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں بتاؤ۔ کیا معلوم ہوا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"سٹارگ کے چیف کا نام جیفرے کارٹر ہے اور کسی زمانے میں ایکریمین سنٹرل انٹیلی جنس بیورو میں بھی کام کرتا رہا ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی خدمات اسرائیلی حکومت کے سپرد کر دیں اور بے شمار اسرائیلی تنظیموں میں اس نے کام کیا ہے۔ اب سٹارگ کا وہ چیف ہے اور اس کے آفس کے بارے میں اتنا معلوم ہوا ہے وہ ماروِن ریاست کے دارالحکومت نوادا کے کمرشل ایریا میں ہے۔ اس نے بظاہر ہربل ادویات کی امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کی کمپنی کا نام کارٹر ہربل میڈیسن کارپوریشن ہے"۔ بیڑیارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر بھی اس کمرشل ایریا میں ہی ہوگا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں جناب۔ اس بارے میں مکمل چھان بین کر لی گئی ہے۔ وہاں صرف بزنس آفس ہے اور ویسے اس کی کوئی کارروائی بھی ایسی سامنے نہیں آئی جس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات مل سکتیں"...... بیڑیارک نے جواب دیا۔

"تو پھر کیسے معلوم ہوا کہ وہ سٹارگ کا چیف ہے اور اس کے جو کوائف تم نے بتائے ہیں وہ کیسے سامنے آئے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"جناب۔ اس کی ایک فون کال سرویژن کے ذریعے ٹیپ ہوئی ہے۔ اس میں سٹارگ کا نام لیا گیا تھا۔ کسی رابرٹ سے بات چیت کی گئی اور کال کے دوران رابرٹ اسے چیف کہتا رہا اور اس میں چیکنگ کی بات ہوتی رہی ہے لیکن کوئی واضح بات سامنے نہیں آئی"...... بیڑیارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ٹیپ تمہارے پاس موجود ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یس سر۔ موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فون پر سناؤ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر"...... بیڑیارک نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیپ اسے سنا دی گئی۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ مزید کام کرتے رہو۔ تمہیں تمہارا معاوضہ ملتا رہے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ تھینک یو سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل فریدی نے رسیور رکھا ہی تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ آپ کچھ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہی سٹارگ کا سلسلہ ہے"...... کرنل فریدی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سٹارگ کا اب کیا سلسلہ ہے۔ مصر اور سوڈان دونوں ملکوں

میں ان کا سیٹ اپ آپ نے ختم کرا دیا ہے اور جس انداز میں یہ ختم ہوا ہے مجھے یقین ہے کہ اب کئی سالوں تک انہیں دوبارہ دہشت گردی کرنے کی جرأت نہیں ہو گی"...... کیپٹن حمید نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سٹارگ کی پشت پر اسرائیلی حکومت ہے۔ کیپٹن حمید! حکومتیں ان چھوٹی چھوٹی کارروائیوں کے لئے اتنی بڑی تنظیمیں نہیں بنایا کرتیں۔ ان کے پیش نظر بڑے پراجیکٹس ہوتے ہیں۔ یہ کارروائیاں تو اس لئے کی جا رہی ہیں تاکہ سٹارگ کا نام ایک مجرم دہشت گرد تنظیم کے طور پر پوری دنیا میں پھیل جائے تاکہ جب کسی بڑے پراجیکٹ پر یہ تنظیم کام کرے تو بین الاقوامی سطح پر اسرائیل یا ایکریمیا کو کسی پیچیدگی کا سامنا نہ کرنا پڑے اس لئے جب تک ان کے اصل کرداروں، سرغنوں اور ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ نہیں ہو گا اس وقت تک یہ سمجھنا کہ سٹارگ ختم ہو گئی ہے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے کے مترادف ہے"...... کرنل فریدی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ایکریمیا جا کر کوشش تو کی تھی۔ کیا کوئی نتیجہ نہیں نکلا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس کی پشت پر اسرائیل حکومت ہے۔ اسرائیل میں ہمارے رابطے اس قدر مضبوط نہیں ہیں کہ ہم وہاں سے اصل حقائق معلوم کر سکیں اس لئے میں نے علی عمران

کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ اب اس سے پوچھنا پڑے گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"علی عمران کے رابطے اسرائیل سے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے ویسے ہی آپ کے سامنے شیخی بھگاری ہو گی"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ اسرائیل میں بے شمار بار کام کر چکا ہے اس لئے اس کے ایسے لوگوں سے بھی رابطے ہیں جن کے رابطے اسرائیلی حکام سے ہیں۔ ایسے فلسطینی گروپوں سے بھی اس کے تعلقات ہیں جن کا سیٹ اپ اسرائیل میں موجود ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"یہ تو آپ کی توہین ہے کہ آپ اس کی منت کریں کہ وہ معلوم کر کے آپ کو بتائے۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں اسرائیل جا کر معلوم کرتا ہوں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسرائیلی لڑکیاں ہوتی تو خوبصورت ہیں لیکن غیر یہودی کو وہ گھاس بھی نہیں ڈالتیں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آپ عمران سے بات کر رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو کیپٹن حمید نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس کا مقصد بھی یہی تھا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"۔ رسیور اٹھتے ہی عمران کی مخصوص شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے ہی فقیر۔ درست تعارف کرایا ہے اس نے"...... کیپٹن حمید نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کرنل صاحب آپ۔ ویسے میں نے کپتان صاحب کی بات سن لی ہے۔ انہیں فقیر کا مطلب بھی سمجھا دیں تاکہ کپتان صاحب کو معلوم ہو جائے کہ فقر کتنا بڑا مقام ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا جبکہ کیپٹن حمید کا چہرہ عمران کا فقرہ سن کر غصے سے بگڑ سا گیا۔

"فضول باتیں مت کیا کرو۔ سٹارگ ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے"...... کرنل فریدی نے جان بوجھ کر غصیلے لہجے میں کہا تاکہ کیپٹن حمید کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو سکے۔

"ارے۔ ارے۔ آپ اسے فضول بات کہہ رہے ہیں۔ آپ تو

بہرحال چند دنوں کے مہمان ہیں۔ آپ کے بعد ہم فقیروں کا واسطہ بہرحال آپ کے کپتان صاحب سے پڑنا ہے"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم میری موت کی پیشین گوئی کر رہے ہو"۔ کرنل فریدی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کے اس فقرے پر حیرت ہو رہی ہو۔

"بزرگ تو اسے خودکشی کہتے ہیں اور جب آدمی خودکشی کر لے تو ہم لوگ اسے موت ہی کہہ دیتے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس خودکشی پر ڈھول بجائے جاتے ہیں، مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے۔ چھوہارے بانٹے جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مقصد ماہ لقا سے اس کی شادی تھی۔

"میں آج ہی تمہارے ڈیڈی سے بات کر کے تمہاری خودکشی کا بندوبست کرتا ہوں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے۔ ارے۔ بڑی مشکل سے تو میں نے ڈیڈی کو آپ سے بات کرنے سے روکا ہے۔ آپ میرا سارا کیا کرایا تباہ کرانا چاہتے ہیں"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ سر عبدالرحمن مجھ سے بات کرنا چاہتے تھے اور تم نے انہیں روک دیا ہے۔ کیا مطلب"...... کرنل فریدی نے حیرت

بھرے لہجے میں پوچھا تو جواب میں عمران نے ان کی سر سلطان سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی تو کرنل فریدی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو ابھی ایک خاص مخبر نے جیفرے کارٹر کے بارے میں اطلاع دی ہے کہ وہ سٹارگ کا چیف ہے۔ سر عبدالرحمن کو وہاں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے کیسے معلوم ہو گیا"...... کرنل فریدی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو آپ کو روک رہا ہوں کہ آپ ان سے بات نہ کریں۔ ورنہ میرا سارا پلان تباہ ہو جائے گا اور ڈیڈی جیفرے کارٹر کے خلاف کام کرنے مارون پہنچ جائیں گے اور آپ تو جانتے ہیں کہ یہ جوان بیٹوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے ان کے بوڑھے باپ ایسی مشقت اٹھاتے پھریں"...... عمران نے روتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارا پلان۔ کیا مطلب۔ کیا پلان بنایا ہے تم نے سر عبدالرحمن کو روکنے کے لئے"...... کرنل فریدی نے پوچھا تو عمران نے جواب میں ساری کارروائی دوہرا دی۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ کال پاکیشیا کے اس ایکریمین ایجنٹوں کے رابطے والے جیفرے کارٹر کی کیسے ہو سکتی ہے۔ وہ تو یقیناً سٹارگ کے چیف کی ہی ہو گی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"نہیں۔ وہ کال واقعی پاکیشیائی جیفرے کارٹر کی ہے۔ میں نے اس سے جو پوچھ گچھ کی تھی اس کے مطابق اس نے بتایا تھا کہ یہ کام اسے مارون سے کسی رابرٹ نے دیا تھا اور رابرٹ سٹارگ کا ماسٹر ہے۔ وہ ایکریمین ہے اور اس کا پرانا دوست ہے۔ اب یہ اتفاق ہی ہو سکتا ہے کہ اصل چیف کا نام بھی جیفرے کارٹر ہی ہو۔ لیکن اتنی بڑی تنظیم کے چیف اس طرح عام آدمیوں سے بات نہیں کیا کرتے لیکن سر اب ڈیڈی کو علم ہو گیا کہ اصل آدمی وہی ہے تو وہ لازماً وہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اور مجھے جیفرے کارٹر کے بارے میں جو رپورٹ دی گئی ہے اس میں بھی یہی بتایا گیا ہے کہ جیفرے کارٹر نے بات رابرٹ سے کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رپورٹ درست ہے لیکن تم نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیا کیا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"میں نے اسرائیلی حکام سے رابطہ رکھنے والے ایک خاص آدمی کے ذریعے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر واقعی مارون کے ساحلی شہر کاگٹ میں ہے اور وہیں ایکریمین نیوی کا سنٹر ہے جس کے بارے میں آپ نے خدشہ ظاہر کیا تھا۔ البتہ ایکریمین نیوی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ اس سنٹر کے نیچے اسرائیلی ہیڈ کوارٹر ہے جبکہ اس کا راستہ انہوں نے کاگٹ کے جنوبی پہاڑی علاقے میں جہاں معدنیات صاف کرنے والی فیکٹریاں ہیں ان میں سے کسی ایک فیکٹری میں

رکھا ہوا ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسی صورت میں اس ہیڈ کوارٹر میں کیا ہوتا ہوگا"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"پوری دنیا میں مخبروں سے رابطے کی مشینری نصب ہو گی او ایکریمین نیوی کے اس انفارمیشن ٹاور میں انہوں نے بھی ساتھ ہ اپنا آلہ نصب کیا ہوا ہوگا جس کا علم ایکریمین نیوی کو بھی نہ ہوگا او کیا ہو سکتا ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اس کی تفصیل اس جیفرے کارٹر سے معلوم کی جا سکتی ہے" ...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو آپ اس کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں" ...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تاکہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل کر کے ہیڈ کوار کے خلاف کام کیا جا سکے" ...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی" ...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ میں اس کے خلاف کام کروں" ...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم ایکریمیا حکام تک یہ اطلاع پہنچا دیں کہ ان کے نیوی انفارمیشن سنٹر دہشت گرد تنظیم کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے تو وہ خود ہی اس

خاتمہ کر دیں گے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ اتنا بڑا ہیڈ کوارٹر بنایا جائے اور ہمیں علم نہ ہو۔ وہاں یقیناً ان کے اشتراک سے کام ہو رہا ہوگا اس لئے ہمیں خود کام کرنا ہوگا اور میں اس کے چیف پر اس لئے ہاتھ ڈالنا چاہتا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کی مشینری کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر سکوں۔ اگر تو یہ عام سی رابطہ مشینری ہے تو پھر ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے سے کچھ نہیں ہوگا کیونکہ ایسی مشینری وہ اسرائیل میں بھی نصب کر کے کام آگے بڑھا سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں پھر مجھے اسرائیل حکومت کے کسی اہم پراجیکٹ کو تباہ کرنے کی دھمکی دے کر اس کو روکنا ہوگا۔ دوسری صورت میں اگر یہ کوئی خاص مشینری ہے تو پھر اس کی تباہی کے ساتھ ہی یہ تنظیم بھی اپنی موت آپ مر جائے گی" ...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن اب ڈیڈی کی وجہ سے سر سلطان کو بھی اس کا علم ہو گیا ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ بوڑھے لوگ حت ہی وہمی ہوتے ہیں اس لئے اب وہ میرے سر پر سوار ہیں کہ اس ہیڈ کوارٹر کا اس سے پہلے خاتمہ ہونا چاہئے کہ وہ پاکیشیا کو کوئی بڑا نقصان پہنچا سکیں لیکن اب جبکہ آپ اس سلسلہ میں کام کرنے پر تیار ہیں تو پھر میرا وہاں جانے کا کوئی جواز نہیں رہتا" ...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم سر سلطان کو میرے بارے میں بتا دو۔ وہ سمجھ دار ہیں خود

"تو پھر آجاؤ تم بھی۔ دونوں مل کر کام کر لیں گے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی آپ ہر صورت میں وہاں جانا چاہتے ہیں حالانکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ماہ لقا ان دنوں تیزی سے شاپنگ میں مصروف ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے چاری آنکھوں میں خواب لئے بیٹھی رہ جائے"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ خالہ بیگم انیس جہاں ان دنوں شدید بیمار ہیں اور ماہ لقا ان کی تیمارداری میں مصروف ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ وہ ان دنوں دماک کے میڈیکل سٹوروں پر شاپنگ کر رہی ہے۔ میں سمجھا کہ مستقبل کی منصوبہ بندی پیشگی ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بے فکر رہو۔ ایسی نوبت ہی نہ آئے گی۔ بہرحال تم نے مجھے اطلاع ضرور دینی ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں۔ تب تک اللہ حافظ"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے آپ نے جان چھڑا لی ورنہ مجھے تو اتنی طویل کال پر یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ اسلامک کونسل والے بل دیکھ کر فون ہی

ہی خاموش ہو جائیں گے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اس چھوٹے سے چیک کا کیا ہو گا۔ آغا سلیمان پاشا تو مجھے فلیٹ میں ہی نہ گھسنے دے گا"...... عمران نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کی مالیت بتا دو۔ اس سے دوگنا چیک میں بھجوا دوں گا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو پھر اماں بی کا کیا ہو گا"...... عمران نے مزید روتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا کیونکہ عمران کی یہ بات واقعی اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"تمہاری اماں بی کا اس سے کیا تعلق۔ میں سمجھا نہیں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اماں بی کا کہنا ہے کہ بغیر کوئی کام کئے اگر رقم لی جائے تو وہ صرف معذور اور مستحق افراد کے لئے حلال ہے لیکن باقی لوگوں کے لئے حرام ہوتی ہے اور یہ بھی ان کا قول ہے کہ حرام کھانے والوں کے چہروں پر حرام صاف نظر آ جاتا ہے اور اماں بی کی نگاہیں تو ویسے بھی ایکس ریز جیسی ہیں۔ انہیں تو اپنی کوٹھی میں بیٹھے بیٹھے میرے چہرے پر حرام نظر آنے لگ جائے گا"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ اب عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ عمران بغیر کام کئے اس کی بھیجی ہوئی رقم کو حرام کہہ

کٹوا دیں گے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم تیاری کرو۔ ہم کل ہی ایکریمیا روانہ ہو جائیں گے"۔ کرنل فریدی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سٹارگ کا چیف جیفرے کارٹر اپنے سپیشل آفس میں کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون موجود تھے کہ اچانک سرخ رنگ کے فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو جیفرے کارٹر نے چونک کر سرخ رنگ کے فون کی طرف دیکھا۔ اس فون کا تعلق سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر سے تھا۔

" یس۔ چیف بول رہا ہوں"...... جیفرے کارٹر نے رسیور اٹھا کر سرد لہجے میں کہا۔

" ماسٹر رابرٹ بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"۔ جیفرے کارٹر نے کہا۔

" یس چیف۔ میں نے کرنل فریدی کا فون خصوصی مشینری سے

مانیٹر کیا ہوا تھا۔ وہاں سے ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی گئی ہے کہ کرنل فریدی کو آپ کے بارے میں کسی ہیڈ یارک نے تفصیل بتائی ہے اور پھر کرنل فریدی کی بات پاکیشیا کے علی عمران سے ہوئی ہے جو بے حد تفصیلی ہے اور چیف اس علی عمران کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیل کا علم ہے اور اب وہ دونوں آپ کے خلاف اور ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کرنے والے ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"کیا ان دونوں کالوں کی تفصیل مل سکتی ہے"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کہیں تو ٹیپ آپ کو بھجوا دی جائے اور اگر آپ کہیں تو فون پر سنوا دی جائے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون پر ہی سنوا دو تاکہ میں ان لوگوں کے خلاف فوری کام کر سکوں"...... چیف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے باری باری دونوں کالوں کی گفتگو سنوا دی گئی۔

"آپ نے تفصیل سن لی چیف"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس گفتگو سے محسوس ہوتا ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مارون پہنچ کر کاگٹ کا رخ کرے گی جبکہ کرنل فریدی نوادا میں کام کرے گا"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم بے فکر ہو کر اپنا کام کرو۔ جیسے ہی یہ لوگ مارون میں داخل ہوں گے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ البتہ احتیاطاً تم ہیڈ کوارٹر کو اس وقت تک سیلڈ کر دو جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اور تم نے مجھے اطلاع دینی ہے کہ یہ دونوں ٹیمیں کن راستوں سے مارون میں داخل ہوئی ہیں اور کہاں موجود ہیں۔ پھر میں ان سے خود ہی نمٹ لوں گا"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"چیف۔ آپ ان کے خلاف فاک گروپ کو ہائر کر لیں۔ وہ لوگ انہیں دو قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے۔ میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ عام مجرموں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ کام بہرحال ہو جائے گا۔ تم نے صرف اطلاع دینی ہے"...... چیف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رائکسی کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سپروائزر رچمنڈ موجود ہو گا اس سے بات کراؤ۔ میں جیفرے کارٹر بول رہا ہوں"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رچمنڈ بول رہا ہوں سپروائزر"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچمنڈ سپیشل فون پر بات کرو"...... جیفرے کارٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیفرے کارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیفرے کارٹر بول رہا ہوں"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"رچمنڈ بول رہا ہوں جناب۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے رچمنڈ نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رچمنڈ۔ ہنری سے رابطہ کرو۔ جہاں بھی وہ موجود ہو، اور اسے کہو کہ وہ مجھ سے فوری رابطہ کرے"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرے کارٹر نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ساتھ پڑے ہوئے نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیفرے کارٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جیفرے بول رہا ہوں"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں۔ رچمنڈ نے آپ کا پیغام دیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم میرے آفس میں آجاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ انتہائی اہم

مسئلہ درپیش ہے اور فوری نوعیت کا ہے"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیفرے کارٹر نے رسیور رکھا اور پھر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہنری آ رہا ہے اسے میرے سپیشل آفس میں بھجوا دینا"۔ جیفرے کارٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیفرے کارٹر نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایکریمی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے چوڑے تھے اور چہرہ خاصا بڑا تھا اور چہرے پر خاصی سنجیدگی طاری تھی۔

"آؤ ہنری۔ بیٹھو"...... جیفرے کارٹر نے کہا تو ہنری سر ہلاتا ہوا میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جیفرے کارٹر نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ریک سے شراب کی ایک بوتل اٹھا کر میز پر رکھی اور پھر ریک سے ہی دو گلاس اٹھا کر اس نے انہیں بھی میز پر رکھا اور پھر شراب کی بوتل کھول کر اس نے دونوں گلاس آدھے آدھے شراب سے بھر دیئے اور بوتل بند کر کے واپس میز پر رکھ دی۔

" یہ لو تمہاری پسندیدہ شراب ہے "...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" شکریہ "...... ہنری نے کہا اور گلاس اٹھا کر چسکیاں لینے لگا۔

" تم کرنل فریدی، پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو واقف ہو گے "...... جیفرے کارٹر نے چسکی لیتے ہوئے کہا تو ہنری بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں ۔ کیوں "...... ہنری نے چونک کر کہا۔

" یہ دونوں سٹارگ کے خلاف کام کرنے مارون پہنچ رہے ہیں اور تمہیں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی تفصیل کا علم ہے اور میرے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی "...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" اوہ ۔ یہ تو واقعی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے ۔ مجھے اسرائیل بات کرنا پڑے گی "...... ہنری نے کہا۔

" کیوں ۔ ایکریمیا میں تمہارا پورا سیٹ اپ موجود ہے "۔ جیفرے کارٹر نے چونک کر کہا۔

" موجود تو ہے لیکن کرنل فریدی اور عمران دونوں عام ایجنٹ نہیں ہیں اس لئے خصوصی سیٹ اپ کرنا ہو گا "...... ہنری نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ بہرحال اتنا انتظام میں نے کیا ہوا ہے کہ جیسے ہی یہ دونوں کاگٹ میں داخل ہوں گے مجھے نہ صرف ان کے بارے میں اطلاع مل جائے گی بلکہ ان کی ہر لمحہ کی رپورٹ بھی ساتھ ساتھ ملتی رہے گی "...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" وہ کیسے "...... ہنری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ہمارے لئے معمولی بات ہے ۔ ہمارے پاس ایسی خصوصی ریز موجود ہیں جنہیں پورے کاگٹ پر پھیلا دیا جائے گا اور یہ لوگ جس میک اپ میں بھی ہوں گے اور جس راستے سے بھی کاگٹ میں داخل ہوں گے چیک ہو جائیں گے اور پھر ان کے اصل چہرے خصوصی کمپیوٹرائزڈ مشینری میں فیڈ کر دیئے جائیں گے ۔ اس کے بعد یہ جہاں بھی جائیں گے اور جو کچھ کریں گے اس کی لمحہ لمحہ کی رپورٹ مجھے ملتی رہے گی "...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر بھی مجھے اسرائیل اطلاع دینا ہو گی "...... ہنری نے کہا۔

" یہ لو کر لو کال "...... جیفرے کارٹر نے سفید رنگ کا فون اٹھا کر ہنری کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ ہنری نے سرہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا "...... جیفرے کارٹر نے کہا تو ہنری نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے چند لمحے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔

" جیوش ٹاپ کلب "...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" ڈبل ایچ سے بات کراؤ ۔ میں سکس ون بول رہا ہوں "۔ ہنری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فون نمبر نوٹ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا گیا۔ ہنری نے کریڈل دبایا اور پھر ٹو آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارون سے ہنری بول رہا ہوں۔ جانسن سے بات کراؤ"۔ ہن نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جانسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ہنری بول رہا ہوں۔ سٹارگ چیف جیفرے کارٹر کے آ سے"...... ہنری نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... دو طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں"...... ہنری نے کہا اور پھر اس نے وہ ساری بات تفص سے بتا دی جو جیفرے کارٹر نے اسے بتائی تھی۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ٹاپ سیکرٹ مسئلہ م طور پر اوپن ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہم ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں"...... ہنری نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس پر خصوصی میٹنگ کال کرنا ہو گی"۔ جا نے کہا۔

"لیکن وہ کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتے ہیں"...... ہنری نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد میں جیفرے کارٹر کے خصوصی نمبر پر کال کروں گا۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ میں اکیلا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا اور ان دونوں عفریتوں کا خاتمہ بھی ضروری ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک گھنٹے تک وہ دونوں ان کے خاتمے کے سلسلے میں ہی باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جانسن کا فون آ گیا۔

"یس۔ ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"سنو ہنری۔ فیصلہ ہو گیا ہے اور اس فیصلے کے مطابق ان دونوں کا مدفن مارون کو ہی بننا ہو گا۔ دو سپیشل گروپ ولنگٹن سے بھیجے جا رہے ہیں۔ ایک گروپ کا انچارج آسکر ہے۔ یہ گروپ کرنل فریدی کو کور کرے گا جبکہ دوسرے گروپ کی انچارج ڈیری ہے۔ یہ گروپ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے گا"۔ جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چیف جیفرے کارٹر کے بارے میں کیا حکم ہے"...... ہنری نے کہا۔

"چیف جیفرے کارٹر اس وقت تک تمہارے کنگ ہاؤس میں انڈر گراؤنڈ رہے گا جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اس کی حفاظت تمہاری ذمہ داری ہو گی۔ ڈیری کاگٹ میں کام کرے گی اس کا رابطہ ماسٹر رابرٹ سے رہے گا جبکہ آسکر نوادا میں کام کرے گا اور

اس کا رابطہ جیفرے کارٹر سے براہ راست رہے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ وڈلینڈ کے کنگ ہاؤس آ جائیں اور بے فکر رہیں۔ وڈلینڈ میں ہنری کا راج ہے"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جانتا ہوں"...... جیفرے کارٹر نے جواب دیا تو ہنری اٹھا اور جیفرے کارٹر سے ہاتھ ملا کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر چلا گیا تو جیفرے کارٹر نے سرخ رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ رابرٹ کو مزید ہدایات دے سکے۔

ہوائی جہاز کی آرام دہ نشستوں میں عمران اور اس کے ساتھی ایک لحاظ سے دھنسے ہوئے بیٹھے تھے۔ عمران کے ساتھ صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی نشست پر تنویر اور کیپٹن شکیل اکٹھے موجود تھے اور سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں۔ عمران حسب معمول نشست سے سر ٹکائے ہلکے ہلکے خراٹے لینے میں مصروف تھا جبکہ صفدر ہاتھ میں رسالہ پکڑے اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک عقبی نشست پر موجود تنویر نے سر آگے کر کے صفدر کا نام لیا تو صفدر نے چونک کر رسالہ آنکھوں کے سامنے سے ہٹایا اور پھر گردن موڑ کر وہ عقبی طرف موجود تنویر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"صفدر ہم سب نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم وارسکی ایئرپورٹ پر ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے آگے جائیں گے"...... تنویر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا تو صفدر کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

" فیصلہ کیا ہے۔ کس نے فیصلہ کیا ہے اور کیوں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیپٹن شکیل، میں، جولیا اور صالحہ نے متفقہ فیصلہ کیا ہے"۔ تنویر نے جواب دیا اور پھر سر پیچھے کر کے اپنی نشست سے لگا دیا۔ جیسے وہ صفدر کو یہ متفقہ فیصلہ سنا کر اپنی ڈیوٹی پوری کر چکا ہو۔

" لیکن کیوں"...... صفدر نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں بتاتا ہوں تمہیں۔ عمران صاحب نے مشن کی جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق کرنل فریدی اپنی ٹیم کے ساتھ مارون کے دارالحکومت نوادا میں سٹارگ کے چیف جیفرے کارٹر کو ٹریس کرے گا اور پھر اس کے ذریعے وہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرے گا جبکہ عمران صاحب براہ راست ہیڈ کوارٹر پر کام کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی انہوں نے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر پر ایکریمین نیوی کا کنٹرول و قبضہ ہے اس لئے اگر ہم عمران صاحب کے پلان کے مطابق سیدھے نوادا جا کر اترے اور وہاں سے بذریعہ بس یا ریلوے ساحلی شہر کاگٹ پہنچے تو ہمیں طویل وقت لگ جائے گا اور ہو سکتا ہے اس دوران کرنل فریدی کارروائی بھی مکمل کر چکا ہو اس لئے میری تجویز پر سب نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم بجائے نوادا جانے کے وارسکی ایئرپورٹ ڈراپ ہو جائیں

گے اور پھر وہاں سے لانچوں کے ذریعے براہ راست کاگٹ پہنچیں گے اس طرح ہم جلدی اور آسانی سے کاگٹ پہنچ جائیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن ٹیم کے لیڈر تو عمران صاحب ہیں۔ پھر تم سب نے یہ فیصلہ کیسے کر لیا"...... صفدر نے کہا۔

" یہ فیصلہ مس جولیا نے کیا ہے اور وہی ڈپٹی چیف ہیں۔ اگر کسی کو یہ فیصلہ منظور نہیں تو وہ عمران کے ساتھ نوادا چلا جائے"۔ اس بار تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ فیصلہ کس وقت ہوا ہے"...... صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اسی طرح اطمینان سے آنکھیں بند کئے خراٹے لینے میں معروف تھا۔

" ابھی تھوڑی دیر پہلے"...... تنویر نے جواب دیا۔

" لیکن ہمیں عمران صاحب سے پوچھنا تو چاہئے ورنہ عمران صاحب نے اگر چیف کو شکایت کر دی تو پھر تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" کچھ نہیں ہو گا اور اگر چیف اپنی ڈپٹی چیف کے فیصلے کو نہیں مانتا تو پھر ہم سب ڈپٹی چیف کے ساتھ ہی ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ یہ ساری کارروائی تمہاری وجہ سے ہوئی ہے۔ کیپٹن شکیل نے تمہیں اپنی تجویز بتائی ہو گی جب تم نے عمران

کے خلاف فیصلے میں تبدیل کرا لیا ہے"...... صفدر نے مسکرات
ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی۔ تم جو سمجھو۔ ہم نے تمہیں اپنے فیصلے سے آگ
کر دیا ہے۔ اگر تم ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہو تو وار سکی پ
ڈراپ ہو جانا اور اگر نہیں تو بے شک عمران کے ساتھ نوادا جا
اترنا۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے"...... تنویر نے جواب دیت
ہوئے کہا۔

"میں تو بہرحال لیڈر کے ساتھ ہوں لیکن ہو سکتا ہے کہ عمرا
صاحب کو بھی یہ تجویز پسند آجائے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ تو اب نوادا تک اسی طرح سوتا رہے گا اس لئے اس سے ی
کہنا ہی حماقت ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ عمران صاحب واقعی سو رہے ہیں"
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ بھی سو رہا ہو گا تب بھی اس سے ہم پر کوئی اثر نہیں پڑت
تنویر پوری طرح بغاوت پر تلا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ بغاوت کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں"۔ صف
نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بغاوت کامیاب ہو جائے تو اقتدار مل جاتا ہے اور اگر ناکام
جائے تو باغی کے لئے پھانسی کا پھندہ بھی تیار ہوتا ہے اس لئے ا
کرو اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو"...... عمران نے آنکھیں بند کئے

جواب دیا اور ایک بار پھر خراٹے لینے شروع کر دیئے۔

"ویسے عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل کی تجویز ہے تو درست۔ آپ
کا کیا خیال ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی تم بھی اقتدار حاصل کرنے کے خواہش مند ہو اور ان کے
ساتھ شامل ہو گئے ہو۔ ایسی صورت میں صرف تمہارے حق میں
دعائے خیر ہی کی جا سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار
پھر خراٹے لینے شروع کر دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات
ہوتی پائلٹ نے وار سکی ایئرپورٹ پر جہاز کے لینڈ کرنے کے بارے
میں اعلانات کرنے شروع کر دیئے اور سب نے بیلٹس باندھنا شروع
کر دیں۔ عمران بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس نے بھی بیلٹ
باندھ لی۔

"عمران صاحب۔ اب بھی وقت ہے حکم فرمائیں"...... صفدر
نے کہا۔

"حکم۔ کیسا حکم بھائی۔ میں نہ تین میں نہ تیرہ میں اس لئے
میرے حکم کی کیا حیثیت ہے"...... عمران نے طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

"تو آپ بھی ہمارے ساتھ وار سکی میں ہی ڈراپ ہوں گے"۔
صفدر نے کہا۔

"سوری۔ میں اپنے فیصلے تبدیل نہیں کیا کرتا"...... عمران نے
اس بار بڑے خشک لہجے میں جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر یکلخت

تشویش کے آثار ابھر آئے کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس تجویز کی تائید نہیں کر رہا جبکہ تنویر نے اپنی عادت کے مطابق جولیا کو اپنے اختیارات استعمال کرنے پر رضامند کر لیا ہے اس لئے اب دونوں طرف سے ضد سامنے آجائے گی۔

"تو پھر میں آپ کے ساتھ ہوں"...... صفدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اللہ تمہیں جزائے خیر دے گا۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے اور تم تو ابھی گھر سے ہی نہیں نکلے اس لئے تم بھولا کہلانے کے قطعاً حقدار نہیں رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد جہاز وار ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا اور پائلٹ نے بتایا کہ جہاز یہاں ایک گھنٹے تک رکے گا اس لئے سب مسافر ایئر پورٹ پر ایک گھنٹہ گزاریں گے۔

"چلو ایک گھنٹہ مل گیا ہے۔ یہاں ایئر پورٹ پر اس معاملے کو تفصیل سے ڈسکس کر لیں گے"...... صفدر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دوسرے مسافروں کے ساتھ جہاز سے اتر کر ایئر پورٹ کے ٹرانزٹ لاؤنج میں پہنچ گئے۔

"تنویر تم جا کر ایئر پورٹ حکام سے بات کرو۔ ہم نے یہاں ڈراپ ہونا ہے"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ تنویر"...... صفدر نے کہا تو تنویر رک گیا جبکہ عمران ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے اس کا ان سے کوئی تعلق نہ ہو۔

"مس جولیا۔ عمران ٹیم لیڈر ہے اور آپ جانتی ہیں کہ چیف ٹیم لیڈر کی مرضی کے خلاف کوئی قدم اٹھانے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ کیپٹن شکیل کی تجویز درست ہے لیکن اس پر بیٹھ کر عمران سے بات تو کی جا سکتی ہے۔ آپ خود کیسے فیصلہ کر سکتی ہیں"...... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا حیرت بھری نظروں سے صفدر کی طرف دیکھنے لگی۔

"جو میں نے کہا ہے وہی کرو"...... جولیا نے سرد لہجے میں تنویر سے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مس جولیا۔ آخر آپ کو کیا ہو گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ جو کام پاکیشیا کے حق میں جانتا ہو وہ میں کرنے کا اختیار رکھتی ہوں۔ تم نے ہمارے ساتھ آنا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ عمران کے ساتھ چلے جاؤ"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیپٹن شکیل اور صالحہ تم دونوں نے کیا سوچا ہے"...... صفدر

نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑے تھے۔

"ہم کیا کریں۔ ادھر مس جولیا ہیں ڈپٹی چیف ادھر عمران صاحب ہیں ٹیم لیڈر"...... کیپٹن شکیل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں خود بات کرتی ہوں عمران سے"...... جولیا نے ان کی ہچکچاہٹ دیکھتے ہوئے کہا اور اس طرف کو بڑھ گئی جدھر عمران اطمینان سے کرسی پر بیٹھا کونے میں موجود ٹی وی کی سکرین پر ہونے والے ناچ کو اس طرح غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اس نے اتنا طویل سفر اس ناچ کو دیکھنے کے لئے ہی طے کیا ہو۔

"عمران"...... جولیا نے قریب جا کر جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... عمران اس طرح جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے بچے استانی کی اچانک آمد پر بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

"بکواس مت کرو۔ تم نے ہمارے ساتھ کاگث جانا ہے یہاں سے ڈراپ ہو کر"...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری میڈم۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ کیپٹن شکیل کی تجویز درست ہے اور مجھے پسند آئی ہے اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ابھی تک تحکمانہ ہی تھا۔

"کیپٹن شکیل کی تجویز درست ہو سکتی ہے لیکن میں کہہ رہا ہوں

کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آخر کیوں"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے انداز میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"کیونکہ وارسکی کا یہ قانون ہے کہ یہاں ٹرانزٹ مسافر ڈراپ نہیں ہو سکتے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار اچھل پڑے۔ اسی لمحے تنویر واپس آ گیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"یہاں کے قانون کے مطابق ٹرانزٹ مسافر یہاں ڈراپ نہیں ہو سکتے اس لئے انہوں نے ہمیں ڈراپ ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ میں نے بہت کوشش کی لیکن وہ بضد ہیں"۔ تنویر نے قریب آ کر کہا۔

"تو ہمیں لازماً نوادا جانا پڑے گا"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب کوئی اور صورت ہی نہیں رہ گئی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"تمہیں اس قانون کا کیسے علم ہوا۔ کیا تم نے پہلے کبھی وارسکی میں ڈراپ ہونے کی کوشش کی تھی"...... جولیا نے عمران سے کہا جو ایک بار پھر کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"تم باتوں میں مصروف تھے اور اپنے فیصلے پر بے حد پرجوش تھے اس لئے تم نے پائلٹ کے اعلان کی تفصیل پر دھیان نہیں دیا۔ اس

نے ساتھ ہی بتایا تھا کہ وارسکی کے قانون کے مطابق کوئی ٹرانزٹ مسافر یہاں ڈراپ نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں نے سن لیا تھا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کیا قانون ہے۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق تو ہر مسافر کو یہ حق حاصل ہے"...... جولیا شاید اب خفت مٹانے کے لئے یہ باتیں کر رہی تھی۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے بہرحال نہ یہ قانون بنایا ہے اور نہ ہی بین الاقوامی قانون میرا بنا ہوا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب کیا کیا جائے۔ بیٹھو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جولیا اور تنویر دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے جبکہ صفدر مسکرا رہا تھا۔ کیپٹن شکیل کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اسے اس قانون کی وجہ سے الجھن سے نجات مل گئی ہے جبکہ صالحہ خاموش تھی۔

"عمران صاحب۔ ویسے کیپٹن شکیل کی تجویز پر اگر عملدرآمد ہو جاتا تو بہتر تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صفدر خاموش رہو۔ اب جبکہ ایسا ممکن ہی نہیں رہا تو پھر اس ٹاپک پر بات کرنے کا کیا فائدہ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اگر عمران صاحب چاہیں تو ایسا ہو سکتا

ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا عمران کے کہنے پر وارسکی والے اپنا قانون بدل دیں گے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ قانون چاہے کچھ بھی ہو لیکن عمران صاحب بہرحال کوئی نہ کوئی راستہ نکال سکتے ہیں۔ اس بات کا مجھے یقین ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"کیوں عمران۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے"...... جولیا نے عمران سے کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ آئندہ میری اجازت کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرو گی تو ایسا ہو سکتا ہے اور انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ وعدہ کر لیں۔ پھر دیکھیں تماشہ"...... صفدر نے چیلنج والے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں عمران کی اجازت کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کروں گی"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تنویر اس وعدے پر اپنی گواہی دے"...... عمران نے کہا۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ جولیا نے میرے سامنے وعدہ کیا ہے"۔

تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کہو کہ جولیا اس وعدے کی پابند رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں کیسے یہ بات کر سکتا ہوں"...... تنویر نے بھڑک کر کہا۔

"کیوں۔ کیا تمہیں جولیا پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں ہے۔ سو فیصد اعتماد ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر۔ تم ایسا کہہ دو۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ عمران کیا کر سکتا ہے"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے بات دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے کہ رقیب روسفید کا پتہ تو کٹا اور اب میں صفدر کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاؤں گا کہ وہ جلد از جلد خطبہ نکاح یاد کر لے ورنہ پہلے تنویر کی وجہ سے میں بھی خاموش تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب جولیا میری اجازت کے بغیر فیصلہ نہیں کر سکتی۔ میرا مطلب ہے تنویر کے حق میں۔ اب صرف میرے حق میں ہی فیصلہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ اب تم یہاں ڈراپ ہونے کی بات کرو ورنہ

میں تمہیں گولی بھی مار سکتی ہوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ کون سا مشکل کام ہے۔ اصل مشکل کام تو وہ تھا تم سے وعدہ لینے والا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"یس سر"...... ویٹر نے قریب آکر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ٹرانزٹ مینجر کو یہاں بلاؤ۔ اسے کہہ دو کہ لارڈ برسکی کا بھائی بلا رہا ہے"...... عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ برسکی۔ اوہ۔ یس سر۔ یس سر"...... ویٹر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ اس طرح دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا جیسے اس کے پیروں میں مشینیں فٹ ہو گئی ہوں۔

"یہ لارڈ برسکی کون ہے"...... اس بار صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وارسکی کا چیف سیکرٹری"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم اسے کیسے جانتے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کہوں۔ ہماری زبان کے ایک شاعر نے ایسے ہی موقع پر کہا تھا کہ باغ تو سارا جانتا ہے اگر نہیں جانتا تو پھول ہی نہیں جانتا۔ ساری دنیا تو مجھے جانتی ہے اگر نہیں جانتی تو بس مس جولیا ہی نہیں

جانتی"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں واقعی تمہیں نہیں جانتی"...... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو تنویر تو جانتا ہے۔ ویسے بھی بھائیوں کے ذریعے ہی جان پہچان ہوتی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا ویٹر کے ساتھ چلتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب پہنچ گیا۔

"میں ٹرانزٹ مینجر ہوں۔ میرا نام آرتھر ہے۔ آپ نے لارڈ صاحب کا حوالہ دیا ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے قریب آکر مؤدبانہ لیکن حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر آرتھر۔ ہم لارڈ برسکی کے مہمان ہیں اور یہاں ڈراپ ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کر سکتے ہوں تو ٹھیک۔ ورنہ میری بات لارڈ برسکی سے کرا دیں۔ وہ خود ہی آپ کو احکامات دے دیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"سر۔ ملکی قانون کے تحت تو ایسا ممکن نہیں ہے لیکن لارڈ صاحب کو اختیارات حاصل ہیں۔ آپ میرے آفس میں آجائیں وہاں سے بات کر لیں لارڈ صاحب سے"...... ٹرانزٹ مینجر نے کہا۔

"ویٹر فون لے آؤ اور آپ بیٹھیں مسٹر آرتھر۔ ہمارا معاملہ ذرا مختلف ہے۔ اگر ہم آپ کے آفس تک چلے گئے تو پھر یہاں ڈراپ

ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا جناب"...... آرتھر نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے ایک موبائل فون لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف سیکرٹری آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارڈ صاحب سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مطلب بھی آپ کو لارڈ صاحب ہی بتائیں گے۔ میرے پاس مطلب بتانے کا وقت نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارڈ برسکی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری گمبیر سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں جناب لارڈ صاحب ہم وارسکی ایئر پورٹ پر موجود ہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہاں لارڈ صاحب کی طرف سے ہمارا ڈھول باجوں سے استقبال ہوگا لیکن آپ کے ٹرانزٹ مینجر

صاحب یہاں کے کسی قانون کا حوالہ دے کر بضد ہیں کہ ہم یہ
ڈراپ نہیں ہو سکتے۔ اب آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ کیا رو
سو کے انداز میں یہاں سے چلے جائیں اور پھر ساری دنیا کو بتائیں
لارڈ برسکی اب لارڈ نہیں رہے۔ ان کے پاس ڈھول بجانے والوں
دینے کے لئے رقم بھی نہیں ہے بلکہ ساری دنیا کو بتانے کی ش
ضرورت ہی نہ پڑے ۔ صرف لیڈی آنٹی کو یہاں سے فون ہی کیا
سکتا ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ پھر نہ لارڈ رہے گا باقی او
برسکی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی اور ساتھ بیٹھے ہو
ٹرانزٹ مینجر آرتھر کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ کر کانوں
جا لگی تھیں۔ وہ شاید تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ کوئی آدمی لارڈ بر
جیسے انتہائی سنجیدہ اور غصیلی طبیعت کے آدمی کے ساتھ اس اند
میں بات بھی کر سکتا ہے۔

"بکواس مت کیا کرو۔ کیا تم نے مجھے پہلے بتایا تھا یہاں آنے
بارے میں"...... لارڈ برسکی نے غصیلے لیکن بے تکلفانہ لہجے میں

"لیڈی آنٹی کو میں نے بتا دیا تھا۔ آپ میں اگر جرأت شوہرانہ
کوئی رمق باقی رہ گئی ہے تو بے شک ان سے پوچھ لیں"۔ عمران
جواب دیا۔

"ٹرانزٹ مینجر کہاں ہے۔ اسے رسیور دو"...... دوسری طرف
لارڈ برسکی کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکر
ہوئے فون پیس آرتھر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ میں آرتھر بول رہا ہوں سر۔ ٹرانزٹ مینجر ایئر
ٹ سر"...... آرتھر نے فون لیتے ہی سر سر کی گردان شروع کر

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری
ف سے بات سننے کے بعد آرتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر فون
کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

"آپ اپنے کاغذات مجھے دیں سر۔ میں ابھی آرڈر کرا دیتا
"...... آرتھر نے اٹھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو تنویر
ے ہاتھ میں پکڑے ہوئے بیگ میں سے ایک لفافہ نکال کر آرتھر کی
ف بڑھا دیا۔ آرتھر نے لفافہ لے کر سلام کیا اور تیزی سے آگے بڑھ

"بس اتنا سا کام تھا جس کے لئے تم نے خواہ مخواہ اتنا بڑا وعدہ کر
کہ بے چارے تنویر کو درمیان سے نکال دیا"...... عمران نے کہا۔

"کیسا وعدہ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ کیا مطلب۔ اتنی دیر میں وعدہ بھی بھول گیا
یا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اب تمہیں بہرحال وعدہ پورا کرنا ہو
...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تم بتاؤ میں نے کوئی وعدہ کیا
"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے ان تینوں سے مخاطب ہو کر

"یہاں بے پناہ شور ہے اس لئے میں تو کچھ سن ہی نہیں پایا"
صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کیپٹن شکیل اور صا
دونوں نے بھی ہنستے ہوئے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔
"ارے۔ارے۔اب اتنا بھی شور نہیں ہے۔اگر تم جولیا کی
بات سن سکتے ہو تو پہلی باتیں بھی سن سکتے ہو۔بہرحال تنویر نے
باقاعدہ گواہی دی ہے۔کیوں تنویر"...... عمران نے تنویر
مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔میں نے گواہی دی ہے اور جولیا نے میرے سامنے
کیا ہے"...... تنویر نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

"واہ۔اسے کہتے ہیں صاف گوئی کہ چاہے بات اپنے خلاف
کیوں نہ جا رہی ہو آدمی کو سچ بولنا چاہئے۔ویری گڈ تنویر۔میں تم
جیسے سچے اور صاف گو رقیب سے کیسے ہاتھ دھو سکتا ہوں۔اس
میں سچا آدمی چاہے رقیب ہی کیوں نہ ہو بہرحال غنیمت ہے اس
بے فکر رہو۔تم میدان میں ہو اور رہو گے"...... عمران نے ہنس
ہوئے کہا۔

"تمہیں مجھ پر احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں مید
میں ہی رہوں گا۔تم میں ہمت ہے مجھے نکالنے کی"...... تنویر
کہا۔

"ارے۔ارے۔اگر مجھ میں ہمت ہوتی تو اب تک جولیا
ہی رات کو اختر شماری کرتی نظر آتی۔میں اسے اغوا کر کے دنیا کے

کسی دور دراز جزیرے پر نہ لے جا چکا ہوتا اب تک"...... عمران نے
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"کاش تم میں واقعی ہمت ہوتی"...... جولیا نے آہستہ سے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی
اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔آپ واقعی خوش قسمت ہیں"...... صالحہ نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ارے۔یہ لقب صفدر کے لئے رہنے دو کیونکہ اس کے
ساتھ کوئی رقیب روسیاہ یا روسفید نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو
سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

کرنل فریدی اور کیپٹن حمید نوادا ایئرپورٹ سے باہر آئے اور
سیدھے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ دونوں اپنے اصل چہروں
میں ہی تھے۔

"رائل کالونی"...... کرنل فریدی نے ٹیکسی کا عقبی دروازہ
کھولتے ہوئے ڈرائیور سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹیکسی کی عقبی
سیٹ پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن حمید دوسری طرف سے گھوم کر اس کے
ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا
دی۔

"ہم دونوں اکیلے یہاں کیا کریں گے۔ آپ کو اس سلسلے میں
کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا چاہیے تھا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"خاموش رہو۔ بزنس وہی کامیاب ہوتا ہے جس میں اکیلے فیصلے
کئے جا سکیں"...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا تو کیپٹن

حمید ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل فریدی
ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے بات نہیں کرنا چاہتا اور پھر دارالحکومت کی
مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک متوسط درجے کی
رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔

"کوٹھی نمبر باسٹھ۔ اے بلاک"...... کرنل فریدی نے کہا تو
ٹیکسی ڈرائیور نے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا اور
تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک متوسط ٹائپ کی کوٹھی کے پھاٹک کے
سامنے جا کر رک گئی۔ کوٹھی پر باسٹھ اور اے بلاک کی پلیٹ موجود
تھی۔ کرنل فریدی کے اشارے پر کیپٹن حمید نے میٹر دیکھ کر ٹیکسی
ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور وہ دونوں ٹیکسی سے نیچے اتر آئے تو ٹیکسی
ڈرائیور نے سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھائی اور پھر وہ اسے موڑ کر
واپس لے گیا۔ کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر ستون پر موجود کال
بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک
مقامی نوجوان باہر آگیا۔

"کرنل فریدی اور کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آئیے سر"...... نوجوان نے جواب دیا اور تیزی
سے ایک طرف ہٹ گیا تو کرنل فریدی پہلے اندر داخل ہوا۔ اس کے
پیچھے کیپٹن حمید تھا اور آخر میں اس نوجوان نے اندر آکر پھاٹک بند
کر دیا۔

"آئیے جناب۔ میں آپ کا منتظر تھا۔ میرا نام راسن ہے"۔ نوجوان

نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔

"میرے بارے میں کیا حکم ہے جناب"۔۔۔ راسن نے کہا۔

"تم یہیں رہو گے۔ جا کر ہمارے لئے چائے بنا لاؤ"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو راسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا تو کرنل فریدی نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارٹر ہربل میڈیسن کارپوریشن کے جنرل منیجر جیفرے کارٹر کا نمبر دیں"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ کرنل فریدی نے شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جنرل منیجر صاحب سے بات کرائیں۔ میں لارڈ اسکاٹ بول رہا ہوں"۔۔۔ کرنل فریدی نے اس بار بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ تو بزنس ٹور پر کارمن گئے ہوئے ہیں جناب۔ دو ہفتوں بعد ان کی واپسی ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"وہاں کا فون نمبر دے دیں۔ ان سے بڑے بزنس کی بات کرنی ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"سوری سر۔ وہ خود ہی یہاں کال کر لیتے ہیں۔ ان کا نمبر ہمارے پاس نہیں ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل فریدی بولنے والی کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہی ہے۔

"اوکے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اسے ہماری یہاں آمد کے بارے میں علم ہو چکا ہے اور وہ انڈر گراؤنڈ ہو گیا ہے یا ہیڈ کوارٹر چلا گیا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو ایئر پورٹ پر ہی ہمارا استقبال تڑتڑاہٹ کی [illegible]وں سے کیا جا چکا ہوتا۔ ہم اصل چہروں میں ہیں اور اصل ناموں سے ساتھ آئے ہیں"۔۔۔ کیپٹن حمید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہیں ہمارے بارے میں علم نہ ہو بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں علم ہو اور وہ ان کی تاک میں ہوں"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ اگر ہم بیٹھے رہ گئے تو عمران وہاں جا کر کام مکمل کر لے گا اور ہم [illegible] بجاتے واپس چلے جائیں گے"۔۔۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ تم نے ٹیکسی میں بھی سوال کیا تھا کہ میں ٹیم ساتھ لے کر کیوں نہیں آیا۔ ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے میں نے

تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دیا تھا لیکن ٹیم کو میں پہلے ہی کاگٹ بھجوا چکا ہوں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچے تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور وہاں کے حالات کے بارے میں بھی علم ہو جائے گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب کیا ہم یہاں دو ہفتوں تک صرف اس کی واپسی کا انتظار کرتے رہیں گے"...... کیپٹن حمید نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کرنل فریدی کوئی جواب دیتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"یس"...... کرنل فریدی نے رسیور اٹھا کر بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی۔ میرا نام آسکر ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی شیم ایجنسی سے ہے۔ ہمیں یہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ ہم آپ کا اور آپ کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کا خاتمہ کر دیں اس لئے ایئر پورٹ سے لے کر رائل کالونی کی اس کوٹھی تک آپ ہماری نظروں میں رہے ہیں۔ اس وقت بھی کوٹھی کے گرد ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ہم ایک لمحے میں کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا سکتے ہیں۔ آپ نے فون کر کے معلوم کر لیا ہے کہ جیفرے کارٹر یہاں موجود نہیں ہے جس کے لئے آپ یہاں آئے ہیں۔ وہ واقعی یہاں موجود نہیں ہے۔ میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آج سے چار سال قبل پرانسکی کلب میں آپ نے میری اس وقت بے لوث مدد کی تھی جب مجھے اچانک فائرنگ کے شدید زخمی کر دیا گیا تھا اور آپ نے مجھے ہسپتال پہنچایا اور میرا علاج کرایا۔ میں اس کے لئے آپ کا احسان مند تھا اس لئے میں نے کوئی کارروائی نہیں کی اور آپ کو فون کر کے کہہ رہا ہوں کہ آپ اگر خاموشی سے واپس چلے جائیں تو میں بھی اپنے ٹاسک سے آزاد ہو جاؤں گا۔ ویسے بھی آپ اب یہاں رہ کر کیا کریں گے۔ میں آپ کے احسان کا بدلہ اتارنا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے بڑے دھیمے اور سرد لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے یاد آگیا ہے لیکن میری بات تم بھی سن لو کہ میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ تم شدید زخمی تھے اور یہ میرا انسانی فرض تھا کہ تمہاری مدد کروں حالانکہ مجھے اس وقت یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ تم کون ہو اس لئے احسان والی بات کو ذہن سے نکال دو۔ رہا یہ سوال کہ تم مجھ پر حملہ نہ کر کے میرا احسان اتارنا چاہتے ہو تو یہ تمہاری اپنی سوچ ہے۔ تم جو چاہو کرو لیکن اگر تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ جیفرے کارٹر کہاں چھپا ہوا ہے تو سمجھو کہ تمہارے ذہن کے مطابق جو احسان میں نے کیا تھا اس کا بدلہ اتر گیا۔ اس کے بعد تم میری طرف سے آزاد ہو گے۔ جو چاہے کرتے پھرو"...... کرنل فریدی نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے واقعی نہیں معلوم۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارا یقیناً اس سے رابطہ ہو گا چاہے وہ فون کے ذریعے ہو یا

ٹرانسمیٹر کے ذریعے اس نے یا تو وہ فون نمبر بتا دو یا فریکوئنسی بتا دو"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"آئی ایم سوری۔ میں یہ نہیں کر سکتا اور اب میں آپ کو صرف ایک گھنٹہ دے رہا ہوں۔ ایک گھنٹے تک آپ پر ہاتھ نہیں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد آپ کی موت پر مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل فریدی نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے راسن اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کافی کا سامان تھا۔

"ہم سے پہلے یہاں انکوائری کے لئے کوئی آیا تھا"۔۔۔ کرنل فریدی نے راسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر۔ محکمہ شماریات کے لوگ آئے تھے۔ انہوں نے کوٹھی کو چیک کیا اور پھر رجسٹر پر اندراجات کر کے چلے گئے تھے"۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو راسن سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"آپ نے کیسے اندازہ لگا لیا تھا"۔۔۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس انداز میں آسکر نے بات کی ہے کہ میں نے کال کر کے چیکنگ کر لی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فون کو مانیٹر کرنے کے لئے اس کے ساتھ کوئی خاص کارروائی کی گئی ہے اور ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک فون کی تار کے ساتھ اوپر کہیں ٹرامیٹر کو فٹ نہ کیا جائے"۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"ٹرامیٹر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہاں فون کے اندر کوئی آلہ لگایا ہوا ہو"۔۔۔ کیپٹن حمید نے کافی تیار کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں معلوم ہے کہ کیپٹن حمید بھی ساتھ ہو گا اور کیپٹن حمید فون سیٹ کو دیکھ کر ہی معلوم کر لیتا ہے کہ یہ صاف ہے یا نہیں جبکہ ٹرامیٹر کے ذریعے اگر کال چیک ہو تو نہ مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے اور نہ ہی فون سیٹ کو چیک کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس بنا پر آپ کو ٹرامیٹر کا خیال آیا تھا کہ فون کے ساتھ فون چیک کرنے والے آلے کی مخصوص آواز سنائی نہ دی تھی۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے۔ کیا ہم واقعی ایئرپورٹ جائیں گے"۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"اس آسکر کو معلوم ہے کہ جیفرے کارٹر کہاں ہے اس لئے اب اس پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہو گیا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہمیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو چکا ہے تو پھر آپ اس سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ کیپٹن حمید نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران کو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں وہ صحیح

نہیں ہیں۔ اسرائیل اپنا ہیڈ کوارٹر کبھی بھی اس انداز میں نہیں بنا سکتا کہ ایکریمین نیوی جس وقت چاہے ان کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لے اور ویسے بھی اس انداز کا ہیڈ کوارٹر ایکریمین نیوی سے خفیہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اصل حقیقت جاننے کے لئے جیفرے کارٹر کو چیک کرنا انتہائی ضروری ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”لیکن آپ نے جب اپنی معلومات کے بارے میں میرے سامنے فون پر عمران کو تفصیل بتائی تھی تو وہ یہی تفصیل تھی جس پر اب آپ اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”اگر مجھے اعتماد ہوتا تو میں عمران کو کیوں کہتا کہ وہ اسرائیل سے اس بارے میں کنفرمیشن کرے“...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا ہم واقعی اس طرح خاموش بیٹھے رہیں گے تاکہ آسکر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دے“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ آسکر جو کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو تم سوچو کہ اسے ایک گھنٹہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔ کارروائی تو وہی ہوتی ہے جو فوری ہوتی ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”تو پھر اس نے یہاں آپ کو فون کیسے کر دیا اور آپ کی اصلیت سے وہ کیسے واقف ہو گیا“...... کیپٹن حمید نے کہا۔

”آج تم پر انٹرویو لینے کا دورہ پڑا ہوا ہے۔ کچھ تم بھی سوچ دیا سب کچھ مجھ سے ہی معلوم کرنا ہے“...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے ہی پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

”فاک کلب“...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت تھا۔

”فاک سے بات کراؤ۔ میں کرنل فریدی بول رہا ہوں“۔ کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ فاک بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”کرنل فریدی بول رہا ہوں“...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا تفصیل ہے“...... کرنل فریدی نے کہا۔

”ایئر پورٹ سے کوٹھی تک آپ کی نگرانی کی گئی ہے اور نگرانی کرنے والا گروپ چار کاروں پر مشتمل تھا۔ پھر آپ کے نمبر پر ایک آدمی آسکر نے کال کی۔ چونکہ آپ کے حکم پر ہم پہلے ہی تمام انتظامات

کر چکے تھے اس لئے ہم نے اس کال کا ماخذ ٹریس کر لیا ہے۔ یہ ماخذ اسی کالونی میں جہاں آپ موجود ہیں، دریافت ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے رائل کالونی۔ اس کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلاک میں سے یہ کال کی گئی ہے اور آپ کا فون باقاعدہ ٹرامیز کی ذریعے مانیٹر کیا گیا تھا۔ بہرحال اس کوٹھی کو چیک کر لیا گیا ہے۔ اس میں چار آدمی موجود ہیں۔ ان کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ ہے۔ البتہ آپ کی نگرانی کرنے والے گروپ کا ان سے اتنا تعلق ہے کہ انہوں نے اس گروپ کو صرف نگرانی کے لئے ہائر کیا تھا۔ یہ گروپ لوگرز گروپ ہے جو صرف نگرانی کا دھندہ کرتا ہے۔ یہ لوگ وہاں اس انداز میں موجود ہیں جیسے انہیں کسی طرف سے کسی اطلاع کا انتظار ہو۔۔۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کرنل فریدی نے یہاں آنے سے پہلے اپنی نگرانی اور چیکنگ کے بارے میں تمام انتظامات کر رکھے تھے اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔

"ہماری کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ہو رہی ہے۔ چاروں طرف آدمی موجود ہیں اور ان کے پاس انتہائی خوفناک ایلفر میزائل گنیں بھی موجود ہیں"۔۔۔ فاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیفرے کارٹر کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"۔۔۔ کرنل

فریدی نے پوچھا۔

"وہ نوادا میں نہیں ہے۔ کسی دوسرے شہر میں ہے۔ اس کے بارے میں ابھی اطلاع نہیں مل سکی"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"راسن کو بلاؤ"۔۔۔ کرنل فریدی نے رسیور رکھ کر کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید اٹھ کر سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ راسن تھا۔

"راسن یہاں اسلحہ اور میک اپ باکس وغیرہ ہوں گے۔ وہ کہاں ہیں"۔۔۔ کرنل فریدی نے راسن سے کہا۔

"نیچے تہہ خانے میں ہیں جناب"۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ او کیپٹن حمید۔ ہم نے اسلحہ بھی لینا ہے اور میک اپ بھی کرنا ہے۔ راسن تم نے بھی ہمارے ساتھ یہاں سے باہر جانا ہے کیونکہ مخالف کسی وقت بھی کوٹھی پر میزائل فائر کر سکتے ہیں"۔۔۔ کرنل فریدی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

"کیا یہاں کوئی خفیہ راستہ ہے"۔۔۔ کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ پہلے فاک کی فون کال کے دوران وہ سن

چکا تھا کہ کوٹھی کی چاروں طرف سے نگرانی ہو رہی ہے۔ اس کے
باوجود کرنل فریدی یہاں سے نکلنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے ایسا اسی
صورت میں ہی ممکن ہو سکتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ
راستہ ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد کرنل فریدی اور کیپٹن حمید مقامی
میک اپ میں راسن کی رہنمائی میں ایک خفیہ راستے کے ذریعے
کوٹھی سے تقریباً دو کوٹھیاں پیچھے ایک اور کوٹھی میں پہنچ گئے۔

"راسن تم یہاں ٹھہرو گے ...... کرنل فریدی نے راسن سے
تو راسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل فریدی کیپٹن حمید کے ساتھ
اس کوٹھی سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کوٹھی نمبر اٹھارہ
بلاک کی عقبی طرف موجود تھے۔ کوٹھی کی دیوار زیادہ اونچی نہیں تھی
اور پھر عقبی طرف عام سی گلی تھی جس میں کوڑا کرکٹ رکھنے والے
بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔ ادھر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"آؤ۔ محتاط رہنا۔ یہاں چار سے زیادہ افراد بھی ہو سکتے ہیں"
کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند
لمحوں بعد وہ کوٹھی کی عقبی دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ چکے تھے۔ گو
کے اندر کودنے کی وجہ سے ہلکے دھماکے ہوئے تھے لیکن جب
دیر تک باڑ کے پیچھے دبکے رہنے کے باوجود ان دھماکوں کا
ردعمل سامنے نہ آیا تو کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کو اشارہ کیا اور
دونوں باڑ کے پیچھے سے نکل کر عمارت کی سائیڈ گلی کی طرف
چلے گئے۔ یہ گلی راہداری کی صورت میں اوپر سے بند تھی۔ پھر وہ

ہی راہداری میں داخل ہوئے اچانک راہداری کی چھت سے چٹک کی
ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل فریدی سنبھلتا
اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں اچانک آگ کا الاؤ سا
بھڑک اٹھا ہو۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے تک اس کے حواس قائم
رہ سکے لیکن پھر ہر چیز جیسے گھپ اندھیرے میں ڈوبتی چلی گئی۔ البتہ
آخری احساس کرنل فریدی کو یہی ہوا تھا کہ اس کے جسم کو کسی
نے اٹھا کر بھڑکتے ہوئے آتش فشاں کے دہانے میں پھینک دیا ہو اور
اس کے جسم کی ایک ایک ہڈی ایک لمحے میں جل کر خاکستر ہو گئی
ہو۔

کاگٹ کی ایک رہائشی کالونی کی خاصی بڑی اور جدید قسم ن
لوٹھی کے ایک کمرے میں آرام کرسی پر ایک نوجوان خوبصورت
ایکریمین لڑکی نیم دراز تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی جینز ن
پینٹ اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ تھی۔ اس کے براؤن رنگ کے با
اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ تیکھے نقوش کی حامل یہ لڑ
ڈیری تھی۔ ایکریمین ایجنسی وائٹ فلاور کی ٹاپ ایجنٹ۔ جس ۔
اپنی کارکردگی سے ایکریمین ایجنسیوں میں کافی شہرت حاصل کر رکھی
تھی۔ یہ کٹر یہودی تھی۔ اس کے والدین اسرائیل سے ایکریمیا
سیٹل ہو گئے تھے لیکن ان کے رابطے اسرائیل سے ختم نہیں ہو
تھے۔ ڈیری کے مزاج میں سختی اور سفاکی قدرتی طور پر موجود تھی۔ یہی
وجہ تھی کہ کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران یہ چھوٹے چھو
گروہ بنا کر باقاعدہ وارداتیں کرتی رہتی تھی اور پھر اس کے رابطے

بڑے گروپوں سے ہو گئے اور اس نے بڑی بڑی وارداتیں شروع کر
دیں لیکن یونیورسٹی میں ایک پروفیسر کی وجہ سے اس کا رابطہ ایکریمیا
کی ایک سیکرٹ ایجنسی کے سربراہ ہاٹسن سے ہو گیا اور ہاٹسن نے
اسے باقاعدہ سرکاری طور پر تربیت دلائی اور پھر اس نے اسے اپنی
ایجنسی میں ہی بطور فیلڈ ایجنٹ سروس دلا دی اور پھر ڈیری نے وہاں
انتہائی تیزی سے ترقی کی اور اب وہ ایکریمیا کی انتہائی ٹاپ سیکرٹ
ایجنسی وائٹ فلاور میں شامل تھی اور اس کے کارناموں کی وجہ سے
اب اسے انتہائی ٹاپ ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ چونکہ وہ کٹر یہودن تھی
اس لئے اسرائیل کے لئے بھی کام کرتی رہتی تھی۔ وائٹ فلاور میں
اس کا پورا سیکشن تھا اور وہ سیکشن انچارج تھی۔ وہ بیک وقت انتہائی
ذہین بھی تھی اور تیز طرار بھی۔ اس کی طبیعت میں سفاکی کوٹ کوٹ
کر بھری ہوئی تھی اور وہ انسانوں کو مکھیوں سے بھی کم حیثیت دیتی
تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ عام حالات میں وہ انتہائی خوش مزاج۔
باخلاق اور اعلیٰ ترین ذوق کی مالکہ تھی۔ اس کی محفل میں بیٹھنے والا
عام آدمی کبھی یہ تصور ہی نہ کر سکتا تھا کہ ڈیری اس قدر سفاک اور
بے رحم بھی ہو سکتی ہے۔ ایکریمین دارالحکومت ونگٹن میں اس کی
خوش لباسی اور خوش ذوقی کے اعلیٰ طبقے میں بے حد چرچے رہتے تھے
لیکن یہی ڈیری جب کام کرنے پر آتی تھی تو پھر اس کا مقابلہ کوئی بھی
نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اسرائیلی حکام نے عمران اور اس کی ٹیم
کے مقابلے کے لئے ڈیری کا انتخاب کیا تھا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ

ڈیری ہی عمران کی صحیح مقابل ثابت ہو سکتی ہے۔ ڈیری نے بھی عمران کا نام سن رکھا تھا اور اس کے کوائف سے بھی واقف تھی لیکن اس کا کبھی عمران سے ٹکراؤ تو ایک طرف ملاقات تک نہ ہوئی تھی اس لئے جب اسے بتایا گیا کہ اس بار جو مشن اسے دیا جا رہا ہے وہ عمران اور اس کی ٹیم کے خاتمے کا ہے تو اس نے بغیر کسی جھجک کے یہ مشن قبول کر لیا تھا اور ویسے بھی وہ اسرائیل کی طرف سے ملنے والے مشن کو مقدس مشن سمجھتی تھی اور اس مشن کی تکمیل کے لئے وہ آخری حد تک جانے کے لئے بھی ہر وقت تیار رہتی تھی۔ اسے بتایا گیا تھا کہ عمران اور اس کی ٹیم کاگٹ پہنچے گی اور سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر میں اور پورے کاگٹ پر ایسی ریز پھیلا دی گئی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی جس میک اپ میں بھی کاگٹ کے کسی بھی راستے سے داخل ہوں گے وہ چیک کر لئے جائیں گے اور پھر ان کی ایک ایک لمحہ کی نگرانی اس انداز میں ہوتی رہے گی کہ اس کا انہیں کسی صورت بھی نہ ہو سکے گا۔ اس لئے ڈیری مطمئن تھی کہ جب بھی اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاگٹ میں موجودگی کی رپورٹ ملی وہ آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لے گی لیکن ایک عمران سے پوری طرح واقف نہ ہونے کی وجہ سے عمران کی تفصیلی فائل اسرائیل سے منگوا لی تھی اور اس وقت وہ اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھی۔

" یہ تو انتہائی دلچسپ آدمی ہے۔ اس سے تو میں پہلے ملاقات کرو

نی ...... ڈیری نے فائل بند کر کے اسے ایک طرف تپائی پر رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس میں سے تھوڑی سی شراب ایک جام میں ڈالی اور پھر چسکیاں لینے میں مصروف ہو گئی۔ پھر اس نے جیسے ہی جام میز پر رکھا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ڈیری بول رہی ہوں ...... ڈیری کا لہجہ بے حد شگفتہ تھا۔ لہجہ مترنم اور آواز میں انتہائی دلکش سا لوچ تھا۔

" ماسٹر رابرٹ بول رہا ہوں میڈم ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو ڈیری بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ رابرٹ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا ہے اور اس کے ذمے یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کاگٹ میں چیک کرے اور ماسٹر رابرٹ کو بتا دیا گیا تھا کہ عمران اور اس کی ٹیم کے مقابلے کے لئے اسرائیلی حکومت نے ڈیری اور اس کے سیکشن کو خصوصی طور پر ہائر کیا ہوا ہے اور اسے بتا دیا گیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاعات ڈیری کو براہ راست دے اور یہی باتیں ڈیری کو بھی بتا دی گئی تھیں اس لئے ڈیری رابرٹ کی طرف سے کال کا سن کر چونک پڑی تھی۔

" اوہ یس۔ کیا کوئی خاص رپورٹ ملی ہے ...... ڈیری نے کہا۔

" یس میڈم۔ عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد عمران

سمیت چھ ہے سپیشل لانچ کے ذریعے کاگٹ کے شمال مشرقی ساحل پر پہنچے ہیں۔ ان میں چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور چاروں مرد ایشیائی ہیں اور یہ ساحل سے کاگٹ کے بڑے ہوٹل نوگم گئے ہیں اور وہاں رہائش پذیر ہیں"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ہمارے مطلوبہ افراد ہیں"...... ڈیری نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ اس لئے کہ یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں لیکن ہم نے مخصوص ریز کی وجہ سے ان کے اصل چہرے چیک کئے ہیں اور پھر ان کے اصل چہروں کو کمپیوٹر میں فیڈ کر دیا گیا ہے تاکہ تمام کارروائیوں کی ہمیں اطلاع ملتی رہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"کمروں کے نمبر معلوم ہو سکتے ہیں"...... ڈیری نے پوچھا۔

"نو میڈم۔ اس لئے کہ چھت کے نیچے یہ ریز کام نہیں کرتیں۔ البتہ یہ ہوٹل سے باہر نکلیں گے تو ہم انہیں سکرین پر چیک کر لیں گے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ جب یہ کار میں سفر کریں گے تو تم تب بھی انہیں چیک نہ کر سکو گے"...... ڈیری نے کہا۔

"نہیں میڈم۔ چونکہ کار کی سائیڈیں اوپن ہوتی ہیں اس لئے کار میں چیکنگ ہو جاتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے تم ان کی نگرانی جاری رکھو۔ ویسے میں اپنے

طور پر سیاح کے روپ میں ان سے ملوں گی اور پھر جیسے ہی موقع ملے گا میں ان کا خاتمہ کر دوں گی"...... ڈیری نے کہا۔

"تو کیا آپ انہیں ڈھیل دیں گی میڈم"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عام ایجنٹ نہیں ہیں مسٹر رابرٹ کہ اتنی آسانی سے ہلاک ہو جائیں۔ اگر ہم نے اوچھا وار کیا تو الٹا ہم پھنس جائیں گے اس لئے میں بطور سیاح ان سے دوستی کر لوں گی۔ ان کے ساتھ رہوں گی اور پھر موقع دیکھتے ہی ان کا خاتمہ کر دوں گی۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ یہ ہیڈ کوارٹر کا رخ کرنے سے پہلے ختم ہو جائیں گے"...... ڈیری نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کی مجھے فکر نہیں ہے میڈم کیونکہ ہیڈ کوارٹر ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ یہ دس بار بھی پیدا ہو جائیں تو اس ہیڈ کوارٹر کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تو پھر مطمئن رہو۔ البتہ میں اب خود تم سے ملاقات کروں گی۔ تم نے خود مجھے کال نہیں کرنا"...... ڈیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحے بیٹھی وہ سوچتی رہی۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رالف بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیری بول رہی ہوں رالف"...... ڈیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا او ڈیری نے رابرٹ سے ملنے والی رپورٹ دوہرا دی۔

"اوہ۔ پھر کیا حکم ہے میڈم۔ کارروائی شروع کی جائے"۔ رالف نے کہا۔

"نہیں۔ میں پہلے اسے چیک کروں گی۔ تم بس اتنا کرو کہ نوگم ہوٹل جا کر یہ معلوم کرو کہ ان کے کمرہ نمبر کیا ہیں اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... ڈیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیکنگ ہی کرنی ہے تو میڈم انہیں اغوا کیوں نہ کر لیا جائے"۔ رالف نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ میں ان پر کچا ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتی اس لئے میں پہلے بطور سیاح ان سے دوستی کروں گی۔ اس کے بعد جب موقع ہو گا ان پر ہاتھ ڈال دیا جائے گا اور سنو۔ تمہیں میری یا ان کی نگرانی کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ورنہ یہ میری طرف سے مشکوک بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کی نگرانی دوسرے انداز میں مسلسل ہوتی رہے گی"...... ڈیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیری نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈیری بول رہی ہوں"...... ڈیری نے کہا۔

"رالف بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... ڈیری نے کہا تو رالف نے چھ کمروں کے نمبر بتا دیئے۔

"اب یہ لوگ کہاں ہیں۔ کیا ہال میں ہیں یا اپنے کمروں میں"۔ ڈیری نے پوچھا۔

"ان میں سے ایک کا نام مائیکل ہے اور باقی سب اس کے کمرے میں موجود ہیں"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مائیکل کا کمرہ نمبر کیا ہے"...... ڈیری نے پوچھا تو رالف نے کمرہ نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے اب جب تک میں خود تمہیں کال نہ کروں تم نے مجھ سے رابطہ نہیں کرنا لیکن تم نے بہرحال ہر لمحہ مشن کے لئے تیار رہنا ہے"...... ڈیری نے جواب دیا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیری نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی تا کہ لباس تبدیل کر کے وہ ہوٹل نوگم جا سکے۔

کاگٹ کے سب سے بڑے ہوٹل نوگم کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ وارسکی میں ڈراپ ہو گئے تھے اور پھر وارسکی سے ایک سپیشل لانچ کے ذریعے وہ کاگٹ کے ساحل پر پہنچ گئے۔ راستے میں نہ ہی انہیں کہیں چیک کیا گیا اور نہ ہی کوئی رکاوٹ پیش آئی اور پھر ساحل سے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے نوگم ہوٹل پہنچ گئے۔ گو ان سب کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے ریزرو کرائے گئے تھے لیکن وہ سب اس وقت عمران کے کمرے میں موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ اب ہمیں جا کر اس نیوی کے سنٹر کا جائزہ لینا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل کو ساتھ رکھنا۔ یہ نیوی میں کیپٹن رہا ہے اس لئے کچھ نہ کچھ تو اس کا لحاظ کر لیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نہیں جاؤ گے۔ کیوں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کیا کروں گا وہاں جا کر۔ نہ کوئی چاند چہرہ نظر آئے گا نہ کوئی خوبصورت حسینہ۔ بس نیوی کی یونیفارم میں گھومتے پھرتے مرد ہی نظر آئیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیسے کیا جائے گا۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کا ایک راستہ کاگٹ کے جنوبی علاقے میں ہے جہاں معدنیات صاف کرنے والی فیکٹریاں ہیں۔ البتہ یہ معلوم نہیں ہے کہ کس فیکٹری میں راستہ ہے اور جب تک ہم اندر نہیں جائیں گے ہم اسے تباہ کیسے کر سکیں گے۔ اگر یہ باہر سے تباہ کرنے والا ہیڈ کوارٹر ہوتا تو اب تک کئی بار تباہ ہو چکا ہوتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات ہے تو پھر وہاں چلیں"...... جولیا نے کہا۔

"ویسے اس علاقے کی سیاحت کرنے کا موڈ ہے تو بے شک وہاں چلے جائیں لیکن وہاں جا کر ڈھول پیٹ کر اعلان کرنا پڑے گا کہ ہمیں بتایا جائے کہ کس فیکٹری میں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیوں مرچیں چبا رہے ہو۔ کیا تم یہاں کاگٹ میں رہنے کے لئے آئے ہو"...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں

کہا۔

"یہ اس بات کا بدلہ اتار رہا ہے مس جولیا کہ تمہاری وجہ سے اسے وارسکی میں ڈراپ ہو کر یہاں لانچ کے ذریعے آنا پڑا ہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب کا موڈ تو کچھ ایسا ہی لگتا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا واقعی یہی بات ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے۔ میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ اب مجھے کوئی اور دھندہ کرنا چاہئے۔ اب سیکرٹ سروس میں کام کرنا میرے لئے ممکن نہیں رہا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی جبکہ صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ البتہ صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ کیا اس لئے کہ میں نے یہ فیصلہ کیوں کیا"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی بات سے اسے دلی رنج ہوا ہو۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس بار تم لوگوں نے جس طرح مجھ سے پوچھے بغیر فیصلہ کیا ہے اور پھر اس فیصلے پر ڈٹ گئے اس سے میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھی ہیں۔ اس بار تو وارسکی کے خصوصی قانون کی وجہ سے تمہیں اس کام کے لئے میرا سہارا لینا پڑ گیا لیکن آئندہ شاید ایسا نہ ہو اور ساری سیکرٹ سروس اپنے طور پر

کام کرتی رہے اور میں اکیلا بے دشت و بے کارواں بن کر رہ جاؤں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ میں ابھی سے کوئی اور کام سوچ لوں"۔ عمران نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم یہاں کمرے میں بیٹھے رہو۔ ہم یہ مشن خود ہی مکمل کر لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے بڑے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر یہ بات ہوتی تو ہم آپ کے کمرے میں کیوں اکٹھے ہوتے۔ مس جولیا کے کمرے میں اکٹھے ہو کر پلاننگ نہ کرتے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں کافی عرصے سے محسوس کر رہا ہوں کہ آپ اب ذہنی طور پر تھک چکے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ اب آپ کم از کم ایک سال کی رخصت لے کر دنیا کی سیر کو نکل جائیں۔ اس طرح آپ کی صلاحیتیں دوبارہ تروتازہ ہو جائیں گی"...... صالحہ نے کہا۔

"تم نے مرض کی تشخیص تو صحیح کی ہے لیکن بیماری بہت مہنگی ہے۔ جیسے کسی زمانے میں ہمارے ملک میں ٹی بی کو امیروں کی بیماری کہا جاتا تھا کیونکہ ان دنوں ٹی بی کا علاج بے حد طویل اور مہنگا ہوتا تھا اس لئے امیر لوگ ہی اس کا علاج کرانے کے قابل ہوتے تھے۔ بہرحال تم نے جو علاج تجویز کیا ہے وہ مجھ جیسے غریب

آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ جہاں ادھار والے سر پر چڑھے کھڑے ہوں وہاں پوری دنیا کی سیر و تفریح کرنے کی رقم کہاں سے آئے گی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ مان جائیں۔ آپ کے تمام اخراجات میں ادا کروں گی"۔ صالحہ نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں ادا کرو گی۔ کیا ہم سب مر گئے ہیں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سب ایسا کرو کہ مل کر دو رقم میرے حوالے کر دو۔ میری ساری بیماری یہاں بیٹھے بیٹھے دور ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کی اصل بیماری دولت ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دولت بیماری نہیں ہوتی۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے کبھی سٹیٹ بینک کو بیمار دیکھا ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بزرگ تو کہتے ہیں کہ دولت ہی سب بیماریوں اور برائیوں کی جڑ ہوتی ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"دولت بذات خود بری نہیں ہے۔ دولت کا استعمال اسے اچھا اور برا بنا دیتا ہے۔ اگر دولت فلاحی کاموں پر استعمال کی جائے.

دوسروں کی مدد کی جائے تو یہ دولت باعث خیر بن جاتی ہے اور اگر دولت کو صرف اکٹھا کیا جائے تو پھر یہ دولت ذلت کا طوق بن جاتی ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی کسی کے ذمہ کوئی کام لگا دیا تھا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھا کر بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"مسٹر مائیکل۔ میں ہوٹل کا مینجر گراہم بول رہا ہوں۔ ہمارے سپیشل ہال میں ایک خصوصی فنکشن ہونے والا ہے۔ اس فنکشن میں اس علاقے کے علاقائی رقص پیش کئے جائیں گے۔ آپ سیاح ہیں اس لئے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو خصوصی دعوت دے رہا ہوں کہ آپ اس فنکشن کو ضرور اٹنڈ کریں۔ ہمیں آپ کی خدمت کر کے بے حد مسرت ہو گی"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ جناب۔ ہم ضرور یہ فنکشن اٹنڈ کریں گے"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ہم یہاں فنکشن اٹنڈ کرنے نہیں آئے اس لئے کوئی فنکشن اٹنڈ

نہیں ہو گا۔ صرف کام ہو گا"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں کام کرنے سے منع نہیں کیا۔ میں نے تو ا
لئے وعدہ کیا ہے۔ علاقائی رقص کسی بھی علاقے کے ہوں بے
پر کشش ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو
ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" تم سب اٹھو اور میرے کمرے میں چلو۔ ہم وہاں بیٹھ کر لا
عمل طے کریں گے۔ آؤ"...... جولیا نے اسی طرح پھنکارتے ہو
لہجے میں کہا تو سب سے پہلے تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

" مس جولیا آپ"...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

" اٹ از مائی آرڈر صفدر"...... جولیا نے پہلے سے زیادہ غصیلے
میں کہا۔

" اب مجبوری ہے عمران صاحب۔ آپ واقعی اپنے مقصد
کامیاب ہو گئے ہیں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
کے اٹھتے ہی صالحہ اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اب میں اطمینان سے یہاں
خوبصورت علاقائی رقص دیکھوں گا"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔

" میرا مطلب یہ نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ"...... صفدر
شاید اپنی بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" تمہیں تو بہت کچھ معلوم ہو گا۔ لیکن مجھے صرف اتنا معلوم

۔ علاقائی رقص بے حد پر کشش ہوتے ہیں"...... عمران نے اس کی
ت کاٹتے ہوئے کہا۔

" آؤ صفدر۔ فضول وقت ضائع مت کرو"...... جولیا نے بھنائے
ئے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" بے فکر رہو۔ صفدر اس معاملے میں مجھ سے زیادہ فضول خرچ
ت ہو گا"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ چند
بعد وہ سب کمرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے بے اختیار
طویل سانس لیا۔ پھر وہ اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے باتھ روم میں داخل ہو کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور پانی کی ٹونٹی
پورا کھول کر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا
میٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر

" ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
تے ہوئے کہا۔ البتہ اس نے بولتے وقت اپنے چہرے کو بہتے ہوئے
کے قریب کر لیا تھا تاکہ اگر کال درمیان میں سنی جائے تو پانی
شور کی وجہ سے الفاظ درست طور پر نہ سمجھے جا سکیں۔

" ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی

" تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی اب تک۔ اوور"...... عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے باس۔ آپ کی نگرانی نہیں ہو رہی۔ البت
ایک ایکریمین لڑکی آپ کے بارے میں یہاں کاؤنٹر سے معلو
حاصل کرتی رہی ہے۔ میں اتفاق سے اس وقت کاؤنٹر کے قریب
کرسی پر موجود تھا۔ اس نے کاؤنٹر گرل سے آپ کے کمرے کا نمبر
پوچھا کہ کیا اس مائیکل کے ساتھی بھی اس کے کمرے میں موجود
یا واپس اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ہیں۔ کاؤنٹر گرل نے فون
آپ کی منزل کے ویٹر سے بات کر کے اسے بتایا کہ سب آپ
کمرے میں ہیں۔ پھر وہ ایکریمین لڑکی مینجر گراہم کے آفس میں چلی
اور ابھی تک وہیں موجود ہے۔ میں نے ویٹر سے اس لڑکی کے با
میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ویٹر اسے نہیں جا
اوور"...... ٹائیگر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا حلیہ ہے اس لڑکی کا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا تو دو
طرف سے ٹائیگر نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا اور پھر عمران کے پو
پر اس نے لباس کی تفصیل بھی بتا دی۔

"تم اب نیوی انفارمیشن سنٹر کا جائزہ لو اور پھر ٹرانسمیٹر پر
رپورٹ دینا۔ میں نے اس بارے میں تمہیں جو تفصیل بتائی
اس کو سامنے رکھ کر تم نے جائزہ لینا ہے۔ اوور"...... عمران
کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران
اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ٹرانسمیٹر کو جیب

رکھ کر اس نے پانی بند کیا اور پھر باتھ روم سے باہر آ گیا۔ ابھی وہ آ کر کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے ایکریمین لہجے میں کہا گیا لیکن عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا صفدر ہے۔

"فرمایئے مسٹر رابرٹ۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ کو علاقائی رقص میں بے حد دلچسپی ہے۔ ہم نے بھی یہ فنکشن اٹنڈ کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن آپ وعدہ کریں کہ فنکشن کے بعد آپ مقامی رقص کے سلسلے میں ہمیں اپنی ماہرانہ رائے سے ضرور نوازیں گے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک صورت میں ایسا ہو سکتا ہے مسٹر رابرٹ کہ آپ سکون سے مجھے یہ رقص دیکھنے دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم علیحدہ بیٹھ کر یہ رقص دیکھیں گے اور آپ کے سکون میں کم از کم ہماری طرف سے کوئی مداخلت نہیں ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پھر میں اپنا وعدہ ضرور پورا کروں گا"...... عمران نے کہا تو

دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ صفدر کی بات سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ صفدر نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو اس بات پر قائل لیا تھا کہ عمران بغیر کسی مقصد کے علاقائی رقص دیکھنے نہیں جا سکتا اور اس ماہرانہ تجزیے کا مطلب بھی یہی تھا کہ عمران بعد میں اس فنکشن کو اٹنڈ کرنے کی اصل وجہ اسے بتائے گا جبکہ عمران، ٹائیگر کی رپورٹ سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ ایکریمین لڑکی جس نے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں کسی خاص چکر میں ان سے ملاقات کرنا چاہتی ہے اس لئے اس نے براہ راست آنے کی بجائے گراہم کو استعمال کیا تھا کہ گراہم انہیں فنکشن اٹنڈ کرنے کی دعوت دے اور یہ لڑکی وہاں ان سے رابطہ یا جو بھی کارروائی ہو کرے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے عمران نے صفدر کو کہا تھا کہ وہ اسے صحیح بیٹھ کر یہ فنکشن دیکھنے دیں اور صفدر نے جس انداز میں بھی جواب دیا تھا کہ کم از کم ان کی طرف سے مداخلت نہیں ہو گی اس سے صفدر کی ذہانت کا وہ قائل ہو گیا تھا کہ صفدر اس کی اصل بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا کہ عمران فنکشن کے دوران کسی سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور وہ اس ملاقات میں مداخلت نہیں چاہتا۔

"یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود مخصوص بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس

کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاگٹ سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راکسی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میڈم راکسی سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ پاکیشیا سے۔ یہ پاکیشیا کون سی جگہ ہے اور یہ کیسا نام ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ایکریمیا کے بارے میں درست کہا جاتا ہے کہ ایکریمیز کی جنرل معلومات زیرو ہوتی ہیں۔ آپ بہرحال راکسی سے بات کرائیں۔ میں انہیں کہہ دوں گا اور وہ آپ کو زیادہ اچھے انداز میں پاکیشیا کا تعارف کرا دیں گی"...... عمران نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہولڈ کریں۔ آئی ایم سوری سر"...... دوسری طرف سے

معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"راکسی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مترنم ہونے کی بجائے خاصا کرخت تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ اب پہلے یہ بتاؤ۔ کیا تمہاری سیکرٹری کی طرح تمہیں بھی پاکیشیا کے بارے میں بتانا پڑے گا کہ وہ کیا ہے اور کہاں ہے"...... عمران کے لہجے میں تلخی کا عنصر موجود تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ماریا نے یہ بات کی ہو گی۔ آئی ایم سوری پرنس۔ مقامی لڑکی ہے اور کم پڑھی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے اس بار معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا لیکن لہجے میں کرختگی کا عنصر ویسے ہی موجود تھا۔ شاید اس کا لہجہ ہی ایسا تھا۔

"اسے بہرحال اچھی طرح سمجھا دینا کیونکہ پاکیشیا کے بارے میں تمہاری اس ملازمہ کی لاعلمی نے مجھے خاصی ذہنی تکلیف پہنچائی ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی اس سیکرٹری کی بات سن کر غصہ آ گیا تھا کیونکہ وہ باقی ساری باتیں تو برداشت کر سکتا تھا لیکن اپنے ملک کے بارے میں ایسی بات اس کے لئے ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی۔

"سمجھا دوں گی اور کچھ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور تم کب سمجھ پاؤ گی"...... عمران نے اس بار مسکراتے

ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... راکسی نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ یعنی اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود مطلب پوچھ رہی ہو۔ کئی بار تمہیں کہا ہے کہ اگر تم اپنے گلے کی گراریاں تبدیل کرا لو تو تمہارا یہ عصیلی بلی جیسا غزاہٹ آمیز لہجہ انتہائی مترنم ہو جائے گا اور تم مجھ جیسے کسی پرنس کی پرنسز آسانی سے بن سکو گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے راکسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم جیسے پرنس کی پرنسز بن کر میں نے سڑکوں پر جوتیاں ہی چٹخانی ہیں۔ اس لئے مجھے تو معاف ہی رکھو"...... راکسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ اس دور میں سڑکوں پر جوتیاں چٹخانا سٹیٹس کی نشانی ہے کیونکہ جوتیاں اور خاص طور پر نسوانی جوتیاں جس قدر مہنگی ہو گئی ہیں انہیں اب صرف پرنسز ہی چٹخا سکتی ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تو راکسی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سناؤ۔ تم ابھی تک پرنس چارمنگ ہی بنے ہوئے ہو یا کسی پرنسز نے لگام ڈال دی ہے تمہیں"...... راکسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تو خود لگام ڈالے تلاش میں پھر رہا ہوں لیکن کوئی لگام ہاتھ میں لینا ہی گوارا نہیں کرتی۔ اب تمہاری ماریا کو دیکھو اسے معلوم

ہی نہیں ہے پاکیشیا کہاں ہے تو وہ بے چاری لگام کیا پکڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"اس کو ابھی پتہ نہیں چلا ورنہ وہ ایک کی بجائے دو لگامیں پکڑنے کے لئے تیار ہو جاتی۔ تم بہرحال بتاؤ کہ مسئلہ کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے باقی ساری عمر باتیں کرتے ہی گزار دینی ہے"...... راکسی نے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت طنز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک خاتون کا حلیہ بتا رہا ہوں۔ یہ خاتون بے چاری کوشش کر رہی ہے کہ لگام اس کے ہاتھ میں آجائے لیکن میں چاہتا ہوں اس کے ہاتھ میں لگام دینے سے پہلے یہ معلوم کر لوں کہ وہ سڑکوں پر جوتیاں چٹخانا پسند بھی کرے گی یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گئی۔ بتاؤ حلیہ"...... دوسری طرف سے اس بار چونک کر اور سنجیدہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے ٹائیگر کا بتایا ہوا حلیہ بتا دیا۔

"یہ میک اپ میں بھی تو ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر میک اپ میں ہوتی تو تمہیں حلیہ بتانے سے پہلے اس کے اصل نقش نین بہرحال معلوم کر لئے جاتے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر یہ ڈیری ہے۔ وائٹ فلاور کی انتہائی خوفناک، ذہین اور فعال ایجنٹ۔ اس کا پورا سیکشن ہے اور ڈیری کے کارناموں

کی فہرست بے حد طویل ہے۔ یہ کٹر یہودی ہے اور اسرائیل سے بھی اس کے رابطے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم ڈیری کو ذاتی طور پر جانتی ہو کہ تم نے صرف حلیہ سن کر اس کے بارے میں اتنی تفصیل بتا دی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ ایکریمیا کی ایجنسیوں میں میری کیا حیثیت ہے۔ ڈیری ذاتی طور پر بھی میری دوست ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر ڈیری تمہارے خلاف کام کر رہی ہے تو تمہیں اس سے ہر لحاظ سے چوکنا رہنا پڑے گا۔ وہ انتہائی عیار اور شاطر ذہن کی مالک ہے اور کسی بھی لمحے کچھ بھی کر سکتی ہے"...... راکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ جوتیاں چٹخانے کے لئے آئیڈیل ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راکسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے تمہارے بارے میں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم کیا ہو۔ لیکن اس کے باوجود میں تمہیں دوبارہ الرٹ رہنے کا کہنے پر مجبور ہوں۔ آگے کیا ہو گا میں کچھ نہیں کہہ سکتی"...... راکسی نے جواب دیا۔

"کیا تم معلوم کر سکتی ہو کہ ڈیری ان دنوں کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس کے لئے تمہیں آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا

ہو گا"...... راکسی نے کہا۔

"لیکن پھر تمہاری اس ماریا سے واسطہ پڑ جائے گا جسے پاکیشیا کے بارے میں ہی علم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں اسے بریف کر دوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا اور تمہارے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل بھی اسی وقت پوچھ لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ڈیری کا نام پہلی بار اس کے سامنے آیا تھا۔ ویسے وائٹ فلاور کے بارے میں وہ کافی حد تک جانتا تھا۔ راکسی کی دو باتیں محل نظر تھیں۔ ایک تو یہ کہ ڈیری کٹر یہودی ہے اور دوسری یہ کہ اس کے اسرائیل سے رابطے ہیں۔ ان دو باتوں کی وجہ سے وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ڈیری کو اسرائیل نے ان کے خلاف ہائر کیا ہے اور ڈیری کو ان کے بارے میں معلومات بھی مل چکی ہیں تو پھر ڈیری جس کی یہ راکسی اس قدر تعریفیں کر رہی تھی انہیں ڈھیل کیوں دے رہی ہے۔ وہ بیٹھا سوچتا رہا اور پھر جب نصف گھنٹہ گزر گیا تو اس نے دوبارہ راکسی سے رابطہ کیا۔

"ڈیری اپنے سیکشن سمیت ایکریمیا کی ایک دور دراز ریاست نواڈا گئی ہوئی ہے"...... راکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے سیکشن کے بارے میں تفصیل کا علم ہے تمہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ بات میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی"۔ راکسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب اپنے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"لیکن یہ تو تم نے بتایا نہیں کہ اس اکاؤنٹ میں رقم کتنی جمع ہے تاکہ کچھ تو مجھے بھی حوصلہ ہو سکے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے راکسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"صرف ایک لاکھ ڈالر"...... راکسی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ لیکن ابھی میرے پاس کافی رقم ہے۔ اسے خرچ ہونے میں ایک ہفتے لگے گا پھر نظر کروں گا تمہارے اکاؤنٹ کی طرف"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون پیس کے نیچے پریسڈ بٹن کو دوبارہ پریس کر کے کریڈل دبایا اور پھر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ روم سروس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"روم نمبر ایک سو آٹھ میں مسٹر رابرٹ سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں" ۔۔۔ چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں رابرٹ۔ اگر تم فنکشن پر جانے سے پہلے مجھے سے مل لو تو تمہیں رقص کو سمجھنے میں بے حد آسانی ہو گی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

"باقی لوگ کہاں ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ سب فنکشن دیکھنے پہنچ چکے ہیں۔ میں صرف غسل کرنے کے لئے رک گیا تھا۔ اب کمرے سے نکلنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیا کہہ کر ان جنات کو قابو میں کیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اصل میں آپ اب جس انداز میں کام کرنے لگ گئے ہیں تمام ساتھی اب اس انداز سے اکتا گئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تم اپنی بات کی وضاحت کرو"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں کہنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن اب آپ نے خود ہی پوچھ لیا ہے تو بہتر ہے کہ اس موضوع پر کھل کر بات ہو جائے۔ آپ کے کام کرنے کا طریقہ کار پہلے کی نسبت یکسر بدل گیا ہے۔ پہلے

آپ ہم سے کچھ نہ کچھ کام لیتے رہتے تھے اس لئے ٹیم کے باقی ممبران کسی نہ کسی حد تک مصروف رہتے تھے لیکن اب آپ تمام معلومات دوسروں سے حاصل کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ مشن آپ خود ہی مکمل کر لیں۔ ہمیں آپ ساتھ لیتے ہیں مگر چونکہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں اس لئے ہمارے اندر کوئی جذبہ اور جوش نہیں ہوتا۔ ہم صرف آپ سے مطلب پوچھنے تک ہی محدود رہتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں آپ یہاں پہنچے ہیں۔ آپ نے ہوٹل پہنچ جانے کے باوجود مشن کے سلسلے میں ہم سے کوئی بات نہیں کی۔ ظاہر ہے آپ کو کسی طرف سے مزید معلومات یا تفصیلات کا انتظار ہو گا لیکن آپ نے ہمیں اس بارے کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی اور مجھے معلوم تھا کہ آپ کے اس فنکشن کے اٹنڈ کرنے کے پیچھے بھی آپ کا کوئی مقصد ہو گا لیکن آپ نے ہمیں اس بارے میں بھی کوئی اشارہ نہیں دیا۔ مختصر یہ کہ آپ سولو پرواز کرنے کے قائل ہو چکے ہیں اور یہی بات باقی ساتھیوں کی اکتاہٹ کا باعث بن چکی ہے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری۔ شاید لاشعوری طور پر ایسا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ بہرحال میں خیال رکھوں گا کہ آئندہ ان کو اکتاہٹ نہ ہو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر آپ ابھی سے اس کوشش کا آغاز کر دیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے تمہیں کہنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں نے تمہیں کال ہی اسی مقصد کے لئے کیا تھا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو صفدر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے ٹائیگر کو علیحدہ یہاں بھیج دیا تھا تاکہ وہ ہماری نگرانی چیک کر سکے کیونکہ اسرائیلی ایجنٹ بے حد تیز ہوتے ہیں اس لئے مجھے خدشہ تھا کہ ہمیں مارک نہ کر لیا جائے۔ ویسے تو جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے وارسکی میں ڈراپ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے مجھے ٹائیگر کو دوبارہ ٹرانسمیٹر کال کر کے ساحل پر پہنچنے کی ہدایت دینی پڑی تھی ورنہ وہ ایئرپورٹ پہنچ جاتا۔ تم لوگوں کے جانے کے بعد میں نے مخصوص ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر سے بات کی تو ٹائیگر نے بتایا کہ ہماری نگرانی نہیں کی جا رہی لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اہم بات بتائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اہم بات۔ وہ کون سی"...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اس عورت کے بارے میں بات بتا دی۔

"یہ عورت کون ہو سکتی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے ٹائیگر سے اس کا حلیہ معلوم کر کے ولنگٹن میں ایک مخبر کو فون کیا تو اس نے مجھ سے اس عورت کا حلیہ سن کر بتایا کہ اس کا نام ڈیری ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مزید تفصیل بتا دی۔

"فنکشن کے بارے میں ہوٹل مینجر گراہم نے کام کیا ہے اور ٹائیگر کے مطابق ہمارے بارے میں معلومات کاؤنٹر سے لے کر یہ ڈیری مینجر کے آفس میں گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیری کے کہنے پر مینجر گراہم نے ہمیں فنکشن اٹنڈ کرنے کی دعوت دی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیری فوری طور پر کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتی۔ پہلے ہم سے کسی بھی حیثیت میں ملنا چاہتی ہے۔ شاید وہ ابھی کنفرم نہیں ہے اسی لئے میں نے تمہیں کہا تھا کہ مداخلت نہ کرنا لیکن اب ڈیری کے بارے میں تفصیل معلوم ہونے پر اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ تم لوگوں کو علیحدہ رہ کر فنکشن اٹنڈ کرنا ہے اور پھر درمیان سے ہی اٹھ کر چلے جانا ہے۔ اس کے بعد تم نے میک اپ کر کے اس ڈیری کے آدمیوں کو ٹریس کرنا ہے اور پھر یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ ڈیری کہاں رہائش پذیر ہے۔ ویسے ٹائیگر کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ جا کر نیوی انفارمیشن سنٹر کا جائزہ لے۔ اس کی رپورٹ ملنے کے بعد ہم کارروائی کریں گے تاکہ مشن مکمل ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ عمران صاحب۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔ اب ہم تمام کارروائی خود کر لیں گے۔ ویسے کیوں نہ اس ڈیری کو ہی اغوا کر لیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"اور اس کے آدمیوں کا کیا کرو گے جن کے بارے میں ہم ابھی کچھ جانتے ہی نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر

کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ شاید اسی لئے آپ ہمیں کچھ بتاتے نہیں۔ بہرحال آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی" ..... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک بات اپنے ساتھیوں کو مزید سمجھا دینا کہ ڈیری کو بہرحال معلوم ہے کہ یہاں دو عورتوں اور چار مردوں کا گروپ آیا ہوا ہے اور ظاہر ہے اس کے آدمیوں کو بھی یقیناً علم ہو گا" ..... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم سب اکٹھے نہ بیٹھیں۔ ٹھیک ہے" ۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب تو سب سے کام لینا ہی پڑے گا۔ تم نے بہت آرام کر لیا ہے" ..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ فنکشن میں شامل ہو جہاں یقیناً ڈیری اس کی منتظر ہو گی اور راکسی نے جو کچھ ڈیری کے بارے میں بتایا تھا اس سے عمران نے اب واقعی اس سے تفصیلی ملاقات کا فیصلہ کر لیا تھا۔

آسکر لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ہر وقت تیرتی رہتی تھی۔ وہ معروف ایکریمین ایجنسی شلیر کا چیف ایجنٹ تھا۔ شلیر میں آنے سے پہلے وہ بے شمار ایکریمین ایجنسیوں میں کام کرتا رہا تھا لیکن شلیر میں آنے کے بعد اس کی شہرت خاصی اچھی ہو گئی تھی۔ وہ انتہائی ٹھنڈے دل و دماغ کا آدمی تھا۔ اس کا ماٹو تھا کہ لوگ جب شوگر سے ہلاک ہو سکتے ہیں تو انہیں زہر دے کر ہلاک کرنا ظلم ہے۔ ویسے وہ اسرائیلی نژاد تھا اور یہودی تھا۔ اسرائیلی حکومت اکثر اس کی خدمات ہائر کر لیا کرتی تھی۔ اس کے پاس اپنا پورا سیکشن تھا۔ اس بار اسرائیلی حکام نے اس کی خدمات کرنل فریدی کے خلاف ہائر کی تھیں اور آسکر کرنل فریدی کا نام سن کر فوراً ہی کام کرنے پر تیار ہو گیا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ کرنل فریدی انتہائی سمجھ دار آدمی ہے۔ اگر اسے واقعی گھیر بھی لیا گیا

تو وہ پسپائی اختیار کرنے میں دیر نہ کرے گا اور اس طرح آسکر نے
شہرت اور زیادہ بڑھ جائے گی کہ اس نے کرنل فریدی جیسے شخص کو
پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ ویسے وہ ذاتی طور پر کرنل فریدی کا
احسان مند تھا کیونکہ طویل عرصہ پہلے ایک بار اس کے مخالفوں نے
اسے ایک کلب میں گھیر لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا
پر فائر کھول دیا گیا اور وہ شدید زخمی ہو گیا لیکن اس کے مخالفوں نے
خوف کی وجہ سے کسی نے اس کی مدد نہ کی لیکن پھر جب اسے ایک
پرائیویٹ ہسپتال میں ہوش آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اسے وہاں سے
اٹھا کر یہاں لے آنے والا اور اس کا علاج کرانے والا کافرستان کا
معروف سیکرٹ ایجنٹ کرنل فریدی ہے تو وہ دل ہی دل میں کرنل
فریدی کو اپنا محسن تسلیم کرنے لگ گیا۔ کرنل فریدی نے ملاقات
کے دوران ایسے کسی تاثر سے انکار کر دیا اور صرف یہ کہا کہ اس نے
جو کچھ کیا ہے محض انسانی ہمدردی کی بنا پر کیا ہے لیکن آسکر سمجھتا تھا
کہ اگر کرنل فریدی ہمت نہ کرتا تو وہ یقیناً موت کے گھاٹ اتر چکا
ہوتا۔ گو اس کے بعد آج تک کرنل فریدی سے اس کی کئی
ملاقاتیں ہوئی تھیں اور ہر بار آسکر نے اس احسان کا ذکر کیا تھا لیکن
ہر بار کرنل فریدی نے اس بات کو ہنس کر ٹال دیا تھا اور اب اس
کیس میں اسے یقین تھا کہ وہ کرنل فریدی کا یہ احسان اتارنے میں
کامیاب ہو جائے گا اس لئے اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ کیس
ہاتھ میں لے لیا تھا اور پھر وہ اپنے سیکشن سمیت نوادا پہنچ گیا اور جو

اسے اطلاع مل گئی کہ کرنل فریدی نے فاک گروپ کے ذریعے
رائل کالونی کی ایک کوٹھی ہائر کی ہے تو اس نے اس کوٹھی کی نگرانی
کا فول پروف انداز میں انتظام کر لیا۔ چونکہ وہ جانتا تھا کہ کرنل
فریدی انتہائی معروف ایجنٹ ہے اس لئے اس نے آدمی بھیج کر کوٹھی
کے اندر فون کی تاروں کو کوٹھی کی چھت پر اس انداز میں ٹرامیز کیا
تھا کہ کرنل فریدی کو کسی طرح بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس کے
فون کو مانیٹر کیا جا رہا ہے۔ رائل کالونی کی ایک دوسری کوٹھی میں
اس نے کرنل فریدی کے لئے خصوصی ٹریپ کا بھی انتظام کر رکھا
تھا کیونکہ اسے اطلاع مل گئی تھی کہ جس کوٹھی کا انتظام کرنل
فریدی نے کرایا ہے اس میں خفیہ راستہ بھی موجود ہے۔ اس نے
ایسے انتظامات بھی کر رکھے تھے کہ فاک گروپ اور کرنل فریدی کے
درمیان اس فون کے علاوہ بھی جو بات چیت ہو وہ بھی اس تک پہنچ
جائے۔ اس نے نگرانی کرنے والوں کو خصوصی احکامات دے رکھے
تھے کہ جب وہ انہیں حکم دے تو وہ اس انداز میں نگرانی شروع کر
دیں جس سے انہیں آسانی سے مارک کیا جا سکے۔ اسے یقین تھا کہ
کرنل فریدی اس کے ٹریپ میں پھنس جائے گا اور جب کرنل
فریدی اپنے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کے ساتھ نوادا ایئرپورٹ پر پہنچا تو
اسے اطلاع مل گئی کیونکہ وہ دونوں اپنے اصل روپ میں تھے اور پھر
اسے یہ اطلاع بھی مل گئی کہ ایئرپورٹ سے یہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ
کر سیدھے رائل کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے ہیں تو اس نے

فون کر کے کرنل فریدی سے براہ راست بات کی اور اس کا احس جتا کر اسے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ پسپائی اختیار کر کے واپس چلا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اسے ایک گھنٹے کی مہلت بھی دے دی۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل فریدی اس قدر آسا سے واپس جانے والا نہیں ہے اور چونکہ اسے خفیہ راستے کے بار میں بھی معلوم تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ اس ایک گھنٹے کے درمیان کرنل فریدی لامحالہ اس کے بارے میں معلومات حا کرنے کی کوشش کرے گا اور پھر وہ سب سے پہلے اس پر ہاتھ ڈ کی کوشش کرے گا اور پھر اس کی اطلاع بھی اسے مل گئی کہ اس نگرانی کرنے والے اس کے حکم پر ان کے سامنے آگئے ہیں۔ کر فریدی کو فاک گروپ کی طرف سے اس کی اطلاع دی گئی تھی۔ کے بعد جب کرنل فریدی اور کیپٹن حمید خفیہ راستے سے کوٹھی دو کوٹھیوں کے فاصلے پر واقع ایک اور کوٹھی سے باہر آئے تو آسکر آنکھیں اپنی کامیابی پر بے اختیار چمک اٹھیں۔ اسے معلوم تھا فاک گروپ نے کرنل فریدی کو اس کی کوٹھی کے بارے میں بتا ہے اس لئے لازماً کرنل فریدی اس کوٹھی میں ہی آئے گا اور اس اس کے لئے یہاں خصوصی ٹریپ کا انتظام کر رکھا تھا۔ وہ اس وقت ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کی سکرین چار حصوں میں تقسیم تھی اور ہر حصے پر کوٹھی کی ایک سمت کا بیرونی منظر دکھائی دے رہا تھا

اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ کافی دیر بعد عقبی سمت پر سے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دکھائی دیئے تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے اور کافی دیر تک دیوار کے ساتھ اونچی باڑ کے پیچھے چھپے رہے۔ آسکر خاموش بیٹھا سکرین پر انہیں دیکھتا رہا۔ اس کوٹھی میں اس کے چار ساتھی موجود تھے۔ وہ چاروں تہہ خانے میں تھے۔ آسکر نے انہیں سختی سے منع کر رکھا تھا کہ جب تک وہ انہیں حکم نہ دے وہ تہہ خانے سے باہر نہیں آئیں گے اس لئے بظاہر اس وقت کوٹھی پر خاموشی طاری تھی۔ آسکر نے کرنل فریدی کی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے کوٹھی کے اندر جگہ جگہ ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ کرنل فریدی چاہے سائیڈ راہداری سے گزر کر آئے یا کسی کمرے کی کھڑکی کا شیشہ کاٹ کر اندر داخل ہوتا ہے۔ عقبی پائپ کے ذریعے چھت پر پہنچ کر پھر سیڑھیوں کے ذریعے نیچے آتا ہے۔ وہ ہر طرح سے اسے ٹریپ کر سکتا تھا اس لئے وہ پوری طرح اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر تک باڑ کے پیچھے چھپے رہنے کے بعد کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں باڑ کے پیچھے سے نکلے اور سائیڈ راہداری کی طرف بڑھنے لگے تو آسکر کے چہرے پر موجود مسکراہٹ زیادہ گہری ہوتی چلی گئی۔ اسے یقین تھا کہ وہ دنیا کے انتہائی معروف ایجنٹ کرنل فریدی کو شکار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید جیسے ہی بند راہداری میں داخل ہوئے آسکر نے

مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کو وہ دونوں راہداری میں تڑ تڑا کر گرتے نظر آئے۔ اس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا اور راہداری کی چھت سے سبز رنگ کی روشنی نکل کر پوری راہداری میں ایک لمحے کے لئے پھیلی اور پھر غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی آسکر نے ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں نہ صرف بے ہوش ہو چکے ہیں بلکہ بے حس و حرکت بھی ہو گئے ہیں اور اب جب تک وہ نہ چاہے اس وقت تک یہ دونوں کسی صورت اپنی ایک انگلی کو بھی حرکت نہیں دے سکتے۔ اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوڈی۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید راہداری میں پڑے ہوئے ہیں تم اپنے ساتھیوں سمیت انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور سپیشل روم میں کرسیوں پر جکڑ دو"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور آسکر نے رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس کی نظریں بدستور سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سیکشن کے تین آدمی جنہیں اس کا نمبر ٹو جوڈی لیڈ کر رہا تھا راہداری میں داخل ہوئے اور دو افراد نے مل کر کرنل فریدی کو اٹھایا جبکہ تیسرے نے کیپٹن حمید کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور واپس مڑ گئے تو آسکر نے مشین کے کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس

کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پر مناظر تبدیل ہونے لگے اور پھر ایک منظر جیسے ہی سکرین پر ابھرا اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔ سکرین پر اب کوٹھی کے ایک بڑے تہہ خانے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں دیوار کے ساتھ راڈز والی کرسیاں موجود تھیں۔ اس کے سامنے چار عام سی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر جوڈی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے تین ساتھی تھے جنہوں نے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو اٹھایا ہوا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کو دو کرسیوں پر بٹھایا اور پھر جوڈی نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر بٹن پریس کئے تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں کے جسموں کے گرد راڈز آ گئے۔ یہ راڈز ان کی گردن سے لے کر پورے جسم اور نیچے پیروں تک موجود تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے لکڑی سے بنی ہوئی کرسیوں میں کسی نے ان دونوں کو جادو کے زور سے داخل کر دیا ہو۔ آسکر نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"جوڈی"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس"...... جوڈی نے چونک کر جواب دیا۔

"ان دونوں کی گردنوں میں ریک مائی کے انجکشن لگا دو تاکہ گردن سے اوپر ان کے جسم حرکت میں آسکیں"...... آسکر نے کہا۔

"یس باس"...... جوڈی نے کہا اور پھر اس نے دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک سرنج نکالی جو زرد رنگ کے

محلول سے بھری ہوئی تھی۔ اس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔
اس نے الماری بند کی اور پھر سرنج اٹھائے وہ کرنل فریدی کی طرف
بڑھ گیا۔ اس نے سوئی پر موجود کیپ اتاری اور پھر سوئی اس
کرنل فریدی کی گردن کے نچلے آخری حصے میں اتار کر سرنج
موجود محلول کی کچھ مقدار انجیکٹ کی اور پھر سوئی باہر نکال
ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید کی طرف بڑھ
اس نے کرنل فریدی کی طرح اس کی گردن میں بھی کچھ مقدار
رنگ کا محلول انجیکٹ کر دیا اور پھر سوئی باہر نکال کر اس نے
کیپ چڑھائی اور واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ آسکر نے
پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر تیزی سے نمبر پریس کر
شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔
کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"سٹف بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آسکر بول رہا ہوں نوادا سے۔ جیفرے کارٹر سے بات کراؤ"
آسکر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیفرے کارٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک
بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ سٹارگ کا چیف جیفرے کارٹر تھا۔

"آسکر بول رہا ہوں"...... آسکر نے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے کرنل فریدی کے بارے میں"۔ دوسری

طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو بے بس کر دیا گیا ہے۔ اب
صرف انہیں ہلاک کرنا باقی رہ گیا ہے لیکن میں نے تمہیں اس لئے
کال کیا ہے کہ کیا تم انہیں لازماً ہلاک کرانا چاہتے ہو یا اس کی بجائے
یہ دونوں واپس چلے جائیں اور آئندہ پھر کبھی سٹارگ کے خلاف
نہ کرنے کا وعدہ کر لیں تو کیا انہیں زندہ واپس جانے دیا
جائے"...... آسکر نے کہا۔

"کیوں۔ تم انہیں ہلاک کیوں نہیں کرنا چاہتے۔ کیا وجہ ہے"۔
دوسری طرف سے جیفرے کارٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔

"کرنل فریدی نے مجھ پر احسان کیا ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ
اس کی زندگی بخش کر اس کا احسان اتار دوں۔ لیکن یہ تم پر
ہے کیونکہ تمہاری وجہ سے ہمیں ہائر کیا گیا ہے۔ اگر تم کہو تو
انہیں گولی مار کر ان کی لاشیں تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔
جیسے تم کہو"...... آسکر نے کہا۔

"کرنل فریدی اور عمران دونوں مسلمان ہیں اور کوئی بھی
مسلمان یہودیوں کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ بے بس ہو گئے ہیں
تو پھر انہیں کوئی موقع مت دو۔ انہیں بلاتوقف گولی مار دو۔ یہ
ہمارا یہودی دنیا پر بہت بڑا احسان ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ انہیں
موقع نہ دینا ورنہ یہ لوگ ایک لمحے میں سچوئیشن تبدیل کر لیتے

ہیں"...... جیفرے کارٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مطلب ہے کہ تم ان کی موت چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"...... آسکر نے جواب دیا۔

" میں ہی نہیں پوری دنیا کے یہودی ان کی موت چاہتے ہیں"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ان کی لاشیں کہاں بھجواؤں"...... آسکر نے کہا۔

" مجھے اطلاع کر دینا۔ میرے آدمی ان کی لاشیں تم سے وصول کر لیں گے"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں اطلاع کر دوں گا"...... آسکر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے مشین آف کر دی اور پھر اٹھ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" مجبوری ہے کرنل فریدی۔ میں نے تو تمہیں زندگی بچانے کا موقع دیا تھا لیکن تمہاری تقدیر میں نہ تھا اس لئے تم بھاگنے کی بجائے الٹا مجھ پر چڑھ دوڑے۔ اب بھگتو"...... آسکر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر گیا۔ اب اس کا رخ اس تہہ خانے کی طرف تھا جہاں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بے حس و حرکت راڈز میں جکڑے ہوئے موت کے منتظر تھے۔

ڈیری ہوٹل مینجر گراہم کے آفس میں موجود تھی۔ گراہم کے بارے میں اسے معلوم تھا کہ گراہم ولنگٹن میں بڑے بڑے ہوٹلوں کا مینجر رہا تھا اور اس لحاظ سے ڈیری کا اس سے کافی قریبی تعلق رہا تھا۔ وہ ڈیری کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ ایکریمین ایجنسی میں کام کرتی ہے۔ گراہم نے یہاں نوادا میں اپنا ہوٹل کھولا تھا اور وہ خود ہی اس کا مینجر بھی تھا اس لئے جب کاؤنٹر سے اسے گراہم کے بارے میں معلوم ہوا تو وہ سیدھی گراہم کے آفس میں پہنچ گئی اور گراہم بھی اسے یہاں دیکھ کر بے حد حیران ہوا تھا لیکن جب ڈیری نے اسے بتایا کہ وہ سرکاری مشن پر ہے تو گراہم نے اسے ہر طرح کی مدد کرنے کا یقین دلایا۔ ڈیری کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ پہلے کبھی عمران سے نہ ملی تھی اور جو فائل اس نے عمران کے بارے میں پڑھی تھی اس میں اس کا کوئی فوٹو بھی موجود نہیں تھا اور اسے معلوم تھا کہ

عمران کے ساتھ اس کے ساتھی بھی ہیں۔ عمران سمیت چار مرد تھے اور دو عورتوں پر مشتمل یہ گروپ تھا اس لئے وہ ان چار مردوں میں سے عمران کو علیحدہ سے شناخت کرنا چاہتی تھی۔ اس نے گراہم کے ذریعے کاؤنٹر سے معلومات کرا لی تھیں اور ان معلومات کے مطابق گراہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ریزرو کمرے بتا کر ان کے کاغذات منگوا کر اسے دکھائے جو کاؤنٹر پر جمع کئے گئے تھے۔ ان چاروں کے نام مائیکل، مارشل، رابرٹ اور ماسنز تھے اور ان کی تصویریں بھی کاغذات کے ساتھ موجود تھیں لیکن ظاہر ہے یہ تصویریں بھی میک اپ میں تھیں اس لئے تصویریں دیکھنے کے باوجود یہ اندازہ نہ لگا سکتی تھی کہ ان چاروں میں سے کون عمران ہے۔

"کیا تم ان لوگوں کو ان کے کمروں سے نکال کر ہال میں بلوا سکتے ہو"...... اچانک ایک خیال کے تحت ڈیری نے گراہم سے کہا۔

"زبردستی تو ایسا نہیں کیا جا سکتا میڈم۔ البتہ ہمارے سپیشل ہال میں ایک خصوصی فنکشن علاقائی رقصوں کے سلسلے میں ہونے والا ہے اگر آپ کہیں تو انہیں میں وہاں آنے کی خصوصی دعوت دے دوں"...... گراہم نے کہا۔

"ہاں۔ چلو ایسا کر لو"...... ڈیری نے کہا تو گراہم نے روم فون آپریٹر کو باری باری عمران اور اس کے ساتھیوں کے کمروں میں فون ملانے کا حکم دیا لیکن فون آپریٹر نے بتایا کہ پانچ کمرے خالی ہیں

وہاں سے کوئی فون اٹنڈ نہیں کر رہا۔

"ٹھیک ہے۔ چھٹے میں کال کرو"...... گراہم نے کہا تو چھٹے کمرے میں کال اٹنڈ کر لی گئی۔ کال اٹنڈ کرنے والا مائیکل تھا اور گراہم نے اسے مینجر کے طور پر فنکشن اٹنڈ کرنے کی دعوت دے دی اور مائیکل نے اسے قبول بھی کر لیا۔

"ایک آدمی کمرے میں ہے باقی تو شاید باہر چلے گئے ہیں"۔ گراہم نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں وہ سب اس مائیکل کے کمرے میں موجود ہیں۔ میں نے کاؤنٹر گرل کے ذریعے معلوم کر لیا تھا"...... ڈیری نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ سب ہال میں آ جائیں گے"۔ گراہم نے کہا تو ڈیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ مائیکل ہی عمران ہے چونکہ وہ اس گروپ کا لیڈر ہے اس لئے وہ لوگ اس کے پاس موجود ہیں"۔ کچھ دیر بعد ڈیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ عمران کا نام کس لے لیا ہے۔ کیا یہ وہی پاکیشیائی عمران ہے یا کوئی اور عمران"...... گراہم نے کہا تو ڈیری بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تم پاکیشیائی علی عمران کو جانتے ہو۔ کیسے"...... ڈیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں میڈم۔ وہ انتہائی شگفتہ مزاج کے آدمی ہیں۔ میں چونکہ ولنگٹن کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں کام کر چکا ہوں اس لئے اکثر ان سے ملاقات ہو جاتی تھی۔ ویسے پہلی بار میں خصوصی طور پر ان سے جا کر ملا تھا کیونکہ وہاں ولنگٹن میں میرا ایک دوست راجر ان کا بہترین دوست رہا ہے۔ وہ ان کی اس قدر تعریف کرتا تھا کہ مجھے ان سے ملاقات کا شوق ہو گیا اور پھر راجر نے مجھے ان سے ملوا دیا تھا۔ کیا وہ یہاں موجود ہیں۔ یہاں میرے ہوٹل میں"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم اسے قدوقامت سے پہچان لو گے۔ یہ کاغذات دیکھو۔ یہ مائیکل ہے۔ دیکھو کیا یہی عمران ہے"...... ڈیری نے کہا۔ گراہم نے کاغذ اٹھا کر اسے غور سے دیکھا۔

"یس میڈم۔ یہی عمران ہے۔ قدوقامت سے وہی لگتا ہے۔ ویسے اگر آپ نہ بتاتیں تو میں انہیں کسی صورت بھی نہ پہچان سکتا تھا"...... گراہم نے کہا۔

"اوکے۔ تو اب سنو۔ اس بار عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں ایکریمیا کی ایک دفاعی لیبارٹری تباہ کرنے کے مشن پر آیا ہے اور میں اس کے خلاف کام کر رہی ہوں اس لئے تم نے نہ اسے میرے بارے میں کوئی اطلاع دینی ہے اور نہ اس سے ملاقات کرنی ہے"...... ڈیری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ میں سمجھتا ہوں میڈم۔ لیکن ایک گزارش ہے کہ

آپ میرے ہوٹل میں ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں کیونکہ اس طرح میرا ہوٹل بدنام ہو جائے گا۔ وہ لوگ سیاحوں کے روپ میں ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"میں نے ان کے خلاف فوری طور پر کوئی کارروائی نہیں کرنی بلکہ میں تو ابھی اس سے دوستی کروں گی۔ اس سے معلومات حاصل کروں گی۔ پھر ضرورت پڑی تو کارروائی ہو گی لیکن وعدہ رہا کہ یہاں ایسا نہیں ہو گا"...... ڈیری نے کہا تو گراہم نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"اوکے۔ اب تم سب کچھ بھول جاؤ اور کاغذات بھی واپس بھجوا دو۔ میں فنکشن ہال میں جا رہی ہوں"...... ڈیری نے اٹھتے ہوئے کہا تو گراہم بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیری نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر اس کے تعاون کا شکریہ ادا کر کے وہ اس کے آفس سے باہر آ گئی۔ اب اس کا رخ فنکشن ہال کی طرف تھا۔ پھر وہ فنکشن ہال میں داخل ہوئی تو وہاں ابھی لوگوں کی زیادہ تعداد موجود نہ تھی لیکن وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ عمران کے گروپ میں شامل دو عورتیں اور دو مرد ہال کے ایک کونے میں میز کے گرد موجود تھے۔ چونکہ وہ ان کی تصویریں کاغذات پر دیکھ چکی تھی اس لئے وہ انہیں آسانی سے پہچان گئی تھی لیکن عمران غائب تھا اور اس کے گروپ کا ایک اور ساتھی بھی جس کا نام کاغذات میں رابرٹ بتایا گیا تھا۔ ڈیری ایک طرف بیٹھ گئی۔ ان لوگوں کو دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ عمران لازماً یہاں آئے گا لیکن ابھی وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے مل

کر کیا کرے گی اور کیا بات کرے گی جب اسے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں تو پھر ان کا خاتمہ ہو جانا چاہئے۔ انہیں مزید ڈھیل دینے کا کیا فائدہ۔ وہ بیٹھی کافی دیر تک یہی باتیں سوچ رہی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔

یہ وہ آدمی تھا جس کا نام رابرٹ تھا۔ وہ سیدھا اس میز کی طرف گیا جہاں پہلے سے عمران کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور پھر اس نے وہاں بیٹھ کر باتیں کرنا شروع کر دیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ آدمی اور پہلے سے بیٹھے ہوئے عمران کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ ایک طرف علیحدہ میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ ڈیری خاموش بیٹھی شراب پیتی رہی کہ اچانک اس نے مائیکل کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے علی عمران۔ دنیا کا شاطر ترین ایجنٹ"۔ ڈیری نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ مائیکل نے چند لمحے دروازے میں ہی رک کر ہال کا جائزہ لیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈیری کے قریب ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا تو ڈیری بے اختیار مسکرا دی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ لوگ اکٹھے اس لئے نہیں بیٹھ رہے کہ اس طرح انہیں پہچانا نہ جا سکے۔ مائیکل نے بیٹھتے ہی ویٹر کو بلا کر ہاٹ کافی لانے کے لئے کہا تو ڈیری اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس مائیکل سے مل کر چلی جائے گی اور پھر جیسے ہی یہ لوگ اس

ہوٹل سے باہر آئیں گے ان سب پر ہر طرف سے فائر کھول دیا جائے گا۔ اس طرح اس کا مشن بھی مکمل ہو جائے گا اور وہ اس عمران سے بھی مل لے گی۔

کرنل فریدی کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں وہ منظر گھوم گیا جب وہ کیپٹن حمید کے ساتھ میک اپ میں رائل کالونی کی اس کوٹھی میں عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوا تھا جہاں سے آسکر نے اسے کال کیا تھا لیکن راہداری میں داخل ہوتے ہی راہداری کی چھت سے سرخ شعاع سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ اس کا نچلا جسم مکمل طور پر بے حس ہے لیکن اس کے باوجود اس کے پورے جسم کے گرد فولادی راڈز موجود تھے۔ ساتھ ہی اس طرح کی کرسی پر کیپٹن حمید بھی موجود تھا۔ اس کے جسم کے گرد بھی ایسے ہی فولادی راڈز تھے البتہ اس کا سر اس طرح حرکت کر رہا تھا جیسے وہ ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا ہو۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں"...... اچانک کیپٹن حمید کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم آسکر کی قید میں ہیں۔ ہمیں باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے"...... کرنل فریدی نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید نے چونک کر کرنل فریدی کی طرف دیکھا۔

"میرا جسم بے حس و حرکت ہے۔ یہ سب کیا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"آسکر ہم سے خواہ مخواہ خوفزدہ ہو رہا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اندر آنے والے کو وہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ آسکر ہی تھا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

"آپ نے یقیناً مجھے پہچان لیا ہو گا کرنل فریدی"...... آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ مشین گن بردار نوجوان اس کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔

"ہاں۔ تم آسکر ہو۔ ایکریمین ایجنسی میں کام کرتے ہو اور تم نے مجھے فون کر کے واپس جانے کا کہا تھا"...... کرنل فریدی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ میرے ہاتھوں ہلاک ہوں۔ میں نے آپ کو ایک گھنٹے کی مہلت بھی دی تھی لیکن آپ

نے اس مہلت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ مجھے ختم کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے۔ آپ کا کیا خیال تھا کہ میں آپ کی طرف سے غافل رہوں گا"...... آسکر نے کہا۔

"میں تو تم سے مزید بات چیت کرنے آ رہا تھا۔ تم نے نجانے کیا سمجھ لیا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"نہیں کرنل صاحب۔ بات چیت کرنے والے میک اپ کر کے عقبی طرف سے دیوار پھاند کر نہیں آتے۔ اگر آپ نے بات کرنی ہوتی تو آپ سامنے کے رخ سے آتے"...... آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا تھا کہ تم سے اکیلے میں بات ہو۔ تمہارے ساتھیوں کے سامنے نہیں۔ بہرحال چھوڑو اس بات کو۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے جیفرے کارٹر سے بات کی ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ وہ آپ کی واپسی کی بات مان جائے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا ہے۔ وہ آپ کی موت چاہتا ہے اور چونکہ اس کا خیال ہے کہ اسرائیلی حکومت نے مجھے ہائر کیا ہے اس لئے مجھے اس کی بات ماننا پڑے گی۔ اب آپ کی موت یقینی ہو چکی ہے"۔ آسکر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی۔ لیکن اگر تمہیں مجھ سے کوئی فوری خطرہ درپیش نہ ہو تو مجھے بتا دو کہ سٹارگ

کے ہیڈ کوارٹر کی کیا تفصیل ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کرنل صاحب۔ آپ جس حالت میں ہیں آپ میری اجازت کے بغیر انگلی بھی نہیں ہلا سکتے اس لئے مجھے آپ سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ جہاں تک سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے تو مجھے اس بارے میں واقعی کچھ معلوم نہیں ہے اس لئے کہ مجھے یہاں صرف آپ کے خاتمے کا مشن دے کر بھیجا گیا ہے اور وہ میں مکمل کر کے واپس چلا جاؤں گا مجھے نہ سٹارگ سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ اس کے ہیڈ کوارٹر سے"۔ آسکر نے جواب دیا۔

"چلو یہ تو بتا سکتے ہو کہ جیفرے کارٹر اس وقت کہاں ہے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو ایک فون نمبر دیا گیا تھا جس پر اس سے رابطہ ہو سکتا تھا اور اس نمبر پر ہی میری اس سے بات ہوئی ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہی فون نمبر بتا دو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کیا کریں گے فون نمبر معلوم کر کے۔ چند لمحوں بعد تو آپ مردہ ہو چکے ہوں گے"...... آسکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی۔ شاید مجھے اس کا شکریہ ادا کرنا پڑے کہ اس کی وجہ سے میں تمہارے ہاتھوں شہید ہو جاؤں اور مجھے اس شہادت کے بدلے جنت مل جائے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا

تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔

"بس ایک آخری کام کرو کہ میرے سامنے اس فون نمبر پر اس سے رابطہ کر کے کنفرم کرا دو کہ وہ اس نمبر پر موجود ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اچھا۔ آپ کی یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں"۔ آسکر نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو گیا۔

"جوڈی کارڈلیس فون یہاں لے آؤ"۔۔۔ اس نے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم آخر اس قدر کیوں خوفزدہ تھے کہ ہمارے جسم بے حس ہونے کے باوجود ہمیں راڈز میں جکڑ دیا گیا ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے یہ کام کسی خوف کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ اس لئے کیا ہے کہ آپ کو مرتے وقت زیادہ تکلیف نہ ہو"۔۔۔ آسکر نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بے حد شکریہ آسکر۔ تمہیں واقعی مجھ سے بے حد ہمدردی ہے۔ اور اس ہمدردی میں صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ اگر تم اس مشن کو چھوڑ کر واپس چلے جانے کا وعدہ کرو تو تمہاری زندگی بچ سکتی ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو آسکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت شکریہ کرنل فریدی۔ لیکن آسکر نے آج تک ناکامی کا منہ نہیں دیکھا"۔۔۔ آسکر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور جوڈی ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔

"یہ لیجئے باس"۔۔۔ جوڈی نے فون پیس آسکر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو آسکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس سے فون پیس لے لیا اور پھر اٹھ کر وہ کرنل فریدی کے قریب آ گیا۔

"یہ دیکھیں۔ میں آپ کے سامنے نمبر پریس کر رہا ہوں تاکہ آپ چیک کر سکیں کہ میں وہی نمبر پریس کر رہا ہوں جو میں نے بتائے ہیں"۔۔۔ آسکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"سٹف بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نوادا سے آسکر بول رہا ہوں۔ جیفرے کارٹر سے بات کراؤ"۔۔۔ آسکر نے دوبارہ کرسی پر جا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ کرنل فریدی نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر دیا لیکن چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ آسکر اس دوران فون کی طرف متوجہ رہا تھا اس لئے شاید اسے معلوم ہی نہ ہو سکا تھا

کہ کرنل فریدی نے چند لمحوں کے لئے آنکھیں بند کی ہیں یا نہیں۔ وہ جیفرے کارٹر کو بتا رہا تھا کہ اس نے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے اب ان کی لاشیں اٹھانے کے لئے وہ آدمی بھیج دے۔

" تم ان لاشوں کی وہیں چھوڑ کر چلے جاؤ۔ میرے آدمی وہاں سے پک کر لیں گے"...... جیفرے کارٹر کی آواز سنائی دی لیکن اسی لمحے کرنل فریدی کو اپنے جسم میں حرکت کا احساس ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے نروس سسٹم کو ذہنی طور پر حکم دیا تھا اور اس پر عمل شروع ہو چکا تھا۔ کرنل فریدی بڑی سخت محنت کر کے اور انتہائی طویل ذہنی مشقوں کے بعد اس بات پر قادر ہوا تھا کہ اس کا ذہن نہ صرف اس کے کنٹرول میں تھا بلکہ اس کے ذہنی احکامات پر اس کے جسم کے حساس مرکز عمل بھی کرتے تھے اور چونکہ کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ وہ اپنے جسم میں حرکت اس طرح پیدا کر لے گا اس لئے وہ مطمئن تھا۔ البتہ اب مسئلہ تھا راڈز کا۔ لیکن کرنل فریدی پہلے ہی ان کا جائزہ لے چکا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ جس لمحے وہ چاہے ان راڈز کو ہٹا سکتا ہے کیونکہ یہ راڈز تعداد میں جس قدر زیادہ تھے ان کا سسٹم بھی اس قدر آسان تھا۔ ان کا آپریٹنگ سسٹم کرسی کے ایک پائے کے ساتھ منسلک تار سے تھا۔ اگر اس تار کو توڑ دیا جائے تو یہ سسٹم ختم ہو سکتا تھا اس نے جیسے ہی اس کے جسم نے حرکت کی اس نے غیر محسوس طریقے سے

اپنا پیر پیچھے ہٹایا اور بوٹ کی نوک کو تار میں پھنسا دیا۔ اب صرف ایک معمولی سے جھٹکے سے یہ راڈز غائب ہو سکتے تھے۔

" اب آپ کی آخری خواہش بھی پوری ہو گئی ہے کرنل فریدی۔ اب کیا خیال ہے۔ میں اپنا مشن مکمل کر لوں"...... آسکر نے فون پیس آف کر کے اسے ایک طرف پڑی خالی کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔ وہ اب کرنل فریدی کی طرف متوجہ تھا جبکہ جوڈی جو کرسی کے ساتھ کھڑا تھا اس نے مشین گن کاندھے سے اتار کر نہ صرف ہاتھ میں لے لی تھی بلکہ وہ اسے اس انداز میں چیک کرنے میں مصروف ہو گیا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ عین آخری لمحات میں وہ جواب نہ دے جائے اس لئے اسے بھی کرنل فریدی کی پوزیشن کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا تھا۔ البتہ وہ مشین گن ہاتھوں میں پکڑے اس طرح کھڑا تھا جیسے آسکر کا حکم ملتے ہی فائر کھول دے گا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں آسکر کہ مشن چھوڑ کر واپس چلے جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ہاتھوں مارے جاؤ"...... کرنل فریدی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جوڈی"...... آسکر نے کہا۔

" یس باس"...... جوڈی نے چونک کر مڑتے ہوئے کہا۔

" میں باہر جا رہا ہوں۔ تم میرے جانے کے بعد ان دونوں کو ہلاک کر دینا"...... آسکر نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" یس باس"...... جوڈی نے انتہائی مستعدانہ لہجے میں کہا۔

"میں یہی کر سکتا ہوں کرنل فریدی کہ میں تمہیں اور کیپٹن حمید کو اپنے ہاتھوں ہلاک نہ کروں لیکن مشن تو بہر حال مکمل ہونا ہی ہے اس لئے اب ہمیشہ کے لئے گڈ بائی"...... آسکر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوڈی بڑے مستعدانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"نہیں اب کوئی فائدہ نہیں ہے"...... اچانک کرنل فریدی نے اونچی آواز میں کہا تو جوڈی اس طرح مڑا جیسے وہ یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ آسکر نے ایسا کیا کیا ہے کہ جس کی وجہ سے کرنل فریدی نے اس کے عقب میں دیکھتے ہوئے یہ فقرہ کہا ہے۔ اسی لمحے کرنل فریدی کی ٹانگ حرکت میں آئی اور کڑک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو گئے۔ پھر جیسے بجلی لپکتی ہے اس طرح کرنل فریدی کا جسم حرکت میں آیا اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں جوڈی چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور دروازہ کھول کر باہر جاتے ہوئے آسکر سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے گیند اچھل کر دیوار سے ٹکراتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ تہہ خانہ جوڈی اور آسکر دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کرنل فریدی نے برق رفتاری سے نہ صرف جوڈی کو اچھال دیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ہی مشین گن بھی جھپٹ لی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں ٹکرا کر دوبارہ اٹھتے کرنل فریدی نے مشین گن سیدھی کی اور پھر گولیوں کی بارش نے ان دونوں کو اٹھ کر کھڑے ہونے کی بھی مہلت نہ دی۔ چند لمحوں تک

تڑپنے کے بعد وہ دونوں ساکت ہو گئے تو کرنل فریدی تیزی سے ان کی لاشوں کو پھلانگتا ہوا باہر آ گیا۔ سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ دو دو سیڑھیاں اکٹھی پھلانگتا ہوا اوپر پہنچ گیا اور پھر ایک کمرے میں موجود تین آدمی بھی فائرنگ کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد کرنل فریدی نے اس پوری کوٹھی کو چیک کر لیا لیکن ان کے علاوہ وہاں کوئی اور آدمی نہ تھا اور پھر کرنل فریدی واپس اس تہہ خانے میں آ گیا۔

"آپ نے ذہنی مشقوں سے کام لیا ہو گا۔ ویسے بظاہر تو آپ نے جادوگری کی ہے"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں کہ تم بھی ایسی مشقیں کیا کرو۔ لیکن تمہیں سوائے گپیں مارنے کے اور کسی کام میں دلچسپی نہیں ہے"۔ کرنل فریدی نے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سوئچ بورڈ پر ایک بٹن پریس کیا تو کیپٹن حمید کے جسم کے گرد موجود راڈز بھی غائب ہو گئے۔ کرنل فریدی نے کمرے کی دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس میں سے وہ سرنج اٹھا لی جس میں زرد رنگ کا محلول تقریباً آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک نظر اس سرنج کو غور سے دیکھا اور پھر مڑ کر وہ کیپٹن حمید کی طرف بڑھا۔ اس نے سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور سوئی کیپٹن حمید کے بازو میں اتار کر اس نے سرنج میں موجود تمام محلول اس کے بازو میں انجیکٹ کر دیا اور پھر خالی سرنج وہ ایک طرف پڑی ہوئی باسکٹ میں پھینک

کر کیپٹن حمید کی طرف مڑ گیا۔

"جیفرے کارٹر کے آدمی ہماری لاشیں اٹھانے آرہے ہیں اس سے
میں باہر جارہا ہوں۔ تم جب پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ تو احتیاط سے
باہر آجانا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں
ہلا دیا اور پھر کرنل فریدی مشین گن اٹھائے دروازے کی طرف
گیا اور باہر برآمدے میں آکر کھڑا ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ آنے
والے لازماً کوئی ویگن وغیرہ لے کر آئیں گے تاکہ دو لاشیں لے جا
سکیں کیونکہ کار میں دو لاشیں نہ لے جائی جا سکتی تھیں اور پھر تھوڑی
دیر بعد کیپٹن حمید بھی باہر آگیا۔

"تم وہاں پھاٹک کے پاس رکو۔ کال بیل ہونے پر تم نے
پھاٹک کھول دینا ہے۔ البتہ کوئی ہتھیار لے لو"...... کرنل فریدی
نے کہا۔

"میں نے لے لیا ہے اس جوڑی کی جیب میں سائیلنسر لگا مشین
پسٹل تھا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"اوہ۔ وہ مجھے دے دو۔ اس مشین گن سے وہ بہتر ہے۔ تم جا کر
دوسرے آدمیوں کی تلاشی لو۔ ان کے پاس بھی یقیناً ایسے ہی مشین
پسٹل ہوں گے"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کیپٹن حمید کی طرف بڑھا دی۔

"اسے اندر رکھ دینا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید
نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر کرنل فریدی کو دے

دیا اور مشین گن لئے وہ مڑا اور اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس
آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"ہم نے ایک آدمی کو زندہ پکڑنا ہے"...... کرنل فریدی نے
کہا۔

"لیکن یہ خاصی گنجان آبادی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے والوں کی
چیخیں سن کر کوئی پولیس کو فون کر دے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"کوشش تو یہی ہو گی کہ ان کی چیخیں نہ نکلیں"...... کرنل
فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیرونی پھاٹک کی
طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ پھاٹک کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کال بیل بجنے
کی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کو اشارہ کیا اور خود
وہ ایک چوکور ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ کیپٹن حمید نے پھاٹک کھول
دیا اور خود وہ ایک پٹ کی آڑ میں ہو گیا۔ باہر واقعی ایک بڑی ویگن
موجود تھی جو پھاٹک کھلتے ہی تیزی سے اندر آئی اور آگے بڑھ کر
سیدھی برآمدے کے قریب بڑے سے پورچ میں آکر رک گئی۔ کرنل
فریدی نے دیکھا کہ ویگن میں دو افراد تھے۔ ویگن رکتے ہی وہ دونوں
نیچے اترے ہی تھے کہ کرنل فریدی نے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی
آوازوں کے ساتھ ہی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف سے اترنے والا آدمی
بغیر کوئی چیخ مارے اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ گولیوں نے
اس کی کھوپڑی اڑا دی تھی اس لئے وہ چیخ ہی نہ سکا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے اترنے والے آدمی

نے چونک کر مڑتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کرنل فریدی نے اچھل کر اس کے سر پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے مارا تو وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ کرنل فریدی کی لات گھومی اور کنپٹی پر ضرب کھا کر وہ اٹھتا ہوا آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس دوران کیپٹن حمید بھی پھاٹک بند کر کے پورچ تک پہنچ گیا تھا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی راڈز والی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا جبکہ کیپٹن حمید کو کرنل فریدی نے باہر نگرانی کے لئے بھیج دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل فریدی نے اس بے ہوش آدمی کے چہرے پر یکے بعد دیگرے دو تھپڑ جڑ دیئے اور دوسرے ہی تھپڑ پر وہ آدمی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... کرنل فریدی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈیوڈ۔ میرا نام ڈیوڈ ہے۔ تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ کیا ہے۔ وہ لاشیں کہاں ہیں"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیفرے کارٹر کی طرف سے یہاں سے دو لاشیں لینے آئے تھے۔ بولو۔ کہاں پہنچائی تھی تم نے لاشیں"...... کرنل فریدی نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔ کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن کے درمیان انگوٹھا رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبا دیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی حالت بے حد بگڑ گئی۔

"بولو۔ کہاں پہنچائی تھی تم نے لاشیں۔ بولو"...... کرنل فریدی نے انگوٹھے کا دباؤ کم کرتے ہوئے اسی طرح غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"وڈلینڈ۔ وڈلینڈ میں"...... ڈیوڈ نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ وڈلینڈ نوادا کے شمال کی طرف ایک نواحی شہر ہے۔

"وڈلینڈ میں کہاں"...... کرنل فریدی نے ہلکا سا دباؤ دے کر پھر دباؤ ختم کرتے ہوئے کہا۔

"کنگ ہاؤس۔ فیری روڈ پر جہاں چیف موجود ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تم یہاں نوادا سے آئے ہو"...... کرنل فریدی نے ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ڈیوڈ نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے جیب سے

سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی ڈیوڈ کے حلق سے ایک ہی چیخ نکل سکی اور وہ راڈز کے اندر ہی تڑپتے ہوئے ساکت ہو گیا تو کرنل فریدی نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیپٹن حمید کے ساتھ اسی ویگن میں سوار رائل کالونی سے نکل کر لینڈ کی طرف جانے والی سڑک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اب وہ جیفرے کارٹر پر ہاتھ ڈال کر اس سے سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لے گا۔

"عمران اور اس کے ساتھی بھی نوادا پہنچ چکے ہوں گے"۔ اچانک کیپٹن حمید نے پوچھا۔ وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر کرنل فریدی خود تھا۔

"وہ کاگٹ میں ہوں گے۔ یہاں نوادا میں ان کے آنے کا تو کوئی پروگرام نہیں تھا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر بہرحال کاگٹ میں ہی ہے اور وہ عمران بے حد شاطر آدمی ہے۔ اگر اس نے معلومات حاصل کر لیں تو پھر وہ ہم سے پہلے کام کر لے گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم شاید پہلی بار اس کی تعریف کر رہے ہو ورنہ پہلے تو تم ہمیشہ اسے احمق ہی کہتے تھے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے شاطر کہا ہے۔ ذہین نہیں کہا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ زیادہ ذہین آدمی کو ہی شاطر کہا جاتا ہے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ اس سے بھی بڑے شاطر کہلوا سکتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہ تو کہنے والے پر منحصر ہے کیونکہ وہ اپنی سطح کے مطابق ہی کسی کو ذہین اور کسی کو شاطر کہہ سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ میں احمق ہوں اس لئے اسے شاطر کہہ رہا ہوں"...... کیپٹن حمید نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ وہ کرنل فریدی کی بات سمجھ گیا تھا۔

"میں نے تو اسے شاطر نہیں کہا۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ اتنی آسانی سے وہ مشن مکمل نہیں کر سکے گا۔ اسرائیل نے اگر آسکر کو یہاں ہمارے خلاف ہائر کیا ہے تو لامحالہ کاگٹ میں اس نے عمران کے لئے بھی کسی کو ہائر کیا ہو گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو انہیں پہلے سے معلوم تھا کہ ہم یہاں آئیں گے اور عمران کاگٹ پہنچے گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں۔ آسکر کی یہاں پہلے سے موجودگی اس بات کی دلیل ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا اور اس بار کیپٹن حمید نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

عمران جیسے ہی فنکشن ہال میں داخل ہوا تو چند لمحے دروازے پر
رک کر ہی وہ ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ ہال میں کم تعداد میں افراد موجود
تھے۔ اس کے ساتھی دو گروپوں کی صورت میں ایک کونے میں بیٹھے
تھے اور پھر اس کی نظریں ڈیری پر پڑ گئیں۔ چونکہ اس کا حلیہ وہ پہلے
سے معلوم کر چکا تھا اس لئے وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ ڈیری
اکیلی بیٹھی ہوئی تھی عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور پھر ڈیری کے
قریب ایک خالی میز پر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی آنکھیں بند
کر لیں اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ بہت
تھک گیا ہو اور اب یہاں آرام کرنے کے لئے آیا ہو۔ البتہ نیم وا
آنکھوں سے اس نے جب ڈیری کو اٹھ کر اپنی طرف آتے دیکھا تو اس
نے آنکھیں مکمل طور پر بند کر لیں۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں" اس کے کانوں میں انتہائی

مترنم اور سریلی آواز پڑی۔

"ہاٹ کافی لے آؤ۔ اوہ سوری۔ کولڈ کافی لے آؤ۔ اس قدر مترنم اور سریلی آواز والی ویٹرس کے ہاتھ سے ہاٹ کافی پینے کے بعد تو میرا دل ہی جل کر راکھ ہو جائے گا اور اگر دل ہی جل گیا تو پھر باقی کیا رہ جائے گا۔ راکھ کا ڈھیر جو ہوا سے اڑ جاتا ہے اس لئے تم بس کولڈ کافی ہی لے آؤ"..... عمران نے آنکھیں بند کئے کئے پوری روانی سے بولتے ہوئے کہا۔

"میں ویٹرس نہیں ہوں۔ میں تو یہاں بیٹھنے کی اجازت مانگ رہی ہوں"..... وہی مترنم اور سریلی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ مس۔ سوری۔ ویری سوری۔ بب۔ بیٹھیں۔ میں تو سمجھا تھا کہ ویٹرس آرڈر طلب کر رہی ہے۔ آئی ایم سوری۔ آپ تو پرنسز ہیں اور یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ پرنسز مجھ سے اجازت مانگ رہی ہے۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں خوش قسمتی"..... عمران نے آنکھیں کھولتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی بوکھلاہٹ اور شرمندگی کے تاثرات بیک وقت موجود تھے۔

"تعریف کا شکریہ۔ میرا نام ڈیری ہے"..... ڈیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ڈیری۔ اوہ۔ تو ایسی ہوتی ہے ڈیری۔ حیرت ہے۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا۔ حیرت ہے۔ انتہائی حیرت ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے وہ دنیا کا کوئی حیرت انگیز عجوبہ دیکھ رہا ہو۔

"کس بات پر حیرت ہے آپ کو۔ اور آپ کی اس بات کا کیا مطلب ہے ڈیری ایسی ہوتی ہے"...... ڈیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ میں اب کیا کہوں۔ وہ دراصل ایک ہفتہ پہلے جب میں ولنگٹن میں تھا تو میرا ایک دوست مجھے ایک ڈاگ ہاؤس میں لے گیا۔ وہاں ایک انتہائی خوبصورت۔ بڑا خوش شکل اور انتہائی قوی ہیکل لیکن انتہائی تابعدار قسم کا کتا موجود تھا اور اس کا نام تھا ڈیری مین۔ میں یہ نام سن کر بے حد حیران ہوا کہ کسی کتے کا نام کیسے مین ہو سکتا ہے۔ مین تو مرد کو کہتے ہیں۔ میں نے اس پر احتجاج کیا کہ یہ نام غلط ہے لیکن میری کسی نے نہ سنی اور مجبوراً مجھے اس ڈاگ ہاؤس سے واک آؤٹ کرنا پڑا۔ لیکن اب آپ کو دیکھ کر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ نام درست تھا لیکن وہ دراصل کتا بنا ہوا تھا اب آپ دیکھیں اس دنیا میں بڑے بڑے جادوگر موجود ہیں جو انسان کو کتا بنا سکتے ہیں لیکن آپ کے والد صاحب سے آخر کیا غلطی ہو گئی تھی کہ انہیں کتا بننا پڑا"...... عمران کی زبان اس قدر تیزی سے رواں ہوئی کہ فل سٹاپ ہی نہیں آ رہا تھا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تم میرے والد کو کتا کہہ رہے ہو نانسنس"...... ڈیری کا غصے کے مارے چہرہ ہی بگڑ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بالکل ایسا ہی چہرہ تھا اس ڈیری مین کا اور آپ اگر بیٹی ہیں تو پھر اس میں غصے والی کون سی بات ہے اب تو میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ مین ہی تھا لیکن کتا بنا دیا گیا۔ مم۔ میں تو آپ سے صرف اس کا قصور پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم انتہائی گھٹیا اور کمینے آدمی ہو۔ میں تم سے نمٹ لوں گی"۔ ڈیری نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے اور بگڑ گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر غصہ۔ ارے۔ بیٹھیں بیٹھیں۔ چلو میں نے مان لیا کہ کتے کا نام ڈیری مین ہو سکتا ہے اور وہ اصل کتا تھا اور آپ کا نام ڈیری ہے تو پھر مطلب نکلتا ہے کہ آپ ڈیری وومین ہیں۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ ڈیری مین کی بہن یا بیٹی۔ اس میں اس قدر غصے کی کیا ضرورت ہے۔ چلیں آپ اپنا نام بدل لیں۔ بس اب تو آپ خوش ہیں۔ بیٹھیں۔ میں آپ کو دودھ پلواتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر ویٹر چیخنا شروع کر دیا۔

"یس سر"...... قریب کھڑے ہوئے ویٹر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"دودھ کا پیالہ اور کچا گوشت لے آؤ۔ جلدی کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بھوک کی شدت سے ڈیری دومین انسانوں کو ہی کاٹنا شروع کر دے۔ جاؤ"...... عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں ویٹر سے کہا۔

"دودھ کا پیالہ اور کچا گوشت۔ مم۔ مم۔ مگر جناب"...... ویٹر عمران کے اس آرڈر پر اس سے بھی زیادہ بوکھلا گیا تھا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ نانسنس"...... ڈیری نے یکلخت انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ارے۔ ارے۔ بچاؤ۔ بچاؤ"...... عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے ہوئے ویٹر کو کھینچ کر اپنے سامنے کرتے ہوئے چیخ کر کہنا شروع کر دیا تو ہال میں جیسے بھگدڑ سی مچ گئی۔ چار آدمی دوڑتے ہوئے ڈیری کی طرف بڑھے۔

"میڈم۔ میڈم۔ پلیز"...... ان میں سے ایک آدمی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس کے الفاظ مؤدبانہ ہی تھے۔

"یہ۔ یہ ناقابل معافی ہے۔ میں اس ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دوں گی۔ یہ۔ یہ"...... ڈیری کا غصہ اب اپنے پورے عروج پر پہنچ گیا تھا لیکن اسی لمحے عمران نے یکلخت ویٹر کو ایک طرف دھکیلا اور دوسرے لمحے اس نے اس قدر تیزی سے ڈیری کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل جھپٹ لیا کہ چند لمحوں تک ڈیری کو بھی احساس نہ ہو سکا

کہ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل چکا ہے کیونکہ اس کا ہاتھ ویسے ہی ہوا میں ساکت رہا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ سین اوکے ہو گیا۔ واہ۔ لطف آجائے گا جب یہ سین ٹی وی سکرین پر نظر آئے گا۔ اس قدر فطری اور خوبصورت اداکاری"...... عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا تو ہال میں موجود ویٹرز اور دوڑ کر آنے والے سب افراد کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ڈیری بھی حیرت سے اچھل پڑی۔

"بیٹھو۔ بیٹھو۔ تم جیسی اداکارہ تو قسمت والے ڈائریکٹر کو ملتی ہے۔ آؤ بیٹھو"...... عمران نے انتہائی مسرت آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو واپس ڈیری کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ۔ یہ اداکاری تھی۔ مگر وہ کیمرہ"...... ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ارے تم کس زمانے سے نکل کر آئے ہو مسٹر۔ وہ پرانا دور تو تھا جب بڑے بڑے کیمرے اٹھائے لوگ شوٹنگ کرتے تھے۔ اب تو آسمان کی بلندیوں پر سیٹلائٹ سے ریز کی مدد سے فلم بندی ہوتی ہے۔ ویٹر، تم جاؤ اور ہاٹ کافی لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ڈیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر وہ اس طرح کرسی پر بیٹھ گئی جیسے کسی نفس میں آیا ہوا معمول کرسی پر بیٹھتا ہے۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت تشویش اور حیرت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ہال میں

سکون سا پیدا ہو گیا۔
"یہ بات تم نے کس پیرائے میں کی ہے سیٹلائٹ سے رینج
سے فلم بندی کی جاتی ہے"...... ڈیری نے ہونٹ چباتے ہوئے
"ارے لوگوں کو مطمئن تو کرنا ہی ہوتا ہے۔ میں تو
دیکھنا چاہتا تھا کہ تم جیسی خوبصورت حسینہ غصے میں کیسی لگتی
اور میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم غصے میں بھی اتنی ہی خوبصورت
جتنی غصے کے بغیر ہو اس لئے اب مجھے اپنا مستقبل محفوظ نظر
ہے"...... عمران نے اس کی طرف سر جھکاتے ہوئے رازدارانہ
میں کہا۔
"مستقبل محفوظ ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذہنی توازن د
نہیں ہے"...... ڈیری واقعی اور زیادہ الجھ گئی تھی۔
"ارے اب کیا بتاؤں۔ شادی سے پہلے تو خواتین بڑی خوبصو
نظر آتی ہیں لیکن شادی کے بعد انہیں غصہ آنا شروع ہو جاتا
پھر غصے میں ان کی شکلیں اس قدر بگڑ جاتی ہیں کہ شوہر بے چارہ
وقت کو روتا رہ جاتا ہے جب اس نے ان کی خوبصورتی کی وجہ
شادی کر لی ہوتی ہے۔ اس طرح اس کا مستقبل تباہ ہو کر رہ
ہے لیکن تم غصے میں بھی خوبصورت نظر آتی ہو اس لئے اب مجھے
نہیں ہے کہ شادی کے بعد تمہیں غصہ آتا ہے یا نہیں۔ خوبصو
بہرحال پھر بھی قائم ہی رہے گی اور ساتھ ہی میرا مستقبل بھی
عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ڈیری اس کی باتیں

بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"تم حیرت انگیز آدمی ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم اس
ح بھی ڈرامہ کر سکتے ہو"...... ڈیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لمحے ویٹر نے کافی کے برتن میز پر لگانا شروع کر دیئے۔
"تم شراب نہیں پیتے جو یہ کافی منگوا لی ہے"...... ڈیری نے غور
عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"وہ۔ وہ مجھ میں ایک طبعی قسم کی گڑبڑ ہے۔ شراب پی کر مجھے
ت بوڑھی نظر آنے لگ جاتی ہے جبکہ کافی پی کر بوڑھی عورت
جوان نظر آتی ہے اس لئے مجبوراً مجھے یہ کافی منگوانا پڑی ہے"۔
ن نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو ڈیری ایک بار پھر ہنس پڑی۔
"تمہارا مطلب ہے کہ میں بوڑھی ہوں اور اب تم کافی پی کر مجھے
ن دیکھو گے"...... ڈیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب واقعی
ن کی باتوں کو انجوائے کر رہی تھی۔ شاید اسے سمجھ آ گئی تھی کہ
ان اپنی عادت سے مجبور ہے۔ وہ اس کی فائل میں پڑھ چکی تھی کہ
انتہائی مسخرہ آدمی ہے اور انتہائی مزاحیہ باتیں کرنے کا عادی ہے۔
"جو جوان ہو وہ نوجوان نظر آنے لگتی ہے اور جو نوجوان ہو وہ
۔ اب یہ تو کافی پی کر ہی معلوم ہو گا۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ
ب مجھے اپنا تعارف کرا دینا چاہئے"...... عمران نے کافی کی پیالی
ٹھاتے ہوئے کہا تو ڈیری بے اختیار چونک پڑی۔
"اوہ ہاں۔ واقعی اس سارے ڈرامے میں تعارف تو ہوا ہی

"نہیں"۔ ڈیری نے چونک کر کہا لیکن عمران دل ہی دل میں اس اداکاری پر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ ڈیری کا سے آکر اس طرح ملنے سے ہی واضح ہے کہ وہ اسے پہچانتی ہے یا نے کسی سے اس کے بارے میں معلوم کر لیا ہے۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں سیاح ہوں۔ آج ہی کاگٹ پہنچا ہوں۔ سنا ہے یہاں کی لڑکیاں بے حد خوبصورت ہوتی ہیں اور واقعی تم سے مل کر مجھے کہنے والے کی بات پر یقین آگیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیری بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ ویسے میں یہاں کی رہنے والی نہیں ہوں۔ میرا تعلق ولنگٹن سے ہے اور میں بھی سیر و تفریح کے لئے یہاں آئی ہوئی ہوں"...... ڈیری نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بہت خوب۔ پھر تو واقعی ہم مل کر یہاں کی سیاحت کریں گے۔ میں نے سنا ہے کہ یہاں بڑے خوبصورت وائٹ فلاور ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈیری بے اختیار چونک پڑی لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر راکسی کی بتائی ہوئی بات کی تھی کہ ڈیری کا تعلق ایکریمین ایجنسی وائٹ فلاور سے ہے اور اب ڈیری کے اس انداز میں چونکنے پر وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ راکسی نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔

"اگر سیاحت کرنی ہے تو پھر یہاں بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ۔ آؤ

ے ساتھ میں تمہیں یہاں کے انتہائی شاندار مقامات دکھاؤں"...... ڈیری نے کہا۔

"اچھا واقعی۔ ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... عمران نے فوراً ہی اس تائید کر دی اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ویٹر کو کر بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں اس فنکشن ہال سے نکل کر اور جنرل ل سے گزر کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر وہ دونوں ڈیری کی کار میں بیٹھے کاگٹ کی سڑک پر موجود تھے۔

"تمہیں کس قسم کے مقامات دیکھنے کا شوق ہے۔ ویران یا باد"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویران یا آباد۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے مقامات ہوتے ہیں"۔ ڈیری نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بعض سیاحوں کو ویران اور غیر آباد مقامات سے عشق ہوتا ہے۔ پرانے قلعے، پرانی حویلیاں، پرانے کھنڈرات کو دیکھنا پسند کرتے ہیں اور بعض کو آباد مقامات جیسے بڑے بڑے ہوٹل، کلب، نمائش ر، سینما اور گارڈن وغیرہ"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے ہا تو ڈیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم پہلے بتاؤ تمہیں کیا پسند ہے"...... ڈیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم جیسی حسینہ ساتھ ہو تو پھر ویران جگہ بھی آباد ہو جاتی ہے اور آباد شاداب میں تبدیل ہو جاتی ہے"...... عمران نے جواب

دیا تو ڈیری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔

"میں تمہیں اپنی رہائش گاہ دکھاتی ہوں۔ اس کے بعد بیٹھ کر کوئی باقاعدہ پروگرام بنائیں گے"...... ڈیری نے کہا۔

"اگر تم اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہو تو پھر مجھے دور سے ہی رہائش گاہ دکھا دو اور اگر اکیلی رہتی ہو تو پھر باقی پروگرام کیا بنانا، رہائش گاہ سے اچھا پروگرام تو کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں مستقل شوہر پالنے کی عادی نہیں ہوں"...... ڈیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کوٹھی کے گیٹ پر کار روک کر مخصوص انداز میں ہارن بجانا شروع کر دیا۔

"واہ۔ مستقل شوہر۔ یہ واقعی نئی ترکیب ہے۔ شوہر تو ہوتا ہی مستقل ہے یا پھر شوہر نہیں ہوتا۔ بہرحال اپنی اپنی ڈکشنری ہے۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیری ایک بار پھر مسکرا دی۔ اسی لمحے کوٹھی کا بڑا پھاٹک کھل گیا اور ڈیری کار اندر لے گئی۔ کوٹھی متوسط ٹائپ تھی۔ ڈیری نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔

"آؤ"...... ڈیری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور کار سے نیچے اتر آئی۔ عمران بھی مسکراتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے پھاٹک بند کر کے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف آتا

دکھائی دیا۔ وہ لمبے قد اور بھاری جسم کا تھا۔ اس کی جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ اس کی جیب میں ریوالور موجود ہے۔

"کرس۔ میں مسٹر مائیکل کے ساتھ سپیشل روم میں جا رہی ہوں۔ تم وائٹ سکائی کی ایک بڑی بوتل وہاں پہنچا دو"...... ڈیری نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس میڈم"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آؤ مائیکل"...... ڈیری نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر عمارت کی طرف بڑھ گئی۔

"وائٹ سکائی بلو سکائی کے نیچے زیادہ نشہ دے گی اس لئے کیوں نہ لان میں بیٹھ جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ جو لطف کمرے میں آتا ہے وہ لان میں نہیں آ سکتا۔ آؤ"...... ڈیری نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا لیکن وہ اس لئے ڈیری کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا کہ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ ڈیری کا اسے یہاں لے آنے کا مقصد کیا ہے۔ ڈیری ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ اس نے دروازے کا ہینڈل دبا کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ عمران اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا لیکن ابھی اس نے ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح گھومنے لگا جیسے کہ شاید تیز رفتار پنکھا بھی اس تیز رفتاری سے نہ گھومتا ہو گا۔ عمران نے اپنے آپ کو

سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود اور پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح گہرے سیاہ بادلوں میں بجلی کا کوندا لہراتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی لہریں سی کوندنے لگیں اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں درد کی انتہائی تیز لہریں سی دوڑ رہی ہوں۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ محسوس کر کے چونک پڑا کہ اس کا جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ وہ اس وقت ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ کرسی پر کسی قسم کے راڈز وغیرہ نہیں تھے۔ وہ عام سی کرسی تھی۔ اس کا سر اور گردن حرکت میں تھے اس لئے اس نے گردن گھمائی اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی عام سی کرسیوں پر موجود تھے اور وہی نوجوان کرس سب سے آخر میں موجود صفدر کی گردن میں انجکشن لگا رہا تھا۔ گردن میں انجکشن لگتے اور بے حس و حرکت جسم میں درد کی تیز لہروں کا خیال آتے ہی عمران سمجھ گیا کہ انہیں کروکو نامی گیس سے بے حس و حرکت کیا گیا ہے اور پھر ان کے سر اور گردن حرکت میں لانے کے لئے محدود مقدار میں اینٹی کروکو انجکشن لگائے جا رہے تھے کیونکہ اینٹی کروکو کی یہ خاصیت تھی کہ اس کی وجہ سے درد کی تیز لہریں جسم میں کچھ دیر تک دوڑتی رہتی تھیں۔ اسی لمحے اسے اپنے ساتھ والی کرسی پر موجود تنویر کے کراہنے کی آواز سنائی دی

اور کرس واپس مڑا۔

"تو یہ تھی وائٹ سکائی"...... عمران نے کرس سے مخاطب ہو کر کہا تو کرس بے اختیار چونک پڑا۔ پھر اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"وائٹ سکائی کا مطلب تھا کہ سپیشل روم کا مخصوص سسٹم آن کر دیا جائے اور میں نے آن کر دیا۔ اس طرح تم بے ہوش ہو گئے۔ ویسے یہ وہ رہائش گاہ نہیں ہے"...... کرس نے جواب دیا۔

"پھر تو ڈیری بھی بے ہوش ہو گئی ہو گی لیکن وہ مجھے یہاں نظر نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا تو کرس بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تمہیں ٹارگٹ بنایا تھا اس لئے صرف تم ہی بے ہوش ہوئے تھے۔ میڈم ابھی آ رہی ہیں"...... کرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے عمران کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

"تم لوگ کیسے یہاں پہنچ گئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم دو گروپوں میں علیحدہ علیحدہ تمہاری نگرانی کر رہے تھے کہ اچانک ایک چوک پر جیسے ہی ہماری کار رکی کسی نے اندر کوئی چیز پھینک دی اور اس کے ساتھ ہی ہمارے ذہن تاریک پڑ گئے اور اب ہمیں ہوش آیا ہے۔ یہ سارا کیا چکر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا دونوں گروپس ایک ہی چوک پر آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہاں کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے تھے اور ہم کار روک کر جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک کار میں دھواں سا بھر گیا اور پھر ہمیں ہوش نہ رہا"...... اس بار کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ ڈیری اور اس کا گروپ ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ سیٹلائٹ سے ہمیں چیک کر رہے تھے اور اگر ایسا ہے تو پھر یقیناً سٹارگ کے اس ہیڈ کوارٹر سے ہی ہماری چیکنگ کی جا رہی ہو گی۔ ڈیری کا تعلق ایکریمین ایجنسی وائٹ فلاور سے ہے۔ یہ کٹر یہودی ہے اس لئے لامحالہ ہمارے مقابلے کے لئے انہیں اسرائیل نے ہائر کیا ہو گا۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اسے مجھ سے ملاقات کرنے اور پھر ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لانے اور اب ہوش دلانے سے اس کا کیا مقصد ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا بات ہے۔ آج تم خود ہی ساری باتیں بتاتے چلے جا رہے ہو۔ پہلے تو تم سے پوچھ پوچھ کر تھک جاتے تھے لیکن تم بتاتے ہی کچھ نہ تھے"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب آخری وقت آ جائے تو بزرگ کہتے ہیں کچھ نہیں چھپانا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا بکواس ہے۔ خبردار اگر آئندہ یہ الفاظ منہ سے نکالے"۔ جولیا

نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"منہ ہی بند ہو جائے گا ہمیشہ کے لئے اس لئے الفاظ کیسے نکل سکتے ہیں۔ اب بھی وقت ہے جو کچھ تم نے کہنا ہے کہہ ڈالو۔ پھر تو میرے کان بھی بند ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اس ڈیری کو یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہو گا"...... اچانک آخری کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ اسے معلوم ہو۔ اس کا مشن ہمارا خاتمہ تھا۔ ہیڈ کوارٹر کی حفاظت نہیں تھا۔ ویسے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مجھے پہلے سے معلوم ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کنفرم نہیں ہیں"۔ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں یہ خیال کیوں آیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ اگر آپ کنفرم ہوتے تو لامحالہ اس ڈیری کے چکر میں الجھنے کی بجائے آپ فوراً ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرتے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈیری اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے کرس تھا۔ ڈیری کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور کرس اس کے عقب میں کھڑا ہو گیا

تھا۔

" میں نے تو تمہاری بہت تعریفیں سنی تھیں عمران عرف مائیکل۔ لیکن جس طرح تم ٹریپ میں آگئے اس سے مجھے سخت مایوسی ہوئی ہے"...... ڈیری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" میں نے بھی تمہاری بے حد تعریفیں سنی تھیں کہ تم وائٹ فلاور کی بڑی معروف ایجنٹ ہو اور تمہاری سروس لسٹ کارناموں سے بھری ہوئی ہے لیکن مجھے تم سے ملنے کے بعد بڑی مایوسی ہوئی ہے کہ تم ایک چھوٹی سی بچی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس وقت تم جس حالت میں ہو اس سے تم باہر نہیں نکل سکتے اور میرا ایک اشارہ تمہیں موت کی سرحد میں داخل کر سکتا ہے اس کے باوجود تم مجھے چھوٹی سی بچی کہہ کر اپنی انا کی تسکین کر رہے ہو۔ بہرحال میں نے تم لوگوں کو اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تمہیں او تمہارے ساتھیوں کو معلوم ہو سکے کہ تم کس کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے ہو۔ دوسری بات یہ کہ تم نے ہوٹل میں وائٹ فلاور نام لیا تھا اور سیٹلائٹ سے فلم بندی کی بات کی تھی اور اب جس طرح تم نے میرے بارے میں بات کی ہے اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ تم نے میرے بارے میں تحقیقات کرائی ہے حالانکہ تم لانچ سے اتر کر سیدھے ہوٹل میں پہنچے تھے اور پھر وہاں سے باہر نہیں نکلے اور میں بھی خود اپنی مرضی سے تم سے ملی تھی۔ پھر تمہیں کیسے

معلومات مل گئیں"...... ڈیری نے کہا۔

" ہوٹل کے کمروں میں فون بھی ہوتے ہیں اور ان فونز پر اطلاعات بھی مل جاتی ہیں اور معلومات حاصل بھی کی جا سکتی ہیں۔ یہ ایسی کون سی طلسمی بات ہے جس پر تم اس قدر حیران ہو رہی ہو۔ پھر تم اپنے اصل چہرے میں ہو اور تمہارے بارے میں ولنگٹن میں بہت سے افراد بہت کچھ جانتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اس گروپ کے علاوہ اور بھی آدمی موجود ہیں لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں تم سے ملنے ہوٹل آنے والی ہوں"...... ڈیری نے کہا۔

" میری عادت ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کو بھی تفصیل نہیں بتاتا۔ لیکن میرے ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ اس طرح میرے ساتھی بے خبر اور لاعلم رہ جاتے ہیں اور کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اس ئے میں نے اب اپنا یہ اصول ختم کر دیا ہے اور مساوات بہرحال ہنی چاہئے اس لئے اگر میں سب کچھ اپنے ساتھیوں کو بتانے لگ گیا وں تو تمہیں بھی بتا سکتا ہوں لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ تم مجھے واب میں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتاؤ گی"۔ مران نے کہا۔

" مجھے سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ البتہ اتنا بتا سکتی ہوں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ سٹارگ کے

ہیڈ کوارٹر میں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ پورے کاگٹ میں ریز کا جال پھیلایا گیا ہے جس کے ذریعے تم کاگٹ میں جس راستے سے داخل ہو گے اور جس میک اپ میں داخل ہو گے تمہیں چیک کر لیا جائے گا اور پھر تمہارے اصل چہرے کمپیوٹر میں فیڈ کر دیئے جائیں گے اور اس کے بعد تم کاگٹ میں جہاں بھی جاؤ گے تمہیں ساتھ ساتھ چیک کیا جاتا رہے گا لیکن یہ ریز چھت کے نیچے کام نہیں کرتیں۔ اس کے بعد مجھے بتایا گیا کہ تم لانچ کے ذریعے کاگٹ میں داخل ہو گئے ہو اور سیدھے ہوٹل پہنچے ہو تو میں نے سوچا کہ پہلے تم سے مل لوں اور پھر اپنا مشن مکمل کروں ورنہ میرے ساتھی تو اس ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دینے پر بضد تھے اور پھر جب میں تم سے ملی اور تم نے وائٹ فلاور اور سیٹلائٹ سے ریز کا حوالہ دیا تو میں سمجھ گئی کہ تم نے بھی ہمارے بارے میں کسی نہ کسی سے معلومات حاصل کر لی ہیں اس لیے میں نے فوری طور پر تمہیں ساتھ آنے کو کہا۔ اب یہ میری خوش قسمتی اور تمہاری بد قسمتی تھی کہ تم بغیر کسی حیل وحجت کے تیار ہو گئے۔ میں نے کار میں بیٹھتے ہی خصوصی بٹن پریس کر کے اپنے ساتھیوں کو کاشن دے دیا کہ وہ تمہارے ساتھیوں کو اغوا کر کے یہاں پہنچا دیں۔ پھر تم سپیشل روم میں داخل ہوئے تو بے ہوش ہو گئے اور پھر تمہیں یہاں پہنچا دیا گیا تمہارے ساتھی بھی کور کر لئے گئے تھے کیونکہ وہ ہماری نگرانی کر رہے تھے اور نتیجہ یہ کہ اب تم سب یہاں موجود ہو"...... ڈیری نے

واقعی پوری تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں تعاون۔ بہرحال اب میں تمہیں بتا دوں کہ مجھے اطلاع دی گئی کہ ایک خاتون ہوٹل کے کاؤنٹر پر ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہے اور پھر وہ مینجر گراہم کے کمرے میں گئی ہے۔ اس کے بعد مینجر کی طرف سے ہمیں خلاف توقع فنکشن اٹنڈ کرنے کی آفر کی گئی تو میں کسی حد تک معاملات کو سمجھ گیا۔ پھر میں نے تمہارا حلیہ معلوم کیا اور ولنگٹن میں ایک خاص مخبر کو فون کر کے جب اسے تمہارا حلیہ بتایا گیا تو اس نے مجھے بتایا کہ تم ایکریمین ایجنسی وائٹ فلاور کی بڑی معروف ایجنٹ ہو۔ اس سے ساری بات میں سمجھ گیا کہ تمہیں سٹارگ نے ہمارے خلاف ہائر کیا ہے اور میں تمہارے ساتھ تمہاری رہائش گاہ پر اس لئے آیا تھا کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم مجھے وہاں لے جا کر اپنا کون سا مقصد پورا کرنا چاہتی ہو"...... عمران نے جواب میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب تم سب کو ہلاک کر کے میں اپنا مشن مکمل کروں گی اور یہ میرے کارناموں میں ایک اچھا اضافہ ہو گا"۔ ڈیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں تمہارا تعلق سٹارگ کے کس آدمی سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر رابرٹ سے۔ وہ بھی صرف فون پر"...... ڈیری نے کہا اور وہ کرسی کی طرف مڑی۔

" ریوالور مجھے دو کرس تاکہ میں اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کر دوں"...... ڈیری نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے کرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس میڈم"...... کرس نے کہا اور جیب سے ایک ریوالور نکال کر اس نے ڈیری کے ہاتھ میں دے دیا۔

" تمہیں اتنی جلدی کیا ہے۔ چند باتیں کر لینے میں آخر حرج ہی کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب باقی کون سی باتیں رہ گئی ہیں"...... ڈیری نے ریوالور ہاتھ میں لے کر اسے عمران کی طرف سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

" ماسٹر رابرٹ کا فون نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" تم مرنے کے بعد اس کا کیا کرو گے"...... ڈیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شاید قبر سے فون کرنا پڑے اسے۔ تمہیں بتانے میں کیا حرج ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیری بے اختیار ہنس پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

" کیا تم میرے سامنے اسے فون کر کے کنفرم کرا سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

" سوری۔ میں تمہاری ماتحت نہیں ہوں کہ تمہارے احکامات کے تحت چلوں"...... ڈیری کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

" چلو چھوڑو۔ اب میری آخری خواہش پوری کرو۔ اس کے بعد

چاہے کرتی رہنا"...... عمران نے بڑے خوشگوار لہجے میں کہا۔

" آخری خواہش۔ کیا مطلب۔ کیسی آخری خواہش"...... ڈیری نے چونک کر کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ بڑی معصوم سی خواہش ہے"...... عمران نے کہا۔

" کیا خواہش ہے۔ بتاؤ"...... ڈیری نے کہا۔

" ہم سب کو دو دو گھونٹ پانی پلوا دو کیونکہ ہمارے عقیدے کے مطابق جو لوگ پانی پی کر مرتے ہیں وہ سیدھے جنت میں جاتے ہیں اس لئے ہم بکری کو ذبح کرنے سے پہلے اسے پانی ضرور پلاتے ہیں تاکہ وہ جنت میں جا کر بہترین گھاس کھا سکے"...... عمران نے کہا تو ڈیری بے اختیار ہنس پڑی۔

" کرس۔ پانی کی بوتل لے آؤ اور ان سب کو دو دو گھونٹ پانی پلا دو۔ یہ واقعی ان کی معصوم خواہش ہے"...... ڈیری نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یس میڈم"...... کرس نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

" یہ وہی تمہاری رہائش گاہ ہے یا کوئی نئی جگہ ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ میرا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے"...... ڈیری نے جواب دیا۔

" کتنے آدمی ہیں یہاں تمہارے سیکشن کے"...... عمران نے

پوچھا۔

"آٹھ"...... ڈیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم سامنے صرف اس کرس کو لے آئی ہو جو تمہاری رہائش گاہ پر بھی موجود تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈیری بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں اس پر کیا اعتراض ہے۔ یہ میری مرضی ہے"...... ڈیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن شاید تمہیں اپنے ساتھیوں سے زیادہ کرس پر اعتماد ہے۔ بہرحال اچھا آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرس پانی کی بڑی سی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے عمران کے قریب بوتل کھولی اور بوتل کا دہانہ عمران کے منہ سے لگا دیا۔ عمران نے جب دو گھونٹ پی لئے تو کرس نے بوتل ہٹائی اور عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا اور پھر باری باری سب کو دو دو گھونٹ پانی پلانے لگا اور آخر میں موجود صفدر کو اس نے بوتل میں موجود باقی تمام پانی پلا دیا اور پھر خالی بوتل اس نے ایک طرف کونے میں اچھال دی۔

"اب تو تمہاری آخری خواہش پوری ہو گئی ہے۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ڈیری نے ریوالور سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ نہ ہم کہیں بھاگے جا رہے ہیں اور نہ تمہارے ریوالور سے گولیاں غائب ہو جائیں گی۔ صرف اتنا بتا دو کہ کیا تم نے ماسٹر رابرٹ کو بتا دیا ہے کہ ہم سب گرفتار ہو چکے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری ہلاکت کے بعد میں اسے تفصیل بتاؤں گی"۔ ڈیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ڈیری اور اس کے پیچھے کھڑے کرس کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ڈیری کے ہاتھ میں موجود ریوالور نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ جسے بجلی کی سی تیزی سے صفدر نے جھپٹ لیا اور ایک بار پھر ریوالور چلنے کا دھماکہ ہوا اور اس بار کرس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔

"خبردار۔ اگر تم نے حرکت کی تو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈیری نے بے اختیار دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات جیسے مجسم سے ہو گئے تھے۔ اسے شاید اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جو بے بس و حرکت تھے اچانک کس طرح حرکت میں آ گئے کیونکہ جیسے ہی اس نے ٹریگر دبایا تھا عمران کا جسم حرکت میں آیا اور وہ کرسی سمیت الٹ کر قدرے ترچھا ہو کر فرش پر گرا۔ اس طرح گولی اسے نہ لگ سکی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ ٹریگر دباتی کرسی ریوالور سے

نکلنے والی گولی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہوا میں اڑتی ہوئی ڈیری اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے کرس دونوں سے ٹکرائی اور ڈیری کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا جبکہ ڈیری کرسی سمیت پیچھے کو الٹ گئی جبکہ کرس جو اس کے پیچھے کھڑا تھا عمران کی طرف سے پھینکی ہوئی کرسی کی ضرب کھا کر چیختا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ ڈیری کرسی سمیت الٹ کر اس سے ٹکرائی اور وہ بھی اچھل کر نیچے گرا۔ ادھر صفدر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے وہ ریوالور جھپٹ لیا جو ڈیری کے ہاتھ سے نکلا تھا اور پھر اس نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کرس پر فائر کھول دیا تھا۔ گولی کرس کے سینے میں لگی اور وہ فرش پر گر کر بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا جبکہ ڈیری جیسے ہی اٹھی، عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی طرف رخ کر کے اسے خبردار کیا تو اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ بلند کر دیئے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے ہوا تھا کہ جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر سچوئیشن بدل دی ہو۔ عمران کے باقی ساتھی بھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم کیسے ٹھیک ہو گئے"...... اچانک ڈیری نے رک رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ نیچے کر لئے تھے۔

"جس گیس سے ہمیں بے حس و حرکت کیا گیا تھا اس کا ایک توڑ سادہ پانی بھی ہے۔ تم نے ہماری آخری خواہش پوری کر کے ہمیں خود ہی موت سے بچا لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

لیکن دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح ڈیری نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ ساتھ کھڑے ہوئے صفدر کے ہاتھ سے ریوالور جھپٹنے میں کامیاب ہو گئی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر فائر کھولتی وہ چیختی ہوئی اچھل کر پہلو کے بل نیچے فرش پر جا گری اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک بار پھر دور جا گرا۔ یہ کام جولیا نے انجام دیا تھا۔ جولیا نے انتہائی برق رفتاری سے ہاتھ گھما کر اس پر ضرب لگا دی تھی۔ نیچے گر کر ڈیری نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس بار صالحہ کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتی ہوئی ڈیری کی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب نے اسے ایک بار پھر نیچے گرنے اور بے حس و حرکت ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔

"تم نے اسے زندہ کیوں رکھا ہے"...... جولیا نے مڑ کر عمران سے کہا۔

"اس کے ذریعے ابھی ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا ہے۔ تم اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو۔ ہم باہر کا جائزہ لے لیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہیں رکیں عمران صاحب۔ ہم چیک کر لیتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔ وہ ایک بار پھر ڈیری کا ریوالور فرش سے اٹھا چکا تھا۔

"خیال رکھنا۔ اس بار تو جولیا نے بروقت کارکردگی دکھا کر کسی کو مرنے سے بچا لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"مجھے دراصل خیال ہی نہ تھا کہ یہ اس طرح اچانک حرکت

کرے گی"...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔
" صالحہ سے پوچھ لیا کرو کہ خواتین اچانک کس طرح حرکت
آ سکتی ہیں"...... عمران کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی
پڑی۔ پھر جولیا نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی ڈیری کو اٹھا کر کر
ڈالا جبکہ سوائے صالحہ، جولیا اور عمران کے باقی ساتھی باہر چلے
جبکہ عمران نے اپنا مشین پسٹل تنویر کو دے دیا تھا۔
" اب اسے باندھیں کس سے"...... جولیا نے ادھر ادھر د
ہوئے کہا۔
" اگر صفدر خطبہ نکاح یاد کر لیتا تو یہ مسئلہ بھی حل ہو جا
عمران نے اپنی بیلٹ کھولتے ہوئے کہا۔
" شٹ اپ۔ فضول باتیں نہ کیا کرو"...... جولیا نے غصیلے
میں کہا۔
" خطبہ نکاح تو انتہائی مقدس ہوتا ہے۔ وہ فضول کیسے ہو
ہے۔ کیوں صالحہ"...... عمران نے بیلٹ کھول کر جولیا کی
بڑھاتے ہوئے کہا۔
" عمران صاحب۔ ڈیری جو کچھ جانتی تھی وہ اس نے بتا دیا۔
آپ نے مزید اس سے کیا پوچھنا ہے"...... صالحہ نے شاید موض
بدلنے کے لئے کہا۔
" ڈیری کی جگہ تم آسانی سے لے سکتی ہو"...... عمران نے

لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی اور جولیا بھی چونک پڑی تھی۔

" کیا مطلب۔ کیا تم صالحہ کو ڈیری کی جگہ دینا چاہتے ہو۔ لیکن کیوں"...... جولیا نے ڈیری کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے بیلٹ سے باندھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صفدر سے ہونے والے معاہدے سے پہلے تو شاید نہ بتاتا لیکن اب کیا کروں۔ صفدر نے یہ کہہ کر مجھے پھنسا دیا ہے کہ جب تک تمہیں حالات کا علم نہ ہو تم کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اس لئے بتا دیتا ہوں کہ ڈیری ہماری لاشیں لے کر یا تو ہیڈ کوارٹر جائے گی یا پھر وہ ماسٹر رابرٹ یہاں لاشیں چیک کرنے آئے گا۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر میں داخلے کا سکوپ بن جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا تم فون نمبرز سے ہیڈ کوارٹر کا حدود اربعہ معلوم نہیں کر سکتے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ یہ یقیناً سیٹلائٹ کے نمبر ہوں گے اور یہ اسرائیلی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اتنی آسانی سے ٹریس نہیں ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب۔ اس کوٹھی میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی رہائش گاہ ہے جہاں ڈیری مجھے

لے آئی تھی اس لئے کرسی ہی سامنے رہا ہے۔ بہرحال یہاں کوئی کارڈلیس فون پیس ہو تو یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ اور صالحہ تم نے اس کے عقب میں رہنا ہے۔ یہ خاصی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے یہ بیلٹ کھول بھی سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں رسی یا پردہ وغیرہ لے آؤں تاکہ اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ ہو سکے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ اب ہمیں اس کے سیکشن کے باقی افراد سے بھی نمٹنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"صالحہ اس کی جگہ کام نہ کر سکے گی اس لئے یہ آئیڈیا درست نہیں ہے"...... صالحہ کے جانے کے بعد جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ تو میں نے صالحہ کی بات کا جواب دیا تھا ورنہ مجھے معلوم ہے کہ صالحہ ابھی اس قابل نہیں ہے۔ ویسے اگر یہ تمہارے قد وقامت کی ہوتی تو پھر مجھے واقعی کوئی فکر نہ تھی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تم نے صرف صالحہ کو خوش کرنے کے لئے یہ بات کی تھی لیکن کیوں۔ تم صالحہ کو کیوں خوش کرنا چاہتے تھے۔ بولو"۔ جولیا نے

یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ صالحہ میری چھوٹی بہن ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں۔ تم اس طرح مجھے ٹال نہیں سکتے۔ سچ بتاؤ"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جولیا۔ تم اب اس ماحول میں مکمل طور پر رچ بس گئی ہو اس لئے تمہارے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں آسکتی کہ تم سب سے جونیئر ہو یا تم سے کام نہیں لیا جاتا لیکن صالحہ ابھی اس ماحول میں پوری طرح ایڈجسٹ نہیں ہوئی اس لئے اس کے ذہن میں ایسے خیالات آتے رہتے ہیں اور تمہیں بھی معلوم ہے کہ وہ کئی بار ایسے خیالات کا برملا اظہار بھی کر چکی ہے اس لئے اس کی حوصلہ افزائی ضروری ہوتی ہے۔ اب تم نے دیکھا نہیں کہ جب میں نے کہا کہ صالحہ کو ڈیری کی جگہ دے کر مشن مکمل کراؤں گا تو صالحہ کے چہرے پر چمک آگئی تھی۔ اسے میری بات پر یقین ہو گیا کہ اس پر اعتماد کیا جا رہا ہے۔ بعد میں حالات کیا ہوتے ہیں کیا نہیں لیکن اگر واقعی کوئی اور چارہ نظر نہ آیا تو میں صالحہ سے یہ کام لے بھی سکتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اس میں اعتماد کی ابھی کمی ہے"...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے صالحہ تھی۔ صفدر کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس

تھا جبکہ صالحہ نے نائیلون کی رسی کا بنڈل اٹھا رکھا تھا۔

" عمران صاحب۔ صالحہ بتا رہی ہے کہ آپ اسے ڈیری کے روپ میں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کا سوچ رہے ہیں"...... صفدر نے کارڈلیس فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اگر ضرورت پڑی تو ایسا ہو گا۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ صالحہ کے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہو گی کہ مشن اس کے ہاتھوں ہی مکمل ہو گا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مشن تو اس وقت مکمل ہو گا جب چھوہارے بٹیں گے۔ ویسے کیسے مکمل ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ اس دوران صالحہ اور جولیا دونوں نے مل کر رسی کی مدد سے ڈیری کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

" آپ کے چھوہارے کھانے کے بعد کسی اور کے چھوہارے کھائے جا سکتے ہیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں تو اس انتظار میں خود ہی سوکھ سوکھ کر چھوہارا ہوتا جا رہا ہوں۔ کیوں جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم چھوہارے سے گٹھلی بن جاؤ گے لیکن باتیں ہی کرتے رہو گے۔ بس"...... جولیا نے جواب دیا تو کمرہ صالحہ کی ہنسی اور صفدر کے قہقہے سے گونج اٹھا اور جولیا بھی بات کر کے بے اختیار ہنس

پڑی۔

" عمران صاحب۔ اب واقعی مجھے خطبہ نکاح یاد کرنا پڑے گا"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے باقاعدہ مذاکرات کئے جا سکیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کے حکم کی تعمیل ہوتی کارڈلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیری کی طرف بڑھتی ہوئی جولیا بے اختیار رک گئی۔

" صفدر واقعی عقلمند ہے کہ اس نے اصل فون کا لنک اس کے ساتھ کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ ماسٹر رابرٹ کالنگ"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

" یس۔ ڈیری بول رہی ہوں"...... عمران نے ڈیری کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" میڈم آپ نے کہا تھا کہ آپ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے جا رہی ہیں اور انہیں ہلاک کر کے آپ اطلاع دیں گی لیکن آپ نے ابھی تک کال ہی نہیں کی اس لئے میں نے فون کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" میں ان سے ضروری معلومات حاصل کرتی رہی ہوں تاکہ اگر ان کا کوئی اور گروپ ہو تو اس کا بھی خاتمہ کیا جا سکے۔ لیکن ایسا کوئی

گروپ موجود نہیں ہے اس لئے میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے ۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ ۔ایک مسئلہ تو ختم ہوا"...... دوسری طرف سے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اب ان لوگوں کی لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا تمہارے پاس بھجوا دوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں میڈم۔ ہیڈ کوارٹر میں تو کسی کا داخلہ ممکن ہی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر تم خود یہاں آجاؤ اور ان لاشوں کا جو کرنا ہے کر ڈالو۔ میں تو اب واپس جا رہی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں تو کیا کوئی بھی ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں جا سکتا جب تک چیف حکم نہ دے گا۔ آپ ایسا کریں کہ لاشیں پولیس کے حوالے دیں اور بس"...... ماسٹر رابرٹ نے جواب دیا۔

"میں چاہتی ہوں کہ تم لوگ اس بارے میں کنفرم ہو جاؤ ورنہ کل کو تمہارا چیف بھی اعتراض کر سکتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اصل نہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"چیف کرنل فریدی کی وجہ سے انڈر گراؤنڈ ہو چکے ہیں۔ انہیں ابھی اطلاع نہیں دی جا سکتی لیکن آپ پر تو چیف کو مکمل یقین ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو انہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے"...... ماسٹر رابرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں ایسا ہی کروں گی"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون کا بٹن آف کر دیا اور پھر سائیڈ پر موجود ایک اور بٹن دبایا تو فون پیس کے اوپر موجود سکرین پر وہ نمبر آ گیا جس سے کال کی گئی تھی۔ اس فون پیس میں ایسا سسٹم موجود تھا۔ عمران نے غور سے اس نمبر کو دیکھا اور پھر بٹن آف کر کے اسے مکمل طور پر آف کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

"نمبر تو وہی ہے جو اس ڈیری نے بتایا ہے لیکن یہ سیٹلائٹ کا نمبر ہے اس لئے اس سے جگہ کے بارے میں جلدی معلوم نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس کے سیکشن کو بھی آف کیا جا سکے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے ڈیری کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ صالحہ ڈیری کے عقب میں پہلے ہی جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔ گو ڈیری کو رسی سے باندھ دیا گیا تھا لیکن صالحہ نے پھر بھی احتیاط ضروری سمجھی تھی۔ چند لمحوں بعد ڈیری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... ڈیری نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"مطلب یہ ہے مادام ڈیری کہ کرس ہلاک ہو چکا ہے اور اس کوٹھی میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر تم سب کیسے حرکت میں آگئے تھے۔ تم تو مکمل طور پر بے حس و حرکت تھے۔ تم تو انگلی بھی نہ ہلا سکتے تھے"۔ ڈیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس دوا کی مدد سے تم نے ہمارے جسموں کو بے حس و حرکت کیا تھا اس کا توڑ سادہ پانی کے دو گھونٹ بھی ہوتے ہیں اور تم نے ہماری آخری خواہش پوری کر کے ہماری زندگیاں بچا لی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو ڈیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن تم تو بے ہوش تھے جب تمہیں بے حس کرنے والی .. کے انجکشن لگائے گئے تھے پھر تمہیں کیسے اس دوا کے بارے میں معلوم ہو گیا"...... ڈیری نے ایک خیال کے تحت چونک کر پوچھا۔

"جب ہمیں ہوش آیا تھا تو ہمارے جسموں میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ رہی تھیں اور کرس اس وقت میرے ایک ساتھی کی گردن میں انجکشن لگا رہا تھا اور سرنج میں موجود دوا کا رنگ دیکھ کر گردن میں انجکشن کا نتیجہ اور جسم میں دوڑتی ہوئی درد کی تیز لہریں سب نے مل کر دوا کے بارے میں بتا دیا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تم واقعی اتنے ہی خطرناک ایجنٹ

ہو جتنا تمہارے بارے میں بتایا گیا ہے ورنہ پہلے میں یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ سب پروپیگنڈہ ہے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"۔ ڈیری نے کہا۔

"میں تمہارے سامنے دو صورتیں رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلی جاؤ اور دوسری صورت میں تمہیں ہلاک کر کے ہم یہاں سے چلے جائیں گے اور پھر تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جو ہو گا وہ خود بھگت لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم اس کوٹھی سے جیسے ہی باہر نکلو گے تم ٹریس کر لئے جاؤ گے اور پھر تمہارا بچنا محال ہے۔ اس لئے تم مجھ سے وعدہ کر لو کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے جاؤ گے تو میں تمہیں زندگیاں بچانے کا موقع دے سکتی ہوں"...... ڈیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ماسٹر رابرٹ نے ابھی فون کیا تھا اور میں نے اسے بتا دیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ مارے جا چکے ہیں اس لئے فکر مت کرو۔ اب ہمیں ٹریس کرنے والی ریز آف کر دی گئی ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے اسے بتایا اور اس نے یقین کر لیا"...... ڈیری نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جب مادام ڈیری اسے بتائے گی تو اسے یقین تو کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے اس بار ڈیری کے لہجے اور آواز میں کہا تو

ڈیری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ۔ یہ۔ تم نے کیسے کر لیا۔ یہ۔ اس قدر مشابہت"...... ڈیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم سمجھ گئی ہو گی کہ اس نے یقین کر لیا ہو گا۔ اب بولو۔ کیا جواب ہے تمہارا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سٹرینج۔ تم تو میرے تصور سے بھی آگے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں واپس چلی جاتی ہوں۔ میں واقعی تمہ مقابلہ نہیں کر سکتی"...... ڈیری نے کہا۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سمجھ دار بھی ہو اور حقیقت پسند بھی۔ بتاؤ تمہارے ساتھیوں کا فون نمبر کیا ہے تاکہ میں ان نمبروں پر تمہارے ساتھیوں سے تمہاری بات کرا دوں"۔ عمران نے کہا تو ڈیری نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے فون پیس جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"تم اپنے ساتھیوں سے کیا کہو گی"...... عمران نے ڈیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو تم کہو گے۔ میں نے تو بہرحال انہیں آرڈر ہی دینے ہیں"۔ ڈیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم انہیں ہماری موت کی اطلاع دو گی اور پھر اس کوٹھی تک محدود رہنے کا حکم دو گی جس میں تمہارے سیکشن نے ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم تمہیں رہا کر دیں گے اور تم اس کوٹھی میں

جا کر وہاں سے واپس ولنگٹن چلی جانا"...... عمران نے کہا تو ڈیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر کے فون پیس ڈیری کے کان سے لگا دیا۔ جولیا نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اور پھر واقعی ڈیری نے ویسے ہی کیا جیسے عمران نے اسے کہا تھا۔

"اور کچھ"...... ڈیری نے کال ختم ہونے پر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کتنے افراد ہیں تمہارے سیکشن میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"چھ۔ جن میں دو عورتیں ہیں"...... ڈیری نے جواب دیا۔

"کس کوٹھی میں موجود ہیں وہ تاکہ تمہیں وہاں ڈراپ کر دیا جائے"...... عمران نے کہا تو ڈیری نے پتہ بتا دیا تو عمران نے جولیا کے ہاتھ سے فون پیس لیا اور پھر انہیں وہیں رکنے کا کہہ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس تہہ سے باہر آ گیا۔ اوپر کمرے میں پہنچ کر عمران نے انکوائری کے نمبر پریس کئے اور پھر اس نے پولیس کمشنر بن کر انکوائری آپریٹر سے اس نمبر کا محل وقوع معلوم کیا جہاں ڈیری سے کال کرائی گئی تھی اور جب انکوائری آپریٹر نے بھی جواب میں وہی پتہ بتایا جو ڈیری نے بتایا تھا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے فون آف کیا اور پھر باہر آ گیا۔ یہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... ایک سائیڈ سے صفدر نے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"میں جولیا اور صالحہ کے ساتھ یہاں موجود ہوں۔ تم کیپٹن شکیل اور تنویر کو ساتھ لے کر ڈیری کے سیکشن ہیڈ کوارٹر جاؤ۔ وہاں اس کے چھ ساتھی موجود ہیں جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ ان کا فوری خاتمہ اس لئے ضروری ہے کیونکہ جیسے ہی سٹارگ ہیڈ کوارٹر سے اس کے چیف کو ہمارے خاتمے کی رپورٹ دی جائے گی تو وہ اس ڈیری سے رابطہ کریں گے یا یہاں موجود کسی گروپ کو ہمارے والی کوٹھی میں بھیجیں گے تاکہ ہماری لاشیں چیک کر سکیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ڈیری کے سیکشن کے آدمیوں کی لاشوں کا میک اپ کر کے اور لباس پہنا کر انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشوں میں تبدیل کر دیا جائے تاکہ ہمیں اتنا وقفہ مل سکے کہ ہم سٹارگ ہیڈ کوارٹر اڑا دیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں یہاں اٹھا لائیں مگر عمران صاحب ہمیں لاشیں یہاں لانے میں تو مسئلہ بن جائے گا۔ راستے میں اگر پولیس نے چیکنگ کر لی تو ہم نئے مسئلے میں پھنس جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"جب تک صالحہ موجود ہے تم کسی نئے مسئلے میں نہیں پھنس سکتے۔ جاؤ وقت ضائع مت کرو۔ دو کاریں یہاں موجود ہیں۔ لاشیں ان میں لائی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو صفدر

سر ہلاتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کے باقی ساتھی موجود تھے لیکن جب عمران واپس اس تہہ خانے میں پہنچا جہاں جولیا اور صالحہ موجود تھیں اور ڈیری کرسی پر بندھی ہوئی حالت میں موجود تھی تو اس کا ذہن یکلخت بھک سے اڑ گیا کیونکہ صالحہ اور جولیا دونوں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھیں اور ڈیری کرسی سمیت غائب تھی۔

ہنری کمرے کا دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے جیفرے کارٹر کا چہرہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا۔ کیا کوئی بڑی خوشخبری مل گئی ہے"...... ہنری نے کہا۔

" ہاں۔ بہت بڑی خوشخبری۔ کرنل فریدی اور اس کے نائب کیپٹن حمید کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... جیفرے کارٹر نے کہا تو ہنری بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے۔ کیسے ہوا ہے۔ کہاں ہیں ان کی لاشیں"...... ہنری نے کہا۔

" ان دونوں کی لاشیں آ رہی ہیں یہاں۔ یہ کارنامہ آسکر نے سرانجام دیا ہے"...... جیفرے کارٹر نے جواب دیا۔ ہنری اس دوران سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" یہاں آ رہی ہیں۔ یہاں کنگ ہاؤس میں۔ کون لا رہا ہے"۔ ہنری نے اور زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ آسکر کا مجھ سے فون پر رابطہ تھا۔ اس نے کرنل فریدی کو نوادا میں ٹریس کر لیا۔ کرنل فریدی، کیپٹن حمید کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔ پھر آسکر نے اسے گھیر لیا اور اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مجھ سے بات کی کہ اب لاشوں کا کیا کیا جائے کیونکہ وہ مشن مکمل کر کے فوری واپس جانا چاہتا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں خود آ کر لاشوں کو لے جاؤں لیکن میں نے انکار کر دیا اور نوادا میں اپنے ایک خاص آدمی ڈیوڈ کو میں نے ہدایت کر دی کہ وہ وہاں سے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی لاشیں اٹھا کر یہاں کنگ ہاؤس میں پہنچا دے اور وہ اب لاشیں لے کر آ رہا ہے"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

" آسکر کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ بے حد ہوشیار، تیز اور فعال ایجنٹ ہے لیکن کرنل فریدی جیسا آدمی بھی اتنی آسانی سے نہیں مارا جا سکتا"...... ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" جتنے مشکل کام ہوتے ہی وہ اتنی ہی آسانی سے مکمل ہو جاتے ہیں"...... جیفرے کارٹر نے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو ہنری اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

" کہاں یہ کام ہوا ہے۔ اس جگہ کی کیا تفصیل ہے"...... ہنری نے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... جیفرے کارٹر نے چونک کر کہا۔

"میں خود تسلی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تم یہاں وڈلینڈ میں میرے پاس ہو اور لاشیں یہاں لائی جا رہی ہیں۔ اس لئے میں ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط رہنا چاہتا ہوں"...... ہنری نے کہا تو جیفرے کا... نے اسے آسکر کی مخصوص کوٹھی جو رائل کالونی میں تھی اس کا پتہ ... دیا۔ ہنری نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ڈینیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آرنلڈ سے بات کراؤ۔ میں ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہنری بول رہا ہوں آرنلڈ"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس حکم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو"...... ہنری نے کہا اور پھر رائل کالونی کی

پتہ بتا دیا جو جیفرے کارٹر نے اسے بتایا تھا۔

"یس باس۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے"...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس پتے پر چیک کرو۔ تم ایکریمین ایجنٹ آسکر کو تو جانتے ہو۔ وہ اگر وہاں موجود ہو تو پھر وہیں سے مجھے کال کر لینا۔ کنگ ہاؤس کے نمبروں پر اور اگر موجود نہ ہو تو اس کوٹھی کی اندرونی صورت حال کے بارے میں رپورٹ دینا"...... ہنری نے کہا۔

"کس ٹائپ کی رپورٹ باس۔ میں سمجھا نہیں"...... آرنلڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آسکر نے اس کوٹھی میں کرنل فریدی اور اس کے اسسٹنٹ کو ہلاک کیا ہے۔ ظاہر ہے یہ کام سکون سے نہیں ہوا ہو گا۔ وہاں لازماً طویل جنگ لڑی گئی ہو۔ خون کے دھبے وغیرہ بھی ہوں گے۔ اس بارے میں رپورٹ کی بات کر رہا ہوں"...... ہنری نے کہا۔

"کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا واقعی"...... آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بتایا یہی گیا ہے۔ تم خود جا کر معلوم کرو اور مجھے رپورٹ دو"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری نے رسیور رکھ دیا۔

"تم اس کوٹھی میں ہی کال کر لیتے۔ آسکر اتنی جلدی تو واپس

نہیں گیا ہو گا۔وہاں موجود ہو گا"...... جیفرے کارٹر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ہو سکتا ہے کہ وہ خود وہاں موجود ہو۔ ٹھیک ہے۔کیا نمبر ہے"...... ہنری نے کہا تو جیفرے کارٹر نے نمبر بتا دیا۔ہنری نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی اور کال اٹنڈ نہ کی گئی تو ہنری نے رسیور رکھ دیا۔

"آسکر جا چکا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ہر کام انتہائی برق رفتاری سے کرنے کا عادی ہے"...... ہنری نے کہا تو جیفرے کارٹر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہنری نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ہنری نے کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آرنلڈ کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ ہنری بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... ہنری نے کہا۔چونکہ اس نے خود وہاں فون کر کے چیک کر لیا تھا کہ آسکر وہاں موجود نہیں ہے اس لئے اس نے آسکر کے بارے میں بات کرنے کی بجائے براہ راست رپورٹ کی بات کی تھی۔

"باس۔آسکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں یہاں پڑی ہوئی ہیں اور باس یہاں سٹارگ کے ایجنٹ ڈیوڈ کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے قدوقامت کا کوئی آدمی یہاں موجود

نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو نہ صرف ہنری بے اختیار اچھل پڑا بلکہ جیفرے کارٹر بھی اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔آسکر کی لاش۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ فوراً ارد گرد سے معلوم کرو کہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کہاں گئے ہیں اور مجھے رپورٹ کرو۔ فوراً۔ جلدی"...... ہنری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے جناب۔ایک بڑی ویگن میں دو ایکریمین اس کوٹھی سے نکل کر گئے ہیں۔ سامنے کی کوٹھی کے چوکیدار نے انہیں دیکھا تھا۔ اس نے ان دونوں کے جو قدوقامت بتائے ہیں اس لحاظ سے وہ یقیناً کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ہی ہو سکتے ہیں"...... آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اس ویگن کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"۔ہنری نے کہا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکا جناب"...... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ آسکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اٹھا کر لے جاؤ اور انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو"۔ ہنری نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہنری نے کریڈل

دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
جیفرے کارٹر منہ لٹکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"روگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"روگر۔ نوادا سے ایک بڑی ویگن جس میں دو ایکریمین موجو ہیں وڈلینڈ کی طرف آ رہی ہے یا وڈلینڈ میں داخل ہو چکی ہو گی۔ تم اپنے تمام سپاٹس کو اطلاع کر دو کہ جیسے ہی یہ ویگن نظر آئے مجھے سپیشل آفس میں اطلاع دی جائے"...... ہنری نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن ان دو آدمیوں کے بارے میں کوئی تفصیل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ہنری نے اسے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے قد وقامت کے بارے میں بتا دیا کیونکہ ذاتی طور پر انہیں جانتا تھا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ہنری نے ر رکھ دیا۔

"یہ تمہارا آدمی ڈیوڈ کنگ ہاؤس کے بارے میں جانتا تھا"۔ ہنری نے جیفرے کارٹر سے کہا۔

"وہ تو نہیں جانتا تھا لیکن لاشیں یہاں پہنچانے کے لئے میں اسے پتہ بتا دیا تھا"...... جیفرے کارٹر نے شکست خوردہ سے لہجے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر تم اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔ تمہاری حفاظت

ذمہ داری ہے اور اب اس کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی موت بھی یقیناً میرے ہاتھوں ہی مقدر ہو چکی ہے کہ وہ خود وڈلینڈ آ رہے ہیں"...... ہنری نے کہا تو جیفرے کارٹر اس طرح اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جیسے وہ سٹارگ جیسی بڑی تنظیم کا چیف ہونے کی بجائے ہنری کا ملازم ہو۔

وڈلینڈ نوادا سے تقریباً سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک خاصا بڑا شہ
تھا۔ وڈلینڈ میں ایک خاص قسم کا درخت افراط سے پایا جاتا تھا۔ ا
درخت سے نکلنے والی گوند انتہائی قیمتی ادویات میں استعمال ہوت
تھی اس لئے یہاں ان درختوں کے بڑے بڑے خصوصی فارمز موجو
تھے۔ پہلے کسی زمانے میں وڈلینڈ کا علاقہ جنگلات سے بھرا ہوا تھ
یہاں ہر قسم کی قیمتی لکڑی پائی جاتی تھی جسے پورے ایکریمیا میں بھیج
جاتا تھا اس لئے اس علاقے کا نام ہی وڈلینڈ پڑ گیا تھا لیکن پھر آہست
آہستہ یہ جنگلات ختم ہو گئے اور یہاں ایک شہر وجود میں آگیا۔ ا
وہ مخصوص درخت ابھی تک وڈلینڈ کی مخصوص آب و ہوا میں زیا
بہتر انداز میں پھلتے پھولتے تھے اس لئے یہاں حکومت کے ساتھ سا
پرائیویٹ کمپنیوں نے اس درخت کے بڑے بڑے فارمز بنائے
اور اس گوند کی خریداری کے لئے نہ صرف ایکریمیا بلکہ پوری دنیا

تاجر آتے جاتے رہتے تھے اور یہاں کی آب و ہوا بھی بے حد خوشگوار تھی اس لئے یہاں ویسے بھی سیاحوں کی کثرت ہر وقت موجود رہتی تھی اس لئے اس شہر میں خاصی رونق تھی اور یہاں کلب، جوئے خانے اور ہوٹلوں کی بھرمار تھی۔ کرنل فریدی ایک بار پہلے بھی ایک مشن کے سلسلے میں وڈلینڈ میں آچکا تھا اس لئے وہ اس شہر کے بارے میں کافی حد تک جانتا تھا۔

" ہمارے کنگ ہاؤس پہنچنے سے پہلے وہاں آسکر کی موت کی خبر نہ پہنچ جائے۔ آخر اس کی لاش تو ہم وہیں چھوڑ آئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" ہو سکتا ہے لیکن جیفرے کارٹر بہرحال اتنی جلدی یہاں سے فرار نہیں ہو سکتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ کنگ ہاؤس سے نکل کر کسی کوئین ہاؤس میں چھپ جائے گا اور کیا کرے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" آپ آسکر کی لاش ویگن میں ساتھ ڈال لیتے تو زیادہ بہتر نہ ہوتا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" ہاں۔ بہتر تو ہوتا لیکن میں کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا۔ اگر پولیس چیک کر لیتی تو ہم خواہ مخواہ کی الجھنوں میں پھنس جاتے۔ مقصد تو صرف اس جیفرے کارٹر کو تلاش کرنا ہے وہ کر لیں گے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" اس عمران کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"...... چند

لمحوں کی خاموشی کے بعد کیپٹن حمید نے کہا۔

"تمہیں اس کی کیوں اس قدر فکر ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر اس نے ہم سے پہلے مشن مکمل کر لیا تو اس نے مجھے طعنے مار مار کر جینے نہیں دینا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"مشن مکمل ہونا چاہئے۔ وہ کر لے یا ہم کر لیں۔ اصل مقصد تو اس دہشت گرد تنظیم کا خاتمہ ہے اور بس"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ ایسی باتیں نہیں سمجھ سکتے۔ نجانے کس ڈھیٹ مٹی سے آپ کا خمیر اٹھایا گیا ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اتنی آسانی سے یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ اسرائیل اور ایکریمیا کا مسلم ممالک کے خلاف سازشی گٹھ جوڑ ہے اس لئے اس کی حفاظت کے بھی ایسے انتظامات کئے گئے ہوں گے کہ جن کا عام حالات میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر ابھی انہوں نے تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک ویگن نے جیسے ہی ایک موڑ کاٹا کرنل فریدی نے بے اختیار بریک پیڈل پر پیر رکھ دیا کیونکہ سامنے ہی پولیس گاڑیوں نے باقاعدہ پکٹنگ کر رکھی تھی۔ وہاں گاڑیوں کی لائن لگی ہوئی تھی اور پولیس ہر گاڑی کو چیک کر رہی تھی۔

"ہمارے پاس کاغذات بھی نہیں ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی مسکرا دیا۔

"یہاں ایکریمیا میں کاغذات ساتھ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہر سال محکمہ ٹریفک کی طرف سے ہر گاڑی کے کاغذات چیک کر کے اسے ایک ٹوکن دے دیا جاتا ہے جسے اوکے ٹوکن کہتے ہیں۔ ہر گاڑی کی ونڈ سکرین کے اندرونی طرف اس ٹوکن کو چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ پولیس صرف اس ٹوکن کو چیک کرتی ہے۔ وہ دیکھو۔ وہ ہے ٹوکن"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن وہ ڈرائیونگ لائسنس بھی تو چیک کر سکتے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ یہاں گاڑیوں کو تھانے لے جانے کا قانون نہیں ہے۔ وہ ہمیں جرمانے کی ٹکٹ دے دیں گے۔ ہم جرمانہ ادا کر دیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی گاڑی آگے کھسکتی ہوئی چیکنگ سپاٹ پر پہنچ گئی۔ دو پولیس آفیسر گاڑی کے قریب آئے اور انہوں نے اس انداز میں چیکنگ شروع کر دی جیسے وہ منشیات کی چیکنگ کر رہے ہوں۔ ٹوکن کو بھی چیک کیا گیا اور پھر انہیں جانے کی اجازت دے دی گئی۔ کرنل فریدی نے ویگن آگے بڑھا دی اور کیپٹن حمید کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد ویگن شہر میں داخل ہو گئی۔ کرنل فریدی نے ویگن ایک پبلک پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر آیا۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے

پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ دو تین سڑکیں کراس کرنے کے بعد کرنل فریدی ایک ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ کیپٹن حمید اس کے پیچھے تھا۔ کرنل فریدی نے ایک ڈبل بیڈ کمرہ بک کرایا اور چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے۔

تم مارکیٹ جا کر اپنے اور میرے لئے نئے لباس اور جوتے وغیرہ خرید لاؤ اور ساتھ ہی میک اپ کا سامان بھی۔ میں اس دوران یہاں کسی رہائش گاہ، کار اور اسلحے کا بندوبست کر لوں کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ کرنل فریدی نے فون پیس میں موجود بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ اس نے انکوائری سے گرین وڈ نامی کلب کا نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے فون آنے پر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

گرین وڈ کلب رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

جان فشر سے بات کراؤ۔ میں ونگٹن سے لارڈ ولیم بول رہا ہوں کرنل فریدی نے سنجیدہ اور بھاری لہجے میں کہا۔

یس سر۔ ہولڈ کیجئے دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

ہیلو۔ جان فشر بول رہا ہوں چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

کیا تمہارا فون محفوظ ہے۔ میں نے گرین وڈ کا سودا کرنا ہے کرنل فریدی نے کہا۔

گرین وڈ کا سودا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ آپ کون ہیں۔ میں تو کسی لارڈ ولیم کو نہیں جانتا دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

فلپ نائمس گروپ کو تو جانتے ہو یا بھول گئے ہو کرنل فریدی نے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ تو آپ۔ اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہولڈ کریں دوسری طرف سے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چند سال پہلے یہاں ایک مشن کے سلسلے میں آیا تھا تو اس نے فلپ نائمس نامی گروپ کی ٹپ اس جان فشر کے لئے حاصل کی تھی اور اس مشن کے دوران جان فشر نے کرنل فریدی کی بے حد مدد کی تھی اس لئے کرنل فریدی نے اسے ازراہ مذاق کہا تھا کہ اگر وہ گرین وڈ فروخت کرنا چاہے تو کرنل فریدی اسے دس گنا زیادہ قیمت دے کر خرید سکتا ہے اور اب بھی اس نے اس پیرائے میں اس سے گرین وڈ کے سودے کی بات کی تھی لیکن چونکہ درمیان میں کافی وقت گزر گیا تھا اس لئے وہ اس اشارے کو نہ سمجھ سکا تھا لیکن اس اشارے کے ساتھ جب گروپ کا حوالہ دیا گیا تو پھر جان فشر پہچان گیا۔

ہیلو کرنل صاحب ...... چند لمحوں بعد جان فشر کی آواز سنائی دی۔

شکر ہے تم نے پہچان تو لیا۔ کیسے ہو ...... کرنل فریدی نے کہا۔

بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ ونگٹن سے بول رہے ہیں ...... جان فشر نے کہا۔

نہیں۔ میں وڈلینڈ کے ہوٹل گرانڈ سے بول رہا ہوں۔ مجھے ایک رہائش گاہ، کار اور اسلحہ چاہئے۔ کیا تم بندوبست کر سکتے ہو۔ کرنل فریدی نے کہا۔

کیوں نہیں جناب۔ آپ کی خدمت کر کے تو مجھے خوشی ہوتی ہے ... دوسری طرف سے کہا گیا۔

تو پھر پتہ مجھے بتا دو اور چابی یہاں گرانڈ ہوٹل کے کمرہ نمبر دو زیرو دو میں بھجوا دو۔ میں فیماں ولیم کے نام سے موجود ہوں ۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

مجھے آپ کی شایانِ شان رہائش گاہ کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ بہرحال چابی کے ساتھ اس کا ٹوکن بھی موجود ہو گا ... جان فشر نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ کب تک پہنچ جائے گا یہ ٹوکن اور چابی ۔ کرنل فریدی نے کہا۔

ایک گھنٹے کے اندر ... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل

فریدی نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب میں کھٹکا سا سنائی دیا۔ یہ کھٹکا بیرونی دروازے کی طرف سے سنائی دیا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا تو دوسرے لمحے اس نے بے اختیار سانس روک لیا۔ اس نے کی [illegible] سے سفید رنگ کے دھوئیں کے مرغولے دیکھ لئے تھے۔ چند لمحوں بعد یہ دھواں نکلنا ختم ہو گیا تو کرنل فرید محتاط انداز میں چلتا ہوا دروازے تک پہنچا اور پھر دروازے کے قریب ہی دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اسے چونکہ کافی دیر تک سانس روکنے کی مشق تھی اس لئے وہ اطمینان سے سانس روکے کھڑا رہا۔ کچھ دیر بعد ہینڈل دبا اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے دو آدمی ہاتھوں میں سائیلنسر لگے مشین پسٹل پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے اور بعد میں آنے والے آدمی نے لات مار کر دروازہ بند کر دیا تھا۔ یہ ساری کارروائی انہوں نے بڑے میکانکی انداز میں کی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے ہوا میں کسی گیند کی طرف اچھلے اور پھر ایک دھماکے سے ڈبل بیڈ کی سائیڈ میں خالی جگہ پر موجود دبیز قالین پر گرے ۔ انہوں نے نیچے گرتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکا لے کر ساکت ہو گئے ۔ کرنل فریدی نے ان دونوں کو بیک وقت ایک ایک ہاتھ سے گردن سے پکڑ کر فضا میں اچھال کر

مخصوص انداز میں جھٹکا تھا اور اب وہ دونوں نہ صرف بے ہوش ہو چکے تھے بلکہ ان کے چہرے انتہائی حد تک مسخ ہو چکے تھے۔ کرنل فریدی نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک آدمی کے سر پر ایک ہاتھ اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس آدمی کا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔ کرنل فریدی نے دوسرے آدمی کے ساتھ بھی یہی کام کیا تو اس کا چہرہ بھی تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل فریدی تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ کھول کر باہر دائیں بائیں جھانکا لیکن راہداری خالی پڑی ہوئی تھی اس نے سر اندر کر کے دروازہ بند کیا اور پھر اندر سے لاک لگا کر وہ ان دونوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس آدمی کو جو پہلے اندر داخل ہوا تھا اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس کا کوٹ اس نے اس کی پشت کی طرف سے کافی نیچے کر کے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ آدمی تھپڑ کھا کر ہوش میں آتا دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے" کرنل فریدی نے ڈور فون کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن رینالڈ" کیپٹن حمید کی بدلی ہوئی آواز سنائی دی۔

کرنل فریدی نے ڈور فون کا بٹن آف کر کے لاک ہٹایا اور دروازہ کھول دیا۔ کیپٹن حمید اندر داخل ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کون ہیں" کیپٹن حمید نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی میں یہی بات ان سے معلوم کرنے والا تھا کہ تم پہنچ گئے۔ بہرحال تم اس پوچھ گچھ کے دوران لباس تبدیل کر لو کیونکہ ان دونوں کے یہاں اس طرح آنے کا مطلب ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی انداز میں چیک کر لیا گیا ہے" کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر اس آدمی کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے جبکہ کیپٹن حمید ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک شاپر اٹھائے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ دوسرا شاپر اس نے میز پر رکھ دیا۔ کرنل فریدی کے تیسرے زوردار تھپڑ پر اس آدمی نے چیختے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر آنکھیں کھولتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا لیکن کوٹ پشت پر نیچے ہونے کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دوبارہ کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پر انگوٹھا رکھا اور اس کی شہ رگ کو تھوڑا سا دبا دیا۔ اس آدمی نے اچھلنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم جیسے بے جان ہوتا چلا گیا اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کا رنگ ایک بار پھر سیاہ پڑنے لگا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی اس کا سانس سینے میں رک جائے گا۔

"کیا نام ہے تمہارا" کرنل فریدی نے انگوٹھے کا دباؤ ہلکا کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مارگن۔ مارگن" اس آدمی نے رکتے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"کس نے بھیجا ہے تمہیں یہاں۔ بولو ورنہ"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاتھ ہٹالو۔ اس عذاب کو ختم کرو۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مم۔ مجھے گولی مار دو۔ یہ عذاب ختم کرو"...... مارگن نے رک رک کر کہا تو کرنل فریدی نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اگر تم سب کچھ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ ورنہ تمہاری اور تمہارے ساتھی کی لاشیں یہاں پولیس والوں کو ہی ملیں گی"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید کمرے میں آگیا۔ مارگن نے چونک کر سر موڑا اور کیپٹن حمید کو دیکھ کر اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"بولو ورنہ"...... کرنل فریدی نے ہاتھ ایک بار پھر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارگن ہے اور میرا تعلق ہنزی گروپ سے ہے۔ ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ نوادا سے ایک ویگن میں دو ایکریمین وڈلینڈ آ رہے ہیں ہم نے انہیں چیک کر کے ہلاک کرنا ہے۔ ہمیں صرف ان دونوں آدمیوں کے قدوقامت کی تفصیل بتائی گئی تھی پھر ہمیں یہاں اس ہوٹل کے ایک ویٹر نے بتایا کہ دو ایکریمین یہاں آئے ہیں ان کے قدوقامت وہی ہیں جو ہمیں مطلوب تھے۔ چنانچہ ہم اس کمرے میں آئے تاکہ چیکنگ کر کے تمہارا خاتمہ کر سکیں"...... مارگن نے کہا۔

"ہنزی کون ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ہنزی چیف باس ہے۔ پورے وڈلینڈ میں ہنزی گروپ کی دہشت چھائی ہوئی ہے"...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں ہنزی نے قدوقامت کے بارے میں بریف کیا تھا"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ تو چیف باس ہے۔ ہم سے کیسے رابطہ رکھ سکتا ہے۔ ہمارا باس تو روگر ہے۔ روگر کلب کا مالک"...... مارگن نے جواب دیا۔

"اس ہنزی کا اڈا کہاں ہے جہاں وہ عام طور پر ملتا ہے"۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ باس روگر کو معلوم ہو گا"...... مارگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ روگر کلب"...... کرنل فریدی نے پوچھا تو مارگن نے پتہ بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی کرنل فریدی کا بازو گھوما اور کمرہ مارگن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے ہوش سے بے ہوشی کی سرحد میں داخل کر دیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ آسکر کو ہلاک کر کے ہم ڈیوڈ کی ویگن میں وڈلینڈ پہنچ رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن انہیں نہ ویگن کے بارے میں تفصیل کا علم ہو سکا اور نہ ہی ہمارے حلیوں کے بارے میں اور صرف قدوقامت کی بنیاد پر اس شہر میں دو اجنبیوں کو ٹریس کرنا خاصا مشکل کام ہے۔ اب یہ اتفاق ہے کہ یہ صحیح جگہ پر پہنچ گئے۔ بہرحال اس سے یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہم وہاں کنگ ہاؤس میں دھکے کھانے سے بچ گئے" ۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"کیوں۔ کیا وہ وہاں سے نکل گیا ہو گا" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا۔

"یقیناً۔ اب جب تک ہمارے بارے میں اسے حتمی اطلاع نہیں مل جاتی وہ اگر وہاں رہتا ہے تو پھر دنیا میں اس سے بڑا کوئی احمق ہو ہی نہیں سکتا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"انہیں ہلاک نہ کر دیا جائے" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے ایک طرف پڑا ہوا سائیلنسر لگا مشین پسٹل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ورنہ پولیس ہمارے پیچھے لگ جائے گی اور ویسے بھی یہ عام سے لوگ ہیں۔ ان کی ہلاکت سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا" ۔ کرنل فریدی نے کہا اور ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو نہ صرف اس کا لباس تبدیل ہو چکا تھا بلکہ اس نے نیا میک اپ بھی کر لیا تھا۔

"قدوقامت تو بہرحال یہی رہے گا" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"ہم دونوں اکٹھے ہوں گے تو قدوقامت کا مسئلہ سامنے آئے گا۔ اگر علیحدہ ہوں گے تو قدوقامت بھی چیک نہ ہو سکے گا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن پھر کام کیسے ہو گا" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"میں اس روڈگر سے ہنری کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔ تم اس دوران کنگ ہاؤس کا جائزہ لے آؤ۔ ہو سکتا ہے کہ جیفرے کارٹر وہاں موجود ہو۔ تمہارے پاس زیرو سکس ٹرانسمیٹر موجود ہے اس پر تم اطلاع دے سکتے ہو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اگر جیفرے کارٹر وہاں موجود ہو تو کیا میں اس سے معلومات حاصل کر لوں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل۔ اصل مسئلہ تو یہی ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد کرنل فریدی نے فون سیٹ پر موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے روڈگر کلب کا فون نمبر معلوم کر کے کریڈل دبایا اور پھر روڈگر کلب کے نمبر پریس کر دیئے۔

روگر شب ... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روگر سے بات کراؤ۔ میں نوادا سے ولیم بول رہا ہوں" ۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ولیم۔ کون ولیم" ... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"رابرٹ ولیم۔ روگر جانتا ہوگا۔ اس سے بات کراؤ" کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ روگر بول رہا ہوں" ... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر روگر۔ میرا نام رابرٹ ولیم ہے اور میں نوادا سے بول رہا ہوں۔ میرے پاس ایک اہم پیغام ہے مسٹر ہنزی کے لئے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ سے ان کا فون نمبر معلوم ہو سکتا ہے" ۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"کیا پیغام ہے۔ آپ مجھے بتا دیں ان تک پہنچ جائے گا" ۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سوری۔ یہ پیغام صرف انہیں ہی دیا جا سکتا ہے۔ آپ ان کا فون نمبر بتا دیں" ... کرنل فریدی نے کہا۔

"جس نے پیغام دیا ہے اس نے آپ کو فون نمبر نہیں بتایا" ۔ دوسری طرف سے روگر نے کہا۔

"اگر بتایا جاتا تو مجھے کیا ضرورت تھی آپ کو فون کرنے کی" ۔ کرنل فریدی نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس کا پیغام ہے۔ آپ مجھے یہ بتا دیں۔ پھر میں سوچوں گا کہ آپ کو فون نمبر بتایا جائے یا نہیں" ... روگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر روگر۔ یہ نام بھی صرف مسٹر ہنزی کو ہی بتایا جا سکتا ہے۔ آپ کو نہیں" ... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو پھر سوری۔ آپ کو ان کا نمبر بھی نہیں دیا جا سکتا" ۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور کرنل فریدی نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔ اس کا فون کرنے کا مقصد واقعی یہی تھا کہ وہ ہنزی کا فون نمبر معلوم کر کے انکوائری آپریٹر سے اس فون کا مقام معلوم کر کے سیدھا ہنزی پر ہاتھ ڈال دے گا لیکن یہ مقصد تو حل نہ ہو سکا۔ البتہ یہ بات سامنے آگئی تھی کہ اس مارگن نے روگر کے متعلق درست بتایا ہے اور روگر کلب میں موجود ہے۔ اسے معلوم تھا کہ ان دونوں کو ہوش جلد نہیں آ سکتا اس لئے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر روگر کلب پہنچ گیا۔ روگر کلب ایک منزلہ عمارت تھی اور اس میں آنے جانے والے جرائم پیشہ افراد ہی نظر آتے تھے۔ کرنل فریدی تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے ہال میں داخل ہوا تو ایک لمحے کے لئے اس نے ناک سکیڑی چونکہ ہال منشیات اور سستی شراب کی غلیظ بو سے بھرا ہوا تھا لیکن

... سے لمحے وہ ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ... حسین لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔

یس مسٹر ... ایک لڑکی نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

روگر کا آفس کس طرف ہے ... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے بے اختیار سا ایک راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔

شکریہ ... کرنل فریدی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا البتہ اس نے راہداری کے ... ایک لمحے کے لیے رک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا۔ لڑکی دوبارہ ... دینے میں مصروف ہو چکی تھی۔ اس لیے کرنل فریدی کا یہ خدشہ ... ہو گیا کہ وہ روگر کو فون پر اس کی آمد کی پیشگی اطلاع نہ دے ... راہداری میں چار مسلح افراد موجود تھے لیکن کرنل فریدی ... اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا اور کسی نے اس سے ... نہ کہا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا اور باہر ... مشین گن سے مسلح غنڈہ بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔ اس ... نظریں کرنل فریدی پر جمی ہوئی تھیں۔

روگر نے ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے ... کرنل فریدی ... اس کے قریب جا کر بھاری سے لہجے میں کہا تو اس غنڈے نے ... انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ کرنل فریدی کی شخصیت اور اس کے

... سے مرعوب ہو گیا ہو۔ کرنل فریدی نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھل گیا اور کرنل فریدی اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا آفس تھا جس میں بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ کرنل فریدی کے اچانک اندر داخل ہونے پر اس نے چونک کر کرنل فریدی کو دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے شراب کی بوتل واپس میز پر رکھ دی۔

تمہارا نام روگر ہے ... کرنل فریدی نے میز کے قریب جا کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ہاں۔ مگر تم کون ہو اور کیسے یہاں آ گئے ہو ... روگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار گھٹی گھٹی چیخ سی نکلی اور اس کا جسم کرسی سے اٹھ کر میز پر سے گھسٹتا ہوا دوسری طرف قالین پر آ گرا اور اس کے ساتھ ہی کرنل فریدی کی لات حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے روگر کی کنپٹی پر پڑنے والی زوردار ضرب سے اس کا حرکت میں آیا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ کرنل فریدی واپس مڑا اور اس نے بیرونی دروازے کو اندر سے لاک کر دیا۔ پھر مڑ کر اس نے قالین پر پڑے ہوئے روگر کو گردن سے پکڑا اور اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور روگر کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا تو روگر کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا

کہ کرنل فریدی نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اپنا انگوٹھا مخصوص انداز میں دبا دیا تو روگر کا پھڑکتا ہوا جسم نہ صرف ڈھیلا پڑ گیا بلکہ اس کا بگڑا ہوا چہرہ اور زیادہ بگڑتا چلا گیا۔

"ہنری کہاں ہے۔ بولو ورنہ"...... کرنل فریدی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگوٹھے کا دباؤ بڑھا دیا۔

"وہ۔ وہ انٹرنیشنل کلب میں ہوتا ہے۔ انٹرنیشنل کلب میں"۔ روگر کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلے جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔

"ہنری کا سٹارگ کے چیف جیفرے کارٹر سے کیا تعلق ہے"۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"کک۔ کک۔ کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اس کا دوست ہے بس"۔ روگر نے جواب دیا۔

"جیفرے کارٹر کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ چیف ہنری کو معلوم ہوگا"۔ روگر نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے دوسرے ہاتھ سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور مشین پسٹل کی نال روگر کے سینے پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ روگر کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ کرنل فریدی نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور مڑ کر آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے لاک کھولا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس نے جان بوجھ کر دروازہ خود ہی بند کر دیا تھا۔

"تمہارے باس کا حکم ہے کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔ کرنل فریدی نے باہر موجود مسلح دربان سے کہا تو دربان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرنل فریدی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور اسے انٹرنیشنل کلب جانے کا کہہ کر وہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا چونکہ وڈلینڈ زیادہ بڑا شہر نہیں تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے اسے دو منزلہ عمارت کے سامنے پہنچا دیا جس پر جہازی سائز کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا۔ یہ انٹرنیشنل کلب تھا۔ کرنل فریدی نے ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دے کر فارغ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کلب کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی نے اپنا رخ موڑا اور کلب ہال میں جانے کی بجائے سائیڈ پر موجود برآمدے کی طرف بڑھ گیا جس میں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ ایک فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے زیرو سکس ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ کال کیپٹن حمید کی طرف سے تھی اور کیپٹن حمید نے اسے بتایا کہ کنگ ہاؤس خالی ہے وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے تو کرنل فریدی نے اسے انٹرنیشنل کلب پہنچنے کا کہہ دیا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اب وہ برآمدے

کے ایک ستون سے پشت لگا کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اسے کسی کا انتظار ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک خالی ٹیکسی آکر رکی اور کیپٹن حمید ٹیکسی سے باہر آگیا۔ اس نے ٹیکسی کو فارغ کیا اور پھر وہ کرنل فریدی کی طرف بڑھنے لگا۔

"ہنری اس کلب میں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا تو کیپٹن حمید بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ہال کا مین گیٹ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو وہاں کا ماحول اعلیٰ درجے کا تھا۔ ہال میں موجود افراد کا تعلق بھی امیر گھرانوں سے لگتا تھا ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان اور دو لڑکیاں موجود تھیں۔ نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے فون رکھا ہوا تھا جبکہ لڑکیاں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔

"ہنری سے کہو کہ ولنگٹن سے شارجر برادرز آئے ہیں اس سے ملنے"...... کرنل فریدی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو نوجوان نے ایک لمحے کے لئے ان دونوں کو دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے ٹونی بول رہا ہوں باس۔ دو صاحبان کاؤنٹر پر آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کو بتا دیا جائے کہ ولنگٹن سے شارجر برادرز آئے ہیں"...... کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر اس نوجوان نے

کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔

"ان صاحبان کو باس کے آفس تک چھوڑ آؤ"...... کاؤنٹر مین نے اس نوجوان سے کہا۔

"آئیے سر"...... اس دوسرے نوجوان نے ایک سائیڈ پر مڑتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ لفٹ سے نکل کر وہ ایک راہداری میں داخل ہوئے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ وہ نوجوان اس دروازے پر رک گیا۔

"تشریف لے جائیں"...... اس نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... کرنل فریدی نے کہا اور دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور کرنل فریدی اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن حمید اندر داخل ہوا تو سامنے میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف لائیے۔ میرا نام ہنری ہے"...... اس آدمی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام شارجر ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے برٹ"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام تو پورے ایکریمیا میں مشہور ہے لیکن تعارف پہلی بار

ہو رہا ہے"...... ہنری نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں آئے بھی پہلی بار ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر وہ اور کیپٹن حمید دونوں سائیڈ صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... ہنری نے کہا۔

"فی الحال کچھ نہیں۔ پہلے کام پھر باقی باتیں ہوں گی"...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ کیا کام ہے"...... ہنری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"جیفرے کارٹر کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو ہنری بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون جیفرے کارٹر"...... ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے جیب میں رینگ گیا۔

"سٹارگ کا چیف جیفرے کارٹر"...... کرنل فریدی نے پہلے سے زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم شارجر برادرز نہیں ہو۔ کون ہو تم"...... ہنری نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"ہنری۔ تمہیں دیکھنے کے بعد میں پہچان گیا ہوں کہ تم چند سال

پہلے ایکریمین ایجنسی ریڈ سٹار کے ایک سیکشن کے انچارج تھے اس لئے میں تمہیں اپنا تعارف کرا دیتا ہوں۔ میرا نام کرنل فریدی ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ کیپٹن حمید ہے"...... کرنل فریدی نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو ہنری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے گال اس طرح پھڑپھڑانے لگے جیسے وہ رعشے کا مریض ہو۔

"کرنل فریدی"...... ہنری نے رک رک کر کہا۔

"ہنری۔ مجھے معلوم ہے کہ تم صرف دوستی کی وجہ سے جیفرے کارٹر کا ساتھ دے رہے ہو اور تم نے اسے کنگ ہاؤس سے نکال کر کہیں اور چھپا دیا ہے لیکن تم ایک سمجھدار آدمی ہو اس لئے تم یقیناً ہمارے راستے میں نہیں آؤ گے۔ سٹارگ نے مسلم ممالک کے خلاف دہشت گردی کی منصوبہ بندی کی ہے اس لئے ہم نے اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے تاکہ سانپ کا زہر نکالا جا سکے۔ اب یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم کس ردعمل کا اظہار کرتے ہو اور تمہارے اس ردعمل کے مطابق تم سے سلوک کیا جائے گا"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم یقین کرو گے کہ مجھے نہیں معلوم کہ جیفرے کارٹر کہاں ہے۔ البتہ یہ درست ہے کہ میں نے اسے کہا تھا کہ جب تک تم دونوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا وہ کنگ ہاؤس چھوڑ دے کیونکہ تم نے اس کے آدمی ڈیوڈ سے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ وہ کنگ ہاؤس میں موجود ہے اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ وڈلینڈ میں ہنری کا مکمل

ہولڈ ہے اس نے ہنری سے ٹکرا کر تم یقیناً خسارے میں رہو گے۔ چونکہ تم اس وقت مہمان کے طور پر یہاں موجود ہو اس لئے میں تم سے یہ رعایت کر سکتا ہوں کہ تم اگر وڈلینڈ سے واپس چلے جاؤ تو میں تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لوں گا۔ ورنہ یقین کرو کہ میری آنکھ کا ایک اشارہ تم دونوں پر قیامت ڈھا سکتا ہے"...... ہنری نے اس بار انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ وہ شاید اپنی حیرت پر پوری طرح قابو پا چکا تھا۔ البتہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل ابھی تک موجود تھا۔

"مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے ہنری۔ اس لئے آئندہ میرے سامنے جھوٹ مت بولنا۔ اگر تم میری بات کا جواب نہیں دینا چاہتے تو کہہ دو کہ میں جواب نہیں دینا چاہتا لیکن جھوٹ مت بولو اور سنو اپنا یہ مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لو ورنہ تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو کہ اس سے پہلے کہ تمہاری انگلی ٹریگر پر حرکت کرے تمہاری روح تمہارا جسم چھوڑ چکی ہو گی اور اب آخری بار بتاؤ کہ کیا تم جیفرے کارٹر کے بارے میں بتانا چاہتے ہو یا نہیں"۔ کرنل فریدی کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"نہیں۔ میں نہیں بتا سکتا۔ وہ میری پناہ میں ہے اور سنو۔ مجھے دھمکی مت دو اگر تمہارا نام کرنل فریدی ہے تو میرا نام بھی ہنری ہے"...... ہنری نے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔ البتہ اس نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گھی سیدھی انگلی سے واقعی نہیں نکل سکتا۔ کیوں کیپٹن حمید تمہارا کیا خیال ہے"...... کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا کرنل فریدی کے ساتھ بیٹھا ہوا کیپٹن حمید اس قدر تیز رفتاری سے اچھلا جیسے صوفے کے گدے میں موجود انتہائی طاقتور سپرنگوں نے اسے اچانک اچھال دیا ہو اور دوسرے لمحے ہنری چیختا ہوا نیچے فرش پر پہلو کے بل جا گرا۔ کیپٹن حمید کا جسم توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اس سے جا ٹکرایا تھا اور ہنری نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ کیپٹن حمید جو اس دوران سنبھل کر کھڑا ہو گیا تھا اس کی لات حرکت میں آئی اور ہنری کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی لیکن دوسرے لمحے کیپٹن حمید اچھل کر اس کرسی پر جا گرا جس کرسی پر پہلے ہنری بیٹھا ہوا تھا۔ ہنری نے یکلخت لات گھما کر اس کی ٹانگوں پر مار دی تھی اور پھر وہ واقعی حیرت انگیز تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم یکلخت فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ کیپٹن حمید نے واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں یکلخت اچھل کر اسے دونوں ہاتھوں پر اس طرح اٹھا لیا تھا جیسے بچے کسی غبارے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر ہوا میں اٹھاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی کیپٹن حمید یکلخت چیختا ہوا سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ ہنری کا جسم جیسے ہی اوپر کو اٹھا اس کی لات یکلخت بجلی کی سی تیزی سے ٹیڑھی ہوئی اور کیپٹن حمید سینے پر ضرب کھا کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا اور اسی

لمحے ہنری قلابازی کھا کر سیدھا ہوا اور اس نے واقعی حیرت انگیز پھرتی سے کام لیا تھا کہ اس سے پہلے کہ کیپٹن حمید کا جسم دیوار سے ٹکرا کر آگے کی طرف جھکتا اس نے پوری قوت سے کسی مینڈھے کی طرح اس کے سینے پر سر کی ٹکر ماری اور کیپٹن حمید کے منہ سے سسکی سی نکل گئی لیکن اس کے دونوں بازو بھی ساتھ ہی حرکت میں آئے اور ہنری چیختا ہوا اس طرح گھوم کر نیچے قالین پر آگرا جیسے کوئی آدمی رقص کرتے ہوئے پیر پھسل جانے سے گر جاتا ہے۔

"کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی کے منہ سے سانپ جیسی پھنکار نکلی تو کیپٹن حمید کے جسم نے اس طرح جھٹکا کھایا جیسے کرنل فریدی نے اس کا نام لینے کی بجائے اسے کوڑا مار دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن حمید ہوا میں اچھلا اور اس کی لات اٹھتے ہوئے ہنری کے سر پر اس قدر زور سے پڑی کہ ہنری بے اختیار جھٹکا کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ کیپٹن حمید نے اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر اس کے سینے پر بھرپور ضرب لگائی اور ہنری کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے اس کی ناک اور منہ سے خون نکلنے لگا۔ کیپٹن حمید اب ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے، چہرہ بگڑا ہوا تھا اور اس کی تیز نظریں فرش پر پڑے ہنری کے جھٹکے کھاتے ہوئے جسم پر جمی ہوئی تھیں۔

"بس کافی ہے۔ پیچھے ہٹ جاؤ"...... اچانک کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا اور شاید دوسری بار اچھل کر دونوں پیروں کی ضرب

لگانے کا ارادہ کرنے والا کیپٹن حمید تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ کرنل فریدی نے جھک کر اپنا ہاتھ ہنری کی گردن پر رکھا اور انگوٹھے کا مخصوص دباؤ شہ رگ پر بڑھا دیا تو ہنری کا جھٹکے کھاتا ہوا جسم یکلخت سیدھا ہو گیا۔

"بولو کہاں ہے جیفرے کارٹر۔ بولو"...... کرنل فریدی نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انگوٹھے کا دباؤ ہلکا کر دیا تو ہنری کا بگڑتا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"میں نہیں بتاؤں گا۔ وہ میری پناہ میں ہے۔ مجھے مار ڈالو۔ میں نہیں بتاؤں گا"...... ہنری نے رک رک کر کہا تو کرنل فریدی یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹا لیا تھا۔

"تم واقعی بہادر آدمی ہو ہنری۔ اس لئے اب میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گا۔ آؤ کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی نے فرش پر پڑے ہوئے ہنری سے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن"...... کیپٹن حمید نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو"...... کرنل فریدی نے اسے ڈانٹا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ کیپٹن حمید نے اس طرح کاندھے جھٹکے جیسے وہ مجبوراً کرنل فریدی کی پیروی کر رہا ہو اور پھر وہ بھی باہر آ گیا۔ کرنل فریدی خاموشی سے لفٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا تھوڑی دیر بعد وہ نیچے ہال میں پہنچے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ سے

باہر آ گئے لیکن تھوڑا آگے جا کر کرنل فریدی تیزی سے مڑا اور م سڑک کی طرف جانے کی بجائے وہ دائیں ہاتھ پر مڑ گیا۔ کیپٹن حمید کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ بھی اس کے پیچھے بڑھنے لگا اور پھر طویل عمارت کی سائیڈ سے ہو کر وہ جب اس کے عقبی کونے میں پہنچے تو وہاں لوہے کا ایک مخصوص دروازہ تھا جس پر فائر ڈور کے الفاظ موجود تھے۔ کرنل فریدی نے ہینڈل دبا کر اسے کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں لوہے کی مخصوص سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دوسری منزل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آخر میں ویسا ہی لوہے کا ایک اور دروازہ موجود تھا لیکن کرنل فریدی اسے کھولنے کی بجائے وہیں رک گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں سپیشل ڈکٹا فون کا رسیونگ سیٹ موجود تھا۔ کرنل فریدی نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"انہیں تلاش کرو اور جہاں بھی وہ نظر آئیں انہیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گولیوں سے اڑا دو"...... ہنری کی ہلکی سی آواز رسیونگ سیٹ پر سنائی دی اور پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی رسیور کریڈل پر پٹختا ہے۔ اس کے بعد قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی اور پھر قدموں کی آواز اونچی ہوتی چلی گئی۔ پھر ہلکی سی بھنبھناہٹ کی آواز سنائی اور اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"تم ہنری۔ اس حلیئے میں۔ کیا ہوا"...... ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے رسیونگ سیٹ آف کیا اور پھر مڑ کر اس نے آنکھ سے کیپٹن حمید کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف راہداری کے سرے پر پہنچ گیا۔ کیپٹن حمید اس کے پیچھے راہداری میں آ گیا اور اس نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ کرنل فریدی سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دیوار سپاٹ تھی۔ کرنل فریدی نے غور سے اسے دیکھا پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ایک جگہ کو مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل کر سائیڈوں میں ہو گئی اور کرنل فریدی اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ کیپٹن حمید نے بھی اس کی پیروی کی۔ دوسرے لمحے ان کے عقب میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کی سائیڈ میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"یہ آواز"...... ہنری کی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی نے جیب سے مشین پسٹل باہر نکال لیا۔ اسی لمحے دروازے سے ہنری باہر نکلا ہی تھا کہ کرنل فریدی نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ اور دھماکوں کے ساتھ ہی ہنری چیختا ہوا نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ کرنل فریدی اچھل کر اس کو کراس کرتا ہوا کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک بھاری جسم کا آدمی کرسی سے اٹھتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"میرا نام کرنل فریدی ہے جیفرے کارٹر"...... کرنل فریدی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس آدمی کے جسم نے بری طرح جھٹکا کھایا اور وہ واپس کرسی پر گر گیا جیسے کرنل فریدی نے اسے اپنا تعارف کرانے کی بجائے دونوں ہاتھوں سے اسے واپس کرسی پر دھکیل دیا ہو۔ اسی لمحے کیپٹن حمید بھی اندر آگیا۔

"اس ہنری کے کالر کی سائیڈ میں سپیشل ڈکٹا فون ہے وہ اتار لو"...... کرنل فریدی نے مڑے بغیر کہا۔

"میں نے اتار لیا ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا۔

"تم۔ تم یہاں۔ تم۔ کیسے۔ کیا مطلب"...... جیفرے کارٹر کے منہ سے بے اختیار الفاظ نکلے ہی تھے کہ کرنل فریدی نے ایک قدم آگے بڑھایا اور دوسرے لمحے اس کا وہ بازو گھوما جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا اور کرسی پر بیٹھا جیفرے کارٹر چیختا ہوا اچھل کر کرسی سمیت پہلو کے بل نیچے گرا اور پھر پلٹ کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ کرنل فریدی کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب کے بعد جیفرے کارٹر کا جسم تڑپا اور ساکت ہو گیا۔

"اب یہاں رسی ڈھونڈنا پڑے گی۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل آسانی سے نہیں بتائے گا"۔ کرنل فریدی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جس سے اس نے ضرب لگا کر جیفرے کارٹر کو کرسی سمیت نیچے گرا دیا تھا واپس جیب

میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"رسی تو یہاں مشکل سے ہی ملے گی"...... کیپٹن حمید نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"بیڈ شیٹ کھینچ لو۔ اس کی رسی بنانی پڑے گی"...... کرنل فریدی نے کہا اور کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اندرونی طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کی دوسری طرف یقیناً بیڈ روم تھا جبکہ کرنل فریدی نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے جیفرے کارٹر کو اٹھا کر دوسری خالی کرسی پر ڈال دیا اور پھر اس نے وہ کرسی سیدھی کر دی جو جیفرے کارٹر کے ساتھ ہی نیچے گر گئی تھی۔ دوسرے لمحے بیڈ شیٹ اٹھائے کیپٹن حمید کمرے میں داخل ہوا اور پھر اس بیڈ شیٹ کو درمیان سے پھاڑ کر اس کے دونوں حصوں کو رسی کی طرح بٹ کر رسی بنائی اور پھر اسی رسی کی مدد سے جیفرے کارٹر کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

"تم باہر کا خیال رکھو کیپٹن۔ میں اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لوں"...... کرنل فریدی نے جیفرے کارٹر کو کرسی سے باندھنے کے بعد کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے عمران اور اس کے سارے ساتھی اپنے اپنے کمروں سے غائب تھے اور ٹائیگر نے یہاں پہنچ کر جو کچھ معلوم کیا تھا اس کے مطابق عمران ڈیری کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کہیں گیا تھا اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چلے گئے تھے۔ چونکہ ٹائیگر نے ہی عمران کو اس ایکریمین عورت کے بارے میں اطلاع دی تھی جس نے کاؤنٹر سے عمران کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں اور پھر وہ مینجر گراہم کے کمرے میں چلی گئی تھی۔ اس کے بعد عمران نے اسے ایکریمین نیوی انفارمیشن سنٹر کے جائزے کے لئے بھجوا دیا تھا کیونکہ بتایا یہی گیا تھا کہ اس سنٹر کے نیچے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اس کا راستہ کسی معدنیات صاف کرنے والی فیکٹری میں رکھا گیا ہے لیکن ٹائیگر نے وہاں پہنچ کر صحافی بن کر جو معلومات حاصل کیں ان کے مطابق یہ سنٹر ضرور موجود تھا

اور اس کے نیچے تہہ خانوں کا جال بھی تھا لیکن یہ تہہ خانے بھی ایکریمین نیوی کے ہی قبضے میں تھے اور وہاں نیوی کے خصوصی سکوارڈ کا باقاعدہ آفس بنا ہوا تھا۔ ٹائیگر یہاں چونکہ ایکریمیا کے مشہور اخبار کا رپورٹر بن کر آیا ہوا تھا اور اس کے پاس خصوصی کارڈز تھے اور ایکریمیا میں صحافیوں سے سوائے ملکی سلامتی کے سیکرٹس کے عام طور پر کچھ چھپانا بہت بڑا جرم سمجھا جاتا تھا اس لئے ٹائیگر نے نہ صرف بطور صحافی اس سنٹر کا تفصیلی دورہ کیا بلکہ وہ تہہ خانوں کو بھی دیکھ آیا تھا۔ وہ اب دو روز بعد عمران تک یہ اطلاع پہنچانا چاہتا تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے وہ غلط ہے۔ اصل ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑے گا لیکن یہاں پہنچ کر وہ اس لئے پریشان ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اور اس کے پاس ایسا کوئی ٹرانسمیٹر بھی نہیں تھا جس سے وہ عمران سے رابطہ کر سکتا اس لئے وہ ہوٹل میں ہی ان کی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرے کیونکہ اسے فکر صرف اس بات کی تھی کہ کہیں وہ ایکریمین نیوی سنٹر کو ہی سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر سمجھ کر اس پر نہ چڑھ دوڑیں اس طرح انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اس لئے اس نے خود عمران کو تلاش کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ اس تک یہ اہم ترین بات پہنچا سکے۔ وہ ہوٹل سے باہر آ گیا۔ اسے یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ عمران ڈیری کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھ کر گیا ہے جبکہ

عمران کے ساتھی ٹیکسیوں میں سوار ہو کر گئے ہیں لیکن اسے عمران سے ملنا تھا اس لئے اس نے پارکنگ بوائے سے ڈیری کی کار کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ سیدھا کاگٹ کے ٹیکسی آفس میں پہنچ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا میں ٹیکسی کا باقاعدہ منظم نظام موجود تھا۔ پھر ہوٹل کے باہر موجود ٹیکسی ڈرائیور نے بھی اسے اس بارے میں بتا دیا تھا۔ ڈیری کا نام اسے ہوٹل کے ایک ویٹر نے بتایا تھا اور ویٹر کو یہ نام مینجر کے اسسٹنٹ نے بتایا تھا کیونکہ مینجر گراہم اسے پہچانتا تھا اور اس نے اسسٹنٹ کو خصوصی ہدایت کی تھی کہ مس ڈیری جب تک ہوٹل میں رہے اس کا خصوصی خیال رکھا جائے اس طرح اسسٹنٹ سے ویٹروں کو علم ہو گیا تھا۔

"یس مسٹر"...... ٹیکسی آفس کے انچارج نے ٹائیگر کے آفس میں داخل ہوتے ہی اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام اسکاٹ ہے اور میں ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ایکریمین ایکسپریس کا سپیشل رپورٹر ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اپنا تفصیلی تعارف کرایا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے خصوصی کارڈ نکال کر انچارج کے سامنے رکھ دیا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں"...... مینجر نے انتہائی مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک کار کی تلاش ہے۔ اس کار میں ایک جوڑا ہوٹل گرانڈ

سے نکلا ہے۔ میں نے ان سے فوری طور پر ملنا ہے اگر آپ میری مدد کر سکیں تو مہربانی ہو گی"...... ٹائیگر نے کارڈ اٹھا کر واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کار کی تلاش۔ مگر ہم کیسے تلاش کر سکتے ہیں کار"...... مینجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو اس کار کے بارے میں تفصیل بتا کر پوچھ لیں یقیناً کہیں نہ کہیں سے سراغ مل جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا تفصیل ہے"...... مینجر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے پارکنگ بوائے سے معلوم کی ہوئی کار کی تفصیل بتا دی۔ مینجر نے سامنے موجود مشین کے بٹن پریس کئے اور پھر اس نے جنرل کال دینا شروع کر دی تاکہ تمام ٹیکسی ڈرائیور جو فیلڈ میں موجود ہوں وہ اسے سن لیں۔

"جس ڈرائیور کو اس بارے میں معلوم ہو وہ فوراً آفس کال کرے"...... مینجر نے کار کے بارے میں تفصیل بتانے کے بعد کہا اور پھر مشین آف کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی کالیں آنا شروع ہو گئیں اور پھر ایک ڈرائیور نے بتایا کہ اس نے اس کار کو ریگن کالونی کی ب کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ ں میں ایک نوجوان لڑکی اور ایک نوجوان ایکریمین مرد موجود تھا۔

"لیجئے جناب۔ آپ کا کام ہو گیا"...... مینجر نے مسکراتے ہوئے

"بے حد شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے خاموشی سے مینجر کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"اس کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال شکریہ جناب"...... مینجر نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ٹائیگر مسکراتا ہوا آفس سے باہر آیا اور پھر وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر ریگن کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے ٹیکسی کالونی کے آغاز میں ہی چھوڑ دی۔ وہ ٹیکسی سمیت وہاں نہ جانا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ عمران کس پوزیشن میں ہے اور کیا اس سے ملنا اس کے کسی پلان کے خلاف نہ چلا جائے اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ پہلے کوٹھی کا دور سے جائزہ لے گا اور پھر فیصلہ کرے گا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ پیدل چلتا ہوا کوٹھی کے سامنے سے گزرا۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر گھوم کر وہ کوٹھی کے عقبی طرف پہنچا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوٹھی کے فرنٹ کی طرف کوئی کار سٹارٹ ہوئی ہے۔

"اوہ۔ کہیں عمران صاحب واپس تو نہیں جا رہے"...... ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑنے کی بجائے تیزی سے وہ سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھنے لگا۔ وہ گھوم کر آگے جانا چاہتا تھا تاکہ اگر عمران کار میں سوار ہو کر کوٹھی کے گیٹ کی طرف جا رہا ہے تو وہ اسے سڑک پر روک سکے لیکن جیسے ہی وہ کوٹھی کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھا اور دوسری سائیڈ کوٹھی کا چکر کاٹ کر وہ اس کی سائیڈ گلی سے گزر کر جب سڑک پر پہنچا تو وہاں کوئی کار موجود نہیں تھی۔ وہ آگے بڑھ کر واپس اس کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا جس میں عمران ڈیری سمیت گیا تھا تو کوٹھی کا پھاٹک بھی بند ہو گیا تھا۔

"مجھے غلط فہمی ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عقبی طرف سے اندر کودے گا اور پھر اندر کا جائزہ لے کر مزید اقدام کا فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ دوسری طرف کا لمبا چکر کاٹنے کی بجائے وہ واپس مڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے آیا تھا لیکن جیسے ہی وہ سائیڈ کی دوسری کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے سے گزرا پھاٹک کے اوپر بنے ہوئے خانے جو ڈیزائن کے طور پر بنائے گئے تھے ان میں سے اس کی نظریں کوٹھی کی اندرونی طرف پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل کر آگے بڑھا اور پھر ٹھٹک کر سائیڈ پر رک گیا۔ اس نے اس کوٹھی کے اندرونی برآمدے سے ڈیری کو نکل کر پھاٹک کی طرف آتے ہوئے دیکھا تھا۔ ان ڈیزائنوں والے خانوں میں سے اس کی نظریں ڈیری پر پڑی تھیں اور وہ اسے ایک ہی نظر میں پہچان گیا تھا۔ ڈیری جس انداز میں پھاٹک کی طرف آ رہی تھی وہ انداز بے حد مشکوک تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔

"یہ اکیلی اس کوٹھی سے نکل رہی ہے"...... ٹائیگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ٹائیگر چوڑے ستون

کی سائیڈ میں سمٹ گیا اور اب جب تک باہر آکر خصوصی طور اسے نہ دیکھا جاتا وہ پھاٹک سے نکلنے والے کو نظر نہ آ سکتا تھا۔ اسی لمحے ڈیری تیزی سے باہر آئی اور ادھر ادھر دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتی بجائے سڑک کی طرف جانے کے وہ گلی کراس کر کے دوسری طرف موجود ایک کوٹھی کی طرف بڑھ گئی جس پر برائے فروخت کی پلیٹ موجود تھی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خوفزدہ بھی ہے اور پریشان بھی۔ کوٹھی کے پھاٹک پر ایک لمحے کے لئے رک کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کی طرف کود گئی۔ ایک لمحے کے لئے ٹائیگر نے سوچا کہ وہ اس کوٹھی کے اندر جائے جہاں سے ڈیری باہر آئی تھی لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ عمران کے بارے میں جانتا تھا کہ وہ ایسی لڑکیوں کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ایسی لڑکیاں اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکتی تھیں۔ اس کے اس انداز میں فرار اور چھپنے کی وجہ سے وہ اس کی طرف سے مشکوک ہو گیا تھا اس لئے وہ ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جس کوٹھی میں ڈیری گئی تھی۔ اس نے پنجوں کے بل کھڑے ہو کر پھاٹک کے اوپر سے اندر جھانکا تو ڈیری سامنے موجود نہیں تھی۔ ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ بھی پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ ابھی وہ اندرونی برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسے سائیڈ کے ایک کمرے سے

فون ڈائل کرنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے گھوم کر اس طرف کو مڑ گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ لوگ فون ہی اٹنڈ نہیں کر رہے۔ نجانے کہاں گئے ہیں۔ ادھر عمران یقیناً یہاں میرے پیچھے پہنچ جائے گا۔ وہ عفریت ہے عفریت۔ مجھے اس سے پہلے اس کوٹھی پر ریڈ کرانا ہے"...... ڈیری کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ ڈیری عمران کو کسی طرف ڈاج دے کر اس کوٹھی سے فرار ہوئی ہے۔ یہ خیال آتے ہی اس نے فیصلہ کر لیا کہ اس ڈیری کو کسی سے رابطہ کرنے سے پہلے ہی کور کر لینا چاہئے کیونکہ جس انداز میں ڈیری رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ڈیری اگر اپنے آدمیوں سے رابطہ کر لیتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ عمران کے لئے کوئی مشکل کھڑی ہو جائے۔ چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ڈیری کو ہاتھ میں رسیور پکڑے کھڑے دیکھا۔

"خبردار"...... ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو ڈیری بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے ہاتھ سے رسیور نیچے گر گیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... ڈیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کوٹھی کا مالک ہوں۔ تم یہاں چوری کرنے داخل ہوئی ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو ڈیری کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت

اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" مم۔ مم۔ میں ایمرجنسی میں ہوں۔ مجھے فوراً ایک فون کرنا تھا"...... ڈیری نے کہا اور دوبارہ رسیور اٹھانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ ٹائیگر جو اس کے قریب پہنچ چکا تھا اس کا بازو یکلخت گھوما اور ڈیری کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری تو ٹائیگر نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات مارنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ڈیری اس طرح اچھلی جیسے گیند زمین سے ٹکرا کر اوپر کو اچھلتی ہے اور اس بار ٹائیگر کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ وہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سنبھلتا ڈیری نے یکلخت ایک کرسی اٹھا کر اس کے سر پر مار دی اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر کسی نے ایٹم بم مار دیا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے ستارے ناچنے لگے اور وہ ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ ڈیری نے یکلخت کرسی گھما کر دوسرا وار کرنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر اپنے آپ کو سنبھال کر تیزی سے کروٹ بدل گیا تھا اس لئے کرسی پوری قوت سے فرش سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹوٹ کر بکھر گئی اور ڈیری اچانک جھٹکا کھانے کی وجہ سے چیختی ہوئی منہ کے بل گری ہی تھی کہ ٹائیگر نے یکلخت دونوں ہاتھوں سے پوری قوت سے اسے سائیڈ پر دھکیلا اور پھر تیزی سے کروٹ بدل کر وہ پاس آیا ہی تھا۔ ڈیری نے اچھل کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات جما دی۔

اس کے کروٹ بدلنے کے دوران اٹھ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی لیکن ڈیری نے اپنی طرف سے ٹائیگر کی پسلیوں میں لات مار کر اسے ختم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا یہ اقدام الٹا اس کے خلاف چلا گیا کیونکہ پسلیوں میں لات پڑتے ہی قدرتی طور پر ٹائیگر کا جسم سمٹا اور اس کی دونوں ٹانگیں گھومتی ہوئی پوری قوت سے ڈیری کے جسم سے ٹکرائیں اور ڈیری جو دوسری بار لات مارنے کے لئے اچھل رہی تھی چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل گری اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ فرش پر اس طرح تڑپنے لگی جیسے ذبح ہوتی ہوئی بکری تڑپتی ہے۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اسی لمحے تڑپتی ہوئی ڈیری ساکت ہو گئی۔ ٹائیگر نے جھک کر اسے پلٹا تو بے اختیار اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا اس کی گردن سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔ کرسی کی ٹوٹی ہوئی ایک چھوٹی سی لکڑی اس کی گردن میں پیوست ہو گئی تھی۔ ٹائیگر نے جلدی سے جھک کر اس کی گردن میں موجود لکڑی کو کھینچ کر نکالا اور پھر اس نے جھک کر ڈیری کو اٹھایا اور تیزی سے سائیڈ میں موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس کی گردن سے نکلنے والے خون کو فوری طور پر بند کرنا چاہتا تھا ورنہ ڈیری زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جاتی اور اس وقت اسے اس کے علاوہ اور کوئی ترکیب نہ سوجھی تھی کہ وہ پانی ڈال کر خون کا نکلنا بند کرے۔ یہاں کی کوٹھیوں کے بارے میں

اسے معلوم تھا کہ جس طرح یہاں فون موجود ہے اسی طرح یہاں باتھ روم میں پانی موجود ہوگا۔ باتھ روم کا دروازہ کھول کر وہ جب اندر داخل ہوا تو اس نے باتھ روم میں موجود بڑے سے باتھنگ ٹب میں ڈیری کو لٹایا اور پھر پانی کا نل کھول دیا۔ اس نے ڈیری کی گردن جہاں سے خون نکل رہا تھا اس نل کے عین نیچے کی اور پانی کی دھار زخم پر پڑنے لگی اور چند لمحوں بعد خون کا اخراج خودبخود بند ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی ڈیری نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ ٹب میں چونکہ پانی بھرنا شروع ہو گیا تھا اس لئے ٹائیگر نے نل بند کر دیا اور پھر ہوش میں آتی ہوئی ڈیری کو گھسیٹ کر ٹب سے باہر نکالا اور باتھ روم کے فرش پر لٹا دیا۔ ڈیری کا لباس پانی سے بھیگ گیا تھا۔ ٹائیگر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن نمایاں تھی اس نے دیکھ لیا تھا کہ ڈیری لڑائی بھڑائی میں خاصی ماہر ہے اور اگر اچانک لکڑی اس کی گردن میں نہ گھس جاتی تو شاید ٹائیگر کے لئے اس پر قابو پانا مشکل ہو جاتا حالانکہ ٹائیگر اچھا خاصا لڑاکا سمجھا جاتا تھا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ڈیری کوئی عام عورت نہیں ہے اور اب اس کے سامنے دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ اسے بے ہوش کر کے پہلے جا کر عمران کو ٹریس کر سکے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ وہ پہلے اس ڈیری سے عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور پھر اس نے دوسری صورت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسی لمحے ڈیری نے آنکھیں کھولیں اور بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی تو ٹائیگر نے اس کا بازو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"تم۔ تم کون ہو"..... ڈیری نے رک رک کر کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہارا ہمدرد ہوں"..... ٹائیگر نے اسے بازو سے پکڑ کر بیرونی کمرے کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا تو ڈیری لڑکھڑاتی ہوئی اس کے پیچھے چلتی ہوئی اس کمرے میں آ گئی جہاں ان دونوں کے درمیان انتہائی جان لیوا جدوجہد ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے اسے سائیڈ پر پڑے ہوئے ایک صوفے پر دھکیل دیا۔

"اب اگر تم نے کوئی حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"..... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے مجھ پر وار کیا تھا۔ کیوں۔ کون ہو تم"..... ڈیری نے اپنا ہاتھ گردن پر موجود زخم پر رکھتے ہوئے کہا اس کے لہجے سے ہلکی سی کمزوری کا تاثر نمایاں تھا۔ شاید خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام ڈیری ہے اور تم پاکیشیائی ایجنٹ عمران کے ساتھ اپنی کار میں سوار ہو کر کوٹھی پر پہنچی تھی۔ پھر کیا ہوا۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہے اور تم"..... ٹائیگر نے بولنا شروع کیا لیکن ابھی اس نے فقرہ مکمل نہ کیا تھا کہ اسے باہر سے ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی اور وہ فقرہ ادھورا چھوڑ کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ اچانک ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ سامنے دروازے میں عمران

کھڑا تھا۔ وہ ایکریمین میک اپ میں تھا لیکن ٹائیگر اسے اس حلیے میں بھی پہچان گیا تھا کیونکہ عمران جب کاگٹ میں داخل ہوا تھا تو اسی حلیے میں ہی تھا۔

"اوہ آپ۔ میں ڈیری سے آپ کے بارے میں ہی پوچھ رہا تھا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تم۔ تم یہاں بھی پہنچ گئے۔ اوہ"...... ڈیری نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ مار کر اسے واپس کرسی پر دھکیل دیا اور ڈیری ہلکی سی چیخ مار کر دوبارہ کرسی پر ڈھیر ہو گئی۔ عمران قدم بڑھاتا ہوا اندر آ گیا۔

"تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور یہ اسے کیا ہوا ہے"...... عمران نے اندر داخل ہو کر کہا تو ٹائیگر نے مختصر طور پر ساری تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہیڈ کوارٹر نیوی سنٹر کے نیچے نہیں ہے۔

"ہونہہ۔ تو تم یہاں سے فون کر کے اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر اطلاع دینا چاہتی تھی لیکن جس کوٹھی سے تم یہاں آئی ہو وہاں پر بھی فون تھا"...... عمران نے ڈیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے خطرہ تھا کہ تم میرے سر پر نہ پہنچ جاؤ اس لئے میں وہاں سے نکل کر اس بند کوٹھی میں آ گئی۔ لیکن یہ آدمی جو یقیناً تمہارا آدمی ہے یہاں اچانک پہنچ گیا"...... ڈیری نے اس انداز میں کہا جیسے وہ اب بے بس ہو گئی ہو۔

"تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر ختم ہو چکا ہے اور تمہارے سیکشن کے

تمام آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ ویسے تم نے جس انداز میں میری ساتھی لڑکیوں کو بے ہوش کیا اور وہاں سے نکلی ہو اس سے تمہاری ذہانت کا میں قائل ہو گیا ہوں۔ میں نے بڑی جدوجہد کے بعد وہ راستہ تلاش کیا ہے جو تم نے استعمال کیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"تم۔ تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ مم۔ مم۔ مگر تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... ڈیری نے قدرے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ وعدہ اس وقت ختم ہو گیا تھا جب تم نے خود وعدے کی خلاف ورزی کی اور وہاں سے نکل آئی۔ اگر اتفاق سے ٹائیگر تمہیں چیک نہ کرتا تو نہ صرف تمہارے ساتھی سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے بلکہ ہو سکتا تھا کہ وہ اس کوٹھی پر میزائلوں سے حملہ کر دیتے۔ اب اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو تمہیں مجھ سے نیا معاہدہ کرنا ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک۔ کک۔ کیسا معاہدہ"...... ڈیری نے چونک کر کہا۔

"مجھے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر معلوم کرنا ہے اور فوراً"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مگر مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ مجھے معلوم نہیں ہے اور میں سچ کہہ رہی ہوں"...... ڈیری نے کہا۔

"جب ... گروپ کا انتخاب کس نے کیا تھا" عمران نے پوچھا۔

"جانسن نے۔ وہ ولنگٹن میں اسرائیل کا مین ایجنٹ ہے" ۔ ڈیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر رابرٹ کا فون نمبر تمہیں جانسن نے دیا تھا" عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ ماسٹر رابرٹ تم لوگوں کو چیک کر کے مجھے اطلاع دے گا" ڈیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مشن کی تکمیل کے بعد تم نے جانسن کو رپورٹ دینی تھی یا نہیں" عمران نے پوچھا۔

"دینی تھی لیکن ولنگٹن جا کر۔ یہاں میں ماسٹر رابرٹ کو رپورٹ دے کر فارغ ہو جاتی" ڈیری نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے" عمران نے پوچھا تو ڈیری نے فوراً فون نمبر بتا دیا۔

"ٹائیگر فون ملاؤ" عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ساتھ ہی یہاں سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر بھی بتا دیا کیونکہ وہ پہلے راکسی سے ولنگٹن فون پر بات کر چکا تھا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب سنو ڈیری۔ تم جانسن سے جو مرضی آئے کہو میں صرف یہ کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ جانسن نے ہی تمہیں اس مشن کے لئے منتخب کیا تھا" عمران نے کہا تو ڈیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے ٹائیگر نے فون سیٹ اٹھایا اور لا کر اس نے ڈیری کے ساتھ تپائی پر رکھا اور رسیور ڈیری کے ہاتھ میں دے دیا۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ اس نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"یس" رسیور اٹھنے کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈیری بول رہی ہوں" ڈیری نے کہا۔

"اوہ ڈیری تم۔ میں جانسن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے" ۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں ناکام ہو گئی ہوں۔ میرے سارے آدمی ہلاک ہو گئے ہیں اور میں شدید زخمی حالت میں ایک جگہ چھپی ہوئی ہوں" ڈیری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ مجھے تو رابرٹ نے بتایا تھا کہ تم کامیاب ہو گئی ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا تم نے خاتمہ کر دیا ہے" جانسن نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہے لیکن عمران کے ساتھ دو گروپ تھے۔ عمران اور اس کا ایک گروپ تو ختم ہو گیا لیکن دوسرے گروپ نے اچانک حملہ کر دیا اس گروپ کا انچارج کوئی ٹائیگر تھا اس کی وجہ سے میرے سارے ساتھی مارے گئے ہیں اور میں شدید زخمی ہو گئی لیکن میں ان کی گرفت سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی ہوں۔ ڈیری

نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو گھبراؤ مت۔ سیکشن تم دوبارہ بنا سکتی ہو لیکن عمران کی موت ہمارے لئے سب سے بڑی خوش خبری ہے اس کی لاش کہاں ہے"...... جانسن نے کہا۔

"اسی کوٹھی میں پڑی ہے جہاں سے میں بچ کر نکلی ہوں۔ یقیناً اس کے ساتھی اس کی لاش ساتھ لے جائیں گے"...... ڈیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم خاموشی سے واپس آ جاؤ"...... جانسن نے کہا۔

"اچھا"...... ڈیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں یقین آ گیا ہے کہ میں نے سچ بولا ہے"...... ڈیری نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے میں جا رہا ہوں۔ اب تم جانو اور ٹائیگر جانے کیونکہ تمہیں ٹریس اس نے ہی کیا ہے اور ویسے بھی تمہارے مطابق میں ہلاک ہو چکا ہوں"...... عمران نے مشین پسٹل ٹائیگر کی طرف اچھالتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر نے مشین پسٹل کیچ کیا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیری کچھ کہتی ٹائیگر نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ڈیری کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ کرسی پر ہی تڑپنے لگ گئی۔

"ارے مجھے تو باہر جانے دیتے۔ اتنی بھی کیا جلدی تھی"۔ عمران نے دروازے سے ہی مڑتے ہوئے کہا۔

"باس جب اس کا خاتمہ مقصود ہے تو پھر مہلت دینے کا کیا فائدہ"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ڈیری اس دوران لاش میں تبدیل ہو چکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی کرسی کے ساتھ پڑا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور اسے بڑی میز پر رکھ کر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر جانسن کی آواز سنائی دی۔

"ڈیری بول رہی ہوں جانسن۔ میں تمہیں ایک بات بتانا بھول گئی تھی۔ وہ آدمی ٹائیگر اپنے گروپ کے آدمیوں کو بتا رہا تھا کہ اس نے مکمل جائزہ لے لیا ہے ایکریمین نیوی سنٹر کے نیچے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ میں اس وقت نیم بے ہوشی کے عالم میں تھی لیکن مجھے اس کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی"...... عمران نے ڈیری کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ ہمیں سب سے زیادہ خطرہ عمران سے تھا وہ ہلاک ہو گیا ہے تو اب چاہے وہ ٹائیگر ہو یا اس کا کوئی اور ساتھی وہ کسی صورت میں ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ٹائیگر خاموش کھڑا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اس جانسن کو چکمہ دے کر اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن جانسن نے بات آگے نہ بڑھا کر رابطہ ختم کر دیا تھا اس طرح عمران کی سکیم ناکام ہو گئی تھی۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہیڈ کوارٹر کاگٹ میں ہے ہی نہیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ جس انداز میں پورے کاگٹ پر ریز پھیلا کر ہمیں چیک کیا گیا ہے اس سے یہ بات طے ہے کہ ہیڈ کوارٹر یقیناً یہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے رسیور اٹھا لیا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمین نیوی انفارمیشن سنٹر کے کمانڈر کا نمبر دیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو کمانڈر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن سے لارڈ براڈلے بول رہا ہوں۔ کمانڈر سے بات کراؤ"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ نیوی کمانڈر رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر رالف۔ میں ولنگٹن سے لارڈ براڈلے بول رہا ہوں انچارج ملٹری سائنٹیفک ریسرچ پراجیکٹ۔ ہم کاگٹ میں ایک خفیہ ریسرچ کر رہے ہیں۔ مجھے رپورٹ دی گئی ہے کہ آپ کے انفارمیشن ٹاور سے پورے کاگٹ شہر پر ایم آر ایم ریز کا سرکٹ قائم کیا گیا ہے جو ہمارے پراجیکٹ پر اثر انداز ہو رہا ہے"...... عمران نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ یہ سب ہمارے ٹاور کے ساتھ منسلک ہل مارک والوں کا کام ہے۔ آپ بے فکر رہیں میں ابھی انہیں کال کر کے کہہ دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہل مارک والے۔ وہ کون ہیں۔ کیا سرکاری ادارہ ہے۔ برائے مہربانی مجھے تفصیل بتائیں کیونکہ مجھے ایکریمین پریذیڈنٹ کو رپورٹ دینی ہو گی کیونکہ ہمارا پراجیکٹ اس قدر اہم ہے کہ مجھے ہر معاملے کی براہ راست رپورٹ دینا ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ ہل مارک بھی ایک خفیہ سرکاری پراجیکٹ ہے۔ اس کی مشینری بھی نیوی ٹاور کے ساتھ منسلک ہے وہ بھی کوئی سائنسی پراجیکٹ ہے لیکن وہ اس قدر خفیہ ہے کہ سوائے میرے اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں میں ان کے

انچارج کو کہہ دیتا ہوں آئندہ کوئی ایسی ریڈ آؤٹ نہیں کریں گے جس سے آپ کے پراجیکٹ پر کوئی اثرات پڑیں"...... کمانڈر رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کا رابطہ ان سے فون کے ذریعے ہے یا براہ راست بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"براہ راست تو نہیں ہو سکتا جناب۔ کیونکہ ان کا پراجیکٹ تو کاگٹ میں نہیں ہے بلکہ سٹام فورڈ آئی لینڈ میں ہے۔ میرا ان سے فون پر رابطہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آپ انہیں کہہ دیں شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی جگمگاہٹ ابھر آئی تھی کیونکہ یہ بات اب سامنے آ گئی تھی کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر کاگٹ کی بجائے قریبی جزیرے سٹام فورڈ میں ہے۔ البتہ انہوں نے اپنی مشینری کا لنک اس نیوی کے ٹاور سے کر رکھا ہے اور نیوی کو یہ بتایا گیا ہے کہ یہ بھی سرکاری پراجیکٹ ہے۔

"باس۔ یہ تو واقعی بہت بڑا ڈاج تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اور کامیاب ڈاج۔ بہرحال اب ہمیں فوری طور پر وہاں کام کرنا ہو گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا عمران کے پیچھے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے جانسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ ایکریمیا میں اسرائیل کے سیکرٹ سیٹ اپ کا انچارج تھا۔ بظاہر وہ ایک تاجر تھا اور ولنگٹن کے ایک کاروباری علاقے میں اس کا کار سپیئر پارٹس کا بزنس کرنے والا بہت بڑا ادارہ تھا اور وہ اس کا چیئرمین تھا لیکن یہ بزنس اس کے مینجرز کرتے تھے۔ وہ اپنے پرائیویٹ آفس میں بیٹھا پورے ایکریمیا میں اسرائیل کے مفادات کی نگرانی میں مصروف رہتا تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جانسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جانسن نے کہا۔

"سٹام فورڈ سے گرے بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو جانسن بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ گرے تم۔ کیسے کال کی ہے"...... جانسن نے چونک کر

کہا۔

"باس۔ سٹام فورڈ میں کرنل فریدی اور پاکیشیائی ایجنٹ عمران دونوں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سٹام فورڈ میں۔ کیا تم نے خواب تو نہیں دیکھا۔ عمران اور کرنل فریدی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ دونوں سٹام فورڈ میں موجود ہیں"...... جانسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ پھر آپ تک جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ غلط ہیں۔ میں نے نہ صرف خود انہیں دیکھا ہے بلکہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سنی ہیں۔ کرنل فریدی کے ساتھ اس کا اسسٹنٹ کیپٹن حمید ہے اور عمران کے ساتھ دو عورتوں اور تین مردوں کا گروپ ہے اور باس یہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں"...... گرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے انہیں کیسے پہچان لیا اور کیسے کنفرم ہو گئے کہ یہ وہی لوگ ہیں"...... جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ سٹام فورڈ میں میرا پورا گروپ یہی کام کرتا ہے کہ سٹام فورڈ میں آنے والے ہر اجنبی کو باقاعدہ چیک کیا جائے۔ چنانچہ پہلے کرنل فریدی اور اس کا اسسٹنٹ یہاں پہنچے تو میرے گروپ نے ان کی نگرانی شروع کر دی۔ یہ دونوں نوا سے ہیلی کاپٹر سروس کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ اس کے دو گھنٹے بعد کاگٹ سے ایک بڑی لانچ کے ذریعے عمران اور اس کا گروپ یہاں پہنچ گیا اور میرے گروپ نے ان کی بھی چیکنگ شروع کر دی۔ اب اسے آپ اتفاق کہیں یا ان کا پہلے سے طے شدہ معاملہ کہ دونوں گروپ سٹام فورڈ کے ہوٹل پیراڈائز میں ٹھہرے اور پھر دونوں گروپوں کی بڑے ہال میں ملاقات ہو گئی اور وہ سب ایک علیحدہ کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی اس وقت ہوٹل پیراڈائز میں ہی موجود تھا۔ مجھے اطلاع دی گئی تو میں نے خود ہال میں جا کر انہیں چیک کیا اور کرنل فریدی اور عمران جو میک اپ میں موجود تھے۔ میں انہیں پہچان گیا کیونکہ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے طویل عرصے تک ایشیا میں کام کیا ہے۔ میں نے انہیں پہچاننے کے بعد خصوصی مشینری کے ذریعے ان کے درمیان ہونے والی بات چیت سننے کی کوشش کی لیکن میں پوری طرح کامیاب اس لئے نہ ہو سکا کہ اگر میں قریب سے کام کرتا تو وہ دونوں فوراً چیک کر لیتے اس لئے مجھے دور سے کام کرنا پڑا جس کی وجہ سے مکمل رپورٹ تو نہ مل سکی البتہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ کرنل فریدی نے نوادا میں آسکر کو اور وڈلینڈ میں ہنری اور جیفرے کارٹر کو ہلاک کر دیا اور جیفرے کارٹر سے اسے یہ معلوم ہوا ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر سٹام فورڈ میں ہے اس لئے وہ یہاں آیا ہے جبکہ عمران اور اس کے گروپ نے کاگٹ میں ڈیری کے خلاف کام کیا اور ڈیری اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا اور پھر

عمران نے نیوی سنٹر کے کمانڈر سے یہ معلوم کر لیا کہ سٹارگ کا ہیڈکوارٹر سٹام فورڈ میں ہے۔ چنانچہ وہ اور اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچ گئے“...... گرے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” ویری بیڈ۔ میں اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ عمران اور کرنل فریدی وغیرہ سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں ۔ لیکن یہ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ سٹام فورڈ بھی پہنچ گئے ہیں ۔ ویری بیڈ“...... جانسن نے کہا۔

” اب آپ کا کیا حکم ہے باس“...... دوسری طرف سے گرے نے پوچھا۔

” تم بتاؤ کیا کیا جائے۔ تم نے جو ہولناک رپورٹ دی ہے اگر یہ رپورٹ میں نے اسرائیلی حکام تک پہنچا دی تو یقیناً میرے بھی ڈیتھ آرڈر جاری ہو جائیں گے اس لئے ان دونوں کی ہلاکت سے ہی معاملہ درست ہو سکتا ہے“...... جانسن نے کہا۔

” باس۔ یہ دونوں عفریت ہیں۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں اور میرا گروپ تو بہرحال اس قابل نہیں ہے کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کر سکے۔ البتہ میرا آپ کو ایک مشورہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسرائیلی حکام بھی میری بات کی تائید کریں گے“...... گرے نے کہا۔

” کون سی بات“...... جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

” باس۔ یہ دونوں گروپ یہ سمجھ کر سٹام فورڈ پہنچے ہیں کہ سٹارگ کا ہیڈکوارٹر سٹام فورڈ میں ہے لیکن آپ کو بھی اور مجھے بھی معلوم

ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ یہاں صرف وہ مرکز ہے جس سے ہدایات دی جاتی ہیں اور رپورٹیں لی جاتی ہیں۔ میرا مطلب ہے ہیڈکوارٹر کا انفارمیشن نیٹ ورک جبکہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے، مجھے یقین ہے کہ آپ کو بھی اس کا علم نہیں ہے اس لئے یہ زیادہ سے زیادہ اس ورکنگ سنٹر کو تباہ کر کے واپس چلے جائیں گے جسے بعد میں دوبارہ بھی بنایا جا سکتا ہے اس لئے جو کچھ یہ کرتے ہیں انہیں کرنے دیں۔ اس طرح ان دونوں عفریتوں سے ہمیشہ کے لئے سٹارگ کی جان چھوٹ جائے گی“...... گرے نے کہا۔

” تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اسرائیلی حکام اس قدر قیمتی ورکنگ سنٹر کی تباہی آسانی سے قبول کر لیں گے۔ اس سنٹر پر بے دریغ دولت خرچ کی گئی ہے اور اس کا دائرہ کار تو پوری دنیا پر پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کی تباہی تو ایک لحاظ سے سٹارگ کی موت ہو گی کیونکہ پھر سٹارگ عام دہشت گرد تنظیم بن جائے گی جبکہ اسرائیلی حکام اس ورکنگ سنٹر کے ذریعے پوری دنیا میں موجود تمام مسلم ممالک کے خلاف بڑے بڑے دہشت گردانہ منصوبے مکمل کرنا چاہتے ہیں“۔ جانسن نے کہا۔

” یہ میری ذاتی رائے تھی باس۔ ویسے آپ جو حکم کریں“۔ گرے نے جواب دیا۔

” ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ تم ان لوگوں کی کسی نہ کسی انداز میں نگرانی جاری رکھو اور اگر کوئی خاص

بات ہو تو مجھے رپورٹ دینا۔ میں اسرائیلی حکام سے رابطہ کرتا ہوں"۔ جانسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف ایجنٹ جانسن کالنگ۔ اوور"...... اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پوائنٹ۔ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف ڈریک سے بات کرائیں۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی۔ اوور"۔ جانسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈریک سپیکنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف ایجنٹ ایکریمیا جانسن بول رہا ہوں سر چیف۔ اوور"۔ جانسن نے کہا۔

"یس۔ کیا ٹاپ ایمرجنسی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانسن نے پوری تفصیل بتا دی۔ اس نے کوئی بات نہ چھپائی

تھی۔

"تم نے حماقت کی جانسن کہ کرنل فریدی کے مقابل آسکر کو اور عمران کے مقابلے میں ڈیری کو آگے کیا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ یہ دونوں ان کے ہاتھوں ختم ہو سکتے تھے۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت اور برہم لہجے میں کہا گیا۔

"چیف۔ آپ نے خود ہی لسٹ میں انہیں ٹاپ پر رکھا ہوا ہے اس لئے میں نے انہیں ہائر کیا تھا۔ اوور"...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ لسٹ کرنل فریدی اور عمران کے لئے نہیں تھی۔ عام مجرموں کے لئے تھی۔ بہرحال اب ہمیں ہیڈ کوارٹر کو بچانا ہو گا اور یہ کام فوری کرنا ہو گا ورنہ یہ دونوں جو سٹام فورڈ پہنچ چکے ہیں اب انتہائی برق رفتاری سے کام کریں گے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ سٹام فورڈ میں ورکنگ انفارمیشن سنٹر ہے۔ اگر وہ لوگ اسے تباہ کر کے واپس چلے جاتے ہیں تو اسے آسانی سے دوبارہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ اوور"...... جانسن نے گرے کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ان دونوں کو بھی اپنی طرح احمق سمجھتے ہو کہ وہ ورکنگ سنٹر میں موجود مشینری کو سمجھ ہی نہ سکیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ انہیں اس بارے میں تفصیلات کا بھی علم ہو گیا ہو۔ ہمیں ہر

صورت میں ہیڈکوارٹر کو بچانا ہو گا جہاں دہشت گردی کے منصوبوں کی فیزیبلٹی رپورٹس تیار کی جا رہی ہیں۔ اگر یہ رپورٹس جن پر پوری دنیا میں بے پناہ سرمایہ اور وقت خرچ ہو رہا ہے ان کے ہاتھ لگ گئیں تو پھر سٹارگ واقعی آئندہ بیس سال تک اس قابل ہی نہ رہ سکے گی کہ کوئی بڑا پراجیکٹ مکمل کر سکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ اب جیسے آپ کا حکم ہو۔ اوور"...... جانسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سٹام فورڈ کی کتنی آبادی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف نے پوچھا۔

"حتمی طور پر تو معلوم نہیں ہے چیف۔ لیکن بیس ہزار سے کم تو بہرحال نہیں ہو گی۔ اوور"...... جانسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم گرے کو کہو کہ وہ مجھ سے براہ راست بات کرے۔ ابھی فوراً۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جانسن نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گرے سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی گرے کی آواز سنائی دی۔

"جانسن بول رہا ہوں"...... جانسن نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... گرے نے کہا۔

"ایشیائی ایجنٹوں کی کیا پوزیشن ہے"...... جانسن نے پوچھا۔

"ابھی تو وہ علیحدہ علیحدہ جزیرے میں گھوم پھر رہے ہیں۔ ویسے ان کی حرکات و سکنات سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ورکنگ سٹیشن کی تلاش ہے"...... گرے نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ سٹام فورڈ کی آبادی کتنی ہے"...... جانسن نے کہا۔

"آبادی۔ آپ کا مطلب ہے انسانی آبادی"...... دوسری طرف سے گرے نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ انسانی آبادی"...... جانسن نے کہا۔

"تقریباً بیس پچیس ہزار تو ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا بھی یہی اندازہ تھا۔ میں نے چیف سے بات کی ہے۔ چیف نے تمہاری تجویز مسترد کر دی ہے کہ ان ایجنٹوں کو ورکنگ سنٹر تباہ کرنے دیا جائے تاکہ یہ مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں۔ چیف کا کہنا ہے کہ یہ لوگ اس بارے میں پہلے سے سب کچھ معلوم کر چکے ہوں گے۔ انہیں یقیناً ہیڈکوارٹر کی تلاش ہو گی جہاں دہشت گردی کے بڑے بڑے منصوبوں کی فیزیبلٹی رپورٹس تیار کی جا رہی ہیں۔ چیف

تے حکم دیا ہے کہ تم ان سے براہ راست بات کرو۔ لیکن تم نے ان سے بات کر کے پھر مجھے بتانا ہے کہ انہوں نے تمہیں کیا حکم دیا ہے۔ سمجھ گئے ہو"...... جانسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانسن نے رسیور رکھ دیا۔

"آخر چیف براہ راست گرے سے کیوں بات کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ اسے کوئی احکامات دیتا تو میرے ذریعے بھی دے سکتا تھا"۔ جانسن نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جانسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جانسن نے کہا۔

"گرے بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے گرے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات ہو گئی ہے چیف سے تمہاری"...... جانسن نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ انہوں نے انتہائی عجیب لیکن انتہائی بے داغ پلاننگ کی ہے"...... گرے نے جواب دیا۔

"کیا"...... جانسن نے چونک کر پوچھا۔

"انہوں نے حکم دیا ہے کہ میں سٹام فورڈ میں خود بھی اور اپنے تمام آدمیوں کو بھی انٹی ٹریزم انجکشن لگوا دوں۔ ٹھیک گیارہ بجے ورکنگ سنٹر سے پورے سٹام فورڈ پر ٹریزم ریز پھیلا دی جائیں گی جس سے سٹام فورڈ کی پوری آبادی بے ہوش ہو جائے گی۔ ان کی یہ بے ہوشی ایک گھنٹے تک قائم رہے گی اور اس ایک گھنٹے کے دوران ہم نے کرنل فریدی، اس کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید، علی عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دینا ہے۔ بارہ بجے ان ریز کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے۔ اس طرح یہ دونوں ایجنٹ اور اس کے ساتھی یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے"...... گرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جانسن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ واقعی یہ انتہائی عجیب اور بے داغ پلاننگ ہے۔ بہرحال چیف کو معلوم ہو گا کہ پورے سٹام فورڈ پر کس طرح ریز پھیلائی جا سکتی ہیں۔ تمہارے پاس انٹی ٹریزم انجکشن موجود ہیں یا نہیں"۔ جانسن نے کہا۔

"موجود تو نہیں ہیں لیکن چیف نے مجھے وہ جگہ بتا دی ہے جہاں سے میں انہیں فوری حاصل کر سکتا ہوں"...... گرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ہر لحاظ سے محتاط رہنا اور ان دونوں ایجنٹوں پر پہلے سے نظر رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ پھر ساری بے ہوش آبادی میں انہیں تلاش کرتے پھرو"...... جانسن نے کہا۔

"وہ ہماری نظروں میں ہیں باس"...... گرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جیسے ہی ان کا خاتمہ ہو تم نے پہلے مجھے رپورٹ دینی

ہے۔ میں تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا"...... جانسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

عمران نے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مسٹر مائیکل سٹام فورڈ کے علاقے اولڈ ہام میں ایک ایسا خفیہ اسٹیشن موجود ہے جس میں انتہائی جدید ترین مواصلاتی مشینری نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا تفصیل ہے اس کی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ مواصلاتی اسٹیشن زیر زمین ہے۔ البتہ اوپر سٹام فورڈ سے نوادا بھیجی جانے والی سٹام ٹائلز کا بہت بڑا گودام ہے۔ یہ سمندر کے ساحل پر واقع ہے اور اس کا نام بھی سٹام ٹائلز ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ اس میں یہ اسٹیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کے کہنے پر میں نے ایسے اسٹیشن کو ٹریس کرنے کے لئے کاگت سے ایک خصوصی مشین ہنگامی طور پر منگوائی اور اس مشین کے ذریعے پورے سٹام فورڈ کا سروے کیا گیا تو اس گودام کے نیچے بہت بڑے مواصلاتی اسٹیشن کا علم ہو گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اس اسٹیشن میں کام کرنے والے کسی آدمی سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"فوری طور پر تو ممکن نہیں ہے۔ البتہ اس کی طویل وقت تک نگرانی کرائی جائے تو شاید کوئی آدمی سامنے آ جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس گودام میں تو بہرحال چوکیدار وغیرہ ہوں گے یا دوسرا عملہ ہو گا۔ ان میں سے کسی آدمی کو کور کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر مائیکل۔ میں نے بہرحال یہیں رہنا ہے اس لئے ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ آپ نے لارڈ ایری کی ٹپ دے کر مجھے مجبور کر دیا تھا کہ میں آپ کا یہ کام کروں لیکن اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل گرانڈ کے ہال میں موجود تھا کہ اسے باتھ روم جانے کی حاجت محسوس ہوئی تو وہ وہاں ہال کی سائیڈ میں بنے ہوئے باتھ رومز جانے کی بجائے اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم سے فارغ ہو کر واپس ہال میں پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی ایک طرف کونے میں موجود تھے۔

"تم اچانک اٹھ کر کہاں چلے گئے تھے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ عمران کسی کو کچھ بتائے بغیر اچانک اٹھ کر چلا گیا تھا۔

"میں گیا تو باتھ روم تھا لیکن اس طرح جانے کا فائدہ ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا فائدہ ہوا ہے"...... سب نے ہی چونک کر پوچھا تو عمران نے جیکب کی طرف سے دی گئی اطلاع کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے۔ پھر ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا چاہئے" ...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہمیں اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا پڑے گی کیونکہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر اتنی آسانی سے فتح نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"تم منصوبہ بندی کرتے رہو گے اور کرنل فریدی کام مکمل کر لے گا" ...... جولیا نے کہا۔

"کرنل فریدی اپنے ایک اسسٹنٹ کے ساتھ کیا کر لے گا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے تو یہ اطلاع حاصل کر لی لیکن کرنل فریدی کو بھی کیا یہ اطلاع مل چکی ہو گی" ...... صالحہ نے کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا" ...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہی تو یقیناً میری سمجھ میں بھی نہیں آئی ہو گی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ میری بات سن تو لیں" ...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس میں واقعی کوئی حرج نہیں ہے" ...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ ایک مواصلاتی مشینری کا سنٹر آخر ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس مشینری سے وہ پوری دنیا میں اپنی ٹیموں سے رابطہ تو کر سکتے ہیں۔ ان سے رپورٹیں لے سکتے ہیں لیکن ہیڈ کوارٹر تو بہرحال علیحدہ چیز ہوتی ہے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے تم سے پہلے یہی بات عمران صاحب سے کی تھی تو عمران صاحب کا جواب یہ تھا کہ ایسا سنٹر دہشت گردی کے بڑے منصوبوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس سے معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور پھر ان معلومات کی بنیاد پر منصوبہ بندی کر کے اس منصوبہ بندی کو ان دہشت گرد ٹیموں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس طرح یہ کام تیزی سے اور بڑے پیمانے پر بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ اس دوران رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ان منصوبوں کو آسانی سے ٹریس بھی نہیں کیا جا سکتا" ...... عمران کے بولنے سے پہلے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ پہلو میرے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ ٹھیک ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی اس پر بہت سوچا ہے۔ جو بات عمران صاحب نے بتائی ہے وہ بھی میرے ذہن میں آئی ہے لیکن میں مطمئن نہیں

ہوئی"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو پھر تمہارا اطمینان کس بات پر ہوا یا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن کے مطابق یہ مواصلاتی اسٹیشن کسی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو سکتا۔ ہیڈ کوارٹر کے احکامات کو متعلقہ لوگوں تک پہنچانے یا ان کی رپورٹس لینے کے سلسلے کو ہیڈ کوارٹر نہیں کہا جا سکتا"...... صالحہ نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تو پھر ہیڈ کوارٹر میں کیا ہو گا۔ کیا چند میزیں، کرسیاں اور فونز"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اگر آ جاتی تو میں مطمئن نہ ہو جاتی"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کا صالحہ کی رائے کے بارے میں کیا خیال ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ صالحہ درست کہہ رہی ہے۔ ہم سے واقعی بیوقوفی سرزد ہو رہی ہے کہ ہم ایک ورکنگ اسٹیشن کو ہیڈ کوارٹر تسلیم کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تنویر کی رائے کے بارے میں کیا خیال ہے"۔ جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تنویر کی رائے بھی درست ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب

دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ایسے ہیڈ کوارٹر کے پیچھے خوار ہونے کا کیا فائدہ۔ ایسا ہیڈ کوارٹر تو دنیا کے کسی بھی چھوٹے سے ملک میں بنایا جا سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"پہلے ہم یہ طے کر لیں کہ سٹارگ کا مقصد کیا ہے اور وہ کس قسم کی دہشت پیدا کرنے والی کارروائیاں کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مین پوائنٹس تو تمہیں دے دیئے ہیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ ہے کہ یہ بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اسے اسرائیل اور ایکریمیا دونوں کی سرپرستی حاصل ہے اور تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اس کی کارروائیوں کو آگے بڑھانے کے لئے انتہائی جدید ترین مواصلاتی اسٹیشن ایکریمیا کی دور دراز ریاست کے شہر کے ساتھ ایک چھوٹے سے جزیرے میں قائم کیا گیا ہے اور چوتھا اور آخری پوائنٹ یہ ہے کہ یہ تنظیم دنیا بھر کے مسلم ممالک کے خلاف دہشت گردانہ کارروائیوں کے لئے قائم کی گئی ہے۔ ایسی کارروائیاں جن سے مسلم ممالک میں اس قدر افراتفری پھیل جائے کہ وہ نہ صرف کمزور ہو کر ختم ہو جائیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کوئی قابل ذکر اتحاد بھی قائم نہ کر سکیں اور اس سے یہودی کاز کو تقویت ملے۔ اب ان پوائنٹس کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ صالحہ کی رائے بھی درست ہے اور تنویر کی رائے بھی۔ لیکن تنویر نے تو یہ بات طنزاً کی ہے لیکن اس کی رائے کو

اگر سنجیدگی سے لیا جائے تو پھر یہ بات طے ہے کہ ہیڈ کوارٹر واقعی آفس کی طرز کا ہونا چاہئے لیکن وہاں پوری دنیا سے اس ورکنگ اسٹیشن کی مدد سے معلومات اکٹھی کر کے بڑی بڑی دہشت گردانہ کارروائیوں کی منصوبہ بندی کی جاتی ہو گی. فیزیبلٹی رپورٹس تیار کی جاتی ہوں گی اور پھر ان رپورٹس یا منصوبے پر اس ورکنگ اسٹیشن کی مدد سے عمل کرایا جانے لگا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ ایسا ہی ہو گا۔ اس لحاظ سے تو ہمیں اس ورکنگ اسٹیشن کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا اور اس آفس کا بھی"...... جولیا نے کہا۔

" ورکنگ اسٹیشن تو دوبارہ بھی بن سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ بن تو سکتا ہے لیکن فوری طور پر نہیں اور اس دوران ان کی منصوبہ بندی بھی تو مکمل نہ ہو سکے گی اور ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا تاکہ یہ منصوبہ بندی بھی ختم کی جا سکے ۔ پھر یہ لوگ آسانی سے اور جلدی کوئی کام نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب پہلے اس ورکنگ اسٹیشن کے خلاف کام کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تھوڑی دیر تک بحث و مباحثہ کے بعد وہ سب اٹھے اور

ہوٹل سے باہر آ گئے تاکہ مخصوص اسلحہ حاصل کر کے وہ اس شام فورڈ ٹائکز کے گودام میں داخل ہو کر اس ورکنگ اسٹیشن کے خلاف کام کا آغاز کر سکیں۔

ہوٹل کے ایک کمرے میں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں موجود تھے۔ رات ہونے والی تھی۔ وہ دونوں کئی گھنٹوں تک سٹام فورڈ کے جزیرے پر پیدل چلنے والے سیاحوں کی طرح گھوم پھر کر ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس کمرے میں پہنچے تھے۔ کرنل فریدی نے روم سروس کو فون کر کے ہاٹ کافی منگوائی اور اس وقت وہ دونوں ہاٹ کافی کی چسکیاں لینے میں مصروف تھے۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کو آئندہ کی لائن آف ایکشن نہیں مل رہی اس لئے اب یہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"لائن آف ایکشن کا علم تو ہے لیکن وہ جگہ ٹریس نہیں ہو رہی جہاں ایکشن کیا جاسکے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کیا لائن آف ایکشن یہ ہے کہ یہاں سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے جسے ہم نے تباہ کرنا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو اس جیفرے

کارٹر نے غلط بتایا ہے۔یہاں ایسا کوئی ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔اگر ہوتا تو لامحالہ اس چھوٹے سے جزیرے پر گھومتے ہوئے ہمیں کہیں نہ کہیں نظر آجاتا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر کسی بڑی سی آٹھ منزلہ عمارت میں ہو گا اور اس پر بہت بڑا بورڈ نصب ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ایک تو آپ کا یہ احساس برتری ہی دراصل احساس کمتری کی ہی ایک شکل ہے جو آپ کو دوسروں پر طنز کرنے پر اکساتا رہتا ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ ایسے ہیڈ کوارٹر خفیہ ہوتے ہیں لیکن کیا یہ ہیڈ کوارٹر کوئی لیبارٹری یا کوئی اسلحہ بنانے والی فیکٹری ہے کہ اسے زیر زمین بنایا جائے گا۔ ظاہر ہے دہشت گردی کی منصوبہ بندی کی جاتی ہو گی اور وہ کسی ہوٹل کے کمرے میں بھی بیٹھ کر کی جا سکتی ہے"۔ کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہ احساس برتری ہے اور نہ ہی احساس کمتری اور نہ ہی میں نے تم پر کوئی طنز کیا ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ دہشت گردی کا ہیڈ کوارٹر تو ایسا ہی ہو گا لیکن بڑے بڑے ملکوں کے خلاف جب اونچے پیمانے پر دہشت گردی کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور ان پر عمل کرایا جاتا ہے تو ایسے منصوبوں کے لئے باقاعدہ رپورٹس ان ممالک میں کام کرنے والے آدمیوں سے لی جاتی ہیں اور پھر ان منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے ان گروپوں سے رابطے رکھے جاتے

ہیں۔ انہیں ساتھ ساتھ جدید ترین معلومات مہیا کی جاتی ہیں اور اس کام کے لئے کسی انتہائی طاقتور مواصلاتی اسٹیشن کی اشد ضرورت ہوتی ہے جس کی رینج پوری دنیا پر پھیلی ہوتی ہے اور چونکہ یہ نیٹ ورک بڑے جرائم کے سلسلے میں کام کر رہا ہوتا ہے اس لئے اسے خفیہ رکھنا بھی مقصود ہوتا ہے اور ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ایسا مواصلاتی نیٹ ورک یہاں اس جزیرے پر ہے۔ کہاں ہے ابھی تک اس کا علم ہمیں نہیں ہو سکا۔ بہرحال وہ یہاں موجود ضرور ہے۔ اس نیٹ ورک کا رابطہ لازماً ہیڈ کوارٹر سے ہوگا اس لئے نیٹ ورک سے ہی اس ہیڈ کوارٹر کا بھی پتہ چل سکے گا"...... کرنل فریدی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر کیسے پتہ چلے گا کہ یہ مواصلاتی اسٹیشن کہاں ہے۔ یہاں کہیں کوئی بلند ٹاور تو نہیں ہے جبکہ مواصلاتی اسٹیشن کے لئے اونچے ٹاور کی ضرورت بہرحال ہوتی ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"یہی تو اصل چکر دیا گیا ہے کہ مواصلاتی اسٹیشن یہاں اس جزیرے پر بنایا گیا ہے جبکہ ٹاور ایکریمین نیوی کا استعمال کیا گیا ہے۔ ان کے درمیان رابطہ انتہائی جدید ترین ڈیوائسز کی مدد سے رکھا گیا ہے تاکہ کسی کو اصل اسٹیشن کا علم ہی نہ ہو سکے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو پھر یہاں ہم کیا کریں گے۔ کیسے تلاش کریں گے اسے"۔

کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم سوچو کہ کیا ہو سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسے اسٹیشن کے لئے بجلی کی بھاری طاقت کی تنصیبات استعمال کی جاتی ہوں گی اس لئے یہاں کے بجلی گھر سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اسرائیلی حکومت کا سیٹ اپ ہے اور اب تو عام کارخانہ دار بھی اپنا پاور اسٹیشن علیحدہ بنا لیتا ہے۔ اس اسٹیشن میں یقیناً ایٹمی بیٹریوں سے بجلی پیدا کرنے کا خفیہ یونٹ کام کر رہا ہو گا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ولیم بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر ولیم۔ آپ کو اطلاع دینی تھی کہ آپ کی نگرانی یہاں کا ایک گروپ کر رہا ہے جسے یہاں گرے گروپ کہا جاتا ہے۔ آپ جہاں جہاں بھی گئے ہیں اس گروپ کے آدمی آپ کی باقاعدہ نگرانی کرتے رہے ہیں اور یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ آپ کے علاوہ اس گروپ کے آدمی ایک اور گروپ کی بھی نگرانی کر رہے ہیں۔ یہ

گروپ ہوٹل گرانڈ میں مقیم ہے۔ اس گروپ میں دو ایکریمین عورتیں اور چار ایکریمین مرد ہیں اور آپ کی بھی ہوٹل کے ہال میں ان سے ملاقات ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اس گروپ کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اس کا انچارج گرے ہے جو ایکریمین نژاد ہے اور بتایا جاتا ہے کہ وہ ایکریمین ایجنسیوں میں بھی کام کرتا رہا ہے۔ یہ مخبری کرنے اور نگرانی کرنے والا گروپ ہے اور یہ اپنے کاموں تک ہی محدود رہتا ہے اور کسی جرم میں یہ لوگ ہاتھ نہیں ڈالتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ کس کے کہنے پر نگرانی کر رہے ہوں گے یا نگرانی کی رپورٹس کس کو دیتے ہوں گے۔ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نو سر۔ یہ گرے صرف اپنے کلب تک ہی محدود رہتا ہے۔ سٹام فورڈ میں اس کا عام سا کلب ہے جسے گلیکسی کلب کہا جاتا ہے۔ گرے اس کا مالک بھی ہے اور مینجر بھی۔ لیکن یہ کلب مقامی شرفاء اور شریف سیاحوں کا کلب ہے اور ہمارا بھی کام صرف مخبری کرنے تک محدود ہے۔ ہم مزید کچھ نہیں کرتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ آپ بہرحال کام کرتے رہیں۔ آپ کو معاوضہ ملتا رہے گا"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس نے انکوائری سے گلیکسی کلب کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے وہی نمبر پریس کر دیئے۔

"گلیکسی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ولنگٹن سے بول رہا ہوں آسکر راڈلف۔ مسٹر گرے سے بات کرائیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں گرے بول رہا ہوں مینجر"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ولنگٹن سے آسکر راڈلف بول رہا ہوں۔ مجھے ولنگٹن میں ٹپ دی گئی ہے کہ آپ سٹام فورڈ میں مخبری کا نیٹ ورک چلاتے ہیں۔ مجھے بھی سٹام فورڈ میں اسی طرح کا کام ہے۔ کیا آپ یہ کام کر سکیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جناب۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ میں تو کلب چلاتا ہوں اور بس۔ میرا کسی مخبری کے نیٹ ورک سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ سوری۔ اگر ایسا ہے تو میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا۔

سوری"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اگر ہماری نگرانی کی جا رہی ہے تو ہو سکتا ہے کہ ہمارا فون ٹیپ کیا جا رہا ہو اور ایسی صورت میں اس گرے کو اطلاع مل جائے گی کہ آپ نے یہاں سے اسے کال کی ہے۔ ولنگٹن سے نہیں اور وہ اور بھی زیادہ ہوشیار ہو جائے گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پہلے ہی چیک کر لیا ہے۔ فون کال نہیں سنی جا رہی اور میں صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ وہ وہاں موجود ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو کیا اب آپ جا کر اس سے پوچھ گچھ کریں گے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"کیسی پوچھ گچھ"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"ان لوگوں کے بارے میں جنہیں وہ رپورٹ دے رہا ہو گا"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہاں ہماری نگرانی سٹارگ ہی کرا رہی ہو گی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے اسے فون کیوں کیا ہے"...... کیپٹن حمید نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اب ہم اس کے ذریعے اس خصوصی فون کو ٹریس

کریں گے۔ ٹی ایس آر کے ذریعے۔ اس طرح ہمیں ساتھ ساتھ پتہ چلتا رہے گا کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں، عمران اور اس کے گروپ کے بارے میں کہاں کیا کیا رپورٹیں دے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی رپورٹ کے ذریعے اس ہیڈ کوارٹر یا ورکنگ اسٹیشن کا کوئی کلیو سامنے آ جائے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اس کے لئے وہاں کلب جانا پڑے گا ہمیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارا نیا میک اپ کر دیتا ہوں۔ تم اکیلے جاؤ گے اور ٹی ایس آر نصب کر کے واپس آ جاؤ گے لیکن یہاں نہیں بلکہ روز گارڈن میں۔ میں بھی نئے میک اپ میں وہاں پہنچ جاؤں گا تاکہ ہماری نگرانی کرنے والے دوبارہ ہمیں نہ پا سکیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن حمید کا نیا میک اپ کر دیا گیا اور وہ کمرے سے نکل کر باہر چلا گیا۔ ٹی ایس آر اس نے یہاں مخصوص مارکیٹ سے خریدنا تھا اور پھر اسے کلب میں نصب کرنا تھا۔ اس کے جانے کے بعد کرنل فریدی نے بھی میک اپ کیا اور پھر لباس تبدیل کر کے اس نے ضروری چیزیں جیبوں میں ڈالیں اور پھر وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر پہنچ چکا تھا۔ کچھ دور تک وہ پیدل چلتا رہا۔ پھر اس نے ٹیکسی لی اور روز گارڈن کی طرف بڑھ گیا۔ روز گارڈن کے سامنے جا کر ٹیکسی رکی تو کرنل فریدی نے ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دی اور ٹیکسی

سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا روز گارڈن میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک وہ ایک آدمی کو وہاں دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ آدمی روز گارڈن سے باہر جا رہا تھا۔

"ریزے"...... کرنل فریدی نے کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے مڑا اور پھر کرنل فریدی کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ نے میرا نام لیا ہے"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیا آپ مجھے چند منٹ دیں گے۔ آپ کے بارے میں مجھے کرنل فریدی نے بتایا تھا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ریزے کرنل فریدی کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ آیئے"...... ریزے نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر اب بھی الجھن اور حیرت کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ روز گارڈن کے ایک کونے میں جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم یہاں اس جزیرے پر کیا کر رہے ہو ریزے"...... اس بار کرنل فریدی نے اپنے لہجے میں کہا تو ریزے ایک بار تو اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں لیکن پھر اس نے تیزی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اب تو یہی سوال مجھے خود تم سے کرنا پڑے گا"...... ریزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ویٹر میز کے قریب پہنچ گیا تو کرنل فریدی نے اسے جوس لانے کا کہہ دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"پہلے تم میرے سوال کا جواب دو۔ اس کے بعد مزید بات ہو گی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری میری ملاقات چونکہ طویل عرصے بعد ہو رہی ہے اس لئے لامحالہ تمہیں درمیانی حالات کا علم نہیں ہو گا اس لئے میں تمہیں مختصر طور پر بتا دوں کہ ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے میرے سر پر ایسی چوٹ آئی کہ جس سے میری یادداشت ختم ہو گئی۔ میں ڈیڑھ سال تک ونگٹن کے ایک ہسپتال میں پڑا رہا۔ اس کے بعد گو میں ٹھیک تو ہو گیا لیکن میرے اندر بہرحال وہ بات نہ رہی جو کسی سیکرٹ ایجنسی کے فیلڈ ایجنٹ کے اندر ہونی چاہئے اس لئے مجھے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے ساری عمر لاابالی پن میں گزاری ہے اس لئے میں نے کوئی اثاثہ جات بھی نہ بنائے تھے اور مجھے چونکہ فطری طور پر جرائم سے نفرت ہے اس لئے میں کسی جرائم پیشہ تنظیم سے بھی منسلک نہ ہو سکتا تھا۔ میں نے ایک کلب میں ملازمت کر لی لیکن یہ کام بھی میری طبیعت کے موافق نہ تھا اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا اور پھر میں ایک ادویات سپلائی کرنے والی بین الاقوامی ایجنسی میں شامل ہو گیا۔ یہ صاف ستھرا کام تھا اس لئے میں نے اسے شوق سے کیا اور اب میں نواداس میں اس کمپنی کا چیف

سیلز آفیسر ہوں۔ گزشتہ چار سالوں سے میں یہ کام کر رہا ہوں۔ نوادا چونکہ میرا آبائی وطن ہے اس لئے میں نے خود ہی نوادا کا انتخاب کیا تھا اور آج یہاں ایک خصوصی دوا کی سپلائی کے لئے آیا ہوں ۔ ریزے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے جوس کے دو گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے تو کرنل فریدی نے سر ہلاتے ہوئے ایک گلاس اٹھا لیا۔

"ہونہہ۔ تو تم ان دنوں ادویات کی فیلڈ میں ہو۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا انتہائی تیز اور سمجھ دار سیکرٹ ایجنٹ اس فیلڈ میں کام کر رہا ہے۔ تم اپنی پرائیویٹ ایجنسی بھی تو بنا سکتے تھے" ۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ میں نے اپنی فطرت کے تحت کوئی اثاثے ہی نہ بنائے تھے اور ایسے کاموں میں بہرحال بھاری رقم چاہئے" ۔ ریزے نے جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اب تم بتاؤ کرنل کہ تم یہاں اس چھوٹے سے غیر اہم جزیرے میں کیا کرتے پھر رہے ہو۔ یہاں تو میرے خیال میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کے لئے تم جیسا بین الاقوامی شہرت یافتہ آدمی کام کرنے آئے" ۔۔۔ ریزے نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تمہارا حسن ظن ہے ریزے کہ تم نے میرے لئے یہ الفاظ ادا کئے ہیں لیکن تمہارا کیا خیال ہے کہ اس جزیرے پر کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہاں سٹارگ جیسی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے اور میں یہاں اس ہیڈ کوارٹر کے خلاف کرنے آیا ہوں" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو ریزے کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اور یہاں۔ حیرت ہے" ۔۔۔ ریزے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایسی تنظیمیں ایسی ہی غیر اہم جگہوں پر ہیڈ کوارٹر بناتی ہیں" ۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو ریزے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ریزے نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں اکثر آتے جاتے رہتے ہو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ کام کے سلسلے میں اکثر آنا جانا پڑتا ہے" ۔۔۔ ریزے نے جواب دیا۔

"لیکن یہاں ادویات کی دکانیں تو شاید بہت کم ہیں اور تم نے بتایا ہے کہ تم چیف سیلز آفیسر ہو۔ تم جیسے عہدے دار تو ایسی جگہوں پر جاتے ہیں جہاں بڑے کاروبار ہو رہے ہوں" ۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو ریزے بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے درست کہا ہے۔ یہاں میرا ماتحت عملہ کام کرتا ہے اور

میں یہاں بزنس کے سلسلے میں نہیں آتا بلکہ ویسے ہی سیر و تفریح کے لئے آجاتا ہوں۔ یہ جزیرہ ہر لحاظ سے بھرپور ہے"...... ریزے نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ تمہاری فطرت کے مطابق یہ واقعی بھرپور ہے لیکن ابھی تم نے کہا ہے کہ تم یہاں ادویات سپلائی کرنے آئے تھے۔ کیا کوئی خصوصی سپلائی تھی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی قیمتی دوا کے انجکشن تھے اور ان کی تعداد بھی زیادہ تھی اور پھر مجھے ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ حکم دیا گیا تھا کہ خود فوری طور پر یہاں پہنچ کر انہیں سپلائی کروں اس لئے میں یہاں آیا تھا اور اب انہیں سپلائی کر کے واپس جا رہا تھا کہ تم سے ملاقات ہو گئی"۔ ریزے نے کہا۔

"کیا یہاں روز گارڈن میں بھی ادویات کی کوئی دکان ہے"۔ کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ روز گارڈن کیفے کی مینجر روزی کو سپلائی دینی تھی۔ دو ڈبے تھے انٹی ٹریزم انجکشن کے اور ان دونوں ڈبوں کی قیمت دس لاکھ ڈالر ہے"...... ریزے نے جواب دیا۔

"انٹی ٹریزم انجکشن۔ ٹریزم تو شاید ان شعاعوں کو کہا جاتا ہے جو ہوا میں موجود گیسوں سے مل کر وسیع علاقے میں انسانوں کو بے ہوش کرنے میں مدد دیتی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تمہارا ادویات سے کوئی تعلق

نہیں ہے لیکن اس کے باوجود تم اس سے اس طرح واقف ہو جیسے تم ساری عمر ادویات کا کام کرتے رہے ہو"...... ریزے نے کہا۔

"میں نے اس بارے میں پڑھا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم سے ملاقات ہو گئی یہی کافی ہے۔ البتہ ایک مخبری کرنے والا گروپ ہے جسے گرے گروپ کہا جاتا ہے جس کا انچارج گرے گلیکسی کلب کا مینجر ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں سوری۔ میں تو اس کا نام بھی پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں"...... ریزے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال تم سے ملاقات ہو گئی ہے۔ یہی اہم بات ہے"...... کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ریزے بھی اٹھا اور پھر اس نے کرنل فریدی سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور اسے نوادا میں اپنی کمپنی کے آفس میں آنے کی دعوت دے کر وہ باہر کی طرف مڑ گیا۔ کرنل فریدی کو چونکہ کیپٹن حمید کا انتظار تھا اس لئے وہ دوبارہ بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن حمید روز گارڈن میں داخل ہوا تو کرنل فریدی نے ہاتھ اٹھا کر اسے مخصوص اشارہ کیا کیونکہ اس نے کیپٹن حمید کا نیا میک اپ کیا تھا اس لئے وہ تو اسے پہچانتا تھا لیکن چونکہ کرنل فریدی نے اس کے جانے کے بعد اپنا نیا میک اپ کیا تھا اس لئے کیپٹن حمید اسے نہ پہچان سکتا تھا اس لئے کرنل فریدی کو مخصوص اشارہ کرنا پڑا اور

کیپٹن حمید اس طرف کو بڑھ آیا۔

"کیا ہوا" ... کرنل فریدی نے کہا۔

"کیا ہونا تھا" ... کیپٹن حمید نے کہا۔

"مطلب ہے کام ہو گیا ہے یا نہیں" ... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ لیجئے رسیور" ...... کیپٹن حمید نے جیب سے رسیور نکال کر کرنل فریدی کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کی رینج فل کر دی تھی یا نہیں" ... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے تو اسے نہیں چھیڑا۔ میں نے تو صرف ٹی ایس آر لو گرے کے آفس کے قریب اس جگہ نصب کر دیا ہے جہاں سے آسانی سے چیک نہیں ہو سکتا" ... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور کو مخصوص انداز میں آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے جیسے ہی بٹن پریس کیا ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گرے بول رہا ہوں" ... بولنے والے کا لہجہ بھاری تھا۔

"روزی بول رہی ہوں چیف۔ روز گارڈن سے" ... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ گو آواز بے حد ہلکی تھی لیکن بہرحال سنائی دے رہی تھی۔

"مال پہنچ گیا ہے یا نہیں" ... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"یس باس۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے نوادا سے ریمزے نامی آدمی دو

ڈبے دے گیا ہے اور چیک لے گیا ہے" ... روزی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ یہ ڈبے روڈی کو پہنچا دو۔ میں نے اسے پہلے ہی تفصیلی احکامات دے دیے ہیں" ... گرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل فریدی نے ایک اور بٹن دبا کر رسیور جیب میں ڈال لیا۔

"بڑے وقت پر کال کیچ ہوئی ہے" ... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے" ... کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا کیونکہ اسے تو اس گفتگو سے کوئی خاص بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"شاید پورے علاقے کی آبادی کو ہمارے لئے بے ہوش کیا جا رہا ہے" ... کرنل فریدی نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی" ...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو معلوم کرنے کے لئے اس روزی سے بات کرنی ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ... کرنل فریدی نے کہا اور تیزی سے کیفے کی عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن حمید بھی کندھے اچکاتا ہوا اس کے پیچھے تھا۔

ختم شد

عمران اور کرنل فریدی کا مشترکہ انتہائی منفرد اور یادگار ایڈونچر

سٹارگ

حصہ دوم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- کرنل فریدی اور عمران دونوں عظیم سیکرٹ ایجنٹس کی بے مثال جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ گئی۔ مگر؟
- کرنل فریدی اور عمران دونوں کے درمیان کامیابی کے لئے انتہائی خوفناک ریس شروع ہوگئی۔ پھر؟
- وہ لمحہ جب کرنل فریدی کامیاب ہوگیا مگر عمران نے اسے تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ کیوں؟
- سٹارگ کا ایسا انجام جو سب کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن
مسلسل اور جان لیوا جدوجہد
ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں اپنی علیحدہ انفرادیت کی حامل ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فورسٹارز کا ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کارنامہ

فلاور سینڈیکیٹ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

انٹرنیشنل میرج بیورو — جس کے طے شدہ رشتوں کا انجام انتہائی دردناک نکلتا تھا۔

انٹرنیشنل میرج بیورو — جو ایکریمیا میں رہنے والے پاکیشیائی مردوں سے پاکیشیائی لڑکیوں کی شادیاں کرتا اور پھر لڑکیاں ایکریمیا پہنچ کر ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جاتیں۔ کیوں

انٹرنیشنل میرج بیورو — فورسٹارز نے اپنے مخصوص انداز میں ایکشن شروع کیا تو میرج بیورو کے سرکردہ افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ پھر ——؟

فلاور سینڈیکیٹ — جس کے خلاف کارروائی کرنے اور گمشدہ پاکیشیائی لڑکیوں کی برآمدگی کے لئے **فورسٹارز** جب عمران کی سرکردگی میں ایکریمیا گئے تو انتہائی حیرت انگیز واقعات کا آغاز ہوگیا۔

دلچسپ اور انتہائی سنسنی خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں خیر وشر کے درمیان انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز جدوجہد

تاروت

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

تاروت شیطان اور اس کی ذریات کی ایک پراسرار شیطانی جہت جس کے ذریعے وہ پوری دنیا کو شیطانی جال میں جکڑنا چاہتے تھے۔

تاروت ایک ایسا شیطانی گروپ جس کی رہنمائی صدیوں پہلے کے ایک پجاری راہول کی روح کر رہی تھی۔

تاروت شیطانی جادو۔ جو انتہائی تیزی سے مصر اور دوسری دنیا میں اس انداز میں پھیلایا جارہا تھا کہ خیر کی قوتیں مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ جاتیں۔

سرائیل جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو تاروتی جادو کے تحت لے آنے کے لئے تاروت کے بڑوں سے معاہدے کر لئے۔ پھر کیا ہوا؟

ہول پجاری صدیوں سے مصر کا ایک پجاری جس نے اپنی روح کو عالم ارواح میں جانے سے بچانے کے لئے اپنے معبد کو اس قدر خفیہ رکھا کہ مصر کے بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ بھی اسے دریافت نہ کر سکے۔ لیکن ؟

△ وہ لمحہ جب عمران' ٹائیگر' جوزف اور جوانا کے ہمراہ راہول پجاری کے معبد کو تلاش کر کے کھولنے اور تاروت جادو کے خاتمے کے لئے مصر پہنچ گیا۔ لیکن ؟

△ تاروت جادو کے پراسرار اور شیطان صفت آقاؤں' راہول پجاری کی روح کی شیطانی طاقتوں سمیت شیطان کی خوفناک ذریات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی پراسرار دلچسپ' ہنگامہ خیز اور حیرت انگیز جدوجہد پر مبنی ایسی کہانی جس کی ہر سطر پر صدیوں کے اسرار پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

△ خیر وشر کے درمیان ایسی جدوجہد جس میں ایک طرف شیطان اور اس کی طاقتور ذریات تھیں مگر دوسری طرف اکیلا عمران اور اس کے ساتھی تھے اور خیر کی کوئی بڑی طاقت بھی ان کی پشت پر نہ تھی۔

△ ایک ایسی پراسرار' دلچسپ' ہنگامہ خیز اور انتہائی حیرت انگیز کہانی جس کی ہر سطر پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی خیر کے لئے کی گئی بے پناہ اور پرخلوص جدوجہد کے نشانات ثبت ہیں۔

△ آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟ کیا تاروت جادو ختم ہو گیا ـــــ یا ـــــ عمران اور اس کے ساتھی شیطان کی بھینٹ چڑھا دیئے گئے ؟

خیر وشر کی کشمکش پر مبنی ایک ایسی کہانی
جس کا ہر لفظ اپنے اندر سینکڑوں طلسمات کا حامل ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد ایڈونچر کہانی

مکمل ناول

ایڈونچر مشن

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- تبت کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایسا مشن جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جبڑے کھلے ہوئے تھے۔

مارسیلا جنگل کوئین ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔

- عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے روپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو۔۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچوئشنز۔
- جولیا کو خوفناک جنگل میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان سر پٹخنے کے باوجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے۔ جولیا کا کیا حشر ہوا ——؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔

جوزف جنگلوں کا بادشاہ ایک نئے اور انوکھے روپ میں۔

- ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور پھر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا ——؟

دلچسپ حیرت انگیز تیز رفتار ایکشن اور سنسنی خیز سسپنس

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس سے بھرپور ایک دلچسپ ...

لاسٹ راؤنڈ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مکمل ناول

ایک ایسا مشن جس کا لاسٹ راؤنڈ سب سے تہلکہ خیز ثابت ہوا۔
جوائس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ٹاپ ایجنٹ ... عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں اس طرح اپنا مشن مکمل ... اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اس کی کانوں کان خبر نہ ہو سکی —— حیرت انگیز ...
جوائس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سیکرٹ ایجنٹ جو انتہائی معصوم ... تھی۔
کیا وہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ تھی —— انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ ...
ریمش کافرستان سپیشل منسٹری کا سیکنڈ سیکرٹری جس نے عمران جیسے شخص کو تگنی کا ناچ نچانے پر مجبور کر دیا —— ایک منفرد اور مختلف انداز کا کردار۔
ایک ایسا مشن جس میں بے پناہ جدوجہد اور بھاگ دوڑ کے بعد آخر کار ناکامی عمران کا مقدر ٹھہری —— وہ مشن کیا تھا اور کس طرح ناکام ہوا؟
مشن کا لاسٹ راؤنڈ کیا تھا۔ کیا لاسٹ راؤنڈ عمران کے حق میں ختم ہوا۔ یا؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
بے پناہ سسپنس اور قدم قدم پر چونکا دینے والے لاتعداد موڑ
ایک ایسی کہانی جو قطعی منفرد انداز میں لکھی گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، ہنگامہ خیز اور ایکشن سے بھرپور ناول

ہاٹ فیلڈ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

ہاٹ فیلڈ ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا پر اقتدار کی خواہاں تھی لیکن اس کا نام تک کوئی نہ جانتا تھا۔

ہاٹ فیلڈ ایک ایسی تنظیم جس کے تحت پوری دنیا میں سینکڑوں مجرم تنظیمیں اور گروپ کام کر رہے تھے لیکن یہ تنظیمیں اور گروپ ہاٹ فیلڈ کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔

گرانڈ ماسٹر ہاٹ فیلڈ کی ایک ایسی ماتحت تنظیم جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم پر اس وقت فائر کھول دیا جب عمران نے اپنی بہن ثریا کی شادی کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دعوت دے رکھی تھی۔ ایک ایسا حملہ جس کا نشانہ عمران اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس تھی۔ کیا حملہ کامیاب رہا —— یا —— ؟

پی ون گروپ ایکریمیا کا ایک ایسا گروپ جو براہ راست ہاٹ فیلڈ کے تحت تھا اور جس نے پاکیشیا میں تخریب کاری اور خونریزی کی انتہا کر دی۔

پی ون گروپ جس کی وجہ سے پہلی بار عمران نے ہاٹ فیلڈ کا نام سنا اور پھر اس نے ہاٹ فیلڈ کی تلاش شروع کر دی۔ مگر دنیا کی کوئی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی کوئی آدمی ہاٹ فیلڈ سے واقف نہ تھا۔

گرانڈ ماسٹر جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر اس وقت اچانک اندھا دھند فائر کھول دیا جب وہ ملک ناڈا کے ایئر پورٹ پر اترے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عمران اور اس کے ساتھی جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور ٹائیگر خون میں لت پت سینکڑوں افراد کے سامنے تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے۔ کیا واقعی ایسا ہو گیا ؟

لارین گرانڈ ماسٹر کا چیف جسے پاکیشیا میں مشن مکمل کرنے پر موت کی سزا دی گئی ؟

روجر گرانڈ ماسٹر کا دوسرا چیف جس نے عمران کے کہنے پر خود اپنے ہاتھوں پوری تنظیم کا خاتمہ کر دیا۔ کیوں ؟

مادام گاربو ہاٹ فیلڈ کے ایسے گروپ کی چیف جس نے گرانڈ ماسٹر روجر کو اپنے ہاتھوں گولیوں سے اڑا دیا اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

مادام گاربو جس کے گروپ میں پولیس آفیسر بحیثیت مجرم شامل تھے اور پھر پولیس اور مجرم دونوں نے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا حصار کھینچ دیا کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ؟

مادام گاربو ایک ایسا کردار جسے اس بنا پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا کہ کہیں اس کے ذریعے عمران ہاٹ فیلڈ سے واقف نہ ہو جائے۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

لارڈ ہاٹ فیلڈ کا ایک ایسا نمائندہ جو ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی کا چیف تھا اور جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیتے جی تابوتوں میں بند کر دیا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان تابوتوں سے نجات مل سکی۔ یا ؟

عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہاٹ فیلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے خونریز جدوجہد کی۔ بے شمار تنظیموں اور گروپوں سے ٹکرانے اور بے پناہ قتل و غارت کے باوجود کیا وہ ہاٹ فیلڈ کے بارے میں کچھ جان سکے یا انہیں ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا۔

حیرت انگیز، تیز رفتار، مسلسل اور بے پناہ ایکشن کا ایک ایسا شاہکار

جو آپ کو مدتوں یاد رہے گا

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے۔

ناشران ------ اشرف قریشی

-------- یوسف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/80 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "سٹارگ" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس حصے میں عمران اور کرنل فریدی کی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کے خلاف خوفناک اور انتہائی جان لیوا جدوجہد اپنے عروج پر ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے اور حسب روایت ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ انہیں بھی آپ دلچسپی کے لحاظ سے کسی طرح کم نہیں پائیں گے۔

حیدرآباد سندھ سے نعمت اللہ خان لکھتے ہیں۔ "ہمیں آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ ہم نے ایک ویلفیئر ایسوسی ایشن بنائی ہے جو ایجوکیشن کے نئے کام کرتی ہے اور اس کے تحت ایسے صاحبان کو ایوارڈ دیئے جاتے ہیں جو کسی بھی شعبے میں لوگوں کی خدمت میں مصروف ہوں۔ ہماری درخواست ہے کہ جب بھی آپ کا نام اس لسٹ میں شامل ہو تو آپ ہمارے پروگرام میں ضرور شرکت کریں"۔

محترم نعمت اللہ خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مجھے یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ اور آپ کے دوستوں کی ایسوسی ایشن ایجوکیشن کے سلسلے میں نمایاں کام کر رہی

ہے البتہ جہاں تک ایوارڈ کی تقریب میں شرکت کا تعلق ہے تو میں اس کے لئے پیشگی معذرت چاہوں گا کیونکہ میری مصروفیات ایسی ہیں کہ میں ایسی تقریبات میں شرکت نہیں کر سکتا۔ امید ہے آپ میری معذرت کو قبول فرمائیں گے البتہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔

لاہور سے اسد اللہ خاقان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد دلچسپ ہوتے ہیں لیکن آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے طویل عرصے سے کوئی ایسا ناول نہیں لکھا جس میں ظاہر سے لے کر جوزف، جوانا اور ٹائیگر سمیت پوری سیکرٹ سروس بھرپور انداز میں شامل ہو۔ امید ہے آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم اسد اللہ خاقان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو فرمائش کی ہے وہ سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ کوئی ایسا مشن سامنے آجائے جس میں آپ کی فرمائش پوری ہو سکے البتہ آپ نے سب کرداروں کو تو ناول میں شامل کرنے کی فرمائش کی ہے البتہ سلیمان کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے جبکہ سلیمان کی وجہ سے ہی عمران حرکت میں رہنے پر مجبور رہتا ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور یقیناً آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر شاہد اقبال لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ کیا آپ بھی اپنا لکھا ہوا ناول پڑھ کر اتنا ہی لطف اندوز ہوتے ہیں جتنا ہم قارئین۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم شاہد اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے بڑی دلچسپ بات پوچھی ہے۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ میری بھی اپنا ناول پڑھتے ہوئے وہی کیفیات ہوتی ہیں جو قارئین کی ہوتی ہیں کیونکہ ناول شائع ہونے کے بعد میں بھی اسے ایک قاری کے نقطہ نظر سے پڑھتا ہوں۔ اس طرح مجھے خود بھی ناول کے محاسن اور اس کی خامیوں کا ساتھ ساتھ پتہ چلتا رہتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ جب کوئی مذاق کی بات آتی ہے تو مجھے بھی ہنسی آجاتی ہے اور جب کوئی جذباتی بات ہوتی ہے تو میری آنکھوں سے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ جہاں اس میں کوئی خامی نظر آتی ہے تو مجھے بھی اس کا بھرپور احساس ہو جاتا ہے اور میں کوشش کرتا ہوں کہ دوبارہ ایسی خامی سامنے نہ آئے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گھوٹکی (سندھ) سے فیصل اقبال لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناول بے حد شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کا ناول "جناتی دنیا" پڑھا بے حد دلچسپ اور معلوماتی ناول تھا لیکن کیا یہ واقعات اور توجیہات جو آپ نے اس ناول میں لکھی ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں یا صرف آپ نے اپنی معلومات کی بنا پر ناول لکھ دیا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم فیصل اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ "جناتی دنیا" کی چند باتوں میں وضاحت سے یہ بات میں

نے لکھ دی تھی کہ یہ تمام تر ذہنی تخلیق پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس میں پیش کئے گئے بہت سے واقعات کا میں عینی شاہد بھی ہوں۔ ان واقعات کے علاوہ باقی باتیں، واقعات اور توجیہات ایسے بزرگوں سے حاصل کردہ معلومات ہیں جن کا تعلق اس دنیا سے واقعی رہتا ہے۔ البتہ ناول تو بہرحال ذہنی تخلیق ہی ہوتا ہے۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بستی اٹھارہ کسی ضلع ملتان سے جاوید اقبال لکھتے ہیں۔" میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے آپ کے ناولوں کی تعریف کر سکوں البتہ ایک شکایت ضرور ہے کہ آپ نے چوہان، صدیقی، خاور اور نعمانی کو مکمل طور پر نظرانداز کر رکھا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ ان کرداروں کو بھی ناول میں نہ صرف شامل رکھا کریں بلکہ ان میں سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ ناول بھی لکھیں۔ امید ہے آپ ضرور میری خواہش پوری کریں گے"۔

محترم جاوید اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جن کرداروں کے نام لکھے ہیں۔ یہ فورسٹارز کے تحت مشنوں میں بڑے بھرپور انداز میں کام تو کرتے رہتے ہیں۔ البتہ سیکرٹ سروس کے مشنوں میں ان کی عدم شمولیت پر آپ کی شکایت بجا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی شکایت دور ہو سکے اور آپ کی فرمائش بھی پوری ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر محمد ناصر قادری عطاری لکھتے ہیں۔" آپ کے ناول واقعی کردار کی اصلاح اور نیکی کے جذبوں کو فروغ دینے میں بے حد معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر خیروشر کی آویزش کے سلسلے میں ناول تو شاہکار ناول قرار دیئے جا سکتے ہیں لیکن آپ کے ناولوں میں بعض اوقات ایسا مزاح سامنے آتا ہے جو اسلامی نقطہ نظر سے قابل گرفت ہوتا ہے۔ بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں اس لئے گذارش ہے کہ آپ مزاح لکھتے ہوئے ایسی باتیں نہ لکھا کریں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم محمد ناصر قادری عطاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے اور اصلاح پر مبنی مشورہ دینے پر میں بے حد مشکور ہوں۔ میں نے کبھی شعوری طور پر ایسی کوشش نہیں کی کہ جس سے شکایت کا موقع نکلے۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مزاح بھی معیاری ہو جس سے کسی کی توہین کا کوئی پہلو نہ نکلے۔ البتہ آئندہ میں مزید کوشش کروں گا کہ ایسا مزاح نہ لکھا جائے جو کسی بھی توجیہ یا انداز سے قابل گرفت ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لودھراں سے محمد بشیر افضل سومرو لکھتے ہیں۔" مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ عمران باوجود اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے ویسے ہی جوان بلکہ نوجوان ہے جبکہ انسان تو وقت کے ساتھ ساتھ بوڑھا ہو جاتا ہے تو پھر عمران کیوں بوڑھا نہیں ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محمد بشیر افضل سومرو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران کے بوڑھا نہ ہونے کی بات ہے تو دیگر وجوہات کے علاوہ سب سے بڑی وجہ سلیمان ہے۔ سلیمان کا ادھار جس تیزی سے بڑھتا جارہا ہے اتنی ہی تیزی سے عمران کو کام کرنا پڑتا ہے یا دوسرے لفظوں میں اسے مجبوراً جوان رہنا پڑتا ہے۔ ایک شاعر کا مشہور مصرعہ ہے کہ میرے بچے مجھے بوڑھا نہیں ہونے دیتے کیونکہ بچوں کی روزی کے لئے جدوجہد کرنا ہی پڑتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عمران بھی کہہ سکتا ہے کہ سلیمان مجھے بوڑھا نہیں ہونے دیتا۔ اگر آپ عمران کو بوڑھا کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کا ایک ہی حل ہے کہ آپ سلیمان کا قرضہ اتار دیں پھر یقیناً عمران بوڑھا ہو جائے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

وڈلینڈ میں واقع روز گارڈن کے کیفے کی عمارت خاصی جدید انداز کی تھی۔ کرنل فریدی کی ملاقات روز گارڈن میں اچانک ایک سابقہ ایجنٹ ریزے سے ہوئی تھی۔ ریزے ان دنوں ادویات کے بزنس سے متعلق تھا اور اس نے کرنل فریدی کو بتایا کہ اس نے روز گارڈن کے کیفے کی مینجر روزی کو اینٹی ٹریزم انجکشن کے دو ڈبے سپلائی کئے ہیں تو کرنل فریدی چونک پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ٹریزم ریز ہوا میں موجود گیسوں سے مل کر وسیع علاقے میں انسانوں کو بے ہوش کرنے میں مدد دیتی ہے۔ ریزے کے جانے کے بعد کیپٹن حمید روز گارڈن پہنچ گیا۔ کرنل فریدی نے اسے مخبری کرنے والے گروپ کے انچارج جو گلیکسی کلب کا مینجر تھا، کی گفتگو سننے کے لئے کیپٹن حمید کے ذریعے گلیکسی کلب میں خصوصی آلہ نصب کرادیا تھا اور کیپٹن حمید کی واپسی پر جب اس آلے کا رسیور آن کیا گیا تو اتفاق

سے گرے روز گارڈن کی مینجر روزی سے ہی بات کر رہا تھا اور انہی دو ڈبوں کے سلسلے میں بات چیت ہو رہی تھی جس کا ذکر ریمزے نے کیا تھا۔ اس پر کرنل فریدی نے فوری طور پر روزی سے ملنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر وہ کیپٹن حمید کے ساتھ کیفے پہنچ گیا۔ کیفے کے ہال کے ایک کونے میں دیوار پر مینجر کی نیم پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے روزی کا نام بھی درج تھا۔ کرنل فریدی نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ کیپٹن حمید اس کے پیچھے تھا۔ سامنے ہی میز کے پیچھے ایک اونچی پشت کی کرسی پر ایک نوجوان ایکریمین لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ رسیور کریڈل پر رکھ رہی تھی۔

"اوہ آپ۔ آیئے تشریف لایئے۔ میرا نام روزی ہے اور میں مینجر ہوں"...... روزی نے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ویم ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جونز۔ ہم یہاں پہلی بار آئے ہیں۔ ہمیں روز گارڈن اور آپ کا کیفے بے حد پسند آیا ہے۔ یہاں کی سروس بھی بے حد اعلیٰ ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے مل کر آپ کا شکریہ ادا کیا جائے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ روزی بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اوہ۔ بہت بہت شکریہ جناب۔ آپ نے واقعی میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ میں آپ کی ذاتی طور پر مشکور ہوں"...... روزی نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب ہمیں اجازت"...... کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے کچھ منگواتی ہوں"۔ روزی نے کہا۔

"نہیں۔ ہم فل ہیں۔ ابھی ہم نے یہاں رہنا ہے۔ پھر ملاقات ہو گی"...... کرنل فریدی نے کہا تو اس بار روزی نے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید سے مصافحہ کیا۔ پھر کرنل فریدی اور کیپٹن حمید باہر آگئے۔

"جب وہ خود دعوت دے رہی تھی تو پھر اتنی جلدی واپس آنے کی کیا ضرورت تھی"...... کیپٹن حمید نے باہر آتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ دوبارہ ملاقات ہو گی تو تم جتنی دیر چاہو تمہیں وہاں بیٹھنے کا موقع دے دوں گا لیکن ابھی ہم نے کام کرنا ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔ وہ اس وقت کیفے سے نکل کر باہر لان میں پہنچ چکے تھے۔

"آپ اندر کیا کرنے گئے تھے۔ کیا اس روزی کی شکل دیکھنے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ روزی خود ان ڈبوں کو سپلائی کرنے جائے لیکن جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہ رسیور کریڈل پر رکھ رہی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ روڈی کو کال کر رہی تھی۔ ویسے اس

کے باس گرے نے اسے ڈبے پہنچانے کا حکم دیا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے اسے دیکھ لوں" ...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ روز گارڈن سے باہر آ گئے۔

"ان ڈبوں میں کیا ہے جو آپ اس انداز میں کام کر رہے ہیں" ...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"بتا دوں گا۔ پہلے ایک کام کر لیں" ...... کرنل فریدی نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود خالی ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر۔ کہاں جانا ہے" ...... ڈرائیور نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا تم گھنٹوں کے حساب سے کام کر سکتے ہو" ...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر" ...... ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریٹس بتا دیئے۔ کرنل فریدی نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ رکھ لو۔ یہ ایڈوانس ٹپ ہے" ...... کرنل فریدی نے کہا تو ڈرائیور کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"یس سر۔ یس سر۔ تھینک یو سر" ...... ڈرائیور نے جلدی سے نوٹ اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے انتہائی متشکرانہ لہجے میں کہا۔

"تم یہاں ہمارا انتظار کرو" ...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر روز گارڈن کی طرف آ گیا۔ کیپٹن حمید بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر ابھی وہ

گیٹ کے قریب ہی پہنچے تھے کہ ایک کار تیزی سے باہر نکلی اور دائیں ہاتھ پر مڑ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر روزی خود تھی اور وہ کار میں اکیلی تھی۔

"اوہ۔ آؤ" ...... کرنل فریدی نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آ کر ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

"وہ سامنے روز گارڈن کی مینجر روزی کی گاڑی جا رہی ہے۔ تم نے اس کے پیچھے جانا ہے" ...... کرنل فریدی نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر سر" ...... ڈرائیور نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ ہمارا تعلق سپیشل پولیس سے ہے لیکن تمہیں اب انعام علیحدہ ملے گا" ...... کرنل فریدی نے کہا اور ایک اور بڑا نوٹ نکال کر اس نے ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ۔ اچھا جناب۔ بہت شکریہ" ...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور دوسرا نوٹ لے کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"آہستہ چلو۔ اسے معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس کا تعاقب کر رہے ہیں" ...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر" ...... ڈرائیور نے کہا اور کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ مختلف سڑکوں سے گزر کر روزی کی کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ ٹیکسی اس کے پیچھے تھی۔

"بس یہیں سائیڈ پر روک لو"...... کرنل فریدی نے ڈرائیور سے کہا کیونکہ اس نے روزی کی کار کو ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر رکتے دیکھ لیا تھا۔

"تم یہیں بیٹھو گے جونز"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ ٹیکسی سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔ روزی کی کار اب کوٹھی کے اندر جا چکی تھی۔ کرنل فریدی گھوم کر کوٹھی کی عقبی طرف آیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بکس نکالا اور اس میں سے ایک چپٹی نال والا چھوٹا سا پسٹل نکال کر اس نے اس کا رخ کوٹھی کے اندر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس پسٹل میں سے یکے بعد دیگرے چار کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر گرے اور کرنل فریدی نے پسٹل واپس باکس میں رکھا اور باکس کو جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور پھر چکر کاٹ کر وہ کوٹھی کے سامنے کی طرف آ گیا۔ اس کے قدم اب ٹیکسی کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"تھینک یو مسٹر۔ اب تم جا سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے جیب سے ایک اور بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے یہ تیسرا نوٹ بھی جلدی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا جبکہ کرنل فریدی کی بات سن کر کیپٹن حمید بھی باہر آ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی موڑی اور پھر تیزی سے

واپس چلا گیا۔

"یہ آپ کیا کرتے پھر رہے ہیں۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں"۔ کیپٹن حمید نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ ابھی سب تفصیل تمہارے سامنے آ جائے گی"۔ کرنل فریدی نے کہا اور پھر کیپٹن حمید کو ساتھ لے کر وہ کوٹھی کی عقبی طرف کو آ گیا۔

"میں نے اندر بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر دی ہے اور اتنا وقت گزر گیا ہے کہ اندر موجود گیس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے اس لئے اب ہم اطمینان سے اندر جا سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عقبی دیوار پھلانگ کر کوٹھی کے اندر پہنچ چکے تھے۔ کوٹھی میں چار افراد تھے جن میں سے دو مسلح افراد باہر برآمدے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ ایک کمرے میں روزی اور ایک آدمی کرسیوں پر ہی بے ہوشی کے عالم میں ڈھلکے ہوئے تھے۔ دو پیکڈ ڈبے ان کے درمیان میز پر پڑے ہوئے تھے۔ کرنل فریدی نے ایک ڈبہ کھولا اور اس میں سے ایک انجکشن نکال کر اس نے اس پر موجود لیبل کو غور سے پڑھا اور پھر انجکشن واپس رکھ دیا۔

"باہر موجود دونوں افراد کی گردنیں توڑ دو اور رسی ڈھونڈ لاؤ"...... کرنل فریدی نے ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ کرنل فریدی نے کرسی پر موجود

اس بے ہوش آدمی کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کی جیب میں عام سی چیزیں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن حمید اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا بنڈل موجود تھا۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کی مدد سے اس آدمی کو کرسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔

"باتھ روم سے کسی برتن میں پانی لے آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے حکم کی تعمیل کر دی اور پھر جب اس آدمی کے حلق میں پانی کے دو گھونٹ اتر گئے تو وہ ہوش میں آنا شروع ہو گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام روڈی ہے اور تمہارا تعلق گرے گروپ سے ہے"۔ کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا تو روڈی بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو اور یہاں کیسے آگئے ہو"...... روڈی نے کہا۔

"میرا نام کرنل فریدی ہے روڈی۔ تمہارا گروپ ہماری نگرانی کر رہا تھا اس لئے ہمیں خود تمہارے پاس آنا پڑا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم نے نئے میک اپ کر لئے ہیں اور اس لئے تم غائب ہو گئے تھے۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور تم مجھے کیسے پہچانتے

ہو"...... روڈی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں یہ روزی یہاں لے آئی ہے۔ ان اینٹی ٹریزم انجکشن کے ڈبوں سمیت جو گرے نے یہاں تمہارے پاس پہنچانے کا حکم دیا تھا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مگر تم کیا چاہتے ہو"...... روڈی نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"تم یہ بتاؤ گے کہ ان اینٹی ٹریزم انجکشن کو تم کس لئے استعمال کرو گے۔ کیا پلاننگ ہے تمہاری"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ باس کو معلوم ہو گا"...... روڈی نے جواب دیا لیکن اس کے جواب دینے کے انداز سے ہی کرنل فریدی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"دیکھو روڈی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ صرف نگرانی اور مخبری کا کام کرتے ہو۔ جرائم میں حصہ نہیں لیتے اس لئے میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو اصل بات ہے وہ بتا دو"...... کرنل فریدی کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے واقعی نہیں معلوم"...... روڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب تمہاری مرضی"...... کرنل فریدی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا اور انگوٹھا مخصوص جگہ پر رکھ کر دبا دیا۔ روڈی کے حلق سے گھٹی گھٹی سی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کا چہرہ یکلخت بری طرح بگڑ گیا اور آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں۔

"بولو۔ سب کچھ بتا دو"...... کرنل فریدی نے انگوٹھے کا دباؤ ہلکا کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسا ہولناک عذاب ہے۔ ہاتھ ہٹاؤ میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں"...... روڈی نے رک رک کر کہا تو کرنل فریدی نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"چیف نے حکم دیا ہے کہ پورا گروپ یہ اینٹی ٹریزم انجکشن لگا لے۔ رات کو بارہ بجے چیف پورے جزیرے پر ٹریزم ریز فائر کر دے گا۔ اس طرح جزیرے پر موجود تمام انسان بے ہوش ہو جائیں گے۔ ہمیں چونکہ یہ انجکشن لگ چکے ہوں گے اس لئے ہم بے ہوش نہیں ہوں گے اور پھر ہم عمران اور اس کے گروپ کو اور تم دونوں کو فائر کر کے ہلاک کر دیں گے۔ صبح تک گیس کے اثرات خودبخود ختم ہو جائیں گے اور تمام لوگ ہوش میں آجائیں گے اس طرح یقینی طور پر تم دونوں گروپس ختم ہو جاؤ گے"...... روڈی نے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پورے جزیرے پر ریز کیسے فائر ہو سکیں گی۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ سپیشل مشینری سے یہ سب کچھ ہو گا۔ ایسے انتظامات مواصلاتی سنٹر میں ہیں"...... روڈی نے جواب دیا۔

"مواصلاتی سنٹر میں تو پیغامات رسیو کرنے اور بھجوانے کی

مشینری ہو گی اور پھر یہاں کوئی ٹاور بھی نہیں ہے اس لئے یہ ریز کیسے فائر ہو سکتی ہیں۔ تم مجھے احمق سمجھ رہے ہو"...... کرنل فریدی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اوہ۔ باس گرے کی کال ہو گی"...... روڈی نے چونک کر کہا۔

"تم بات کرو گے لیکن اگر تم نے ہمارے بارے میں کوئی بات کی تو پھر تم زندہ نہ رہ سکو گے"...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں بات نہیں کروں گا"...... روڈی نے کہا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی لیکن کرنل فریدی نے پہلے لاؤڈر کا بٹن دبایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے روڈی کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو۔ روڈی بول رہا ہوں"...... روڈی نے کہا۔

"گرے بول رہا ہوں۔ روزی پہنچ گئی ہے انجکشن لے کر تمہارے پاس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس"...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے پورے گروپ کو کال کر کے رات کو گیارہ بجے سب کو انجکشن لگا دینے ہیں اور سنو۔ وہ کرنل فریدی اور اس کے اسسٹنٹ کے بارے میں کیا اطلاع ہے۔ وہ ملے ہیں یا نہیں"...... گرے نے کہا۔

"ابھی تک تو نہیں ملے لیکن ہم انہیں بہرحال تلاش کر لیں

گے "...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لازماً تلاش کرنا۔ ان کی ہلاکت بھی ضروری ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس باس "...... روڈی نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل فریدی نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کال سے انہیں واقعی یقین آگیا تھا کہ روڈی نے جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے۔

" یہ مواصلاتی سنٹر کہاں ہے "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ میرا اس سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے "۔ روڈی نے جواب دیا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" وہ ہوٹل کے ہال میں موجود تھے دو گھنٹے پہلے مجھے رپورٹ ملی تھی۔ اب شام کو رپورٹ ملے گی "...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کون ان کی نگرانی پر مامور ہے "...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

" ٹامی انچارج ہے۔ اس کے ساتھ چھ آدمی ہیں "...... روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے کال کرو اور اس سے پوچھو "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" وہ فیلڈ میں ہوتا ہے اس لئے وہ خود اپنے وقت پر مجھے کال کر کے رپورٹ دے گا "...... روڈی نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پھر تم تو فارغ ہو گئے۔ کیپٹن حمید اس کی رسی کھول کر اس روڈی کو کرسی پر باندھ دو اور پھر اس کے منہ میں پانی ڈال کر اسے ہوش میں لے آؤ "...... کرنل فریدی نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید نے تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ روڈی کچھ سمجھتا تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو کیپٹن حمید نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے روڈی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسی تیزی سے کھولنا شروع کر دی۔ کرنل فریدی نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گرانڈ ہوٹل "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" روم نمبر اٹھارہ میں مسٹر مائیکل کی رہائش ہے۔ وہ کمرے میں ہوں یا ہال میں ان سے رابطہ کر کے میری بات کراؤ میں ولیم بول رہا ہوں "...... کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی چھا گئی۔ پھر تقریباً دو منٹ بعد دوبارہ رابطہ قائم ہوا۔

" ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" سر۔ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے کمرے لاکڈ ہیں اور وہ کافی

ویر پہلے ہوٹل سے باہر جا چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ عمران سے کیوں رابطہ کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے روزی کے حلق میں پانی انڈیلتے ہوئے کہا۔

"میں اسے ان کی پلاننگ بتانا چاہتا تھا تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے۔ یہ واقعی غیر متوقع اور حیرت انگیز پلاننگ ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے بتانے کی کیا ضرورت ہے جبکہ ہماری وجہ سے ان لوگوں کی یہ پلاننگ ختم ہو چکی ہے"...... کیپٹن حمید نے پانی کی بوتل روزی کے منہ سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے ختم ہو گئی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ جب گرے کے آدمی ختم ہو جائیں گے تو پھر پلاننگ کیسے مکمل ہو گی"...... کیپٹن حمید نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن ٹریزم ریز تو فائر ہو جائیں گی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہوتی رہیں۔ ہم اینٹی انجکشن لگا لیں گے"...... کیپٹن حمید نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا۔ ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے اور مشن کی طرف ابھی تک ایک قدم بھی ہم نہیں اٹھا سکے"...... کرنل

فریدی نے کہا۔ اسی لمحے روزی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم ولیم اور جونز۔ یہ کیا ہے"...... روزی نے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کی نظریں ساتھ والی کرسی پر پڑی ہوئی روڈی کی لاش پر پڑیں تو اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگ گئیں لیکن کرنل فریدی چونکہ خاموش بیٹھا ہوا تھا اس لئے کیپٹن حمید بھی ہونٹ بھینچے خاموش رہا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تم جو چاہتے ہو میں وہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے چھوڑ دو"...... آخر کار روزی نے اپنے مخصوص نسوانی حربے آزمانے کی کوشش شروع کر دی۔

"گرے سے تمہارا کیا تعلق ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"گرے۔ کون گرے۔ کس کی بات کر رہے ہو"...... روزی نے چونک کر کہا۔

"گلیکسی کلب کا گرے جس کے کہنے پر تم ان انجکشنوں کے ڈبے روڈی کو پہنچانے آئی تھی"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ میرا فرینڈ ہے۔ بس صرف فرینڈ"...... روزی نے اٹک اٹک کر کہا۔

"اگر تم روڈی کی طرح لاش میں تبدیل نہیں ہونا چاہتی تو گرے کو ابھی اور اسی وقت یہاں بلواؤ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کیسے اسے بلا سکتی ہوں۔ نہیں۔ وہ نہیں آئے گا"۔ روزی نے چونک کر کہا۔

"تو پھر تم بھی چھٹی کرو"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"نہیں۔ نہیں۔ مت مارو۔ پلیز مت مارو مجھے۔ میں بلواتی ہوں۔ وہ آجائے گا۔ آجائے گا۔ مجھے مت مارو"...... روزی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کرنل فریدی نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور کیپٹن حمید کی طرف بڑھا دیا۔ کیپٹن حمید نے ایک ہاتھ میں رسیور پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے فون پیس اٹھا کر اس نے روزی کی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر رکھا اور رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

"گلیکسی کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روزی بول رہی ہوں۔ گرے سے بات کراؤ"...... روزی نے

کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گرے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گرے کی آواز سنائی دی۔

"ڈیئر میں روزی بول رہی ہوں۔ تم نے جو ڈبے بھجوائے تھے وہ میں نے روڈی کو دے دیئے ہیں اور پھر روڈی ان ڈبوں کو اٹھا کر یہاں سے چلا گیا ہے لیکن یہاں اس کے دو محافظ موجود ہیں اور وہ مجھے جانے نہیں دے رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جب تک روڈی واپس نہ آجائے میں یہاں سے نہیں جا سکتی۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ تم سے بات کر لیں لیکن وہ مانتے ہی نہیں۔ انہوں نے مجھے گولی مارنے کی دھمکی دی ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"...... روزی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہاں ہیں وہ محافظ۔ بات کراؤ میری ان سے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے انہیں کہا ہے لیکن وہ نہیں مانتے۔ انہوں نے مجھے کمرے میں بند کر دیا ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں"...... روزی نے اور زیادہ بے بس سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ روڈی یقیناً انہیں ہدایت دے کر گیا ہو گا۔ لیکن ایسا کیوں ہوا ہے"...... گرے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"یہ باتیں بعد میں سوچتے رہنا۔ مجھے یہاں سے رہائی دلاؤ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ شام سے پہلے پہلے مجھے مین پوائنٹ پر رپورٹ بھی دینی ہے"...... روزی نے کہا تو کرنل فریدی ایک لمحے کے لئے چونکا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔ میں خود آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن حمید نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تم باہر جاؤ اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آؤ"۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ مین پوائنٹ کیا ہے جہاں تم نے رپورٹ کرنی ہے"۔ کرنل فریدی نے روزی سے کہا تو روزی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ۔ وہ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا۔ صرف اہمیت کے لئے"۔ روزی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو روزی۔ روڈی نے بھی یہی بات کی تھی جس کے نتیجے میں اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ اب تم بھی جان بوجھ کر جھوٹ بول رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ اینٹی ٹریزم انجکشن کیوں نوادا سے منگوائے گئے ہیں اس لئے میں تمہیں زندگی بچانے کا آخری موقع دے رہا ہوں۔ سچ بول دو ورنہ"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"وہ۔ وہ۔ مجھے ویسے ہی ہلاک کر دیا جائے گا"...... روزی نے انتہائی گھبرائے ہوئے اور خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم جو کچھ بتاؤ گی وہ مجھ تک ہی محدود رہے گا۔ یہ میرا وعدہ"...... کرنل فریدی نے انتہائی بااعتماد سے لہجے میں کہا۔

"مین پوائنٹ پر میں نے اطلاع دینی ہے کہ اینٹی ریز انجکشن گرے کے آدمیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ مین پوائنٹ روگان کلب کے سپیشل روم نمبر آٹھ کو کہا جاتا ہے۔ میں نے شام کو سات بجے وہاں پہنچ کر وہاں آنے والے آدمی کو یہ اطلاع دینی ہے"...... روزی نے کہا تو کرنل فریدی اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

"وہ آدمی کون ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"وہ ہیڈ کوارٹر کا آدمی ہوتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر کسی کو بھی مین پوائنٹ پر بھیج سکتا ہے"...... روزی نے جواب دیا۔

"سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہی ہو"...... کرنل فریدی نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کیسے جانتے ہو سٹارگ کے بارے میں۔ سوائے چند لوگوں کے اور کوئی اس بارے میں نہیں جانتا"...... روزی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا گرے اور تم جانتے ہو کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... کرنل

فریدی نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں۔ ہم دونوں اس مین پوائنٹ کے بارے میں جانتے ہیں۔ اہم اطلاعات وہاں دی جاتی ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ سٹارگ کے نام اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو روڈی اور اس کا گروپ بھی نہیں جانتا"...... روزی نے کہا۔

" یہ اطلاعات فون پر بھی تو دی جا سکتی ہیں"...... کرنل فریدی نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کسی کو معلوم نہیں ہے اور چونکہ فون کال یا ٹرانسمیٹر کال سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اس لئے ہیڈ کوارٹر کو دی جانے والی اطلاعات مین پوائنٹ پر ہی دی جاتی ہیں"...... روزی نے کہا۔

" لیکن ہیڈ کوارٹر کو کیسے معلوم ہو گا کہ تم شام سات بجے وہاں کوئی اطلاع دینے جا رہی ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کا ونگٹن میں ایک رابطہ آدمی ہے جس کا نام جانسن ہے جسے باس کہا جاتا ہے۔ البتہ یہ جانسن فون گرے کو کرتا ہے اور فون سنتا بھی ہے۔ اس کا رابطہ مجھ سے بھی ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ نواوا سے انجکشن کے یہ دو ڈبے وصول کر کے میں گرے کو پہنچا دوں اور پھر شام سات بجے مین پوائنٹ پر اطلاع بھی دوں کہ ڈبے پہنچ گئے ہیں۔ ڈبے آنے پر میں نے گرے کو فون کیا تو اس نے مجھے یہ دونوں ڈبے روڈی کو پہنچانے کا کہہ دیا اور پھر میں یہ

ڈبے یہاں لے آئی۔ میں نے گرے کو بتا دیا تھا کہ میں نے شام سات بجے مین پوائنٹ پر جا کر اطلاع دینی ہے کہ ڈبے پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔ یہی حوالہ میں نے اسے دیا تھا اس لئے تو وہ یہاں آنے پر تیار ہوا ہے ورنہ شاید وہ نہ آتا"...... روزی نے کہا۔

" تمہارے اور اس آدمی کے درمیان کیا کوڈ بولے جاتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" میں اپنا نام بتاؤں گی اور وہ اپنے آپ کو ایون کہے گا اور بس"...... روزی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی نے تیزی سے اٹھ کر روزی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر گرے بے ہوشی کے عالم میں لدا ہوا تھا۔ کرنل فریدی نے روزی کے منہ سے ہاتھ ہٹایا اور روزی نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی کرنل فریدی کا بازو گھوما اور روزی کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی ضرب کھا کر بے ہوش ہو گئی تھی۔

" اب اس کی رسی کھول کر اس سے اس گرے کو باندھ دو"۔ کرنل فریدی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

" آپ کب تک یہ رسیاں تبدیل کرنے کے لئے لوگوں کو یہاں بلاتے رہیں گے"...... کیپٹن حمید نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل بات کا علم تو روزی سے ہو چکا ہے۔ میں اسے گرے سے کنفرم کرانا چاہتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کون سی بات"...... کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایک ٹپ مل گئی ہے۔ اب ہم آسانی سے ہیڈ کوارٹر پر ہاتھ ڈال کر مشن مکمل کر سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ اس بور ٹائپ کے مشن سے بیزار ہو گیا تھا اس لئے اب جبکہ مشن کے اختتام کی بات سامنے آئی تھی تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

شام فورڈ کا علاقہ اولڈ ہام خاصا وسیع و عریض تھا جہاں مصنوعی پہاڑیاں بنی ہوئی تھیں اور ان پہاڑیوں پر مصنوعی آبشاریں اس انداز میں بنائی گئی تھیں کہ دیکھنے سے وہ اصل لگتی تھیں۔ اس طرح اس پورے علاقے کو اس قدر خوبصورت بنا دیا گیا تھا کہ یہاں ہر وقت لوگوں کا خاصا رش رہتا تھا۔ اس علاقے میں چونکہ نائٹ کلب اور جوئے خانوں کی کثرت تھی اس لئے یہاں ویسے بھی راتیں جاگتی رہتی تھیں۔ ایک کلب کے بیرونی لان میں اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت کرسیوں پر موجود تھا۔ وہ اس علاقے میں گھوم پھر کر ابھی یہاں آکر بیٹھے تھے اور انہوں نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا آرڈر دے دیا تھا۔ یہ لان کا ایک کونہ تھا اور وہاں کافی فاصلے تک میزیں اور کرسیاں خالی تھیں۔ باہر لان میں ویسے بھی بہت کم لوگ تھے۔ زیادہ تر لوگ اندرونی ہالز کو ترجیح دیتے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا وہ گودام جس کے نیچے مواصلاتی سنٹر ہے اس علاقے کے قریب ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ان پہاڑیوں کے عقب میں ایک چھوٹا سا قدرتی جنگل ہے۔ اس کے پیچھے کا علاقہ گوداموں کا علاقہ ہے جو ساحل سمندر تک چلا گیا ہے۔ اس علاقے میں بڑے بڑے گودام ہیں۔ یہ گودام دراصل اسمگلنگ اور منشیات کے ذخیرے کے لئے کام آتے ہیں۔ سمندر کی طرف سے مال ان گوداموں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے اور پھر سامنے کے رخ سے انہیں نکال کر آگے جہاں سپلائی کرنا ہو سپلائی کیا جاتا ہے۔

"تو پھر ہمیں وہاں جانا چاہئے۔ یہاں بیٹھ کر ہم وقت ہی ضائع کر رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے ہمارے بارے میں اطلاع پہنچ جائے گی اور پھر تم جانتی ہو کہ یہ لوگ ہماری طرح تمہارا لحاظ تو نہیں کر سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر قریب آ گیا تو جولیا جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھول رہی تھی، نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران کی بات سن کر باقی ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا ہماری نگرانی ہو رہی ہے"...... ویٹر کے جانے کے بعد جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اور تم لوگوں کو اس کا احساس نہیں ہو سکا کہ یہ نگرانی

مشینی ہے اور کافی فاصلے سے ہو رہی ہے۔ مجھے بھی احساس نہیں ہوتا تھا لیکن یہاں موجود مصنوعی آبشاروں کے اوپر سے بہتے ہوئے پانی پر مین سٹار ویژن کا عکس میں نے دیکھ لیا تھا جس پر میں چونک پڑا اور پھر میں جان بوجھ کر اس لئے وہاں گھومتا رہا تاکہ اسے کنفرم کر سکوں اور جب میں کنفرم ہو گیا تو پھر یہاں آ کر بیٹھ گیا"۔ عمران نے بڑی تفصیل سے جواب دیا۔ اس دوران صالحہ نے کافی بنا کر ایک ایک پیالی سب کے سامنے رکھ دی تھی۔

"اوہ۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سٹارگ کے لوگ ہی ہوں گے اور کون ہوں گے لیکن یہ لوگ صرف نگرانی ہی کر رہے ہیں حالانکہ اس چھوٹے سے جزیرے میں یہ آسانی سے ہمارا شکار بھی کھیل سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"شاید انہیں یقین ہو کہ ان کا ہیڈ کوارٹر یہاں ٹریس نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ صرف نگرانی تک ہی محدود رہے ہوں"۔ صالحہ نے کہا۔

"عمران صاحب۔ سٹار ویژن کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کافی تعداد میں ہوں گے کیونکہ سٹار ویژن کے لنکس جب تک نہ بنیں نگرانی نہیں ہو سکتی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کم از کم چار لنکس تو ضرور ہوتے ہیں اگر ایک لنک پر ہاتھ ڈالا تو دوسرے غائب ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ

ساتھ ساتھ کافی کی چسکیاں بھی لے رہا تھا۔

" ایک کو پکڑ لیتے ہیں۔ وہ خود ہی دوسروں کے بارے میں بتا دے گا۔ پھر انہیں بھی کور کر لیں گے" ...... تنویر نے کہا۔

" میں دراصل چاہتا ہوں کہ وہ نگرانی کرتے رہیں اور ہم اس دوران ٹاور اسٹیشن تباہ کر دیں ورنہ اگر معمولی سی گڑبڑ بھی ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ اس اسٹیشن کو سیلڈ کر دیا جائے اور پھر ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

" بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اس وقت تو وہ مطمئن ہوں گے لیکن نگرانی کرنے والوں کو کیسے ڈاج دیا جائے کہ ہم ان کے سامنے بھی رہیں اور غائب بھی ہو جائیں" ...... جولیا نے کہا۔

" ہم اگر اچانک غائب ہو جائیں تو لامحالہ وہ ہمیں تلاش کریں گے۔ فوری طور پر تو اطلاع نہ دیں گے۔ اس وقفے میں ہم کام مکمل کر سکتے ہیں" ...... صالحہ نے کہا۔

" صالحہ کی بات درست ہے عمران صاحب" ...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے تم نے اسے درست ہی کہنا ہے۔ مستقبل کی ریہرسل ابھی سے ہونی چاہئے" ...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہاں اہم مسئلہ درپیش ہے اور تم پٹڑی سے اتر رہے ہو"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" پٹڑی ٹیڑھی ہو جاتی ہے تو میں کیا کروں" ...... عمران نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

" اب کیا یہاں بیٹھے باتیں کرتے رہیں گے" ...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا بھی خیال ہے کہ صالحہ کی رائے درست ہے"۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے مجبوراً ایسا کر رہا ہو۔

" شکریہ عمران صاحب۔ آپ کی تائید سے میرا حوصلہ بڑھا ہے"۔ صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن تمہارا ہاتھ جوتی کی طرف اور صفدر کا ہاتھ اس کے سر کی طرف تو نہیں بڑھا۔ پھر حوصلہ کیسے بڑھ گیا" ...... عمران نے جواب دیا تو لان کا وہ کونہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" لیکن نگرانی کرنے والوں کو ڈاج کیسے دیا جا سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو بتا دوں" ...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اچھا۔ اب تم مجھ سے بھی آگے جا رہے ہو۔ پہلے جو کچھ میرے ذہن میں آتا تھا تم اس کا تجزیہ کر کے بتاتے تھے۔ اب میرے ذہن میں آنے سے پہلے تمہارے ذہن میں تجویز بھی آنا شروع ہو گئی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ شاگرد بہرحال استاد سے آگے بڑھ جاتا ہے"۔

صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ ایک شاگرد ہی کافی ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا کہ میرا شاگرد بے چارہ میری کال کے انتظار میں سوکھ کر چھوہارا بن چکا ہوگا"...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا ٹائیگر کی بات کر رہے ہو۔ کیا وہ یہاں بھی پہنچ چکا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں ۔ جب یہاں کی ٹپ ملی تو میں نے اسے یہاں پہلے ہی بھجوایا تھا تاکہ وہ یہاں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرے لیکن میں نے اسے رابطہ کرنے سے اس لئے منع کر دیا تھا کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں یہاں ہماری نگرانی نہ شروع ہو جائے اور پھر یہاں پہنچ کر میرے ذہن سے ہی نکل گیا کہ اس سے رابطہ کیا جائے"۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ مائیکل بول رہا ہوں ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ مارکر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" کیا رپورٹ ہے ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ایک پارٹی جسے ڈارک گرے کلر کے سوٹ پسند ہیں وہ آپ کا

ناپ لینے کے لئے آپ کے پیچھے بھاگتے پھر رہے ہیں ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" وہ مجھے معلوم ہے۔ تم ٹیلرنگ شاپ کی بات کرو۔ اوور"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سوری ۔ آپ کے مطلب کی ٹیلرنگ شاپ یہاں کہیں نظر نہیں آئی ۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اچھا۔ پھر تو ان لوگوں سے گزارا کرنا پڑے گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" ایک منٹ صاحب۔ میں بعد میں آپ کو خود کال کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... اچانک دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمرن سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔

" یہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

" یقیناً کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ٹیلرنگ شاپ سے آپ کا مطلب ہیڈ کوارٹر تھا"...... صالحہ نے طالب علم کے انداز میں کہا۔

" ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی۔

" یس ۔ مائیکل اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی ٹائیگر کی کال سنتے ہوئے جواب دیا۔

"ناپ لینے والے واپس چلے گئے ہیں اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں خود بڑھ کر ان کے ناپ لے لوں۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گردن کا ناپ نہ لے لینا۔ پہلے ہی بے چاری سوکھ کر صراحی جیسی بن چکی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری نگرانی ختم کر دی گئی ہے۔ کیوں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید وہ بور ہو گئے ہیں کہ اس خوبصورت موسم میں بھی ہم صرف باتیں کرنے تک ہی محدود ہیں اور رہیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری تو ساری زندگی ہی باتیں کرنے میں گزر رہی ہے اور گزر جائے گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ اگر ٹائیگر کی رپورٹ درست ہے تو پھر یہ بات واقعی سوچنے کی ہے کہ نگرانی کرنے والوں نے اچانک نگرانی کیوں ختم کر دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہیں یہ یقین آگیا ہے کہ ہم ہیڈ کوارٹر تلاش نہیں کر سکتے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ ہم پر حملہ کر کے بھی تو اس خدشے کا خاتمہ کر سکتے تھے۔ وہ

صرف نگرانی تک ہی کیوں محدود رہے ہیں"...... جولیا نے کہا لیکن اسی لمحے انہیں دور سے ایک آدمی اپنی طرف آتا دکھائی دیا تو اس کا قدوقامت دیکھ کر وہ سب سمجھ گئے کہ آنے والا ٹائیگر ہے۔ ظاہر ہے وہ مقامی میک اپ میں تھا۔ ٹائیگر نے قریب آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر موجود خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ یہ گرے کون ہے اور اس کا کس سے تعلق تھا۔ انہوں نے نگرانی کیوں ختم کر دی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہاں ایک کلب ہے گلیکسی کلب جس کا مالک اور مینجر گرے نامی آدمی ہے۔ گرے ایکریمین ایجنسیوں میں بھی رہ چکا ہے لیکن اب یہاں وہ صرف نگرانی اور مخبری کا کام کرتا ہے۔ مجھے جب اس کے بارے میں معلوم ہوا تو میں نے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کے لئے اس کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس کوشش کے دوران گرے کا اسسٹنٹ ریگن میرا دوست بن گیا۔ وہ ایک مخصوص برانڈ کی شراب کا شیدائی ہے اور اس شراب کو پینے کے بعد اس کے ذہن کا شعور سو جاتا ہے اور وہ لاشعوری باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مجھے جب اس کی اس کمزوری کا علم ہوا تو میں نے اس کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور اس طرح مجھے اصل باتوں کا علم ہو گیا۔ ریگن نے مجھے بتایا کہ گرے کا تعلق سٹارگ

ہیڈ کوارٹر سے ہے اور یہاں سٹام فورڈ میں گرے نے کرنل فریدی صاحب اور ان کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید اور آپ سب کا سراغ لگایا۔ پھر اس نے یہ اطلاع نوادا میں اپنے باس جانسن کو دی۔ جانسن نے یہ اطلاع ہیڈ کوارٹر پہنچا دی اور ہیڈ کوارٹر نے گرے سے براہ راست رابطہ کر لیا اور پھر ایک انتہائی حیرت انگیز پلاننگ کی گئی۔ ہیڈ کوارٹر نے گرے کو کہا کہ وہ اینٹی ٹریزم انجکشن کے دو ڈبے بھجوا رہے ہیں۔ وہ اپنے تمام آدمیوں کو یہ انجکشن لگا دے۔ رات کو بارہ بجے پورے سٹام فورڈ پر ٹریزم ریز فائر کر دی جائیں گی جس سے سٹام فورڈ کی تمام آبادی جو تقریباً بیس پچیس ہزار افراد پر مشتمل ہے صبح تک بے ہوش ہو جائے گی۔ لیکن گرے کے آدمی ان اینٹی انجکشن کی وجہ سے بے ہوش نہیں ہوں گے اس لئے وہ کرنل فریدی اور ان کے نائب کیپٹن حمید اور آپ سب کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیں۔ یہ انجکشن روز گارڈن کے کیفے کی مینجر روزی کو بھجوائے جائیں گے۔ گرے گروپ کا عملی انچارج ایک آدمی روڈی ہے۔ گرے نے روزی کو حکم دے دیا کہ وہ انجکشن کے ڈبے براہ راست روڈی کو پہنچا دے۔ مجھے جب یہ ساری باتیں معلوم ہوئیں تو میں نے اس روڈی کی نگرانی کرنے کا سوچا تاکہ وہاں سے انجکشن کے ڈبے اڑا لئے جائیں۔ میں نے روڈی کی رہائش گاہ ٹریس کر لی اور پھر ایس ای ایس ڈکٹا فون اس کوٹھی میں پہنچا کر میں نے نگرانی شروع کر دی۔ اس کے بعد حیرت انگیز واقعات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ روزی انجکشن کے ڈبے لے کر

روڈی کے پاس پہنچ گئی۔ پھر مجھے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید وہاں پہنچتے دکھائی دیئے۔ کرنل فریدی کوٹھی کے عقب میں گیا تو ایس ای ایس پر اچانک خاموشی چھا گئی۔ میں سمجھ گیا کہ کرنل فریدی نے اس کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی ہے۔ لیکن ظاہر ہے گیس کے اثرات ختم ہو جانے پر اس نے دوبارہ کام شروع کر دینا تھا۔ آپ نے چونکہ مجھے منع کر دیا تھا کہ میں آپ سے رابطہ نہ کروں اس لئے میں نگرانی ہی کرتا رہا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس کے بعد اس نے مختصر طور پر کرنل فریدی کی وہاں کارروائی کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"گرے وہاں پہنچ گیا اور کرنل فریدی نے اسے بے ہوش کر کے روڈی کے پورے گروپ کو وہاں کال کروا لیا۔ یہ لوگ گروپس کی صورت میں وہاں پہنچے اور کرنل فریدی نے انہیں بے ہوش کر کے ہلاک کر دیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گرے کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"گرے کو بھی ہلاک کر دیا گیا البتہ کرنل فریدی نے روزی کو ہلاک نہ کیا تھا اور باس کرنل فریدی نے روزی سے معلوم کر لیا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے کیونکہ روزی کا براہ راست تعلق ہیڈ کوارٹر سے تھا اور یہی بات بتانے کے لئے میں یہاں خود آیا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران سمیت باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا تفصیل ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"روزی نے کرنل فریدی کو بتایا ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر سٹام فورڈ میں ہی ہے جس کا انچارج ایک اسرائیلی ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر سٹام فورڈ کے معروف علاقے ریجنٹ سٹریٹ میں واقع کراؤن بزنس پلازہ میں والٹر کارپوریشن کے نام سے ہے اور گارتھ والٹر کارپوریشن کا جنرل مینجر ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم یہاں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"گرے کے پوچھنے پر بتایا گیا کہ کرنل فریدی اور اس کا ساتھی غائب ہو چکے ہیں اور انہیں ابھی تک ٹریس نہیں کیا گیا جبکہ آپ کے بارے میں اسے بتایا گیا کہ آپ اس پورے علاقے میں گھومتے پھر رہے ہیں اور اب یہاں موجود ہیں۔ جب آپ کی کال آئی تو ابھی آپ کی نگرانی کے بارے میں رپورٹ دی جا رہی تھی۔ پھر گرے نے آپ کی نگرانی کرنے والوں کو واپس آنے کا حکم دیا اور پھر کرنل فریدی نے گرے کو ہلاک کر کے روزی سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا تو میں نے آپ کو کہا کہ میں بعد میں کال کروں گا اس لئے جب روزی نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتایا تو میں نے فیصلہ کیا کہ آپ کو خود جا کر تمام حالات بتاؤں"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی اب کہاں ہے۔ کیا اسی کوٹھی میں ہے یا وہاں سے چلا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جب میں وہاں سے روانہ ہوا تھا تو وہ کوٹھی میں موجود تھے۔ یہاں سے قریب ہی کوٹھی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب نگرانی ختم ہو چکی ہے۔ اب ہمیں اپنا مشن مکمل کر لینا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بزنس پلازہ یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... جولیا نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"وہ یہاں سے کافی فاصلے پر ہے۔ ہمیں ٹیکسیوں میں جانا ہو گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں ان کا ورکنگ اسٹیشن تباہ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا مشن ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ ہے۔ ہم پہلے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کر لیں اس کے بعد اگر ضرورت پڑی تو ورکنگ اسٹیشن بھی تباہ کر دیا جائے گا"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"چلو ووٹنگ کرا لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس روزی نے غلط بتایا ہے یا آپ کا خیال ہے کہ آپ سے پہلے کرنل فریدی یہ کام کر گزرے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ خیال تمہیں کیسے آگیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب نے جس طرح ہیڈ کوارٹر کو نظرانداز کر کے ورکنگ اسٹیشن کے خلاف کام کرنے کی بات کی ہے اس سے یہی توجیہات سامنے آتی ہیں ورنہ عمران صاحب کو بھی معلوم ہے کہ ہمارا اصل مشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہے۔ ورکنگ اسٹیشن کے خلاف نہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں چاہتی ہوں کہ کرنل فریدی کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس ہیڈ لوارٹر کو تباہ کرے اس لئے ہم نے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ کام بانٹ لیا جائے۔ ورکنگ اسٹیشن ہم تباہ کر دیں۔ ہیڈ کوارٹر کرنل فریدی کے کھاتے میں ڈال دیا جائے کیونکہ ہیڈ کوارٹر میں کیا ہونا ہے۔ چند میزیں، چند کرسیاں، کمپیوٹر اور فائلیں جبکہ ورکنگ اسٹیشن میں مشینری ہو گی، انتہائی قیمتی مشینری جس میں یہودیوں کا کثیر سرمایہ لگا ہو گا۔ اسے تباہ کرنے میں زیادہ لطف آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم بعد میں یہ کام بھی کر سکتے ہیں"...... جولیا ابھی تک اپنی بات پر بضد تھی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ووٹنگ کر لیتے ہیں جو جیت جائے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے دو گروپوں میں تقسیم ہو کر کام کرنا چاہئے۔ ایک گروپ ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرے اور دوسرا ورکنگ اسٹیشن کے خلاف"...... صفدر نے شاید بیچ بچاؤ کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرے گی۔ اگر عمران ورکنگ اسٹیشن کے خلاف پہلے کام کرنا چاہتا ہے تو ٹائیگر کے ساتھ مل کر کرے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چلو اٹھو۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو تنویر کے اٹھتے ہی صالحہ، کیپٹن شکیل اور صفدر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ورکنگ اسٹیشن تو رات کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ یہیں بیٹھیں ہم یہ کام کر کے واپس آ رہے ہیں۔ پھر آپ کے ساتھ مل کر کام کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"دو چار من مٹھائی ساتھ لیتے آنا۔ سنا ہے سٹام فورڈ کی مٹھائی بہت اچھی ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آؤ صفدر"...... جولیا نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ایک طرف کو بڑھ گئی۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے جبکہ عمران اور ٹائیگر وہیں بیٹھے رہ گئے۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا

تھا۔

"باس۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے پہنچنے سے پہلے کرنل فریدی اپنا کام مکمل کر چکا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"کرنل فریدی اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھ رہے ہو"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب باس"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہودی ایجنٹ اس قدر احمقانہ پلاننگ نہیں کر سکتے کہ چند افراد جن کی نگرانی بھی کی جا رہی ہو، کو ہلاک کرنے کے لئے بیس پچیس ہزار افراد کو بے ہوش کریں اور پھر چند افراد کو ہلاک کر دیں۔ یہ سارا کھیل کسی اور مقصد کے لئے کھیلا جا رہا تھا جسے کرنل فریدی نے اپنی ذہانت سے ختم کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس جب میں نے ایس ای ایس ڈکٹافون کا رسیور آف کیا تو کرنل فریدی، کیپٹن حمید سے اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی بات کر رہے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ یہ بات تمہیں سنانا چاہتا ہو گا تا کہ مجھ تک پہنچ جائے اور پھر میں اس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کا پلان بنا لوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ باس۔ اگر کرنل فریدی کو ایس ای ایس کا علم ہو جاتا تو وہ اتنی طویل کارروائی کرنے سے پہلے لازماً اسے آف کر دیتا"...... ٹائیگر

نے جواب دیا۔

"بہر حال جولیا اور اس کے ساتھی جا رہے ہیں۔ ان کی رپورٹ آ جائے گی تو پھر ساری بات واضح ہو جائے گی"...... عمران نے اس بار گول مول سا جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ویٹر کو اشارہ کیا تو ویٹر تیزی سے ان کی طرف آ گیا۔

"یس سر"...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کارڈلیس فون لے آؤ یہاں"...... عمران نے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران کی فراخ پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں ہو گئی تھیں۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کارڈلیس فون لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا اور خود واپس چلا گیا تو عمران نے فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روز گارڈن میں جو کیفے ہے اس کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا جبکہ انکوائری آپریٹر نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے رابطہ ختم کر کے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روز گارڈن کیفے"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"میڈم روزی گارتھ سے بات کرائیں میں نوادا سے ان کا دوست الفریڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ میڈم کافی دیر سے کہیں گئی ہوئی ہیں اور بتا کر بھی نہیں گئیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ گارتھ کے آفس میں تو نہیں گئیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"نہیں جناب۔ وہ سٹام فورڈ میں ہیں۔ ونگٹن نہیں گئیں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"اب تمہیں اس سارے کھیل کی سمجھ آ گئی ہے یا نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ میں واقعی کچھ نہیں سمجھ سکا"...... ٹائیگر نے بڑے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"روزی کا پورا نام میں نے اس لئے لیا تھا کہ تم سارے کھیل کو سمجھ سکو ورنہ میں صرف روزی بھی کہہ سکتا تھا۔ روزی گارتھ کی بیوی ہے۔ گارتھ ہیڈ کوارٹر کا چیف نہیں ہے بلکہ اسرائیل کا ایک معروف ایجنٹ ہے جو ایکریمیا میں کام کرتا ہے۔ روزی اور گارتھ دونوں خاصے مشہور ہیں اس لئے جب تم نے روزی اور گارتھ کا نام لیا تو میں سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی دونوں ہیں اور یقیناً کرنل فریدی بھی اس

بارے میں جانتا ہو گا اور چونکہ تم نے بتایا ہے کہ اس نے پہلے روڈی کی کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر وہ اندر گیا تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جب بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے تو ایس ای ایس اس کے ری ایکشن سے لائٹ دینا شروع کر دیتا ہے اس لئے لامحالہ کرنل فریدی کو کوٹھی میں داخل ہوتے ہی ایس ای ایس کا علم ہو گیا ہو گا اور وہ ذہین آدمی ہے۔ فوراً سمجھ گیا ہو گا کہ یہاں ایس ای ایس ڈکٹا فون میرا ہی کوئی آدمی نصب کر سکتا ہے۔ سٹارگ کے آدمی نہیں کر سکتے اس لئے اس نے جان بوجھ کر اسے آف نہیں کیا ہو گا اور اب یہ بھی بتا دوں کہ اصل کھیل کیا کھیلا گیا ہے۔ سٹارگ ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل گئی کہ میں اور میرا گروپ اور کرنل فریدی یہاں سٹام فورڈ پہنچ چکے ہیں۔ یہ اطلاع ان کے لئے کسی بم دھماکے سے کم نہیں ہو گی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ گرے اور اس کا گروپ ہم دونوں کا مد مقابل نہیں ہے اور یقیناً ہمیں اس گروپ کے بارے میں معلومات بھی مل جائیں گی اس لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک کھیل ترتیب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر روڈی و گرے کو بتا دیا کہ رات بارہ بجے ٹریزم ریز فائر کر کے پورے سٹام فورڈ کو بے ہوش کر دیا جائے گا اور گرے اور اس کا گروپ جو اینٹی ریز انجکشن لگا چکے ہوں گے وہ چونکہ بے ہوش نہیں ہوں گے اور وہ ہماری نگرانی بھی کر رہے ہوں گے اس لئے وہ ہمیں ہلاک کر دیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل فریدی اور ہم بھی بے ہوشی سے بچنے

کے لئے یقیناً اینٹی ریز انجکشن روڈی اور گرے سے حاصل کر کے خود لگالیں گے تاکہ بے ہوشی سے بچ سکیں۔ ٹریزم ریز ایکریمیا کی جدید ترین ایجاد ہے اس لئے ان کا خیال ہو گا کہ کرنل فریدی اور ہم ان کے بارے میں نہیں جانتے ہوں گے۔ کرنل فریدی کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ مجھے معلوم ہے کہ ٹریزم ریز بے ہوشی پیدا نہیں کرتیں بلکہ ٹریزم ریز جانوروں کے خون میں موجود سرخ خلیات کو انتہائی طاقتور بناتی ہیں اور ان کا استعمال طب میں بھی کیا جا رہا ہے۔ البتہ اینٹی ٹریزم انجکشن انسانوں کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ جسم کے اندر خون کے سرخ خلیات کو ختم کر دیتے ہیں۔ ان کا یہ فنکشن دو یا تین گھنٹوں میں مکمل ہو جاتا ہے اور انسان ہر حالت میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ انہیں خدشہ ہو گا کہ وہ کرنل فریدی اور مجھے شاید اسلحے کے زور سے ہلاک نہ کر سکیں تو انہوں نے یہ گیم کھیلی کہ ہم گرے اور اس کے ساتھیوں کو اگر پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کر لیں تو ہمیں اس پلان کے بارے میں علم ہو جائے گا تو ہم بھی یہ اینٹی انجکشن لگالیں گے جس کے نتیجے میں ہمارا خاتمہ یقینی طور پر ہو جائے گا بغیر کسی جدوجہد کے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔ کیا اس طرح گرے اور اس کے ساتھی خود ختم نہ ہو جائیں گے اور وہ کیسے اپنے آدمیوں کو صرف ایک اندازے سے داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ خاص طور پر جب وہ ہماری نگرانی بھی کر رہے

ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اور شاید اسی لئے انہوں نے رات بارہ بجے کا وقت طے کیا تھا کہ اگر ان کا پلان پہلے کامیاب نہیں ہوتا تو پھر وہ بارہ بجے سے کچھ پہلے گرے کو کال کر کے اینٹی انجکشن لگانے سے منع کر دیں اور اگر پلان کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر چند غیر اہم افراد کی قربانی دے کر اگر وہ کرنل فریدی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یقینی خاتمہ کر سکیں تو یہ سودا ان کے لئے مہنگا نہیں ہو گا"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ کرنل فریدی صاحب اس کھیل کو نہ سمجھ سکیں گے کیونکہ انہوں نے جس طرح روزی سے پوچھ گچھ کی اور پھر روزی نے گارتھ کا نام لیا تو کرنل فریدی صاحب کا کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ کرنل فریدی صاحب آپ کی طرح روزی اور گارتھ کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے جو آپ جانتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کرنل فریدی اپنے معاملات خود سمجھ سکتا ہے۔ مجھے اس کی فکر نہیں ہے۔ مجھے تو اصل فکر جولیا اور اس کے ساتھیوں کی ہے کہ وہ بھی تک واپس نہیں آئے حالانکہ انہیں اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ وہاں ایکشن میں ہوں گے باس"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے روزی کو فون کیا تھا تو اس کی سیکرٹری نے جو جواب دیا تھا تم وہ نہیں سمجھ سکے۔ میں نے جب اس سے پوچھا کہ روزی گارتھ کے آفس میں تو نہیں گئی تو اس نے جواب دیا تھا کہ وہ سنام فورڈ میں ہے ولنگٹن میں نہیں گئی تو اس سے واضح ہو گیا کہ گارتھ سنام فورڈ میں نہیں ہے بلکہ ولنگٹن میں ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ روزی نے کرنل فریدی کو ڈاج دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً اس نے کوشش کی ہو گی مگر کرنل فریدی اتنی آسانی سے ڈاج کھانے والوں میں سے نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے ساتھی آ رہے ہیں"...... اچانک ٹائیگر نے کہا تو عمران نے گردن موڑ کر پیچھے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ جولیا اور تنویر کے لٹکے ہوئے چہرے دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ جس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا سوچ کر یہ وہاں گئے تھے وہ انہیں نہیں مل سکا۔

کرنل فریدی واپس کمرے میں داخل ہوا تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"یہ آپ اچانک کہاں چلے گئے تھے"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ عمران تک یہ معلومات پہنچ سکیں جو اب میں روزی سے حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار اچھل پڑا۔

"عمران تک معلومات۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ کیپٹن حمید کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"ابھی بہت سی باتیں تمہیں سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ جو کچھ اب تک یہاں ہوا ہے یا میں نے باتیں کی ہیں وہ سب عمران تک پہنچ جائیں گی یا پہنچ رہی ہوں گی کیونکہ جب ہم اس کوٹھی میں داخل

ہوئے تھے تو میں نے ایس ای ایس ڈکٹافون کی لائٹ دیکھ لی تھی۔ وہ برآمدے کے کونے میں موجود تھا۔ جب بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے اور ایس ای ایس آن ہو تو وہ لائٹ دینا شروع کر دیتا ہے لیکن تم نے اسے چیک نہیں کیا۔ میں اب اسے آف کرنے گیا تھا لیکن وہ پہلے ہی آف ہو چکا تھا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا عمران نے پہلے ہی یہاں ڈکٹافون لگا دیا تھا۔ لیکن پھر وہ سامنے کیوں نہیں آیا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"جس طرح ہمیں اطلاع مل گئی کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے اسی طرح یقیناً عمران کو بھی معلوم ہو گیا ہو گا اور یقیناً اس کا کوئی آدمی ان کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ اس نے یہاں ڈکٹافون لگا دیا تاکہ یہاں کی باتیں وہ سن کر عمران کو رپورٹ دے سکے ورنہ سٹارگ کو کیا ضرورت تھی کہ وہ یہاں ایس ای ایس اس انداز میں لگائے"۔ کرنل فریدی نے کہا اور پھر وہ روزی کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے اچانک کنپٹی پر ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا تھا۔

"لیکن روزی نے تو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دیا ہے۔ مزید آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ابھی تمہارے سامنے بات ہو گی"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے روزی کا ناک اور منہ ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار

ہونے لگے تو کرنل فریدی نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"آپ بھی اب عمران کی نقل کرنے لگ گئے ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عورتوں کو تھپڑ مارنا اچھا محسوس نہیں ہوتا اس لئے مجبوراً یہ تکنیک استعمال کرنا پڑتی ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے روزی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"مم۔ مم۔ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ پھر تم میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہے ہو"...... روزی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"روزی۔ تم نے شاید یہ سمجھ لیا ہے کہ تمہارے شوہر گارتھ کے علاوہ دنیا کے سارے مرد احمق ہیں۔ میں تمہیں وہیں روز گارڈن میں ہی دیکھ کر پہچان گیا تھا کہ تم روزی گارتھ ہو اور پھر تم نے خود ہی گارتھ کا نام بھی بتا دیا۔ مجھے معلوم ہے کہ گارتھ ولنگٹن میں رہتا ہے جبکہ تم نے مجھے چکمہ دینے کیلئے اس کا یہاں آفس بتایا ہے۔ جو نام اور پتہ تم نے بتایا ہے یہ نام و پتہ گارتھ کے ولنگٹن آفس کا ہے۔ باقی یہ بات بھی میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ ٹریزم ریز سے پہلے پوری ایجنسی کو بے ہوش کیا جائے اور پھر ہمیں ہلاک کیا جائے۔ اس ساری کارروائی کے پیچھے کوئی خفیہ مقصد ہے اور تم نے اس بارے میں بتانا ہے اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی ورنہ دوسری صورت

میں تمہارے ساتھ وہ سلوک ہو سکتا ہے جس کا شاید تم نے کبھی تصور بھی نہ کیا ہو"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم گارتھ کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مم۔ میں تو تمہارے بارے میں نہیں جانتی"...... روزی نے اس بار انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ میں فضول باتوں میں اسے ضائع کرتا رہوں"۔ کرنل فریدی کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"مجھے جو معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"...... روزی نے بھی اس بار جھٹکے دار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن حمید۔ سٹار فش طریقہ تمہیں آتا ہے۔ اس کی زبان کھلواؤ۔ اب یہ کسی رعایت کی مستحق نہیں رہی"...... کرنل فریدی نے مڑ کر ساتھ کھڑے کیپٹن حمید سے کہا اور خود پیچھے ہٹ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب پتھریلی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"ابھی یہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولنے لگ جائے گی"...... کیپٹن حمید نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ تم مجھ پر یقین کرو"...... روزی نے کہا۔

"تم نے سچ نہیں جھوٹ بولا ہے اور اب تمہیں اس کی ایسی

خوفناک سزا ملے گی کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک کانپتی رہے گی"...... کرنل فریدی نے انتہائی پتھریلے اور سرد لہجے میں جواب دیا تو روزی کے جسم میں بے اختیار رعشہ کے سے آثار نمودار ہونے لگ گئے۔ کرنل فریدی کے الفاظ سے زیادہ اس کے لہجے نے اسے ذہنی طور پر خوفزدہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ اسی لمحے کیپٹن حمید اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک بوتل تھی جس میں آدھے سے زیادہ سیاہ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"ایک باتھ روم کی الماری سے مل گیا ہے"...... کیپٹن حمید نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس بوتل میں کوئی بڑا خزانہ موجود ہو اور کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھے اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے"...... روزی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس میں باتھ روم کی ٹائلز کی صفائی کرنے والا مخصوص تیزاب ہے۔ یہ تیزاب جلد کو جلاتا نہیں ہے بلکہ اس میں صرف خارش پیدا کر دیتا ہے۔ اب یہ تیزاب تمہارے چہرے اور جسم پر ڈالا جائے گا اور پھر تمہارے پورے جسم کی جلد میں خارش شروع ہو جائے گی۔ جلد جگہ جگہ سے پھٹنے لگ جائے گی، تمہارے پورے جسم پر جگہ جگہ آبلے پڑنا شروع ہو جائیں گے اور پھر خارش تیز ہوتی چلی جائے گی اور پھر آبلے اس طرح پھٹنے لگیں گے جیسے غبارے پھٹتے ہیں لیکن تم مر نہ سکو گی۔ یہ خارش اور الرجی اس قدر خوفناک ہو گی کہ یہ تمہیں ذہنی طور

پر بے ہوش بھی نہ ہونے دے گی اور اس طرح تم دنیا کے سب سے بڑے اور ہولناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گی اور آخر کار تمہارا وہ حشر ہو گا کہ کوئی تمہاری طرف آنکھ بھر کر دیکھ بھی نہ سکے گا"۔ کرنل فریدی نے اسی طرح پتھریلی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران کیپٹن حمید نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر بوتل پکڑ کر وہ بندھی ہوئی روزی کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... روزی نے یکلخت جھرجھری لے کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔

"اس کے پاس کھڑے ہو جاؤ۔ جیسے ہی یہ جھوٹ بولنے لگے گی میں تمہیں اشارہ کر دوں گا اور تم نے کارروائی شروع کر دینی ہے۔ اگر اسے اپنے آپ سے ہمدردی نہیں ہے تو ہمیں کیسے ہو سکتی ہے"۔ کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا اور روزی کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"میں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ لیکن وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے"۔ روزی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"بتاتی ہوں۔ بتاتی ہوں۔ سٹام فورڈ میں مواصلاتی اسٹیشن ہے جس کے نیچے ہیڈ کوارٹر ہے۔ وہاں پالیسیاں بنتی ہیں، پراجیکٹ تیار

ہوتے ہیں اور پھر ان پر عمل درآمد کے لئے اس مواصلاتی اسٹیشن کو استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں ایک ہی جگہ پر ہیں لیکن یہ مواصلاتی اسٹیشن آٹومیٹک مشینری پر مشتمل ہے اور چاروں طرف سے سیلڈ ہے۔ اس کے اندر کوئی نہیں جا سکتا۔ یہ جدید ترین کمپیوٹرائزڈ کنٹرولڈ ہے"...... روزی نے کہا۔

"کہاں ہے یہ"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"اولڈہام کے علاقے میں گوداموں کا علاقہ ہے۔ اسے سٹاک ایریا کہا جاتا ہے۔ اس علاقے میں ہر طرف بڑے بڑے گودام ہیں جہاں منشیات اور اسلحہ وغیرہ اسمگلنگ کرنے والے سٹاک کرتے ہیں۔ ان کے اندر ایک سٹام فورڈ ٹائلز کا گودام ہے۔ اس کے اندر سٹام فورڈ ٹائلز سٹاک کی جاتی ہیں جنہیں پورے ایکریمیا اور یورپ میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس ٹائلز والے گودام کے نیچے ورکنگ اسٹیشن ہے اور اس کے نیچے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کا راستہ سٹام فورڈ سے نہیں ہے بلکہ اس کا راستہ سٹام فورڈ سے ہٹ کر ایک ٹاپو میں ہے۔ اس ٹاپو کو بابل کہا جاتا ہے۔ یہاں ایکریمین نیوی کا اڈا ظاہر کیا گیا ہے لیکن یہ ایکریمین نیوی کا اڈا نہیں ہے بلکہ سٹارگ کا حفاظتی نظام ہے۔ وہاں سے کوئی بھی یہاں سٹام فورڈ میں نہیں آتا۔ ایک آبدوز کے ذریعے براہ راست نوادا سے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے"...... روزی نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہے"...... کرنل فریدی

نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کا انچارج جیکب فاسٹ ہے اور جیکب فاسٹ میرا دوست ہے۔ وہ مجھے پسند کرتا ہے۔ اس نے مجھے یہاں رکھا ہوا ہے۔ جب وہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو یہاں خصوصی لانچ بھیج دیتا ہے اور میں اس لانچ کے ذریعے مابل اور پھر وہاں سے جیکب فاسٹ کے پاس پہنچ جاتی ہوں اور میں وہاں کئی کئی روز رہتی ہوں اور پھر واپس آجاتی ہوں اس لئے مجھے ان ساری باتوں کا علم ہے" ...... روزی نے جواب دیا اور پھر کرنل فریدی نے سوالات کر کے اس سے اپنے مطلب کی ساری تفصیل معلوم کر لی تو اس نے کیپٹن حمید کو مخصوص اشارہ کیا اور خود اٹھ کر وہ اس کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن حمید بھی باہر آگیا۔

" کیا ہوا۔ آف کر دیا ہے اسے " ...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ہاں " ...... کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اب ہمیں فوری طور پر مابل پہنچنا ہے۔ آؤ" ...... کرنل فریدی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن حمید بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن حمید کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے یقین آگیا تھا کہ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے یہ مشن مکمل کر لیں گے۔

" ارے وہ ڈبے اور انجکشن وہ تو ہم نے وہیں چھوڑ دیئے ہیں " ۔

اچانک کیپٹن حمید نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

" آجاؤ۔ وہ ہماری موت کے لئے ٹریپ ہے اور کچھ نہیں۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وہ انجکشن لے لیں ورنہ تو رات بارہ بجے ہم بے ہوش ہو جائیں گے " ...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" اتنی بڑی تنظیم کو چلانے والے اس قدر احمق نہیں ہیں کہ چند افراد کی ہلاکت کے لئے وہ پوری آبادی کو بے ہوش کر دیں اور جبکہ وہ ان کی نظروں میں بھی ہوں " ...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔ وہ دونوں اب برآمدے میں موجود تھے۔

" روزی نے تو یہی بتایا تھا اور گرے نے بھی۔ پھر " ۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اینٹی ٹریزم انجکشن جب انسانوں کو لگائے جاتے ہیں تو یہ خون کے سرخ خلیات کو پھاڑ دیتے ہیں اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہم بے ہوشی سے بچنے کے لئے یہ انجکشن خود لگا لیں گے اور اس طرح ہم خود اپنے ہاتھوں یقینی طور پر موت کے گھاٹ اتر جائیں گے " ...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔ اس کی تیز نظریں مسلسل ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں۔

" لیکن پھر ان کے اپنے آدمی بھی تو ہلاک ہو جاتے " ...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر ہمارے ساتھ ان کے چند افراد ہلاک ہو جائیں گے تو ان

کے لئے سودا مہنگا نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اس طرح سرہلا دیا جیسے اب اصل بات اس کی سمجھ میں آئی ہو۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بھاری لیکن ورزشی اور ٹھوس جسم کے نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔ جانی بول رہا ہوں"...... نوجوان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جیکب فاسٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک سخت اور بھاری آواز سنائی دی تو جانی بے اختیار چونک پڑا۔

"یس چیف ۔ حکم"...... جانی نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ اس عام سے فون پر پہلے کبھی سٹارگ کے سرچیف نے کال نہ کی تھی۔

"جانی ۔ اسرائیل اور یہودی کاز کے لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ اس وقت سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر شدید ترین خطرے کی زد میں ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح سخت اور سرد لہجے میں کہا گیا تو

جانی کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہو گئے۔

"میں اور میرے ساتھی اسرائیل اور یہودی کاز کے لئے اپنی جانیں تک دینے کے لئے تیار ہیں سرچیف۔ آپ حکم فرمائیں"...... جانی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنارگ کے خلاف ایشیا کے دو بڑے سیکرٹ ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ میں اس لئے مطمئن تھا کہ اول تو وہ ہیڈ کوارٹر کو ٹریس ہی نہ کر سکیں گے اور دوسرا ہمارے گروپس ان کے خلاف کام کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اب حالات جس نہج پر پہنچ چکے ہیں اس کے مطابق صورت حال انتہائی تشویش ناک ہو چکی ہے۔ ہمارے تمام گروپس ان کے مقابل ناکام ہو چکے ہیں۔ انہوں نے ان کے مقابل بڑی بچگانہ کارروائیاں کی ہیں اور انہیں عام سیکرٹ ایجنٹ سمجھا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ یہ دونوں گروپ ہیڈ کوارٹر کے سر پر پہنچ چکے ہیں اور انہیں روکنے والا کوئی نہیں ہے"...... سرچیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے تفصیل بتا دیں سرچیف۔ میں ان دونوں کا خاتمہ کر سکتا ہوں"...... جانی نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں ہیں۔ یہ دو گروپ ہیں جو علیحدہ علیحدہ کام کر رہے ہیں۔ ایک گروپ کرنل فریدی اور اس کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید پر مبنی ہے۔ یہ گروپ ایک عورت روزی سے ٹکرا گیا جسے ہیڈ کوارٹر اور مواصلاتی اسٹیشن کے

بارے میں پوری تفصیل کا علم تھا۔ کرنل فریدی نے روزی سے پوری تفصیل معلوم کر لی۔ ہیڈ کوارٹر کا راستہ ایک ٹاپو پر ہے جسے بابل ٹاپو کہا جاتا ہے۔ یہاں ایک حفاظتی یونٹ موجود ہے جسے بظاہر ایکریمین نیوی کا روپ دیا گیا ہے۔ دوسرا گروپ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر مشتمل ہے جو اطلاع کے مطابق دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ہے۔ اسے سٹام فورڈ میں ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہے لیکن یہ وہاں سے کسی صورت بھی اس میں داخل نہیں ہو سکتے جبکہ اطلاع ملتے ہی میں نے بابل ٹاپو پر موجود یونٹ کو نہ صرف فوری طور پر وہاں سے ہٹا کر نوادا بھجوا دیا ہے بلکہ اس ٹاپو کو مخصوص انداز میں اس طرح آف کر دیا ہے کہ اب یہ ٹاپو سمندر کے اندر غائب ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی میں نے ہیڈ کوارٹر کو اس وقت تک سیلڈ کر دیا ہے جب تک یہ دونوں گروپ ختم نہیں ہو جاتے اس لئے اب تمہیں فوری طور پر سٹام فورڈ پہنچنا ہو گا اور وہاں ان دونوں گروپوں کا خاتمہ کرنا ہو گا تاکہ ہیڈ کوارٹر کو دوبارہ اوپن کیا جا سکے اور کام جاری رکھا جا سکے"...... سرچیف نے جواب دیا۔

"سرچیف۔ وہاں سٹام فورڈ میں ان گروپس کے بارے میں نشاندہی کرنے والا کوئی موجود ہے یا نہیں"...... جانی نے کہا۔

"وہاں سنارگ کا ایک گروپ کام کر رہا تھا لیکن وہ بھی صرف نگرانی تک محدود تھا۔ اس گروپ کا کرنل فریدی نے خاتمہ کر دیا ہے اس لئے اب وہاں کوئی گروپ موجود نہیں ہے جو ان کی نشاندہی کر

سکے۔ وہاں پہنچ کر یہ کام تم نے خود کرنا ہے اور اس کے لئے میرا خیال ہے کہ اگر تم ہیڈ کوارٹر کو کور کر لو تو بہرحال یہ دونوں گروپ وہیں پہنچ کر کارروائی کریں گے۔ اس طرح تم ان سے آسانی سے نمٹ سکتے ہو"...... سر چیف نے کہا۔

"یس سر چیف۔ آپ مجھے تفصیل بتا دیں۔ میں ابھی اپنے سیکشن سمیت چارٹرڈ طیارے پر روانہ ہو جاتا ہوں"...... جانی نے کہا۔

"سٹام فورڈ جزیرے پر ایک علاقہ ہے اولڈ ہام۔ اس اولڈ ہام کے ساحل سمندر پر ایک علاقہ ہے جہاں بڑے بڑے گودام بنے ہوئے ہیں۔ ان کے اندر ایک گودام ہے جہاں سٹام فورڈ کی مخصوص ٹائلز سٹاک کی جاتی ہیں۔ سٹاک روڈ پر اٹھارہ نمبر گودام ہے۔ اس گودام کے نیچے مواصلاتی اسٹیشن ہے اور اس کے نیچے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ مواصلاتی اسٹیشن مکمل طور پر اور ہر لحاظ سے سیلڈ ہے۔ اس پر کوئی ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا اور نہ وہاں کوئی راستہ ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا راستہ بابل ٹاپو کی طرف سے ہے جسے میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ مخصوص مشینری کے ذریعے سمندر کے اندر چھپا دیا گیا ہے اور یہ راستہ بھی سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے اب تم نے اس گودام کا چارج سنبھال لینا ہے۔ یہ دونوں گروپس بہرحال اس گودام کے راستے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے کیونکہ اس کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے لیکن وہاں سے نہ کوئی راستہ ہے اور نہ ہی بنایا جا سکتا ہے۔ اس گودام کا چارج تم

سنبھال لو۔ میں نے وہاں موجود تمام افراد کو آف کر دیا ہے۔ اب یہ گودام خالی ہے۔ اپنی ساری کارروائی سٹام فورڈ میں کرو۔ مجھے بہرحال ان دونوں گروپ کا خاتمہ مطلوب ہے اور فوراً"...... سر چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر چیف۔ آپ ان کا خاتمہ یقینی سمجھیں۔ یہ جانی سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ ہیڈ کوارٹر ویسے ہی محفوظ ہے۔ اب میں اطمینان سے ان کا شکار کھیلوں گا۔ مجھے بھی ایسے ہی موقع کی تلاش تھی اور آپ نے یہ موقع مجھے بخش دیا ہے"...... جانی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تم فوراً پہنچو اور سنو۔ اپنے ساتھ سپر ایکس ٹرانسمیٹر لے لینا۔ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے تمہارا اور میرا رابطہ رہے گا۔ فریکونسی میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میں تمہاری ذاتی فریکونسی استعمال کروں گا"۔ سر چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"ٹھیک ہے سر چیف۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی تمام تیاری کر کے روانہ ہو جاتا ہوں اور گودام پہنچ کر میں آپ کو ابتدائی رپورٹ دے دوں گا"...... جانی نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے اس بار بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا تو جانی نے رسیور رکھا اور اس طرح جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے کرسی میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جبکہ جولیا سمیت باقی تمام ساتھیوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ واپس آ گئے تھے اور انہوں نے یہی بتایا تھا کہ جو کچھ گارتھ کے بارے میں بتایا گیا ہے وہ سب غلط ہے۔ وہاں نہ کوئی ایسا بزنس پلازہ تھا اور نہ ہی ایسی کوئی کمپنی اور نہ گارتھ نامی کوئی آدمی انہیں ملا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو پہلے سے علم تھا جو آپ ہمارے ساتھ نہیں گئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ روزی گارتھ کی بیوی ہے اور گارتھ کا آفس ونگٹن میں ہے۔ جو تفصیلات بتائی گئی تھیں وہ ونگٹن آفس کی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تمہیں پہلے سے علم تھا تو تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا"۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تمہارا اور تنویر کا جی چاہ رہا تھا ایکشن کے لئے اور میں تمہیں روکنا نہیں چاہتا تھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں اس وقت کنفرم نہیں تھا۔ تمہارے جانے کے بعد میں نے اس بات کو کنفرم کیا اور میرا خیال درست ثابت ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے۔ کیا باقی ساری عمر یہیں ہوٹل میں ہی بیٹھے رہنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر تم ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف بکواس کرنا ہی آتا ہے تمہیں۔ اب اٹھو۔ وہاں گودام چل کر ان کا مواصلاتی اسٹیشن تو تباہ کریں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہاں ہمارے لئے باقاعدہ جال بچھایا گیا ہو گا اس لئے ہمیں پہلے وہاں کا جائزہ لینا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ رات گہری ہو جائے تو پھر کارروائی کی جائے۔ ویسے اگر تمہیں اس معاملے میں بھی جلدی ہو تو میری طرف سے اجازت ہے کہ تم تنویر کو ساتھ لے کر وہاں کا جائزہ لے آؤ"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ اب ہم سب اکٹھے جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ کو کسی اطلاع کا انتظار ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

نہیں۔ یہاں کس نے اطلاع دیئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ ادھیڑ عمر ایکریمین تھا۔ چہرہ باوقار سا تھا۔ لباس بھی خاصا قیمتی تھا اور اس کے قدموں میں نوجوانوں جیسی تیزی تھی۔

"ہیلو۔ کیا آپ میں سے کوئی پرنس آف ڈھمپ بھی ہیں"۔ اس آدمی نے قریب آکر غور سے سب کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ہم میں سے کون سب سے زیادہ احمق نظر آرہا ہے۔ وہی پرنس ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے تو آپ سب ہی پرنس لگ رہے ہیں"...... اس آدمی نے بے ساختہ جواب دیا تو سارے ساتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ عمران بھی اس بار ہنس پڑا تھا۔

"تشریف رکھیں مسٹر ہنٹ۔ لگتا ہے آپ کو عینک کی ضرورت پڑ گئی ہے حالانکہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ ہنٹ جیسا بین الاقوامی شہرت یافتہ شکاری میلوں دور سے اپنے شکار کو دیکھ لیتا ہے"...... عمران نے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ۔ آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری سٹرینج۔ میری تو آپ سے پہلے کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے شکار کے واقعات ایکریمین ہنٹنگ میگزین میں باقاعدگی سے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہر مضمون کے ساتھ آپ کی ایک تصویر بھی ہوتی ہے جس میں آپ بڑی بڑی مونچھوں سمیت شکار کئے شیر سمیت نظر آرہے ہوتے ہیں۔ جب میں نے تصور میں آپ کے چہرے پر وہ بڑی بڑی مونچھیں لگا کر دیکھا تو مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ آپ مسٹر ہنٹ ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو ہنٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مجھے مونچھوں کے بغیر پہچان لیا ہے۔ بہرحال شکریہ۔ مجھے ولنگٹن سے راکسن کا فون آیا تھا۔ اس نے مجھے یہاں کا پتہ بتایا اور کہا کہ میں آپ سے مل لوں۔ آپ یہاں باہر ہی موجود تھے اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے آپ سے پوچھ لوں پھر ہوٹل کے اندر جاؤں گا"...... ہنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسلحے کی جو لسٹ میں نے راکسن کو فون پر لکھوائی تھی کیا وہ پوری ہو گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں وہی پہنچانے کے لئے آیا تھا۔ آپ یہ اسلحہ کہاں وصول کریں گے"...... ہنٹ نے جواب دیا۔

"اس وقت کہاں ہے یہ اسلحہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی ایک خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے نوادا سے یہاں پہنچا ہے۔ میں نے اسے ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچا دیا ہے کیونکہ اس میں انتہائی حساس اسلحہ بھی شامل ہے"...... ہنٹ نے جواب دیا۔

"یہ پوائنٹ سٹام فورڈ میں ہے یا نوادا میں"...... عمران نے کہا تو ہنٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہیں سٹام فورڈ میں ہی ہے۔ یہاں سے قریب ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہے"...... ہنٹ نے جواب دیا۔

"کوٹھی میں اسلحے کے علاوہ اور کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہنٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"اور کیا مطلب جناب"...... ہنٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے اس کوٹھی میں کاریں، میک اپ کا سامان اور کوئی خوبصورت شکاری حسینہ ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو ہنٹ ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکاری حسینہ جہاں ہو وہاں باقی کسی چیز کی تو ضرورت ہی نہیں رہتی۔ البتہ کاریں اور میک اپ کا سامان ضرور موجود ہے"۔ ہنٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر یہ کوٹھی آپ ہمیں دے دیں۔ اس کا معاوضہ آپ کو مل جائے گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تو جناب راکسن کا یہاں نمائندہ ہوں اور یہ کوٹھی راکسن صاحب کے گروپ کی ہے چونکہ آپ کے بارے میں انہوں نے مجھے بتا دیا ہے کہ آپ سے تعاون کرنا ہے اس لئے آپ اس کوٹھی کو استعمال کر سکتے ہیں"...... ہنٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ یہاں کب سے رہائش پذیر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں تو پیدا ہی یہیں ہوا تھا۔ البتہ جوانی میں یہاں سے چلا گیا تھا اور اب پانچ سال قبل واپس آیا ہوں"...... ہنٹ نے جواب دیا۔

"راکسن اسلحہ سپلائی کرتا ہے۔ کیا راکسن کا یہاں کوئی گودام بھی ہے"...... عمران نے کہا تو ہنٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ لیکن میں اس بارے میں ان کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں بتا سکتا"...... ہنٹ نے جواب دیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ آپ تفصیل بتا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہنٹ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"مسٹر ہنٹ۔ سٹاک ایریئے میں سٹام فورڈ ٹائلز کا ایک گودام موجود ہے۔ کیا آپ نے اسے دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہزار بار دیکھا ہے۔ وہ تو سٹاک ایریئے کا سب سے معروف گودام ہے۔ میں نے سنا ہے کہ سب سے پہلے وہی گودام تعمیر ہوا تھا۔ اس کے بعد پورا ایریا گوداموں میں تبدیل ہوتا چلا گیا"۔ ہنٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ کبھی اس کے اندر بھی گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کئی بار وہاں کا چیف سیکورٹی آفیسر نارمن میرا کلاس فیلو اور دوست ہے"...... ہنٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آئیں اب چلیں۔ کوٹھی کا چارج آپ سے لے لیں"۔

عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے ویٹر کو بلا کر اسے پیمنٹ کی اور پھر وہ پیدل ہی اس رہائشی کالونی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار ٹائیگر بھی ساتھ تھا کیونکہ عمران نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر دیا تھا۔ کوٹھی درمیانے درجے کی تھی۔ البتہ اس میں کئی کاریں موجود تھیں۔ ہنٹ نے اسلحہ سے بھرا ہوا ایک بڑا بیگ لا کر اس کے سامنے رکھا اور پھر لسٹ کے مطابق اس میں موجود اسلحے کا ایک ایک آئیٹم چیک کرایا اور پھر بیگ عمران کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد عمران نے ہنٹ کے ساتھ اس کوٹھی کا راؤنڈ بھی لگایا۔

"آئیے۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے آپ کے ساتھ بیٹھ کر کافی پیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر ہنٹ کی جیب میں ڈال دی۔

"یہ میری طرف سے آپ کے لئے تحفہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ راکسن صاحب کو پتہ چل گیا تو وہ سخت ناراض ہوں گے"...... ہنٹ نے تذبذب سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مسٹر ہنٹ۔ میں تو ویسے بھی آپ کا فین ہوں"...... عمران نے کہا تو ہنٹ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بس جناب۔ اب وہ پہلے والی بات نہیں رہی اس لئے اب تو

سمجھیں ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہا ہوں"...... ہنٹ نے انکسارانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی ریٹائرمنٹ سے نجانے کتنی زندگیاں بچ گئی ہوں گی"۔ عمران نے کہا تو ہنٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران ہنٹ سمیت سٹنگ روم میں پہنچ گیا جہاں باقی ساتھی موجود تھے۔ عمران کی فرمائش پر جولیا اور صالحہ دونوں اٹھ کر کچن میں چلی گئیں تاکہ ہاٹ کافی تیار کر سکیں اور عمران نے ہنٹ سے سٹام فورڈ ٹائیگرز کے گودام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ ہنٹ نے بالکل اس انداز میں بڑھ چڑھ کر بتانا شروع کر دیا جیسے شکاری اپنے شکار کے قصے دل کھول کر اور انتہائی مسرت سے بیان کرتے ہیں۔ پھر کافی پی گئی اور پھر ہنٹ نے اجازت طلب کی تو عمران اور باقی ساتھیوں کو سلام کر کے ہنٹ کوٹھی سے واپس چلا گیا۔

"کس قسم کا اسلحہ تم نے منگوایا ہے اور کب اور پھر اس راکسن کو اس کیفے کا کیسے علم ہو گیا"...... ہنٹ کے جانے کے بعد جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے وہیں کا پتہ بتایا تھا اس لئے تو میں تمہارے جانے کے باوجود وہاں گل محمد بنا بیٹھا رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"گل محمد۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"عمران صاحب نے اپنی مقامی زبان کے ایک محاورے کو مختصر

کر دیا ہے۔ اس محاورے کے مطابق زمین تو اپنی جگہ سے ہٹ سکتی ہے لیکن گل محمد اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتا"...... عمران کے جواب دینے سے پہلے صفدر نے محاورے کا مفہوم بتاتے ہوئے کہا۔

" بڑا دلچسپ کردار ہو گا عمران صاحب یہ گل محمد۔ انتہا درجے کا ضدی اور ڈھیٹ"...... صالحہ نے کہا۔

" موجودہ دور میں اس کا نام صفدر ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" آپ نے مجھے کس بنا پر ضدی اور ڈھیٹ بنا دیا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" صرف ایک کام تو تمہارے ذمہ لگایا تھا وہ خطبہ نکاح یاد کرنے کا"...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر بھی باقی ساتھیوں کے ساتھ بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" راکسن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" راکسن سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ راکسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" لسٹ کے مطابق اتنی جلدی مال سپلائی کرنے کا بے حد شکریہ"۔ عمران نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں پرنس۔ یہ میرے لئے معمولی بات ہے"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" ہم نے یہاں تمہاری ایک کوٹھی پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے کاروں سمیت اور وہیں سے تمہیں کال بھی کر رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے ہنٹ نے اطلاع دے دی ہے۔ اس کی ابھی چند لمحے پہلے کال آئی تھی اور مجھے اس نے اس گودام کے بارے میں بھی بتایا ہے کہ آپ نے اس سے انتہائی تفصیل کے ساتھ اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں"...... راکسن نے جواب دیا۔

" اب مجھے یقین آگیا ہے کہ وہ واقعی ماہر شکاری ہے کیونکہ ماہر شکاری اپنے شکار کے بارے میں تفصیلات بتانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور میں بہرحال اس کا شکار ہی ہوں"۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے راکسن بے اختیار ہنس پڑا۔

" پرنس۔ اس ہنٹ کی وجہ سے آپ کے لئے میرے پاس ایک بم اطلاع موجود ہے بلکہ اس کی باتیں سن کر میں سوچ رہا تھا کہ آپ کو کال کروں لیکن آپ کی کال پہلے آ گئی"...... راکسن نے جواب دیا

تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنس۔ ونگٹن میں ایک ٹاپ ایکریمی ایجنٹ ہے جان بیری۔ جسے جانی کہا جاتا ہے۔ اس کا تعلق ایکریمیا کی ایجنسی ریڈ وائر سے ہے۔ وہ اس کا ٹاپ ایجنٹ ہے"...... راکسن نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ کیا ہوا ہے اسے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے گروپ کو خصوصی مال میں ہی سپلائی کرتا ہوں۔ ویسے بھی وہ میرا بہت اچھا دوست ہے۔ ہنٹ کی کال آنے سے پہلے اس کی کال آئی اور اس نے مجھے خصوصی ساخت کا اسلحہ سٹام فورڈ میں سپلائی کرنے کا کہا۔ اس نے اسلحہ وصول کرنے کا جو پوائنٹ بتایا وہ وہی سٹام فورڈ ٹائلز کا گودام ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ میرا آدمی گیٹ پر پہنچ کر جب میرا نام لے گا تو اس سے مال وصول کر لیا جائے گا اور ہنٹ نے بتایا ہے کہ آپ نے بھی اسی پوائنٹ کے بارے میں تفصیلات معلوم کی ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں کہ شاید آپ کا مقابلہ وہاں جانی سے ہی ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ویری گڈ۔ یہ تو انتہائی اہم ترین اطلاع ہے لیکن تمہیں جانی نے کال سٹام فورڈ سے کی تھی یا ونگٹن سے"...... عمران نے پوچھا۔

"ونگٹن سے۔ وہ چارٹرڈ طیارے سے نوادا جا رہا تھا اور پھر وہاں سے خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس کا آگے جانے کا پروگرام تھا۔

ویسے اب تک وہ وہاں پہنچ چکا ہو گا"...... راکسن نے جواب دیا۔

"کیا اسے مال ہنٹ ہی سپلائی کرے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میرا دوسرا آدمی اس ایریئے میں موجود ہے۔ وہ سپلائی کرے گا"...... راکسن نے جواب دیا۔

"لیکن اگر جانی چارٹرڈ طیارے سے جا رہا تھا تو وہ یہ مال ساتھ ہی لے جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ نوادا میں عام مال تو جا سکتا ہے لیکن خاص مال نہیں جا سکتا۔ وہاں قانونی طور پر اسے روک دیا جاتا ہے۔ ویسے جو مال جانی نے طلب کیا ہے وہ وہیں سٹام فورڈ میں ہی موجود تھا اس لئے میں نے کال کر کے اپنے آدمی کو وہیں سے اسے سپلائی کرنے کا حکم دے دیا ہے"...... راکسن نے جواب دیا۔

"کیا اس مال کی تفصیل مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر۔ یہ بزنس سیکرٹ ہے"...... دوسری طرف سے صاف اور دو ٹوک جواب دیا گیا۔

"ویری گڈ۔ مجھے تمہارے یہی اصول پسند ہیں۔ میں نے تو صرف چیک کرنے کے لئے پوچھا تھا۔ البتہ ایک ٹپ تمہیں مجھے دینا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"تھینک یو سر۔ کون سی ٹپ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جانی کو کس نے ہائر کیا ہے اور کہاں سے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا حتمی علم تو نہیں ہو سکتا۔ البتہ میرا اندازہ ہے کہ اسرائیلی

حکام نے ایسا کیا ہے"...... راکسن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ جانی کیا کوئی خاص ایجنٹ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی تیز، فعال اور ذہین ایجنٹ ہے۔ اس کا پورا سیکشن ہے اس لئے اب ہمیں اس گودام میں داخل ہونے کے لئے خصوصی پلاننگ کرنا ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہنٹ نے جو کچھ اس گودام کے بارے میں بتایا ہے اس کے مطابق تو میرا خیال ہے کہ اس گودام سے اس مواصلاتی اسٹیشن کو کوئی راستہ نہیں جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ میں وہاں جا کر چیکنگ کروں لیکن اب وہاں جانی کی موجودگی میں یہ آئیڈیا ختم ہو گیا ہے۔ وہاں ہمیں داخلے کے لئے بھی خاصی جدوجہد کرنا پڑے گی۔ اب ہمیں باہر سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"باہر سے کیسے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہنٹ نے بتایا ہے کہ وہاں اس کا دوست چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور لامحالہ جانی نے وہاں موجود افراد کو واپس بھجوا دیا ہو گا کیونکہ وہ صرف اپنے سیکشن کے آدمیوں پر ہی بھروسہ کرتا ہے اور چونکہ اسے بھی اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ ہمارا وہاں پہلے سے موجود ان آدمیوں سے بھی رابطہ ہو سکتا ہے اس لئے اس نے انہیں وہاں سے روانہ کر دیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اگر یہ چیف سیکورٹی آفیسر مل جائے تو اس سے تمام معلومات مل سکتی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے پھر راکسن سے بات کرنا ہو گی تاکہ وہ ہنٹ کا رابطہ نمبر بتا سکے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل فریدی نے بند دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ہلکی سی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سٹار براورز"...... کرنل فریدی نے اونچی آواز میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... اندر سے جواب دیا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا جس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔

"آیئے۔ اندر آجایئے"...... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں اندر داخل ہو گئے۔ اس آدمی نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا اور پھر انہیں لے کر ایک اور کمرے میں پہنچ گیا جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ ایک عام سا رہائشی فلیٹ تھا اور یہ آدمی یہاں اکیلا تھا۔

"آپ کا شکریہ جوزف کہ آپ نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہے"۔

کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔

"ہارول میرا محسن ہے جناب۔ اس کی بات میں کیسے ٹال سکتا ہوں"...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں۔ میں نے آپ سے چند باتیں کرنی ہیں اور ہم اس وقت شراب نہیں پیا کرتے"...... کرنل فریدی نے اس کے اٹھنے کے انداز سے ہی محسوس کر لیا تھا کہ وہ شراب اٹھانے کے لئے اٹھا ہے۔

"یہاں شراب کے علاوہ اور تو کوئی چیز نہیں ہے۔ میں تو عارضی طور پر یہاں رہ رہا ہوں۔ کھانا وغیرہ تو میں ہوٹل سے کھاتا ہوں"...... جوزف نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا ہے کہ شراب پینے کے لئے ہمارے اوقات مخصوص ہیں اور یہ وقت ان اوقات میں شامل نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکال کر میز پر رکھ دی تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ گڈی آپ کی ہو سکتی ہے۔ ہمیں صرف چند معلومات چاہئیں اور یہ بھی بتا دوں کہ جو بات آپ بتائیں گے وہ ہم تینوں کے علاوہ اور کسی کے سامنے نہیں آئے گی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ میں تو ایسا آدمی نہیں ہوں کہ جس سے معلومات کے لئے آپ کو اتنی بھاری رقم آفر کرنا پڑے"۔ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ آپ مابل ٹاپو پر موجود ایکریمین نیوی کے سنٹر میں کام کرتے رہے ہیں اور اب چھٹی پر آئے ہوئے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ درست ہے لیکن وہ تو عام سا سنٹر ہے۔ وہاں تو کوئی خاص بات نہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ایک بات بتا دوں۔ اگر آپ یہ رقم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو سچ بولنا ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ آپ سچ بول رہے ہیں یا نہیں۔ جھوٹ بولنے کی صورت میں نہ صرف یہ رقم آپ کو نہ مل سکے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو مزید نقصان بھی اٹھانا پڑے اس لئے برائے کرم صرف سچ بولیں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میری سمجھ میں تو نہیں آ رہا کہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ مجھے بھاری رقم کی بھی آفر کر رہے ہیں اور ساتھ ہی دھمکیاں بھی دے رہے ہیں"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دھمکیاں نہیں دے رہا مسٹر جوزف۔ صرف آگاہ کر رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہو گی کہ آپ یہ رقم حاصل کر لیں اس سے آپ کے بے شمار مسائل حل ہو جائیں گے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"جی پوچھیئے"...... جوزف نے کہا۔

"مابل ٹاپو سمندر میں کیسے غائب ہو گیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

"سمندر میں غائب ہو گیا ہے۔ کیا مطلب"...... جوزف نے رک رک کر کہا۔ اس نے اپنے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے کرنل فریدی کی نظروں سے اس کی یہ اداکاری چھپ نہ سکتی تھی۔

"جی ہاں۔ ہم دونوں وہاں کا تفصیلی سروے کر کے واپس آئے ہیں۔ ٹاپو موجود ضرور ہے لیکن سمندر کی تہہ سے کچھ نیچے۔ یہ کیسے ہو گیا اور کیوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں تو جب وہاں سے آیا تھا تو ٹاپو موجود تھا اور پھر ٹاپو کیسے سمندر کے اندر جا سکتا ہے۔ ایسا ہونا تو ناممکن ہے"...... جوزف نے کہا۔

"مسٹر جوزف۔ مجھے ہارول نے کہا تھا کہ آپ مجھ سے کچھ نہیں چھپائیں گے اس لئے اب میں آپ کو آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آپ سچ بتا دیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کیا میں ہارول سے بات کر سکتا ہوں"...... جوزف نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کر لیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو جوزف نے رسیور اٹھایا

اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔ جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہارول بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں سٹام فورڈ سے"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ جوزف تم۔ کیسے کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"سٹار برادرز میرے فلیٹ میں موجود ہیں لیکن وہ ایسی بات پوچھ رہے ہیں کہ جو اگر آؤٹ ہو گئی تو میں کیا میرا پورا خاندان ہی تباہ و برباد ہو سکتا ہے۔ میں نے اس لئے تم سے بات کی ہے کہ تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ ان کو بتائی ہوئی بات لیک آؤٹ نہ ہو گی"...... جوزف نے کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل سو فیصد گارنٹی دے سکتا ہوں۔ تم بے فکر ہو کر بتا دو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے۔ ہارول تو اپنے سائے پر بھی اعتبار کرنے والوں میں سے نہیں ہے لیکن آپ پر اسے اندھا اعتماد ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تجربہ انسان کے بارے میں سب کچھ سکھا دیتا ہے۔ آج کے بعد

آپ بھی ہماری گارنٹی کسی دوسرے کو اسی طرح دیں گے جس طرح ہارول نے دی ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں۔ اب میں آپ کو سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ ہمارا تعلق ایکریمین نیوی سے نہیں ہے بلکہ ہمارا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم سٹارگ سے ہے۔ البتہ صرف دھوکہ دینے کے لئے ہم نے وہاں ایکریمین نیوی کا سنٹر شو کیا ہوا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس ٹاپو سے سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کو راستہ جاتا ہے۔ یہ ایک مصنوعی سرنگ ہے جو پانی کے اندر سے ہیڈ کوارٹر تک جاتی ہے۔ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر سٹام فورڈ پر موجود سٹاک ایریئے میں ایک گودام کے نیچے ہے۔ یہ گودام بظاہر سٹام فورڈ کی خصوصی ٹائلز کا ہے لیکن اس کے نیچے سٹارگ کا مواصلاتی اسٹیشن ہے جو مکمل طور پر خودکار مشینری پر مبنی ہے اور اسے چاروں طرف سے اس طرح سیلڈ کیا گیا ہے کہ کوئی اندر نہیں جا سکتا اور اسے ایٹم بم سے بھی نہیں توڑا جا سکتا۔ صرف مشینری کا لنک ہے اور وہ بھی خصوصی ریز کے ذریعے۔ اس مواصلاتی اسٹیشن کے نیچے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے جس کا راستہ ٹاپو سے ہے اور کسی طرف سے بھی نہیں ہے۔ میں وہاں سنٹر کا انچارج تھا اس لئے چیف نے مجھے کہا کہ ہیڈ کوارٹر کو خطرہ ہے اس لئے ٹاپو کو غائب کیا جا رہا ہے۔ یہ ٹاپو مصنوعی ہے۔ یہ سمندر کے اندر مخصوص مشینری کی مدد سے قائم رہتا ہے اور مخصوص مشینری کے ذریعے اسے

سمندر کے اندر اور گودام کے ساتھ لے جا کر جوڑا جا سکتا ہے اس طرح وہ مصنوعی راستہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس طرح اس ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اب ہیڈ کوارٹر سیلڈ ہو چکا ہے اور ٹاپو غائب ہے۔ جب ہیڈ کوارٹر کو دوبارہ اوپن کیا جائے گا تو ٹاپو واپس اپنی جگہ پر نمودار ہو جائے گا اور ہم سب وہاں پہنچ جائیں گے"...... جوزف نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ جو کچھ جوزف نے بتایا تھا وہ بظاہر ناممکن تھا لیکن کرنل فریدی چیکنگ کر چکا تھا کہ ٹاپو سمندر کے اندر موجود تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جوزف جو کچھ بتا رہا ہے وہ درست ہے۔ اسرائیل کے لئے ایسا موو ایبل ٹاپو بنانا اور اسے مشینری کے ذریعے آپریٹ کرنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔

" آپ کبھی ہیڈ کوارٹر میں گئے ہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

" نہیں۔ ہم میں سے کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

" اس گودام میں گئے ہیں جس کے نیچے یہ ہیڈ کوارٹر ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

" ہاں۔ کئی بار گیا ہوں۔ عام سا گودام ہے۔ کوئی خاص بات نہیں ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

" اس گودام کی اندرونی اور بیرونی تفصیل بتا دیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو جوزف نے تفصیل بتا دی۔

" کیا وہاں کا فون نمبر معلوم ہو سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ وہاں میرا ایک دوست سکیورٹی میں ہے۔ ٹاپو سے اکثر اس سے گپ شپ رہتی ہے۔ اس کا نام رونالڈ ہے"۔ جوزف نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا۔

" تو آپ رونالڈ کو فون کریں۔ کچھ بھی کہیں میں صرف نمبر کنفرم کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا تو جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔ کرنل فریدی کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

" یس۔ سٹام فورڈ ٹائکز سٹاک"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

" میں جوزف بول رہا ہوں۔ رونالڈ سے بات کرائیں۔ اسسٹنٹ سکیورٹی آفیسر رونالڈ"...... جوزف نے کہا۔

" آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" سٹام فورڈ سے"...... جوزف نے کہا۔

"سوری۔ مسٹر رونالڈ چھٹی پر ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ تو اجنبی آواز تھی۔ پہلے تو کبھی نہیں سنی"...... جوزف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ٹاپو کی طرح وہاں سے بھی لوگوں کو ہٹا دیا گیا ہو"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ تو پھر رونالڈ اپنے گھر ہو گا۔ وہاں اس سے بات ہو سکتی ہے"...... جوزف نے چونک کر کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار بھی اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"ہیلو"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"رونالڈ بول رہا ہوں جوزف۔ کہاں سے کال کر رہے ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شام فورڈ سے۔ میں نے گودام فون کیا تھا۔ وہاں سے بتایا گیا کہ تم چھٹی پر ہو اس لئے یہاں بات کی ہے۔ کب آئے ہو"۔ جوزف نے کہا۔

"آج صبح ہی آیا ہوں۔ بلکہ میں کیا سارا سیٹ اپ ہی تبدیل ہو گیا ہے۔ وہاں ولنگٹن سے کوئی خاص گروپ آیا ہے جس کا انچارج کوئی جانی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ وہاں کوئی خطرہ ہے اس لئے جب

تک خطرہ موجود ہے یہ گروپ وہیں رہے گا۔ تم کب آئے ہو ٹاپو سے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں بھی آج ہی آیا ہوں۔ ٹاپو کو آف کر دیا گیا ہے"۔ جوزف نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ بہرحال کیسے فون کیا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"کوئی خاص بات تو نہیں ہے۔ ویسے ہی بیٹھا بور ہو رہا تھا میں نے سوچا تمہیں فون کر لوں"...... جوزف نے کہا۔

"تو میری طرف آجاؤ"...... رونالڈ نے کہا لیکن کرنل فریدی کے اشارے پر جوزف کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"نہیں۔ فی الحال نہیں۔ پھر ملاقات ہو گی"...... جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کرنل فریدی نے اسے اشارے سے منع کر دیا تھا کہ وہ انکار کر دے۔

"میں چاہتا تو تمہیں کہہ کر اسے یہاں بھی بلوا سکتا تھا لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے یہ معلوم ہو کہ ہم تم سے ملے ہیں۔ اس طرح راز راز ہی رہے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو جوزف کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"شکریہ جناب"...... جوزف نے کہا۔

"اس رونالڈ کا پتہ بتا دو تاکہ ہم اس سے مل کر اس سے مزید معلومات حاصل کر سکیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو جوزف نے

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رونالڈ کا پتہ بتا دیا۔

"یہ نوٹ تم رکھو اور اب سب کچھ بھول جاؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن حمید بھی تھا۔

"کیا ضرورت تھی اسے زندہ چھوڑنے کی اور اتنی بھاری رقم دینے کی۔ ایک گولی کافی تھی"...... بلڈنگ سے باہر آتے ہی کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم جوزف کو ہلاک کر دیتے تو ہارول کا اعتماد ختم ہو جاتا اور ساکھ بنانے میں عرصہ لگتا ہے لیکن ختم ہونے میں چند منٹ بھی نہیں لگتے اور اس پیشے میں ساکھ ہی سب کچھ ہوتی ہے"...... کرنل فریدی نے مین چوک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جہاں ٹیکسیاں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی کے ذریعے اس رہائشی علاقے میں پہنچ گئے جہاں رونالڈ کی رہائش تھی۔ یہ نچلے اور متوسط طبقے کی آبادی تھی اور ڈی ٹائپ کوارٹرز پر مشتمل تھی۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر ایک گلی کے کونے میں موجود کوارٹر کے بند دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ کرنل فریدی نے دروازے کی سائیڈ پر لگا ہوا کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور ورزشی جسم کا نوجوان باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کا نام رونالڈ ہے"...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق سٹیٹ آفس سے ہے۔ آپ سے چند باتیں پوچھنی ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آئیے"...... رونالڈ نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ کرنل فریدی سمجھتا تھا کہ اسے اطمینان کس لئے ہوا ہے کیونکہ سٹیٹ آفس سٹام فورڈ کی پراپرٹی کے سلسلے میں کام کرتا تھا اور ٹیکسز کی وصولی اس کا کام تھا۔ رونالڈ اس لئے مطمئن ہو گیا ہو گا کہ آنے والے یقیناً پراپرٹی ٹیکس کے سلسلے میں آئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ اس نے ٹیکس ادا کر دیا ہو یا اس پر ٹیکس قانوناً لاگو ہی نہ ہوتا ہو اس لئے وہ مطمئن تھا کہ وہ آسانی سے آنے والوں کا اطمینان کر کے انہیں فارغ کر سکے گا۔

"تشریف رکھیں"...... ایک کمرے میں جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا، پہنچ کر رونالڈ نے کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی بیٹھیں مسٹر رونالڈ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میں اس سال کی ٹیکس فائل لے آؤں تاکہ آپ کا اطمینان ہو سکے کہ میں نے ٹیکس بروقت ادا کر دیا ہے۔ میں ان معاملات میں بے حد محتاط رہنے کا عادی ہوں"...... رونالڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ٹیکس کے سلسلے میں بات نہیں کرنی۔ آپ بیٹھیں"۔ کرنل فریدی نے کہا تو رونالڈ بے اختیار چونک پڑا۔ ایک بار پھر اس

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اگر ٹیکس کے سلسلے میں آپ نہیں آئے تو پھر کیا پوچھنا ہے آپ نے"...... رونالڈ نے کہا۔

"کیا آپ یہاں اکیلے رہتے ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے شادی نہیں کی۔ میں یہاں ایک گودام میں کام کرتا ہوں۔ یہ کوارٹر میں نے اپنے لئے خریدا ہوا ہے تاکہ چھٹیوں کے دوران یہاں رہ سکوں"...... رونالڈ نے جواب دیا۔

"آپ سٹام فورڈ ٹائکز گودام میں کام کرتے ہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... رونالڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کتنے عرصے سے وہاں کام کر رہے ہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"پہلے آپ مجھے اپنی شناخت کرائیں۔ سٹیٹ آفس تو اس ٹائپ کی انکوائریاں نہیں کرتا"...... رونالڈ نے اس بار قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ دوسرے لمحے جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... رونالڈ نے مشین پسٹل دیکھتے ہی

گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ رونالڈ کے منہ سے کوئی بات نکلتی کرنل فریدی کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور رونالڈ کنپٹی پر مشین پسٹل کے دستے کی بھرپور ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"اب آپ اس سے پوچھ گچھ کریں گے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ اس گودام کی اندرونی تفصیل معلوم ہو سکے۔ تم کوئی رسی تلاش کرو یا پردہ اتار کر اسے باندھ دو"...... کرنل فریدی نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نجانے اس پوچھ گچھ سے کب جان چھوٹے گی۔ پوچھ گچھ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم وہاں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے شاید ایسا ہو جاتا لیکن اب ایسا کرنا خودکشی کے مترادف ہے کیونکہ اب اس گودام پر ایکریمیا کے ٹاپ ایجنٹ جانی کا قبضہ ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو دروازے کی طرف بڑھتا ہوا کیپٹن حمید بے اختیار چونک کر واپس مڑا۔

"جانی۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن کے دوران آنکھیں اور کان دونوں کھلے رکھنے پڑتے ہیں۔ یہ کسی لڑکی سے ڈیٹ لینے کا مشن نہیں ہے کہ بس لچھے دار باتوں سے ہی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اس رونالڈ سے بات کرنے کے لئے جب جوزف نے گودام فون کیا تھا تو دوسری طرف سے جس نے جواب دیا وہ جانی تھا اور اس کی آواز اور لہجے کو میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اسی لئے تو مجھے یہاں آنا پڑا ورنہ شاید جوزف سے ملنے کے بعد ہم براہ راست وہاں پہنچ جاتے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ جانی کے بارے میں سنا تو میں نے بھی کافی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب واقعی وہاں منصوبہ بندی کے بغیر جانا اپنے ساتھ زیادتی ہے"...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

جانی سٹام فورڈ ٹائلز کے گودام کے ایک کمرے میں جو کہ سیکورٹی آفیسر کا مخصوص کمرہ تھا، کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے میز پر ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ وہ سٹارگ کے سرچیف کے حکم پر اپنے پورے سیکشن سمیت ولنگٹن سے پہلے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے نوادا پہنچا اور پھر نوادا سے ایک بڑے اور خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ یہاں گودام میں پہنچ گیا تھا۔ سرچیف یہاں موجود تمام افراد کو پہلے ہی فارغ کر چکا تھا اس لئے گودام اسے خالی ملا تھا۔ اس نے یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے اس گودام کا راؤنڈ لگایا اور پھر اس نے عمران اور کرنل فریدی کے ممکنہ حملوں سے بچنے اور ان کا خاتمہ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی۔ اس دوران ایک پارٹی کی طرف سے اسے مخصوص اسلحہ سپلائی کر دیا گیا جو اس نے اس پارٹی کے آدمی سے گیٹ پر وصول کیا تھا اور پھر جانی نے اپنی منصوبہ بندی

کے تحت اپنے سیکشن کے آٹھ افراد کو مخصوص اسلحہ دے کر طے شدہ سپاٹس پر بھجوا دیا۔ اسے اس گودام پر حملے کے دو راستے ہی نظر آئے تھے۔ ایک تو سڑک کی طرف سے اور دوسرا سمندر کی طرف سے اس لئے اس نے ایک آدمی کو گودام کی چھت پر ایسی جگہ پہنچا دیا تھا کہ جہاں سے وہ نائٹ ٹیلی سکوپ کے ذریعے وسیع سمندر کی چیکنگ آسانی سے کر سکے جبکہ دوسرے آدمی کو اس نے گودام کے سامنے سڑک کی دوسری طرف بنی ہوئی ایک مصنوعی پہاڑی کے اوپر بھجوا دیا تھا تاکہ جو لوگ ادھر سے گودام میں داخل ہونے کی کوشش کریں انہیں دور سے ہی چیک کیا جا سکے۔ باقی ساتھیوں کو اس نے مخصوص سپاٹس پر اس طرح بٹھا دیا تھا کہ حملہ آور کسی بھی صورت بچ کر واپس نہ جا سکیں۔ اس کے سارے ساتھیوں کے پاس مخصوص ٹائپ کے ٹرانسمیٹر تھے اور میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے وہ ان سب سے بیک وقت رابطہ کر سکتا تھا۔ ٹرانسمیٹر کے علاوہ میز پر ایک فون بھی موجود تھا۔ اس نے یہاں پہنچ کر سرچیف کو اطلاع دے دی تھی اور سرچیف نے اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس فارغ وقت کو کیسے گزارے کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران یا کرنل فریدی یا دونوں بہرحال رات کو ہی حملہ کریں گے اور ابھی رات ہونے میں کافی دیر تھی کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ اسے کچھ دیر آرام کر لینا چاہئے تاکہ رات کو وہ چاق وچوبند ہو کر بیٹھ سکے اس لئے اس نے اپنے نمبر ٹو سکاٹ کو ٹرانسمیٹر

پر یہ کہا کہ وہ آرام کرنے جا رہا ہے اور اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو اسے اٹھا لیا جائے۔ پھر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کمرے میں ٹی وی بھی موجود تھا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آن کیا اور پھر بیڈ پر لیٹ کر کچھ دیر تک وہ ٹی وی دیکھتا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن نیند کی وادی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر نجانے وہ کتنی دیر تک سویا ہو گا کہ اچانک اس کے کانوں میں تیز فائرنگ کی آواز گونجی تو وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے سمجھ نہ آئی کہ وہ کہاں ہے لیکن دوسرے لمحے اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور جانی کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ فائرنگ کی آوازیں ٹی وی سے سنائی دے رہی تھیں۔ ٹی وی پر کوئی ایکشن فلم چل رہی تھی جس میں دو گروپ ایک دوسرے پر بے تحاشہ فائرنگ کرنے میں مصروف تھے لیکن اب چونکہ اس کی آنکھ کھل چکی تھی اور ذہنی طور پر بھی وہ ہوشیار ہو گیا تھا اس لئے اس نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ آفس کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ وہ کافی دیر تک سوتا رہا ہے اور اب رات پڑنے والی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر سکاٹ سے رابطہ کیا اور جب سکاٹ نے اسے بتایا کہ سب اوکے ہے تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے باری باری سب ساتھیوں سے رپورٹ لینا شروع کر دی

لیکن سب کی طرف سے اوکے کی رپورٹ موصول ہوئی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" مجھے یہاں بیٹھ کر ان کی آمد کا انتظار کرنے کی بجائے جزیرے پر ان کا شکار کھیلنا چاہئے "...... جانی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا لیکن دوسری طرف سے بولنے والے نے یہاں پہلے کام کرنے والے ایک آدمی رونالڈ کے بارے میں پوچھا تو اس نے اسے بتا دیا کہ وہ چھٹی پر چلا گیا ہے اور پھر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کا نمبر ٹو سکاٹ اندر داخل ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے کاندھے پر ایک مخصوص قسم کی میزائل گن لٹکی ہوئی تھی۔

" آؤ سکاٹ۔ کیا پوزیشن ہے "...... جانی نے کہا۔

" سب اوکے ہے باس۔ لیکن "...... سکاٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جانی بے اختیار چونک پڑا۔

" لیکن کیا "...... جانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" باس۔ اس گودام کی دو سائیڈیں تو کور کر لی گئی ہیں لیکن دو سائیڈوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے جبکہ مقابل انتہائی تیز، ذہین اور عیار لوگ ہیں۔ وہ یقیناً عام راستوں سے گودام میں داخل نہیں ہوں گے۔ مجھے اچانک یہ خیال آیا تو میں نے سوچا کہ آپ کے نوٹس میں یہ بات لے آؤں "...... سکاٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

" یہ بات میرے ذہن میں تھی لیکن میں نے وہاں آدمی بٹھانے کی بجائے ایکس ایکس رکھوا دیئے ہیں اس لئے اگر اس طرف سے کوئی آدمی بھی دیوار کراس کرے گا تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ بہرحال ان دونوں طرف انتہائی مضبوط اور اونچی دیواریں ہیں۔ وہاں سے آسانی سے اس طرف نہیں آیا جا سکتا "۔ جانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے باس۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ نے سمندر کی طرف چیکنگ کیوں کرائی ہے۔ اس طرف تو سپاٹ دیوار ہے اور دیوار بھی ایسی کہ اسے نہ کوئی توڑ سکتا ہے نہ کاٹ سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کمند لگائی جا سکتی ہے اس لئے اگر کوئی سمندر کی طرف سے آئے گا بھی ہی تو وہ اندر کسی صورت بھی داخل نہ ہو سکے گا "...... سکاٹ نے کہا۔

" ابھی تم نے خود کہا ہے کہ عمران اور کرنل فریدی دونوں بے حد تیز اور شاطر لوگ ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس دیوار کی ساخت ویسی ہے جیسی تم نے بتائی ہے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس دیوار میں ایک بڑا دروازہ موجود ہے۔ ایسا دروازہ جسے گو اندر سے کھولا جا سکتا ہے اور وہ دیوار کے اندر ہے دوسری طرف سے نظر نہیں آتا لیکن بہرحال دروازہ موجود ہے ٹھوس دیوار نہیں ہے اور یہ لوگ کسی بھی سائنسی آلے کی مدد سے اسے کھول سکتے ہیں۔ اگر نہ بھی کھول سکیں

تو بہرحال امکان تو موجود ہے اور میں ان دونوں کے معاملے میں معمولی سا رسک بھی نہیں لینا چاہتا"...... جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ آپ کی بات درست ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ سامنے کے رخ سے ہی آئیں گے کیونکہ انہیں یہ تو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ یہاں ہمارا کنٹرول ہو چکا ہے۔ وہ تو ظاہر ہے یہاں کے چوکیداروں اور سکیورٹی والوں کے بھروسے پر ہی آئیں گے"۔ سکاٹ نے کہا۔

" تمہاری بات بھی درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط تو ضروری ہے"...... جانی نے کہا تو سکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جانی کے ساتھ ساتھ سکاٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔ جانی نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ پہاڑی سپاٹ سے رابرٹ بول رہا ہوں۔ اوور"۔ ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

" یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... جانی نے کہا۔

" دو کاریں آہستہ آہستہ سڑک پر آ رہی ہیں۔ ان میں عورتیں بھی موجود ہیں اور مرد بھی۔ ان کی رفتار خاصی آہستہ ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم نے صرف چیکنگ کرنی ہے اور بس مجھے رپورٹ دیتے رہنا۔ اوور"...... جانی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جانی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" آؤ سکاٹ۔ اب یقیناً کھیل شروع ہونے والا ہے"...... جانی نے اٹھتے ہوئے کہا تو سکاٹ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں پوائنٹ پر جاؤں"...... سکاٹ نے کہا۔

" نہیں۔ میرے ساتھ آؤ"...... جانی نے کہا اور پھر وہ ایک اور ملحقہ کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایک بڑی سی میز پر ایک مشین موجود تھی جس میں خاصی بڑی سکرین بھی تھی۔ اس کے سامنے تین کرسیاں موجود تھیں۔ جانی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکاٹ خاموشی سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر ایک سڑک کا تھا جس کے ایک طرف مصنوعی پہاڑی کا عقبی حصہ تھا جبکہ دوسری طرف گوداموں کی عمارتیں تھیں اور ان کے بند پھاٹک واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ سڑک پر دو کاریں بڑی آہستہ رفتار سے چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھیں۔ دونوں کاریں اس وقت سٹام فورڈ ٹائلز کے گودام کے تقریباً سامنے تھیں لیکن وہ مسلسل چل رہی تھیں۔ جانی نے مشین کی ایک ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا تو سکرین پر کاروں کا اندرونی منظر واضح نظر آنے لگ گیا۔ آگے والی کار میں ونڈو سائڈ پر ایک مقامی عورت تھی جبکہ عقبی سیٹ پر دو افراد بیٹھے ہوئے تھے

جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان اس حالت میں موجود تھا جیسے وہ کار کی ڈرائیونگ سیٹ کی بجائے کسی ابھرے ہوئے کیلوں سے بھرے تختے پر بیٹھا ہوا ہو۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے موقع ملتے ہی وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر چھلانگ لگا دے گا جبکہ دوسری کار میں بھی ایک عورت اور دو مرد موجود تھے۔ عورت فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ایک آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر اور دوسرا عقبی سیٹ پر تھا۔ دونوں کاریں اب ٹائگر گودام کے پھاٹک سے آگے بڑھ گئی تھیں۔

"تو یہ عمران اور اس کا گروپ ہے"...... جانی نے کہا۔

"اچھا باس۔ کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں"...... سکاٹ نے چونک کر کہا۔

"یہ میک اپ میں ہیں۔ البتہ ان کی تعداد تقریباً اتنی ہی ہے جتنی بتائی گئی ہے اور پھر پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود نوجوان کی حرکتیں بتا رہی ہیں کہ وہی عمران ہے۔ یہ شخص کسی بھی حالت میں نچلا نہیں بیٹھ سکتا"...... جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو باس کیوں نہ ان پر میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے"...... سکاٹ نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہاں کس قسم کے انتظامات ہیں۔ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جنگ ہمیں انتہائی

ٹھنڈے ذہن سے لڑنی پڑے گی"...... جانی نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ سکاٹ کوئی جواب دیتا مشین میں سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو جانی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جانسن فرام سی پوائنٹ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... جانی نے چونک کر کہا۔

"باس۔ دور سمندر میں ایک اسٹیمر گودام کی طرف آتا دکھائی دے رہا ہے۔ ابھی وہ کافی فاصلے پر ہے لیکن اس کا رخ ادھر ہی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تم صرف نگرانی کرو گے۔ سمجھے۔ جب تک میں کوئی خصوصی آرڈر نہ دوں۔ اوور اینڈ آل"...... جانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا اور پھر مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پر ایک بار پھر جھماکے سے ہونے لگ گئے اور چند لمحوں بعد سمندر کا منظر ابھر آیا تو جانی نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔ سکرین پر دور دور تک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہی نظر آ رہا تھا اور دور ایک چھوٹا سا اسٹیمر پانی کی لہروں پر اوپر نیچے ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ جانی نے تیزی سے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو منظر تیزی سے سمٹنے لگ گیا اور منظر کے سمٹتے ہی اسٹیمر خود بخود بڑا ہوتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد اسٹیمر کا عرشہ واضح طور پر نظر آنے لگ گیا۔ عرشے پر دو

آدمی کھڑے تھے جنہوں نے آنکھوں سے دوربینیں لگا رکھی تھیں۔

" اوہ۔ یہ یقیناً کرنل فریدی اور اس کا نائب کیپٹن حمید ہے۔ ان کے مخصوص قد وقامت ہی ان کی شناخت کے لئے کافی ہیں"۔ جانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے مزید بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ اب ایک حصے پر سڑک والا رخ اور دوسرے پر سمندر کا رخ نظر آ رہا تھا۔ سڑک خالی تھی۔ دونوں کاریں آگے جا کر اب سکرین سے غائب ہو چکی تھیں اور سڑک خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ وہ اسٹیمر تیزی سے قریب آتا جا رہا تھا۔ عرشے پر موجود دونوں افراد ویسے ہی ریلنگ کے ساتھ سہارا لئے ہوئے کھڑے تھے۔ اسٹیمر پر ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نظر نہ آ رہا تھا۔ جانی اور سکاٹ دونوں کی نظریں اب اس اسٹیمر پر ہی لگی ہوئی تھیں۔ اسٹیمر کچھ فاصلے پر پہنچ کر رک گیا اور پھر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کچھ کہا تو وہ آدمی تیزی سے مڑا اور عرشے کے ساتھ بنی ہوئی سیڑھیاں اتر کر منظر سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبی نال والی گن تھی۔

" سٹار چیکنگ کرنا چاہتے ہیں۔ کر لیں"...... جانی نے گن دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" ان کا خیال ہو گا کہ ہم نے دیوار پر چیکنگ آلات نصب کر رکھے ہیں"...... سکاٹ نے کہا تو جانی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گن لے

آنے والے نے گن کا رخ گودام کی دیوار کی طرف کر کے ٹریگر دبایا تو گن کے دہانے سے شعلہ سا نکلا اور پھر ایک کیپسول نما چیز پوری قوت سے دیوار سے ٹکرائی۔ ایک ستارہ سا نظر آیا اور پھر یہ ستارہ نیچے گرا اور غائب ہو گیا۔

" اگر آلات نصب ہوتے تو اس ستارے کا رنگ نیلا ہو جاتا"۔ جانی نے کہا۔

" باس۔ اس اسٹیمر کو آسانی سے اڑایا جا سکتا ہے"...... سکاٹ نے ایک بار پھر کہا۔

" میں نے کہا ہے کہ ٹھنڈے ذہن سے کام لو۔ اس قدر دلچسپ تماشہ بند کرانا چاہتے ہو"...... جانی نے کہا تو سکاٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسٹیمر کافی دیر تک رکا رہا۔ پھر وہ حرکت میں آیا اور گھوم کر واپس مڑا اور پھر تیز رفتاری سے واپس جانے لگا۔ جانی خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اسٹیمر بھی سکرین سے غائب ہو گیا۔ اب سڑک بھی خالی تھی اور سمندر کی سطح پر بھی کوئی چیز نظر نہ آ رہی تھی اور پھر جانی نے ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی۔

" اس کرنل فریدی نے تو سٹار چیکنگ کی ہے لیکن عمران اور اس کا گروپ تو صرف سڑک سے گزر کر چلا گیا ہے"...... سکاٹ نے کہا۔

" اس کی نظریں بے حد تیز ہیں۔ بہرحال بے فکر رہو۔ وہ جیسے ہی واپس آئیں گے رابرٹ اطلاع کر دے گا"...... جانی نے مسکراتے ہوئے کہا تو سکاٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ٹائلز گودام سے تقریباً پانچ سو گز دور سڑک کے کنارے پر موجود تھا۔ سڑک یہاں سے چونکہ مڑ جاتی تھی اس لئے ٹائلز گودام سے ان کی یہاں موجودگی کو چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ کچھ فاصلے پر بنی ہوئی پارکنگ میں دو کاریں موجود تھیں اور یہ دونوں کاریں عمران اور اس کے ساتھیوں کی تھیں۔ انہوں نے گوداموں کے سامنے بنی ہوئی سڑک پر کاروں میں بیٹھ کر راؤنڈ لگایا تھا اور پھر یہاں پہنچ کر انہوں نے کاریں پارکنگ میں روکیں اور خود وہ کاروں سے نکل کر موڑ کے پاس کھڑے ہو گئے تھے۔ یہاں چونکہ کاروں کو پارکنگ ایریئے کے علاوہ کسی اور جگہ پارک نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے جگہ جگہ پارکنگ ایریئے بنائے گئے تھے جہاں کاریں پارک کی جاتی تھیں۔ عمران کے ساتھ ٹائیگر سمیت اس کے سارے ساتھی موجود تھے اور سوائے عمران، ٹائیگر، جولیا اور صالحہ کے باقی

سب ساتھیوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے ایسے تھیلے بندھے ہوئے تھے جیسے عام طور پر پیدل چلنے کے عادی سیاح باندھا کرتے ہیں جن میں ان کی سفری ضروریات کا سامان موجود ہوتا تھا۔ چونکہ یہاں بھی ایسے ہی سیاح عام نظر آ رہے تھے اس لئے ایسے تھیلوں کی طرف کوئی متوجہ نہ ہوتا تھا۔ یہ اور بات تھی کہ عمران کے ساتھیوں کی پشت پر موجود تھیلوں میں انتہائی حساس قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ وہ سب گودام پر ریڈ کرنے کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔

"باس۔ ٹائلز گودام کے سامنے مصنوعی پہاڑی کے عقب میں، میں نے حرکت نوٹ کی ہے"...... اچانک خاموش کھڑے ٹائیگر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کس کی حرکت۔ بلی کی یا چوہے کی یا کسی بڑے جانور کی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انسان کی باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"حرکت صرف غلط تھی یا قابل دست درازی پولیس بھی تھی"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ٹائیگر کی بات کا مذاق کیوں اڑا رہے ہو۔ کیا تمہیں اس کی بات کا یقین نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صرف یقین ہی نہیں بلکہ یقین کامل بھی ہے اس لئے کہ میں نے خود بھی اس حرکت کو مارک کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تم نے اب تک اس کا ذکر کیوں نہیں کیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اس کی خاص عادت ہے کہ جو بات بھی کی جائے یہ کہہ دیتا ہے کہ مجھے پہلے سے معلوم ہے۔ صرف اپنے احساس برتری کو قائم رکھنے کے لئے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو پوچھ رہا تھا کہ حرکت کس قسم کی تھی تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس حرکت کا تعلق احساس برتری سے ہے یا احساس کمتری سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ وہاں چیکنگ کے لئے کوئی آدمی موجود تھا۔ بڑی بڑی گھاس میں وہ چھپا ہوا تھا لیکن شاید پہلو بدلنے کے لئے اس نے معمولی سی حرکت کی تو گھاس بھی حرکت میں آئی اور مجھے اندازہ ہوا کہ یہ کوئی آدمی ہے لیکن میں واضح طور پر نہیں دیکھ سکا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واضح طور پر تو میں بھی نہیں دیکھ سکا کیونکہ میرے اور اس کے درمیان ایک خاتون حائل تھی اور تم جانتے ہو کہ خاتون کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنا جس سے یہ احساس ہو کہ خاتون کو واضح طور پر دیکھا جا رہا ہے قابل دست اندازی بزرگان جرم ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس۔ یہ تمہاری زبان بھی قابل دست اندازی ہے"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ کم از کم ہمیں وہ پلاننگ تو بتا دیں"...... صفدر نے شاید موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"پلاننگ بعد میں سامنے آتی رہے گی۔ پہلے اس نگرانی کرنے والے کا بندوبست ہونا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نگرانی کرنے والے کو نگرانی کرنے دو۔ اس سے ہماری پلاننگ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ پلاننگ بتا دیں تاکہ اس پر عمل شروع کیا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پلاننگ سن لو۔ گودام میں جانی اور اس کا سیکشن موجود ہے اور یقیناً انہوں نے وہاں ہر طرف نہ صرف اپنے آدمی مخصوص پوائنٹ پر بٹھائے ہوئے ہیں بلکہ جدید ترین مشینری اور اسلحہ بھی جنہوں نے استعمال کرنا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمیں اس گودام میں جانے اور جانی اور اس کے آدمیوں سے جنگ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ معلومات کے مطابق اس گودام کے نیچے مواصلاتی ورکنگ اسٹیشن ہے جو تمام تر خودکار مشینری پر مشتمل ہے جبکہ اس کے نیچے ہیڈ کوارٹر ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے دیواروں کو ریڈ بلاکس سے نہ بنایا گیا ہو گا اس لئے ہم ساتھ والے گودام پر قبضہ کریں گے اور اس کے بعد اس کی سائیڈ دیوار کی بنیاد کو کھود کر

ہیڈ کوارٹر کی دیوار توڑ کر اندر داخل ہوں گے۔ اس طرح جانی اور اس کے ساتھی وہاں پہرہ دیتے رہیں گے جبکہ ہم اپنا کام مکمل کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس قدر گہرائی میں کھدائی کیسے ہو گی۔ اس کے لئے تو ہیوی مشینری چاہئے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس اسلحہ موجود ہے جو آواز پیدا نہیں کرتا لیکن وہ زمین کے اندر گھس کر پھٹتا ہے تو مٹی یا ریت وغیرہ کو اپنی قوت سے باہر اچھال دیتا ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے اتنا سوراخ بنا لیں گے کہ ہم ہیڈ کوارٹر کی دیوار تک پہنچ جائیں اور پھر اس دیوار کی ساخت کو دیکھ کر اسے توڑنے کا پلان بنائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہیڈ کوارٹر کی دیوار بھی ریڈ میٹریل کی ہوئی تو پھر"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر اس دیوار سے سر ٹکرا کر خود کشی کر لیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"صفدر درست بات کر رہا ہے۔ تم خواہ مخواہ مرچیں چبا رہے ہو۔ ہمیں ہر امکان پر پہلے سے سوچ بچار کر لینا چاہئے"...... جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو۔ اگر وہ سوچ بچار کا حامی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں تو اب سوچ بچار کی بجائے تنویر ایکشن کا قائل ہو گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسی فضول پلاننگ بنانے کا فائدہ۔ ہم ٹائلز گودام پر حملہ کر دیتے ہیں اور جانی اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے وہاں سے نیچے اطمینان سے سرنگ بناتے رہیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹائلز گودام کے نیچے تو مواصلاتی ورکنگ اسٹیشن ہے اس لئے وہاں سے تو کسی صورت بھی نیچے سرنگ نہیں بنائی جا سکتی"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہم سمندر کی طرف سے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے بارے میں سوچیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔ ہم اس طرح کھدائی کے چکر سے بھی بچ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ سمندر کی تہہ میں دیوار توڑنے کی مخصوص مشینری بہت زیادہ حجم کی ہوتی ہے جو یہاں مل بھی نہ سکے گی اور عام اسلحہ سمندر کی تہہ میں کام نہ کر سکے گا۔ دوسری بات یہ کہ سمندر کے پانی کے بے پناہ دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے اس طرف لازماً ریز وال بھی بنائی گئی ہو گی اس لئے اس طرف ایسا نہ ہو سکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن جب ہم ٹائلز گودام میں داخل ہوں گے تو ہمیں وہ نگرانی

کرنے والا چیک نہ کر لے گا اور پھر وہاں موجود افراد کے خلاف جب کارروائی ہو گی تو فائرنگ کی آوازیں جانی اور اس کے آدمیوں کو الرٹ نہ کر دیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"ٹائلز گودام سے تیسرے گودام کا پھاٹک اس نگرانی والے کی نگاہ سے چھپا ہوا ہے کیونکہ وہاں سڑک میں ہلکا سا موڑ ہے۔ تیسرے گودام اور ٹائلز گودام کے درمیان اونچی دیوار نہیں ہے۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ہم میں سے ایک آدمی پہلے تیسرے گودام میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے گا پھر ایک ایک کر کے ہم اندر جائیں گے۔ وہاں سے ہم ٹائلز گودام سے ملحقہ گودام میں گیس فائر کر دیں گے اور پھر دیوار پھاند کر اندر جائیں گے اور پھر باقی کارروائی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اتنی طویل کارروائی کی بجائے کیوں نہ اس نگرانی کرنے والے کو ہی ختم کر دیا جائے۔ یہ زیادہ آسان رہے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں۔ ان کا آپس میں مسلسل رابطہ ہو گا اور یہ آدمی آف ہوتے ہی وہ چونک پڑیں گے اور پھر شاید ہم اطمینان سے کارروائی نہ کر سکیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پھر میں جا کر کارروائی کا آغاز کروں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے بیگ میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل موجود ہے لیکن احتیاط کرنا نگرانی کرنے والے کی نظروں میں نہ آ

جانا۔ وہ ٹائلز گودام کے بالکل سامنے موجود ہے اور وہاں سے واپس نہیں آنا بلکہ ہمیں زیرو سکس پر مخصوص اشارہ دینا ہم خود وہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ کر اس نے سڑک کراس کی اور پھر دوسری طرف دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا وہ موڑ کاٹ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

سٹام فورڈ سے کافی دور سمندر کے اندر ایک چھوٹے سے ٹاپو کے درمیان موجود لکڑی کے ایک کیبن میں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں موجود تھے۔ وہ دونوں اس وقت اس ٹاپو پر اکیلے تھے۔ انہوں نے ایک اسٹیمر پر سوار ہو کر سٹام فورڈ کے اس ساحل کے قریب جا کر ٹائگز گودام کا نہ صرف اچھی طرح جائزہ لیا تھا بلکہ انہوں نے سٹار فائرنگ کر کے اس طرف موجود دیوار کو بھی چیک کیا تھا اور چیکنگ سے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ ٹائگز گودام کی ساحل سمندر کی طرف بنی ہوئی دیوار ریڈ بلاکس سے تعمیر شدہ ہے۔ البتہ ریڈ بلاکس کو چھپانے کے لئے اس پر اس انداز میں پینٹ کیا گیا تھا کہ جیسے وہ عام سی دیوار ہو لیکن سٹار فائرنگ سے انہیں واضح طور پر اس کا علم ہو گیا تھا۔ گو انہیں معلوم تھا کہ ساحل کی طرف سے ہیوی سامان گودام میں لے جانے کے لئے اس دیوار میں یقیناً کوئی خفیہ دروازہ موجود

ہے لیکن وہ دروازہ دیوار کے اندر ہو گا اور باہر سے اسے کسی صورت بھی نہ کھولا جا سکتا تھا۔ تفصیلی جائزہ لینے کے بعد کرنل فریدی نے سٹیمر واپس موڑا اور پھر کرنل فریدی نے اس کے کیپٹن کو ضروری ہدایات دے کر واپس سٹام فورڈ کے گھاٹ کی طرف بھیج دیا جبکہ وہ خود کیپٹن حمید کے ساتھ اس ٹاپو پر رہ گیا تھا جس پارٹی سے اس نے سٹیمر حاصل کیا تھا۔ وہ پارٹی سمندری اسمگلنگ کی ایک بڑی پارٹی تھی اور یہ ٹاپو بھی ان کی تحویل میں تھا جسے وہ اپنی ضرورت کے وقت استعمال میں لاتے تھے ورنہ یہ خالی پڑا رہتا تھا۔ کیبن پر سرخ رنگ کے موٹے حروف سے اس پارٹی کا نام لکھا ہوا تھا تاکہ اگر کوئی دوسری پارٹی یہاں آئے تو اسے معلوم ہو جائے کہ یہ ٹاپو اور کیبن کا تعلق اس پارٹی سے ہے۔ اس پارٹی کا نام گولڈن سٹون تھا اور گولڈن سٹون پارٹی سٹام فورڈ اور نوادا میں انتہائی باوسائل اور طاقتور پارٹی سمجھی جاتی تھی اس لئے گولڈن سٹون کا نام پڑھنے کے بعد کوئی بھی ٹاپو پر قبضہ کرنے کی ہمت نہ کرتا تھا۔

"آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں حالانکہ یہ بڑا معمولی سا کیس ہے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید نے کہا۔

"کس طرح معمولی کیس ہے۔ وضاحت کرو"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک گودام ہے جس میں دس بارہ مسلح افراد موجود ہیں۔ ان کا

خاتمہ کرنا ہے اور پھر اس گودام کے نیچے موجود ورکنگ اسٹیشن اور ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے اور جب یہ لوگ ختم ہو جائیں گے تو طاقتور اسلحے کی مدد سے یہ کام آسانی سے مکمل ہو جائے گا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن اس گودام کے اندر کیسے جائیں گے۔ وہاں عام لوگ نہیں ہیں بلکہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ جانی اور اس کے آدمی ہیں اور انہوں نے وہاں ایسے انتظامات بہرحال کر رکھے ہوں گے کہ جن کی مدد سے وہ حملہ آوروں کا خاتمہ کر سکیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" تو کیا ہوا۔ انتظامات تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کرنا ہو گا کہ پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے اور اس کے بعد ایسی مشینری اندر پہنچا دی جائے جو ہر قسم کی مشینری اور اسلحے کو زیرو کر دے۔ پھر باقی کرنے کے لئے کیا رہ جائے گا"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

" ویری گڈ۔ تم نے واقعی انتہائی اچھے انداز میں سوچا ہے لیکن تم نے دیکھا ہو گا کہ گودام کی چھت پر ایک آدمی موجود ہے جس کے پاس انتہائی طاقتور دوربین موجود ہے اور وہ سمندر کو کور کر رہا ہے۔ پھر سٹار فائرنگ سے بھی اس بات کا علم ہوا ہے کہ اندر ایسی مشینری موجود ہے جو سمندر کو سکرین پر چیک کر رہی ہے۔ ایسی صورت میں اسٹیمر یا لانچ کو گودام کے اندر سے بھی ہٹ کیا جا سکتا ہے اور جہاں

تک بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ ایسی گیس جو کھلی فضا میں کام کر سکے وہ زیادہ دور سے فائر نہیں کی جا سکتی۔ اسے انتہائی قریب سے جا کر فائر کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ کام کر سکے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ہم دوسری طرف سڑک کے راستے سے جا کر یہ کارروائی کر سکتے ہیں۔ اس طرف آنے کا کیا فائدہ"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہاں بھی ظاہر ہے ایسے لوگ اور مشینری موجود ہو گی۔ یہاں تو پھر بھی وسیع سمندر ہے۔ وہاں تو صرف ایک تنگ سی سڑک ہو گی اور بس"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" تو پھر اب آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ کے یہاں بیٹھنے سے ہیڈ کوارٹر خودبخود تباہ ہو جائے گا"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" خودبخود تو ظاہر ہے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کام کرنے سے ہی ہوتا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ نے اسٹیمر کے کپتان کو ہدایات دے کر بھیجا ہے اور اب آپ جس طرح یہاں خاموش بیٹھے ہوئے ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے کوئی پلاننگ طے کر لی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ میں نے تو کام کرنا ہے"...... کرنل فریدی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا یہاں بیٹھے رہنے کا نام کام ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔
"اگر میں ساتھ نہ ہوتا اور تمہیں یہ کام کرنا پڑتا تو تم بتاؤ کہ تم کیا کرتے"...... کرنل فریدی نے کہا۔
"میں سمندر میں سیر کرتا۔ ٹاپو کے ساحل پر بیٹھ کر مچھلیاں پکڑتا اور پھر آگ پر انہیں بھون کر کھاتا اور آپ کو دعائیں دیتا اور میں نے کیا کرنا تھا"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا۔
"اور اگر شکار شارک مچھلی کا کرنا ہوتا تو پھر"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو پھر میں نے کیا کرنا تھا جو کچھ کرنا تھا شارک مچھلی نے ہی کرنا تھا"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم شاید اس مشہور لطیفے کا حوالہ دے رہے ہو کہ ایک انٹرویو میں انٹرویو کرنے والے نے نوجوان سے پوچھا گیا کہ اگر تم جنگل میں ہو اور شیر تمہارے سامنے آجائے اور تمہارے پاس کوئی اسلحہ بھی نہ ہو اور تمہارے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ بھی نہ ہو تو تم کیا کرو گے تو اس نوجوان نے جواب دیا کہ پھر میں نے کیا کرنا ہے جو کچھ کرے گا شیر ہی کرے گا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ میں سمجھا تھا کہ آپ میری اس بات کی وضاحت طلب کریں گے کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ جیسے ہارڈ سٹون کا لطیفوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا لیکن آپ تو پہلے سے اس لطیفے کے بارے میں جانتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم نے کوئی پلاننگ نہیں بتائی۔ لطیفہ گوئی سے تو مشن مکمل نہیں ہو سکتا"...... کرنل فریدی نے کہا۔
"ہاں۔ میرے خیال میں یہ مشن انتہائی آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے"...... کیپٹن حمید نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اچھا۔ کیسے"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔
"ہم غوطہ خوری کرتے ہوئے ساحل پر پہنچیں اور پھر مشینی ...ن کر ٹائیگرز گودام کے ساتھ والے گودام کی چھت پر پہنچ جائیں اور وہاں سے بے ہوش کر دینے والی گیس اندر فائر کر دیں۔ اس کے بعد وہاں پہنچ جائیں پھر باقی کام آسان ہو جائے گا"...... کیپٹن حمید نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"گڈ شو۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے سوچا ہے۔ ویری گڈ"۔ کرنل فریدی نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"آپ کی وجہ سے میں سوچتا نہیں ورنہ"...... کیپٹن حمید نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔
"ورنہ میں اس سے بھی زیادہ احمقانہ پلاننگ سوچ سکتا ہوں"۔

یہی کہنا چاہتے ہو تم"...... کرنل فریدی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے مسکرا کر کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا مطلب۔ ابھی تو آپ میری پلاننگ کی تعریف کر رہے تھے۔ اب آپ اسے احمقانہ کہہ رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے حوصلہ افزائی ضروری تھی کہ چلو تم نے سوچا تو سہی"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میری یہ پلاننگ کیسے احمقانہ ہو گئی۔ بتائیں"...... کیپٹن حمید نے چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔

"اس طرح کہ تم نے سٹار فائرنگ کا رزلٹ دیکھا ہے۔ سکرین پر چیکنگ کی جا رہی تھی اس لئے دیوار کے قریب جانا ہی ممکن نہیں ہے۔ یہ کمند ڈال کر اوپر چڑھنا احمقانہ سوچ نہیں ہے تو اور کیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ ٹائلز گودام کی دیوار پر کمند ڈال کر چڑھا جائے۔ میں نے ساتھ والے گودام کی بات کی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم ساتھ والے گودام کی بات کر رہے ہو۔ یہ ریز یقیناً چار پانچ گوداموں تک پھیلی ہوئی ہوں گی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے

پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے اپنی تجویز کے احمقانہ ہونے کا یقین آ گیا ہے۔

"تو پھر آپ نے کیا پلاننگ کی ہے"...... کیپٹن حمید نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں نے گولڈن سٹون والوں سے چھوٹا ہیلی کاپٹر منگوایا ہے۔ اس پر ظاہر ہے گولڈن سٹون کا نشان بھی موجود ہو گا اور ہم خاصی اونچی پرواز کرتے ہوئے اس ٹائلز گودام کے اوپر سے گزر کر آگے شہر کی طرف چلے جائیں گے اس طرح وہ لوگ جو اسے چیک کر رہے ہوں گے اس کے بارے میں مطمئن ہو جائیں گے اور پھر ایک راؤنڈ لگا کر جب ہم واپس آئیں گے تو پھر ہماری پرواز نیچی ہو گی اور اس کے ساتھ ہی ہم اندر بے ہوش کر دینے والی گیس بھی فائر کر دیں گے اور چھت پر موجود آدمی کو بھی ختم کر کے ہیلی کاپٹر گودام کے احاطے میں اتار دیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اور اگر انہوں نے ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کر دیا تو پھر"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ گولڈن سٹون کا نام یقیناً دشمن کے لوگ بھی جانتے ہوں گے اور جانی اور اس کے ساتھی بھی۔ اس کے باوجود پہلی بار ہم اونچی پرواز کرتے ہوئے جائیں گے تاکہ نیچے سے ہمیں نشانہ نہ بنایا جا سکے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن ہم سمندر کی طرف سے کیوں جائیں گے۔ اگر ہم واپس جا

کر پہلی بار ہی شہر کی طرف سے آئیں تو زیادہ بہتر نہ رہے گا"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"اس طرف یقیناً آدمی موجود ہو گا اور وہ پہلی بار ہیلی کاپٹر کو ٹائکز گودام کی طرف بڑھتے دیکھ کر چونک پڑے گا اور نیچی پرواز کے بغیر ہم نہ گیس فائر کر سکتے ہیں اور نہ چھت پر موجود آدمی ختم کر سکتے ہیں اور ہمیں آسانی سے ہٹ بھی کیا جا سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جانی کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ سکاٹ بھی اس کے پاس ہی موجود تھا کہ اچانک سامنے پڑی ہوئی مشین کا ایک بلب تیزی سے جل اٹھا اور پھر مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا تو جانی اور سکاٹ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ ساتھ والے گودام میں کوئی کارروائی ہو رہی ہے"۔ جانی نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر سکرین پر مختلف منظر ابھرنے لگے ۔ اچانک ایک منظر ابھرا تو جانی نے ہاتھ ہٹا لیا۔ سکرین پر ایک بڑے کھلے سے احاطے کا منظر نظر آ رہا تھا جس کا پھاٹک بند تھا اور اس احاطے میں نیلگوں رنگ کا دھواں سا تیرتا پھر رہا تھا۔

"اوہ۔ تو اس گودام میں بے ہوش کرنے والی گیس فائر کی جا

رہی ہے"...... جانی نے کہا۔

"کیا آپ نے انہیں بھی چیکنگ میں رکھا ہوا ہے"...... سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے ہی تو اس بارے میں تشویش ظاہر کی تھی لیکن میں نے پہلے ہی دونوں اطراف کے گوداموں میں موجود آدمیوں کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں تہہ خانے میں ڈلوا دی تھیں اور وہاں پوائنٹس فٹ کرا دیئے تھے تاکہ اگر وہاں کوئی بھی کارروائی ہو تو چیک کیا جاسکے"...... جانی نے کہا۔

"لیکن مجھے تو معلوم نہیں پھر آپ نے یہ سب کس وقت کیا"۔ سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسلحہ آنے سے پہلے کی بات ہے"...... جانی نے جواب دیا تو سکاٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ آہستہ آہستہ سکرین پر نظر آنے وال دھواں غائب ہوتا جا رہا تھا اور پھر پھاٹک پر ایک آدمی چڑھتا ہو دکھائی دینے لگا اور پھر وہ اندر کود کر تیزی سے احاطے میں دوڑتا ہو عمارت کی طرف بڑھنے لگا تو جانی نے ایک ناب پر ہاتھ رکھا اور اسے گھمانا شروع کر دیا۔ منظر بدلتا چلا گیا۔ اب عمارت کی طرف جاتا ہو آدمی مسلسل سکرین پر نظر آرہا تھا۔

"اگر اس نے لاشیں دیکھ لیں باس تو پھر"...... سکاٹ نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ لاشیں ہمارے گودام کے تہہ خانے میں ہیں وہاں نہیں"...... جانی نے اطمینان بھرے اند

ے کہا تو سکاٹ نے ایک بار پھر اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ آدمی پوری عمارت میں گھومتا رہا۔ پھر وہ واپس احاطے میں آگیا۔ اس نے جیب ے ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ جانی نے فوراً ہی مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کالنگ۔ اوور"...... اس آدمی کی آواز مشین سے نکلتی سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایک اور آواز مشین سے ئی اور جانی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ آدمی ہے تو ایکریمین میک اپ میں لیکن نام پاکیشیائی لے رہا ہے"...... سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے خیال کے مطابق جو ٹرانسمیٹر اس کے پاس ہے وہ ...صی ساخت کا ہے اس لئے اس کی کال کیچ نہیں ہو سکتی اس لئے ...س نام سے بات کر رہا ہے اور عمران بھی"...... جانی نے جواب ...تو سکاٹ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں ان کے درمیان ...نے والی گفتگو سنتے رہے۔ صفدر بتا رہا تھا کہ گودام خالی ہے۔ ... کوئی آدمی موجود نہیں ہے اور کمرے بھی خالی پڑے ہوئے ہیں ...میں کسی قسم کا کوئی مال وغیرہ بھی موجود نہیں ہے تو عمران نے ...کر کال ختم کر دی کہ وہ آرہے ہیں اور اس صفدر نے بھی ...میٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا اور پھر اس نے چھوٹا پھاٹک

کھول دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس صفدر کے علاوہ چار مرد اور دو عورتیں اندر داخل ہوئیں اور پھر وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے درمیان ہونے والی باتیں جانی اور سکاٹ بھی سن رہے تھے۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ بڑی ذہانت آمیز منصوبہ بندی ہے۔ اگر ہم چیکنگ نہ کر رہے ہوتے تو ہم یہاں ان کے انتظار میں بیٹھے رہتے اور یہ ملحقہ گودام سے ہیڈ کوارٹر کی دیوار تک پہنچ جاتے اور ہو سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کی دیوار ریڈ بلاکس کی نہ ہو"...... جانی نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن باس۔ ان کا خاتمہ کیسے ہو گا"...... کیا انہیں گولی مار دی جائے"۔ عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ جانی کے سامنے تمام پہلو موجود ہوتے ہیں۔ ابھی دیکھنا کیا ہوتا ہے"...... جانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ البتہ ساتھ ساتھ وہ مشین آپریٹ کرتا جا رہا تھا اور سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا۔ وہ سب انتہائی اطمینان سے باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پھر وہ عمارت کے مختلف کمروں میں گھومتے رہے۔ جانی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے ہی وہ سب ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے جانی نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے نچلے حصے میں موجود دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر موجود عمران اور اس کے ساتھی یکلخت لڑکھڑائے

اور دوسرے لمحے وہ سب اس طرح نیچے گرتے چلے گئے جیسے زہریلی دوائی کے سپرے سے کیڑے مکوڑے گر جاتے ہیں۔

" ایک گروپ تو ختم ہوا"...... جانی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا یہ ختم ہو گئے ہیں"...... سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ زندہ ہیں لیکن بے حس و حرکت ہو چکے ہیں۔ یوں کہو کہ زندہ ہونے کے باوجود مردوں سے بھی بدتر ہیں"...... جانی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو میں جا کر انہیں گولیوں سے اڑا دوں"...... سکاٹ نے کہا۔

" نہیں۔ تم انہیں اٹھا کر یہاں لے آؤ تاکہ ان سے چند باتیں ہو سکیں اور انہیں مرنے سے پہلے معلوم ہو سکے کہ ان کا خاتمہ جانی کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ انہیں یقیناً یہ علم نہیں ہو گا کہ ہم یہاں موجود ہیں"...... جانی نے کہا۔

" لیکن باس۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں"...... سکاٹ نے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دنیا کے لئے ہوں گے خطرناک۔ جانی کے لئے نہیں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ یہ کس طرح چوہوں کی طرح میرے جال میں پھنس گئے ہیں۔ تم بے فکر رہو۔ جو ریز ان پر استعمال ہوئی ہیں ان کا توڑ نہیں ہے اس لئے اب یہ کسی بھی صورت ٹھیک تو ہو ہی نہیں

سکتے لیکن کچھ دیر بعد بہرحال یہ بولنے کے قابل ہو جائیں گے اور تو یہ اب بھی سکتے ہیں اس لئے ان سے باتیں ہو سکتی ہیں۔ ویسے بھی یہ عمران مجھے اچھی طرح جانتا ہے"...... جانی نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... سکاٹ نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا لیکن اسی لمحے مشین نے تیز سیٹی کی آواز دی تو جانی بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جانسن کالنگ۔ اوور"...... چھت پر موجود اس کے آدمی جانسن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ اوور"...... جانی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ سمندر کی طرف سے ایک ہیلی کاپٹر ہماری طرف آ رہا ہے۔ اوور"...... جانسن نے کہا تو جانی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا وہ نیچی پرواز کر رہا ہے۔ فوجی ہے یا کوئی اور ہے۔ اوور"۔ جانی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی وہ کافی دور ہے لیکن اس کی بلندی کافی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم کوئی اوٹ لے لو اور اگر یہ نیچی پرواز کرے تو اس پر فائر کھول دینا۔ اوور اینڈ آل"...... جانی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر

دیئے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹایا تو سکرین پر ٹائکز گودام کی سائیڈ اور سمندر نظر آنے لگا۔ واقعی سکرین کے اوپر والے کنارے پر ایک ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔ جانی نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھایا اور ایک ناب کو مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا تو ہیلی کاپٹر تیزی سے سکرین پر بڑا ہوتا چلا گیا۔

"اوہ۔ گولڈن سٹون کا ہیلی کاپٹر ہے"...... جانی نے ہیلی کاپٹر پر موجود نام اور نشان کو سکرین پر دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ گولڈن سٹون پارٹی انتہائی باوسائل اور منظم تنظیم ہے جو یورپ میں اسلحے کی اسمگلنگ کا کام کرتی ہے لیکن اس نے ایک بار پھر ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو ہیلی کاپٹر سکرین پر مزید بڑا ہونے لگ گیا اور پھر اندر بیٹھے ہوئے دو افراد کے چہرے نظر آنے لگ گئے لیکن یہ چہرے صرف چند لمحوں کے لئے نظر آئے۔ پھر ہیلی کاپٹر سکرین سے آؤٹ ہو گیا اور جانی سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر گودام کے اوپر پہنچ گیا ہے اس لئے سکرین سے آؤٹ ہو گیا ہے لیکن یہ دونوں چہرے دیکھتے ہی جانی اس طرح اچھلا تھا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگا ہو کیونکہ وہ پہلے بھی یہ دونوں چہرے سکرین پر دیکھ چکا تھا۔ یہ وہی دونوں افراد تھے جو اسٹیمر کے عرشے پر کھڑے طاقتور دوربینوں سے گودام کا جائزہ لیتے رہے تھے اور جنہوں نے گودام کی دیوار سٹار فائرنگ کے ذریعے چیک کی تھی اور ظاہر ہے جانی ایک لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ یہ دونوں کرنل

فریدی اور اس کا اسسٹنٹ ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو جانی نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جانسن کالنگ۔ اوور"...... جانسن کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا ہوا ہے۔ اوور"...... جانی نے کہا۔

"باس۔ ہیلی کاپٹر بلندی پر تھا اور وہ آگے شہر کی طرف چلا جا رہا ہے۔ ویسے میں نے دوربین سے چیک کیا ہے یہ ہیلی کاپٹر اسلحہ سمگل کرنے والی پارٹی گولڈن سٹون کا ہے۔ اوور"...... جانسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اب نیچے آجاؤ اور گیس ماسک پہن کر اندرونی عمارت میں رک جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... جانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ بٹن آف کر کے جنرل فریکونسی کا بٹن آن کر دیا اور پھر اس نے سب ساتھیوں کو فوری طور پر گیس ماسک پہننے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آف کی اور اٹھ کر تیزی سے ملحقہ پہلے کمرے میں آگیا جہاں پہلے وہ بیٹھا تھا۔ اس نے ایک طرف فرش پر پڑا ہوا بیگ اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر کھولا اور اس میں موجود ایک جدید ساخت کا گیس ماسک نکال کر اس نے اسے پہن لیا۔ یہ ٹرانسپیرنٹ گیس ماسک تھا اور جدید ساخت کا تھا۔ وہ اب تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد برآمدے میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے سکاٹ اپنے چھ ساتھیوں سمیت اندر

داخل ہوا۔ ان سب کے کاندھوں پر ایک ایک آدمی لدا ہوا تھا جبکہ سکاٹ نے ایک عورت کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ جانی نے گیس ماسک ہٹایا۔

"جلدی کرو اتارو ان سب کو یہیں برآمدے میں ہی ڈال دو اور گیس ماسک پہن لو۔ یہاں گودام میں کسی بھی وقت بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو سکتی ہے۔ جلدی کرو"...... جانی نے چیخ کر کہا تو اس کے حکم کی تیزی سے تعمیل ہونا شروع ہو گئی۔ اب برآمدے میں ایک طرف دو عورتیں اور پانچ مرد بے حس و حرکت پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ ان سب کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن ان کے جسم بے حس و حرکت تھے اور پھر سکاٹ اور اس کے ساتھیوں نے گیس ماسک پہن لئے اور وہ سب برآمدے میں ہی واپس اکٹھے ہو گئے۔

"کیا ہوا باس۔ آپ نے کیوں یہ حکم دیا ہے"...... سکاٹ نے گیس ماسک کے اندر موجود ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا تو جانی نے ہیلی کاپٹر کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"لیکن وہ تو آگے بڑھ گئے ہیں باس"...... سکاٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ کرنل فریدی ہے اور ہمیں ڈاج دے رہا ہے تاکہ ہم گولڈن سٹون کا نام پڑھ کر مطمئن ہو جائیں۔ وہ لوگ اب شہر کی طرف سے واپس آئیں گے اور اس بار یقیناً ہیلی کاپٹر کی پرواز نیچی ہو گی اور یہاں

بے ہوش کرنے والی گیس فائر کر کے ہیلی کاپٹر چھت پر یا احاطے میں اتار دیں گے"...... جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انہیں دور شہر کی طرف سے ہیلی کاپٹر آتا نظر آنے لگ گیا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ۔ پیچھے ہٹ جاؤ"...... جانی نے تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد احاطے میں تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے کئی کیپسول گرے اور پھٹ گئے۔ ان میں سے دودھیا رنگ کا دھواں تیزی سے اندرونی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر آگے چلا گیا تھا۔

"باس۔ آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہے۔ آپ پہلے ہی مخالفوں کی پلاننگ کو سمجھ جاتے ہیں"...... سکاٹ کی تحسین آمیز آواز سنائی دی تو جانی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ گیس دس منٹ تک اپنا اثر رکھتی ہے اس لئے کرنل فریدی دس منٹ بعد ہیلی کاپٹر یہاں احاطے میں اتارے گا اور سنو۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان دس منٹوں میں اندر بڑے کمرے میں پہنچا دو۔ یہ بے ہوش ہو چکے ہیں اور تم خود بھی اندر رہو لیکن گیس ماسک نہ اتارنا۔ میں اب ان دونوں کو گیس ہی سے بے ہوش کروں گا اور پھر ان دونوں گروپس کا اکٹھا ہی خاتمہ ہو گا"۔ جانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس مڑا اور دوڑتا ہوا اس کمرے میں آیا جہاں اس کا مخصوص بیگ موجود تھا اور جس میں سے

اس نے گیس ماسک نکالا تھا۔ اس بیگ میں سے اس نے ایک چھوٹی نال والا مخصوص پسٹل نکالا اور اس کا میگزین چیک کیا اور پھر تیزی سے واپس برآمدے میں آ گیا۔ برآمدے کے ایک چوڑے ستون کے پیچھے وہ اس انداز میں کھڑا ہو گیا کہ باہر سے اسے چیک نہ کیا جا سکے۔ اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر اندرونی طرف لے جا چکے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دینے لگی۔ وہ خاموش کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر احاطے میں اتر گیا لیکن ہیلی کاپٹر سے کوئی آدمی باہر نہ آیا تھا۔ لازماً وہ چیک کر رہے تھے۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ہیلی کاپٹر میں سے ایک آدمی باہر آیا اور پھر دوسرا بھی باہر آ گیا اور وہ دونوں برآمدے کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ جانی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھوٹے سے پسٹل کو سیدھا کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی پسٹل سے نکلنے والے کیپسول یکے بعد دیگرے ان دونوں کے قدموں میں جا گرے اور پھٹ گئے۔ وہ دونوں بے اختیار اچھلے ہی تھے کہ پھر لڑکھڑا کر نیچے گرے اور نیچے گر کر ان دونوں نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گئے۔ جانی چوڑے ستون کی اوٹ میں ہی کھڑا رہا۔ وہ جانتا تھا کہ مقابل کرنل فریدی ہے اس لئے وہ پوری طرح اطمینان کر لینا چاہتا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ تک وہ اسی انداز میں کھڑا رہا۔ پھر جب اس کی پوری تسلی ہو گئی تو وہ ستون کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیس

ماسک اس کے چہرے پر ویسے ہی موجود تھا۔ قریب جا کر اس نے جھک کر دونوں کو چیک کیا۔ وہ دونوں واقعی بے ہوش تھے۔ جانی سیدھا ہوا اور پھر واپس اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا رواں رواں مسرت سے ناچ رہا تھا کیونکہ اس نے بیک وقت دونوں گروپس کو شکار کر لیا تھا۔ اندر بڑے کمرے میں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اور اس کا گروپ بھی بے ہوشی کے عالم میں اسی کمرے میں تھا۔

"جاؤ اور باہر سے ان دونوں کو بھی یہاں اٹھا لاؤ"...... جانی نے کہا تو سکاٹ اور اس کے دو ساتھی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو کرنل فریدی اور اس کا ساتھی بے ہوشی کے عالم میں ان کے کاندھوں پر لدے ہوئے تھے۔ ان دونوں کو بھی عمران اور اس کے گروپ کے ساتھ فرش پر لٹا دیا گیا۔

"باس۔ پہلا گروپ تو بے حس و حرکت تھا لیکن یہ دونوں تو ہوش میں آ کر حرکت میں آ سکتے ہیں"...... سکاٹ نے کہا۔

"میں انہیں بے حسی کے انجکشن لگا دیتا ہوں۔ تم فکر مت کرو۔ اب یہ بے بس کینچوؤں کی طرح ہو چکے ہیں"...... جانی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے گیس ماسک اتار دیا اور پھر اس نے بیگ میں سے ایک ڈبہ نکالا اور اس میں سے ایک سرنج نکال کر وہ واپس مڑا اور اس بڑے کمرے میں آ گیا۔ اس کے ساتھی بھی گیس

ماسک اتار چکے تھے۔

"سکاٹ۔ تم انہیں انجکشن لگاؤ میں سٹارگ کے سر چیف کو خوشخبری سنا دوں"...... جانی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سرنج سکاٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ باہر موجود رابرٹ کو کال کر لوں یا وہ وہیں رہے"۔ سکاٹ نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اسے بلا لو۔ اب کام ختم ہو گیا ہے اور سنو۔ تم نے ان سب کو تہہ خانے میں پہنچانا ہے۔ میں سر چیف کو کال کر کے وہیں آؤں گا اور پھر ان کا وہیں خاتمہ کر دیا جائے گا"...... جانی نے کہا۔

"کیا ہم سب وہاں یہ نظارہ دیکھ سکتے ہیں"...... سکاٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ بہرحال میرے لئے کرسی وہاں پہنچا دینا"...... جانی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ دوبارہ اس کمرے میں آ گیا جہاں وہ مشین موجود تھی۔ اس نے مشین کو آن کیا اور پھر اس نے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جانی کالنگ سر چیف۔ اوور"...... ایک بٹن دبا کر جانی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ سر چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مشین سے سر چیف کی آواز سنائی دی۔

"وکٹری سر چیف۔ اس وقت دونوں گروپس میرے سامنے بے

حس و حرکت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... جانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو جانی نے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں اور پھر کرنل فریدی اور اس کے اسسٹنٹ کو کور کرنے کی تفصیل بتا دی۔

"انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو۔ انہیں ہوش میں مت آنے دینا۔ یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے سرچیف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سرچیف۔ ان کی روحیں بھی اب میری اجازت کے بغیر ان کے بدن نہ چھوڑ سکیں گی۔ جانی کے سامنے بڑے بڑے ایجنٹ حقیر کینچوؤں میں بدل جاتے ہیں۔ ان کی موت میرے ہی ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے۔ اوور"...... جانی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام و اکرام اور معاوضہ ملے گا۔ تم ان کی لاشیں یہیں گودام میں ہی چھوڑ کر چلے جانا۔ اوور"...... سرچیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... جانی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... سرچیف نے کہا تو جانی نے مسکراتے

ـے مشین کو آف کیا اور پھر اطمینان کا طویل سانس لیتا ہوا وہ اٹھا ـہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے نکل کر اس تہہ خانے کی طرف ـھتا چلا گیا جہاں ان سب لوگوں کو لے جانے کا اس نے حکم دیا ـھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر بے اختیار اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تو اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت تو ہوئی لیکن پوری طرح اس کا جسم حرکت میں نہ آسکا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ حالات کسی فلم کی طرح گھوم گئے۔ صفدر کی کال پر اپنے ساتھیوں سمیت ٹائلز گودام سے ملحقہ گودام میں گیا۔ صفدر نے مخصوص ٹرانسمیٹر پر انہیں بتایا تھا کہ یہ گودام خالی ہے اور وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ پھر وہاں پہنچ کر انہوں نے گودام کا جائزہ لینا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک ایک کمرے میں سائیڈ کی دیوار سے روشنی سی چمکی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے اچانک اس کے جسم میں موجود توانائی کی آخری رمق تک غائب ہو گئی ہو۔ وہ اور اس کے ساتھی نیچے فرش پر گرے اور پھر کافی دیر تک

وہیں پڑے رہے۔ عمران کی حالت یہ تھی کہ وہ دیکھ سکتا تھا، سن سکتا تھا، سوچ سکتا تھا لیکن وہ اپنی انگلی تک کو حرکت نہ دے سکتا تھا۔ پھر بہت سے لوگ وہاں پہنچے اور انہیں اٹھا کر ٹائلز گودام میں لے آئے۔ یہاں ایک برآمدے میں انہیں لٹا دیا گیا اور اس کے بعد اسے ہوش آیا تو اس نے محسوس کیا تھا کہ اس کا مکمل طور پر بے حس جسم معمولی سی حرکت کرنے پر قادر ہو گیا لیکن یہ حرکت انتہائی معمولی تھی۔ عمران نے سلوموشن میں گردن گھمائی تو اس کے ذہن میں جیسے دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ اس کے ساتھیوں کے علاوہ وہاں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی موجود تھے۔ گو وہ دونوں میک اپ میں تھے لیکن عمران انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔

"یہ دونوں بھی پھنس گئے ہیں۔ حیرت ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ اب اس کی زبان حرکت میں آگئی ہے اور بول بھی سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے اپنے جسم کو مخصوص طور پر حرکت دینا شروع کر دی۔ یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں دیوار کے ساتھ عمران اپنے ساتھیوں سمیت فرش پر پڑا ہوا تھا اور انہیں نہ ہی باندھا گیا تھا اور نہ ہی کسی چیز سے جکڑا گیا تھا۔ ہال کمرے کا دروازہ بند تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے

علاوہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی وہاں اسی آزاد حالت میں تھ لیکن وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے عمران سمجھ گیا تھا کہ اس کی مخصوص ذہنی مشقوں کی وجہ سے اسے پہلے ہوش آ گیا تھا لیکن اسے خیال آیا تھا کہ اس کے جسم میں حرکت اس لئے پیدا گئی تھی کہ اس کا جسم پہلے ریز کی وجہ سے بے حس و حرکت ہو نا اس کے بعد وہ کسی گیس کی وجہ سے بے ہوش کر دیا گیا اور عم جانتا تھا کہ جب بے حس کر دینے والی ریز میں بے ہوش کر دینے و گیس بھی شامل کر دی جائے تو بے حس کر دینے والی ریز کے اثر آہستہ آہستہ ختم ہوتے چلے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس کے جس میں حرکت شروع ہو گئی تھی۔ عمران نے اس حرکت کو بڑھانے کے لئے شعوری طور پر کوشش شروع کر دی جس کے میں اس کے جسم میں حرکت بڑھتی چلی گئی لیکن بہرحال عمران ج تھا کہ پوری طرح فٹ ہونے کے لئے کافی وقت درکار ہو گا اس وہ مسلسل کوشش میں لگا ہوا تھا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ جانے کامیاب ہو گیا تو اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش شروع دی۔ اسی لمحے اس نے ٹائیگر اور کرنل فریدی دونوں کو ہوش آتے ہوئے دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا دونوں بھی اسی کی طرح ذہنی مشقیں کرتے رہتے ہیں۔ عمران اٹھ کھڑا ہونے میں کامیاب تو ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار لڑکھڑا کر نیچے گرا ہی تھا کہ یکلخت ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے

اور ایک آدمی پلاسٹک کی دو کرسیاں اٹھائے اندر داخل ہوا۔ عمران خاموش اور بے حس و حرکت پڑا رہا۔ اس نے آنکھیں بھی بند کر لی تھیں تاکہ آنے والے کو یہ محسوس نہ ہو سکے کہ وہ ہوش میں آ چکا ہے۔ البتہ پلکوں میں موجود جھریوں سے وہ آنے والے کو دیکھ رہا تھا۔ آنے والے نے ایک سرسری نظر سب پر ڈالی اور پھر سامنے والی دیوار سے ذرا فاصلے پر اس نے دونوں کرسیاں رکھیں اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

"عمران تم بھی یہاں پہنچ چکے ہو"...... اچانک کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔ کرنل فریدی رک رک کر اس طرح بول رہا تھا جیسے اسے بولنے میں تکلیف ہو رہی ہو۔

"مرید بھلا پیر و مرشد سے علیحدہ کیسے رہ سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ میرا جسم معمولی سی حرکت کر رہا ہے"...... اسی لمحے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کرنل صاحب۔ آپ کا جسم حرکت کر رہا ہے یا نہیں"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ معمولی سی حرکت کا احساس تو ہو رہا ہے لیکن بہت معمولی۔ تو تمہیں بے حس نہیں کیا گیا تھا کہ تم اٹھ کر بیٹھ گئے ہو"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو عمران نے جواب میں اسے مختصر طور پر ساری صورت حال بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پہلے بے حس کیا گیا پھر بے ہوش کیا گیا اور ہمارے اندر شاید بے حس کرنے والی دوا انجیکٹ کی گئی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا بہرحال ری ایکشن شروع ہو گیا ہے۔ اب صرف دیکھنا یہ ہے کہ ہمیں وقت کتنا ملتا ہے۔ ویسے کرسیوں کی آمد سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ جانی صاحب مع اپنے درباریوں کے نازل ہونے والے ہیں"...... عمران نے اٹھنے کی دوبارہ کوشش کرتے ہوئے کہا اور اس بار وہ پہلے سے زیادہ جلدی اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ ایک بار پھر وہ لڑکھڑا کر گرنے لگا لیکن بہرحال اس بار وہ سنبھل جانے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس نے آہستہ آہستہ اپنے بازوؤں کو حرکت دینا شروع کر دی۔ مخصوص انداز کی ورزش سے اس کا جسم زیادہ تیزی سے حرکت میں آنا شروع ہوا ہی تھا کہ عمران کو دروازے کی دوسری طرف تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے زمین پر اس طرح لیٹ گیا کہ اس کا رخ دروازے اور دیوار کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف ہی تھا۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ آنے والے کو پہچان گیا تھا۔ وہ جانی تھا۔ ایکریمیا کا سپر ٹاپ اور نمبر ون ایجنٹ۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا اور پھر اس کے سیکشن کے آٹھ افراد اندر آ گئے۔ عمران جانی سمیت ان سب کو بے ہوش ہونے سے پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ جانی اندر داخل

ہوتے ہی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

"یہ تین آدمی ہوش میں ہیں۔ کیسے انہیں ہوش آ گیا"...... جانی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے بالمشافہ ملاقات کے شوق میں مجھے ہوش میں آنا ہی پڑا ہے"...... عمران نے کہا تو جانی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ تم عمران ہو اور یہ کرنل فریدی ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم دونوں کو واقعی خود بخود ہوش آیا کرتا ہے لیکن یہ تیسرا کون ہے۔ یہ کیسے خود بخود ہوش میں آ گیا"...... جانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مجھ ناخلف استاد کا شاگرد رشید ہے اور اس کا نام ٹائیگر ہے اور شاگرد رشید کو اتنا تو حق حاصل ہے کہ اپنے استاد سے چاہے وہ ناخلف ہی کیوں نہ ہو دو جوتے نہ سہی ایک ہوتا تو آگے بڑھ جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ چلو تم تینوں کو اب ہوش میں لانے کے لئے کارروائی نہ کرنا پڑے گی"...... جانی نے کہا اور مڑ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی اس کے پیچھے آنے والا اس کا ساتھی بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ باقی افراد وہیں کھڑے رہے تھے۔ ان کے کاندھوں پر مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان کی تعداد آٹھ تھی اور وہ ایک قطار کی صورت میں دروازے کی سائیڈ میں کھڑے تھے۔

"ان باقیوں کو بھی ہوش میں لے آؤ تاکہ انہیں بھی علم ہو سکے

کہ ان کی موت کس کے ہاتھوں آرہی ہے"...... جانی نے ایک آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے کہا اور جیب سے ایک بوتل نکالی کر وہ تیزی سے عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا اور پھر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر ایک ایک کر کے بوتل عمران کے ساتھیوں اور کیپٹن حمید کی ناک سے لگائی اور پھر واپس مڑ گیا۔

"تم نے دیکھا علی عمران اور کرنل فریدی کہ تم کس طرح میرے ہاتھوں شکار ہوئے ہو حالانکہ تم دونوں کو مافوق الفطرت سمجھا جاتا تھا"...... جانی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"جب شکار خود شکار ہونے پر آمادہ ہو تو پھر شکاری کو تو تصویر بنانے کا موقع خود ہی مل جاتا ہے کہ وہ فوٹوگرافر کے سامنے مونچھوں کو تاؤ دیتا رہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری ذہنی برتری کو تسکین اسی طرح ہوتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جو چند لمحے تمہیں میں نے زندگی کے بخش دیئے ہیں ان میں جتنی چاہو تسکین حاصل کر لو"...... جانی نے پہلے سے زیادہ پرغرور لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہاں خصوصی طور پر کیوں بلا کر بٹھایا گیا ہے۔ سٹارگ کو خطرہ تھا کہ ٹائلز گودام سے ان کے ہیڈ کوارٹر کو راستہ بنایا جا سکتا ہے"...... اچانک کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ

میں کہا تو جانی نے چونک کر کرنل فریدی کی طرف دیکھا۔

"نہیں۔ یہاں سے کسی صورت بھی راستہ نہیں بن سکتا۔ میں تو یہاں تم دونوں گروپس کو شکار کرنے کے لئے موجود تھا اور مجھے خوشی ہے کہ تم دونوں نے مشترکہ طور پر حرکت کرتے ہوئے گودام پر ریڈ کر دیا۔ میں نے یہاں ایسی مشینری نصب کر رکھی تھی کہ مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہا۔ باقی میں نے اپنی ذہانت سے تمہاری پلاننگ پہلے ہی سمجھ لی جس کے نتیجے میں تم یہاں اس حالت میں موجود ہو"...... جانی نے کہا۔

"کیسی پلاننگ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں کرنل فریدی کہ تم نے کیا پلاننگ سوچی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسٹیمر پر ان دونوں کے آنے اور نائٹ ٹیلی سکوپ سے جائزہ لینے اور پھر دیوار پر سٹار فائرنگ کرنے کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد تم لوگ گولڈن سٹون کے ہیلی کاپٹر میں اونچی پرواز کرتے ہوئے اوپر سے گزرے تو میں فوراً سمجھ گیا تھا کہ تم کیا کھیل کھیلنا چاہتے ہو۔ تم واپس نیچی پرواز کرتے ہوئے آئے اور تمہارے ذہن کے مطابق ہم گولڈن سٹون کی وجہ سے بے ہوش رہیں گے اور تم یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے نیچے اتر کر یہاں قبضہ کر لو گے۔ میں بھی شاید یہی کچھ سمجھتا جو تم نے سوچا تھا لیکن میں نے جدید مشینری کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کو بلندی کے باوجود کلوز اپ میں لے لیا اور پھر چونکہ میں پہلے تم دونوں کو

اسٹیمر پر کھڑے دیکھ چکا تھا اس لئے میں تمہیں پہچان گیا اور تمہاری ساری سکیم میری سمجھ میں آ گئی۔ چنانچہ میں نے تمہیں ٹریپ کرنے کی فوری پلاننگ کی۔ ہم سب نے گیس ماسک پہن لئے۔ تم نے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی لیکن گیس ماسک کی وجہ سے ہم پر گیس کا اثر نہ ہوا اور تم جب ہیلی کاپٹر سے باہر آئے تو میں نے تم پر گیس فائر کر دی اور تم دونوں بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد تمہیں بے حس کرنے والے انجکشن لگا دیئے گئے اور اب تم حقیر کینچوؤں کی طرح میرے قدموں میں پڑے نظر آ رہے ہو"۔۔۔ جانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب میرے بارے میں بھی تفصیل بتا دو کہ کرنل فریدی کی طرح مجھے بھی تمہاری پلاننگ سمجھ میں آ جائے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم نے تو بچوں والی پلاننگ کی تھی لیکن تمہیں یہ معلوم نہ تھا کہ میں نے پہلے ہی ٹائلز گودام کے دونوں اطراف کے ملحقہ گوداموں کو خالی کرا کر وہاں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں اس لئے جیسے ہی تمہارا آدمی ملحقہ گودام میں داخل ہوا تو مجھے علم ہو گیا اور پھر جب تم سب اندر داخل ہو گئے تو تمہیں بے حس و حرکت کر کے یہاں لایا گیا۔ اس دوران کرنل فریدی نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور تم اور تمہارے ساتھی بھی بے ہوش ہو گئے اور اب تم بھی حقیر کینچوؤں کی طرح میرے قدموں میں پڑے ہوئے ہو"۔ جانی نے اسی طرح انتہائی فخریہ لہجے میں کہا۔

"بے چارے کینچوے۔ نجانے اللہ تعالیٰ نے یہ مخلوق کیوں بنائی ہے کہ انہیں ہمیشہ حقیر کہا جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اور کرنل فریدی اور اس کے ساتھی کو ہوش آ چکا ہے اور ان سب کو معلوم ہو چکا ہے کہ تم سب کی موت جانی کے ہاتھوں ہو رہی ہے اس لئے تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔۔۔ جانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ چمک ابھر آئی تھی۔

"ایک منٹ۔ آخر حقیر کینچوؤں کو مارنے کی تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے۔ دو چار منٹ اور باتیں کر لو۔ بے چارے حقیر کینچوؤں کا دل خوش ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس نیکی کی جزا دے گا"۔ عمران نے کہا تو جانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"دو چار منٹ نہیں۔ دس بارہ منٹ دے دیتا ہوں۔ بولو کیا باتیں کرنا چاہتے ہو"۔۔۔ جانی نے مشین پسٹل والا ہاتھ اپنے گھٹنے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بتا دو کہ کیا تم کبھی ہیڈ کوارٹر میں گئے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ دراصل مزید کچھ وقت لینا چاہتا تھا تاکہ اس کا جسم مکمل طور پر حرکت میں آ سکے۔ گو اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہاں دس مسلح افراد موجود ہیں لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ وہ

سچوئیشن پر کنٹرول کر سکتا ہے اور یہ اطمینان اسے اس وقت ہوا تھا جب جانی نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑا تھا۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جانی اور اس کے ساتھی انتہائی تیز، فعال اور تربیت یافتہ لوگ ہیں عام مجرم نہیں ہیں اس لئے اگر اس کے جسم میں موجود حرکت میں معمولی سی بھی کمی رہ گئی تو پھر الٹا وہ مارا جا سکتا ہے اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ وقت لے رہا تھا۔

"نہیں۔ میں کبھی ہیڈ کوارٹر نہیں گیا اور نہ ہی مجھے وہاں جانے کی کوئی ضرورت ہے"...... جانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم احمقوں کی طرح یہاں آ کر بیٹھ گئے۔ یہ سوچ کر کہ اس کے نیچے ہیڈ کوارٹر موجود ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... جانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم اس گودام پر اس لئے ریڈ کر رہے تھے کہ اس کے نیچے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار جانی بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں اس ساری چکر بازی کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا عمران۔ اس کے نیچے ہیڈ کوارٹر ہے یا نہیں اس سے تمہاری موت نہیں رک سکے گی"...... جانی نے کہا۔

"مجھے ایک نجومی نے بتایا تھا کہ میری موت کسی عورت کے

ہاتھوں ہو گی اور تم اور تمہارے ساتھی بہرحال مرد ہیں اس لئے میری موت کو تم بھول جاؤ کوئی دوسری بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران اسے اصل بات نہ بتانا"...... اچانک کرنل فریدی نے کہا تو جانی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم دونوں اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھتے ہو لیکن باقی ایشیائیوں کی طرح تم دونوں بھی احمق ہو۔ مجھے اصل بات معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میرا مشن صرف اتنا ہے کہ تم دونوں کو ہلاک کر دوں اور وہ میں پورا کروں گا۔ وہ نجومی اگر یہاں موجود ہوتا تو اسے بھی معلوم ہو جاتا کہ اس کا حساب غلط ہے"۔ جانی نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"کیا تم نے ہیڈ کوارٹر کے چیف کو بتا دیا ہے کہ تم نے ہمیں بے ہوش کر کے یہاں قید کر رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اسے بتا دیا ہے کہ تمہاری موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... جانی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آخری بات سن لو اس کے بعد جو تمہاری مرضی آئے کرتے رہنا"...... عمران نے کہا تو جانی بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی بات"...... جانی نے چونک کر پوچھا۔

"اگر تمہیں حقیر کیچوؤں سے کوئی خوف محسوس نہ ہو رہا ہو تو میری بات سننے سے پہلے اپنے ساتھیوں کو باہر بھیج دو اور اگر نہ بھیج

سکو تو پھر تم اٹھ کر میرے قریب آکر اپنا کان میرے منہ سے لگا دو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہوگا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جانی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سکاٹ۔ انہیں چیک کرو"۔۔ جانی نے تیزی سے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اسی حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ جانی کو شک پڑ گیا ہے۔ چنانچہ اس نے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور اس کا جسم کسی سپرنگ کی طرح سمٹ کر ہوا میں اچھلا ہی تھا کہ جانی اور سکاٹ دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ عمران کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا جانی کی طرف بڑھا لیکن جانی اس قدر تیزی سے سائیڈ پر ہٹا کہ عمران سیدھا اس کرسی سے جا ٹکرایا جس پر ایک لمحہ پہلے جانی بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے کرنل فریدی بھی حرکت میں آگیا۔ وہ اچھل کر سیدھا جانی کے ساتھی سکاٹ سے ٹکرایا جو عمران کے ٹکرانے کے ساتھ ہی جانی کی طرح دوسری طرف کو اچھلا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا اچھل کر قطار کی صورت میں کھڑے اپنے ساتھیوں سے جا ٹکرایا۔ کرنل فریدی نے انتہائی ماہرانہ انداز میں دونوں ہاتھوں کی ضرب لگا کر اسے اس قطار کی طرف اچھال دیا تھا جبکہ جانی نے ایک طرف ہٹتے ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے عمران پر فائر کھول دیا لیکن عمران کرسی سمیت نیچے گرتے ہی انتہائی تیزی سے قلابازی کھا گیا اور جانی کی چلائی ہوئی گولیاں اس کے جسم سے ٹکرانے کی بجائے فرش سے ٹکرائیں اور پھر اس سے پہلے کہ جانی کا ہاتھ گھومتا فرش پر گری ہوئی کرسی توپ کے گولے کی طرح اڑتی ہوئی جانی سے ٹکرائی اور جانی کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک طرف جا گرا اور جانی کرسی کی ضرب کھا کر تیزی سے گھوما اور اڑتا ہوا اس طرف کو گیا جہاں اس کا مشین پسٹل گرا تھا اور پھر اس نے مشین پسٹل جھپٹ لیا۔ لیکن اسی لمحے ٹائیگر اڑتا ہوا اس سے آ ٹکرایا اور وہ اسے ساتھ لئے فرش پر جا گرا۔ ادھر کرنل فریدی نے سکاٹ کو اس کے ساتھیوں پر اچھال کر دوسری بار چھلانگ لگائی اور اس بار وہ ایک آدمی سے جا ٹکرایا جو سکاٹ کے ساتھ ٹکرا کر نیچے گرا تھا اور اس کی مشین گن جو اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی علیحدہ ہو کر گر گئی تھی اور وہ اٹھ کر تیزی سے مشین گن اٹھا رہا تھا کہ ایک بار پھر وہ آدمی چیختا ہوا ہوا میں اچھلا اور سکاٹ اور دوسرے ساتھیوں سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا جو اب اٹھ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی کرنل فریدی نے مشین گن جھپٹی اور پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ البتہ عمران نے جانی پر کرسی اچھالتے ہی ایک بار پھر رخ بدلا اور اس نے اٹھتے ہوئے سکاٹ کو دونوں ہاتھوں میں اٹھایا اور ایک بار پھر سکاٹ چیختا ہوا ہوا میں اچھل کر جانی سے جا ٹکرایا جو ٹائیگر کو سائیڈ پر اچھال کر ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن ابھی وہ پوری طرح سنبھلا بھی نہ تھا کہ سکاٹ بندوق کی نال سے نکلنے والی گولی کی طرح

جانی سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے فرش پر گرے ہی تھے کہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی سکاٹ کے حلق سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں۔ جانی نے نیچے گرتے ہی اسے انتہائی برق رفتاری سے سائیڈ پر اچھال دیا تھا اور اسی لمحے ٹائیگر نے مشین پسٹل جھٹ کر اس پر فائر کھول دیا تھا کیونکہ جانی پر فائر کرنے کے لئے اسے گھومنا پڑتا جبکہ سکاٹ اس کے بالکل سامنے تھا۔ ادھر جانی نے سکاٹ کو ایک طرف اچھالا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح ہوا میں اچھلا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور وہ سیدھا عمران سے جا ٹکرایا جو سکاٹ کو اچھالنے کے بعد کرنل فریدی کی فائرنگ سے گرنے والے جانی کے آدمیوں میں سے ایک کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والی مشین گن جھپٹ رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جانی اسے ساتھ لیتا ہوا نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ عمران نے اسے سائیڈ پر اچھالنے کی کوشش کی لیکن جانی نے ناقابل یقین برق رفتاری سے اپنا سر عمران کی ناک پر پوری قوت سے مارا اور عمران کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر یکلخت اندھیرا سا چھا گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم بھی برق رفتاری سے تڑپا اور دوسری بار ٹکر مارنے کی کوشش کرتا ہوا جانی اچھل کر سائیڈ پر گرا ہی تھا کہ کرنل فریدی نے اس کے سر پر مشین گن کا دستہ پوری قوت سے مار دیا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا جانی چیخ مار کر واپس گرا اور اس نے ایک بار پھر جسم کو سمیٹنے کی

کوشش کی لیکن دوسری زوردار ضرب کے بعد اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اپنا مشین پسٹل والا ہاتھ نیچے کر لیا جبکہ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ عمران کے ساتھی اور کیپٹن حمید بھی اس دوران کوشش کر کے اٹھ کر بیٹھ چکے تھے لیکن اس سے زیادہ وہ حرکت نہ کر پا رہے تھے لیکن اب ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ نے اسے اس لئے زندہ رکھا ہے کہ اس سے ہیڈ کوارٹر کا راستہ معلوم ہو سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کرنل فریدی سے کہا۔

"راستہ تو شاید ادھر سے نہ ہو لیکن بہرحال یہاں ایسی مشینری موجود ہو گی جس سے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا جا سکتا ہے اور ایک بار رابطہ ہو گیا تو شاید کوئی بات بن جائے۔ بہرحال تم نے جس طرح دس مسلح افراد کی پرواہ کئے بغیر ان پر چھلانگ لگا دی تھی وہ واقعی تمہارا ہی کام تھا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اصل کام تو آپ نے کیا ہے کہ ایک ہی بار باقی مسلح افراد کا خاتمہ کر دیا ہے ورنہ یہ لوگ ہم سب کا خاتمہ کر دیتے۔ ٹائیگر تم باہر جاؤ اور چیکنگ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اور بھی لوگ باہر موجود ہوں"۔ عمران نے پہلے کرنل فریدی سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"یس باس" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور مشین پسٹل پکڑے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس جانی کا خیال رکھیں کرنل۔ یہ انتہائی سخت جان آدمی ہے اس لئے جلد ہی ہوش میں آ سکتا ہے۔ میں اپنے ساتھیوں اور کیپٹن حمید کو ایسی ورزش کا سبق دے دوں کہ یہ لوگ بھی پوری طرح حرکت کر سکیں کیونکہ حرکت میں برکت ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے کرنل فریدی سے کہا اور اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جو اب اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

"مجھے تمہارے سبق کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو سبق دو" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ اتنی بھی کیا کنجوسی۔ چلو تم ایک من مٹھائی کی بجائے صرف ایک کلو مٹھائی کھلا دینا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں تمہارا شاگرد نہیں ہوں کہ تمہیں مٹھائیاں کھلاتا پھروں" ۔ کیپٹن حمید نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر دوبارہ بیٹھ گیا۔

"نہیں ہو تو بن جاؤ گے۔ کرنل فریدی تو ہارڈ سٹون ہے جبکہ میں تو نرم موم سے بھی زیادہ نرم ہوں۔ یقین نہ آئے تو ٹائیگر سے پوچھ لو۔ میں اسے جھڑکیاں بھی انتہائی نرم لہجے میں دیتا ہوں۔ ویسے تم دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر اٹھو۔ پھر تم واپس نہیں گرو گے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں نے فوراً ہی اس کی ہدایت پر عمل کیا اور وہ سب سروں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے اور چند لمحے لڑکھڑا کر پھر سنبھل گئے جبکہ کیپٹن حمید نے عمران کی بات ماننے کی بجائے دوبارہ ویسے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اسے واپس بیٹھنے پر مجبور ہونا پڑا۔

"عمران درست کہہ رہا ہے۔ تمہیں فوراً سمجھ جانا چاہئے کہ اس طرح توازن زیادہ بہتر انداز میں برقرار رکھا جا سکتا ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ارے۔ اتنی سختی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیپٹن حمید نرم دل ہے اور نرم دل آدمی کے ساتھ نرم لہجے میں بات کرنی چاہئے ورنہ نرمی سختی میں بدل گئی تو دل کام کرنا ہی بند کر دیتا ہے" ۔ عمران نے کہا۔

"تم خاموش رہو" ۔۔۔ کیپٹن حمید نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس بار اس نے ہاتھ سر پر رکھے اور اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر ان سب نے آہستہ آہستہ ورزش کرنا شروع کر دی تو عمران واپس مڑا۔

"اس جانی کو اس انداز میں باندھنا پڑے گا کہ یہ آزاد نہ ہو سکے" ۔ عمران نے کہا۔

"ٹائیگر کو آ لینے دو۔ اگر تو وہ مشینری کو چیک کر لیتا ہے تو پھر جانی سے بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی" ۔۔۔ کرنل

فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

"باس۔ اور کوئی آدمی باہر موجود نہیں ہے۔ البتہ نیچے دو تہہ خانے ہیں۔ ان میں سے ایک میں بہت سی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جبکہ دوسرے تہہ خانے میں ایک بڑی سی مستطیل شکل کی مشین ایک سائیڈ پر موجود ہے۔ شاید یہاں کی تمام مشینری کی کنٹرولنگ مشین ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم یہاں رکو۔ میں دیکھتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جانی کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے بیلٹ کی مدد سے ڈبل گانٹھ دے دو۔ اس طرح یہ بے بس ہو جائے گا"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے جانی کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی اور کیپٹن حمید ورزش کر کے خاصے فٹ ہو چکے تھے اور اب وہ کمرے میں تیز تیز چل رہے تھے جیسے مارننگ واک کر رہے ہوں۔ ٹائیگر نے اپنی بیلٹ کھول کر عمران کے حکم کی تعمیل کر دی۔

"اب اسے گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دو اور پھر اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ اس جانی سے آپ کو کیا معلوم ہو سکے گا۔ یہ تو کبھی ہیڈ کوارٹر گیا ہی نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نہ گیا ہو لیکن ہیڈ کوارٹر سے اس کا رابطہ تو بہرحال رہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی مخصوص طے شدہ کوڈ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے پھر تو اس سے پوچھ گچھ ضروری ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل فریدی اندر داخل ہوا۔

"وہ واقعی کنٹرولنگ مشین ہے اور یہاں شاید ہر کمرے میں باقاعدہ خفیہ آلات نصب ہیں۔ اس مشین میں ٹرانسمیٹر بھی ہے لیکن ظاہر ہے فریکونسی تو اس جانی کو ہی معلوم ہو گی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے انچارج سے گفتگو کا شرف حاصل کر سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے دیوار کے ساتھ پشت لگائے بیٹھے ہوئے جانی کا ناک اور منہ بند کر رکھا تھا لیکن اب چونکہ اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے اس لئے ٹائیگر ایک ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گیا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے اس کے سر پر رکھا ہوا تھا تاکہ وہ سائیڈ پر نیچے نہ گر پڑے۔ چند لمحوں بعد جانی نے کراہتے

ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم تن سا گیا تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ" جانی نے ہوش میں آتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔

"بیٹھے رہو جانی۔ اس طرح تمہاری جان زیادہ آرام میں رہے گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جانی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔

"تم۔ تم سب کیسے حرکت میں آگئے۔ کیا تم جادوگر ہو۔ تم تو بے حس تھے قطعی بے حس" جانی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گزشتہ زمانے میں جسے جادو کہا جاتا تھا موجودہ دور میں اسے سائنس کہا جاتا ہے۔ تم نے بھی سائنس کی مدد سے ہمیں پکڑا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم تو بے حس تھے۔ پھر تم" جانی کے ذہن کی سوئی اسی پوائنٹ پر اٹکی ہوئی تھی۔

"تمہارے ذہن کی سوئی چونکہ اسی پوائنٹ پر اٹک گئی ہے اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ہم حرکت میں کیسے آگئے۔ بے حس کرنے والی ریز گیس اور بے ہوش کر دینے والی گیس یا ریز ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ری ایکشن کرتی ہیں اور اس سے بے حس کرنے والی گیس یا ریز کے اثرات خود بخود تیزی سے کم ہوتے چلے

جاتے ہیں اور یہی کارروائی ہمارے ساتھ ہوئی ہے۔ یہ دونوں اکٹھی ہو گئیں اور ہم تین آدمی خود بخود ہوش میں آ گئے کیونکہ ہم نے اس کے لئے خصوصی ذہنی مشقیں کر رکھی ہیں اس لئے ہمارا ذہنی نظام خود بخود جدوجہد شروع کر دیتا ہے اور باقی افراد کو تمہارے آدمی نے گیس سونگھا کر ہوش دلا دیا۔ ہم تمہارے آنے سے پہلے ہی حرکت میں آ چکے تھے لیکن یہ حرکت معمولی تھی البتہ میں نے مخصوص ورزش کی جس کی وجہ سے میں نسبتاً زیادہ حرکت میں آ گیا۔ پھر میں نے تم سے باتیں کر کے خاصا وقت لے لیا تھا اس طرح میرا اعصابی نظام زیادہ فٹ ہو گیا۔ اس کے بعد تم کو شک پڑا کہ ہم کہیں حرکت میں تو نہیں آگئے تو میں نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر تم نے دیکھا کہ حرکت میں بہرحال برکت ہوتی ہے۔ میرے حرکت میں آنے کے ساتھ ہی کرنل فریدی اور میرا شاگرد ٹائیگر بھی حرکت میں آ گئے۔ اس کے نتیجے میں تم اس حالت میں موجود ہو جبکہ تمہارے باقی ساتھی دنیا کے جھمیلوں سے آزاد ہو چکے ہیں اور جنہیں تم حقیر کینچوے کہہ رہے تھے اور ان کی موت اور زندگی کے فیصلے تمہارے خیال کے مطابق تمہارے ہاتھ میں تھے وہ سب اس وقت صحیح سلامت تمہارے سامنے موجود ہیں"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جانی نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ میں نے واقعی تمہیں ہوش میں لا کر حماقت کی ہے حالانکہ سٹارگ کے سپر چیف

نے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کو ہوش میں نہ لاؤں اور تمہیں بے ہوشی میں ہی ہلاک کر دوں۔ بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو"..... جانی نے کہا۔

"کیا سرچیف سے تمہارا رابطہ اس مشین میں موجود ٹرانسمیٹر سے ہے جو نیچے تہہ خانے میں موجود ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں"..... جانی نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر۔ اسے اٹھاؤ اور ساتھ لے چلو تاکہ یہ سرچیف کو بتائے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے جھک کر جانی کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جانی سمیت اس کمرے میں موجود تھے جہاں وہ مشین موجود تھی۔

"میرے ہاتھ کھول دو تاکہ میں مشین کو آپریٹ کر سکوں"۔ جانی نے کہا۔

"اتنی سائنس مجھے بھی آتی ہے۔ تم صرف فریکونسی بتا دو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جانی نے فوراً ہی فریکونسی بتا دی۔

"تمہارے اور سرچیف کے درمیان کیا کوڈ طے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کوڈ۔ اوہ ہاں۔ کوڈ تو طے ہیں۔ میں سپاٹ سکائی کہوں گا جبکہ سرچیف جواب میں ڈارک سکائی کہے گا"..... جانی نے فوراً ہی کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ابھی جھوٹ بولنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ کیوں کرنل صاحب۔ آتا ہے اسے سلیقہ"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی جھوٹ بول رہا ہے۔ کوئی کوڈ وغیرہ طے نہیں ہیں لیکن تم اس سرچیف سے بات کر کے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہو"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میں سٹارگ کے سرچیف کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں تاکہ وہ مطمئن ہو کر سٹارگ کے خفیہ راستے کھول دے اور ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں"..... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹائیگر۔ اس کا منہ بند رکھنا"..... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے دیوار کے ساتھ کھڑے جانی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"صفدر۔ تم نے خیال رکھنا ہے کہ یہ جانی صاحب اچانک مچھلی کی طرح تڑپ کر کوئی لفظ منہ سے نہ نکال دے"..... عمران نے کہا۔

"تو اسے ختم کر دیتے ہیں۔ اب اسے زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے"..... کرنل فریدی نے کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی جانی کا جسم تڑپتا ہوا نیچے گرا اور پھر چند لمحوں بعد ساکت ہو گیا۔ یہ فائرنگ کیپٹن حمید کی طرف سے ہوئی تھی۔ وہ تہہ خانے سے مشین پسٹل اٹھا لایا تھا۔

"واہ۔ تابعداری اور فرمانبرداری اسے کہتے ہیں۔ گڈ شو"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کیپٹن حمید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اتنی جلدی نہیں کرنا چاہئے تھی۔ میں نے تو ایک بات کی تھی"...... کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے یقیناً فضولیات میں وقت ضائع کرنا تھا اور میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"فضولیات کا البتہ عادی ہوں۔ کیوں"...... عمران نے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا جبکہ عمران کے ساتھی مسکرا دیئے اور کیپٹن حمید نے جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے مشین آپریٹ کی اور پھر فریکونسی ایڈجسٹ کر دی جو جانی نے بتائی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جانی کالنگ۔ اوور"...... عمران نے جانی کے لہجے اور آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جانی بول رہا ہوں ٹائگر گودام سے۔ اوور"...... عمران نے جانی کی آواز میں کہا۔

"عمران۔ میں نہ صرف تمہاری اصل آواز سن رہا ہوں بلکہ سکرین پر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں اور کرنل فریدی کو بھی اصل چہروں میں دیکھ رہا ہوں۔ تم نے جس طرح جانی اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے وہ سب بھی میں دیکھتا رہا ہوں لیکن

بہرحال میرے پاس ایسے انتظامات نہیں تھے کہ میں تمہارا خاتمہ کر سکتا اور تمہیں میں نے اصل بات اس لئے بتا دی ہے کہ سٹارگ ہیڈ کوارٹر تمہارے بس سے باہر ہے۔ ٹائگر گودام سے نیچے بنیادوں تک یہ پوری عمارت ریڈ بلاکس سے بنائی گئی ہے اس لئے تم ٹائگر گودام میں دیوار کی بنیاد کھود کر بھی کوئی فائدہ نہ اٹھا سکو گے اور اس ہیڈ کوارٹر اور مواصلاتی ورکنگ سٹیشن کا خاتمہ بھی تمہارے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل کے پاس صرف چند ایجنٹ نہیں ہیں جنہیں تم دونوں ہلاک کر کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لو گے۔ بے شمار ایجنٹ تمہارے مقابلے پر لائے جا سکتے ہیں اور تم بہرحال انسان ہو اس لئے کسی نہ کسی کی گولی کا نشانہ تمہیں بننا پڑے گا اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو کہ تم سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکو گے۔ البتہ میں تمہیں بطور سرچیف ایک آفر کر رہا ہوں کہ تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ تمہاری واپسی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی اور یہ بھی میرا وعدہ ہے کہ پاکیشیا اور کرنل فریدی کے ملک کافرستان میں سٹارگ کوئی دہشت گردانہ کارروائی نہیں کرے گی اور باقی دنیا کا تم نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ اوور"...... سرچیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہمیں یہودیوں کے بارے میں کوئی اعتماد نہیں ہے مسٹر اور نہ ہم مشن ادھورا چھوڑ کر واپس جانے کے قائل ہیں اور تمہاری یہ آفر بتا رہی ہے کہ تمہارے اندر یہ خوف موجود ہے کہ سٹارگ کو تباہ کیا

جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ کرنل فریدی کا تعلق اب اسلامک سکورٹی سے ہے اور تمام مسلم ممالک کی سکورٹی ان کی رینج میں آتی ہے اس لئے تمہاری یہ آفر بچگانہ ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا تو کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے انداز میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی بات کی تائید کر رہا ہو۔

"میری آفر دو روز تک قائم رہے گی۔ اس کے بعد تمہارے ساتھ جو ہو گا اس کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین آف کر دی۔

"ٹائیگر۔ اسے فائرنگ سے تباہ کر دو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے مشین پر فائر کھول دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے کرنل صاحب"...... عمران نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ اب اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے یا اسے تباہ کرنے کا کوئی اور پلان سوچنا پڑے گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں اجازت تاکہ میں بھی رات کو استحا... کر سکوں"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

نواوا کی ایک رہائشی کالونی میں واقع کوٹھی کے ایک کمرے میں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں موجود تھے۔ کرنل فریدی کے سامنے میز پر ایکریمیا کا تفصیلی نقشہ کھلا ہوا تھا جبکہ سائیڈ پر موجود پیڈ پر کاغذ مختلف ہندسوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ مسلسل نقشے کو دیکھ کر پیڈ پر موجود کاغذ پر لکھنے اور پھر انہیں ضرب تقسیم وغیرہ کرنے میں مصروف تھا۔

"میں کافی بنا لاؤں"...... اچانک کیپٹن حمید نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن حمید نے ہاٹ کافی کی دو پیالیاں لا کر میز پر رکھ دیں تو کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا بال پوائنٹ ایک طرف رکھا اور کافی کی ایک پیالی اٹھا لی۔

"آپ فوراً نواوا کیوں آ گئے۔ کیا وہاں سٹام فورڈ میں کوئی خطرہ

تھا" ...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" وہاں رہنے کا اب کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ہیڈ کوارٹر یا ورکنگ اسٹیشن سٹام فورڈ میں نہیں تھا۔ ہمیں انتہائی منظم انداز میں گھیرنے اور ہلاک کرنے کے لئے یہ خصوصی پوائنٹ بنایا گیا ہے اور ہم واقعی اس ٹریپ میں پھنس بھی گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی اور ہم وہاں سے بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے اس لئے اب وہاں رکنا حماقت تھی اس لئے ہم یہاں آگئے" ...... کرنل فریدی نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہاں ہیڈ کوارٹر نہیں تھا۔ وہ ٹاپو کا سمندر میں غائب ہونا، وہ ٹائلز گودام کے نیچے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ یہ سب کیا تھا" ...... کیپٹن حمید نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے بتایا تو ہے کہ یہ سب ٹریپ تھا اور ہم وہاں واقعی احمقوں کی طرح اس ٹریپ میں پھنس گئے تھے۔ اگر عمران اس جانی سے فریکونسی معلوم کر کے ہیڈ کوارٹر کے انچارج کو کال نہ کرتا تو مجھے واقعی یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ سب کچھ ٹریپ ہے" ...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو فریکونسی سے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔ کیسے۔ کیا مطلب" ۔ کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فریکونسی مخصوص فاصلوں کو ظاہر کرتی ہے اور جو فریکونسی

استعمال کی گئی تھی وہ سٹام فورڈ کے اندر استعمال ہی نہ کی جا سکتی تھی لیکن ٹرانسمیٹر پر اس فریکونسی پر باقاعدہ بات چیت بھی ہوئی ہے" ...... کرنل فریدی نے کہا۔

" لیکن اس سرچیف نے تو کہا تھا کہ وہ ہماری ساری کارروائی دیکھتا رہا ہے۔ اگر وہ اس ٹائلز گودام کے نیچے نہ تھا تو پھر وہ کیسے یہ سب کارروائی دیکھ سکتا تھا" ...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس ٹائلز گودام میں ایسا کوئی آلہ موجود تھا جس کی وجہ سے جہاں بھی ہیڈ کوارٹر ہو گا وہاں سے چیکنگ ہوتی رہی لیکن بہرحال یہ بات طے ہے کہ سرچیف سٹام فورڈ میں موجود نہیں تھا" ۔ کرنل فریدی نے کہا۔

" تو اب آپ اس فریکونسی کی مدد سے اس سپاٹ کو تلاش کر رہے ہیں جہاں ہیڈ کوارٹر ہے" ...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" ہاں۔ تلاش نہیں کر رہا بلکہ کر چکا ہوں۔ یہ فریکونسی ایکریمیا کی ایک ریاست الباما کے شمال مشرقی حصے میں واقع ایک پہاڑی علاقے مارگ کی ہے اور یقیناً سٹارگ کا اصل ہیڈ کوارٹر مارگ میں ہے اور اب ہمیں وہاں جانا ہو گا" ...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران وہیں دھکے کھاتا پھرے گا جبکہ اصل ٹارگٹ ہم ہٹ کریں گے" ...... کیپٹن حمید نے خوش ہوتے

ہوئے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ مجھے یقین ہے کہ عمران ہم سب سے پہلے مارگ میں پہنچا ہوا ہو گا۔ اس کا ذہن ایسے معاملات میں بے حد تیزی سے کام کرتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" آپ نے خواہ مخواہ اسے اپنے اعصاب پر سوار کر رکھا ہے۔ احمق آدمی ہے وہ۔ بس قسمت اس کا ساتھ دے جاتی ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" البانا کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل فریدی نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے بعد اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے کیونکہ ایکریمیا میں کیا تمام یورپ میں انکوائری کا ایک ہی نمبر مخصوص تھا اس لئے اسے انکوائری نمبر پوچھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

" البانا کلب کا نمبر دیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو کرنل فریدی نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" البانا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ البتہ بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" مس فلونا سے بات کرائیں میں کرنل ٹرنز بول رہا ہوں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہیلو۔ فلونا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی تو ساتھ بیٹھا ہوا کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں سرچ لائٹس کی طرح گردش کرنے لگی تھیں اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

" کرنل ٹرنز بول رہا ہوں فلونا"...... کرنل فریدی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کرنل صاحب آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" نواداسے۔ تمہیں یاد ہے کہ تم نے مجھے میزبانی کی دعوت دی تھی۔ کیا وہ دعوت اب بھی قائم ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل قائم ہے بلکہ یہ میری خوش نصیبی ہوگی کرنل"۔ دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ میں جلد ہی پہنچ رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ہے فلونا جس سے آپ اس قدرے بے تکلف ہیں"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس کے چیف پال کو تم بھی جانتے ہو۔ وہ میرا بے تکلف دوست ہے۔ یہ پال کی پہلی بیوی سے بیٹی ہے۔ یہ البانا میں سیٹل ہے اور البانا کلب کی مالکہ ہے کیونکہ فلونا کی ماں کو یہ کلب وراثت میں ملا تھا اور اس نے اپنی بیٹی کے نام کر دیا"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ پال کی بیٹی ہے"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"ہاں اور یہ بھی بتادوں کہ البانا میں ایک ایکریمین خفیہ ایجنسی سے اس کا تعلق ہے لیکن یہ ایجنسی صرف خفیہ کام کرتی ہے۔ ویسے فلونا نے البانا یونیورسٹی سے باقاعدہ کرمنالوجی میں ڈگری لی ہوئی ہے اور خاصی تربیت یافتہ بھی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"لیکن آپ یہ باتیں مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ فلونا بے حد خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے تکلف اور فلرٹ ٹائپ لڑکی ہے اس لئے تم نے اس کی بات سن کر ہی اس پر فوراً ریشہ خطمی ہو جانا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال وہ آپ کے دوست کی بیٹی ہے اس لئے شریف زادی تو ہوگی اور شریف زادیوں کے ساتھ شریفانہ سلوک ہی کیا جاتا ہے اس لئے آپ بے فکر رہیں ایسا نہیں ہوگا"...... کیپٹن حمید نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر کچھ ہوگا تو اس کا نتیجہ بھی تم خود ہی بھگت لو گے۔ میں نے تمہیں بہرحال آگاہ کر دیا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو اپنا نام اسے کرنل ٹرنز بتایا ہے اور آپ کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا۔ پھر اس نے آپ کو کیسے پہچان لیا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔ اس کے ذہن میں یہ خلش کافی دیر سے موجود تھی اس لئے اس نے آخرکار اسے ظاہر کر ہی دیا۔

"یہ معمولی باتیں ہیں۔ میں نے ایکریمیا آنے سے پہلے مختلف ریاستوں میں مختلف لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا اور فلونا بھی ان میں شامل ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ آپ نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ درست

ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں دھکے کھاتے پھریں اور عمران یہاں اپنا کام دکھا جائے"۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"جب تک فریکونسی معلوم نہیں ہوئی تھی اور سرچیف سے بات نہیں ہوئی تھی میں بھی پوری طرح مطمئن تھا کہ ہیڈ کوارٹر یہاں موجود ہے لیکن فریکونسی کی مخصوص ماہیت اور سرچیف کی آواز کی طاقت اور اس کا لہجہ وغیرہ سب سے یہ بات حتمی طور پر سامنے آگئی ہے کہ ہمیں باقاعدہ منظم طریقے سے ڈاج دیا گیا ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ البانا جانے سے پہلے ایک بار پھر آپ چیکنگ کر لیں"۔۔۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"میں نے چیکنگ کر لی ہے لیکن تم اس قدر محتاط کیوں ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ عمران گو احمق ہے لیکن ایسے معاملات میں اس کا ذہن سپر کمپیوٹر سے بھی زیادہ تیز چلتا ہے اور اگر اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہیڈ کوارٹر اس ٹائلز گودام کے نیچے ہے تو پھر یقیناً ایسا ہی ہو گا"۔ کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ فریکونسی اس کے نوٹس میں بھی پہلی بار آئی تھی اور فریکونسی سن کر اور اس سرچیف سے بات چیت ہوتے وقت اس کے چہرے پر جو تاثرات ایک لمحے کے لئے ابھرے تھے ان سے میں سمجھ گیا تھا کہ وہ بھی اس نتیجے پر پہنچا ہے جس پر میں پہنچا ہوں اس لئے میں مطمئن

ہوں"۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود نجانے میرے ذہن میں یہ بات چمٹ سی کیوں گئی ہے کہ ہمیں سٹام فورڈ میں ہی رہنا چاہئے اس لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں اکیلا البانا جاؤں اور اس فلونا سے مل کر وہاں ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگاؤں اور اسے تباہ کر دوں اور آپ یہاں عمران کی نگرانی کریں یا ہو سکے تو ٹائلز گودام اور اس کے نیچے موجود تہہ خانوں کو تباہ کر دیں تاکہ یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"فلونا تمہارے ساتھ کسی صورت بھی تعاون نہیں کرے گی کیونکہ فلونا کی ماں یہودی تھی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم یہاں کام کرو جبکہ میں البانا چلا جاتا ہوں"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر میرے یہاں کرنے کا کیا کام رہ جائے گا۔ ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا"۔۔۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں موجود اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا۔ اس کی آنکھوں پر قیمتی فریم تھا اور اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کا سر اس کے چہرے کی نسبت سے کافی تھا۔ سر پر چھوٹے چھوٹے بال تھے لیکن یہ بال سرنگوں کی طرح مڑے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس نے سر پر کوئی مخصوص قسم کی ٹوپی پہنی ہوئی ہو جس میں چھوٹے چھوٹے لاکھوں سرنگ لگے ہوئے ہوں۔ اس کے سامنے چار مختلف رنگ کے فون موجود تھے۔ اس نے سرخ رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی مترنم آواز میں بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"فلونا بول رہی ہوں۔ سرچیف البانا سے"...... دوسری طرف سے ایک مترنم آواز سنائی دی اور سرچیف بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ کیسے فون کیا ہے"...... سرچیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی میرے پاس البانا آ رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو سرچیف حقیقتاً بے اختیار اچھل پڑا۔

"کرنل فریدی البانا آ رہا ہے۔ کیوں"...... سرچیف نے کہا۔

"ظاہر ہے سرچیف کہ وہ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے خاتمے کے مشن پر ہے اس لئے اس سلسلے میں ہی وہ البانا آ رہا ہو گا"...... فلونا نے جواب دیا۔

"لیکن ہیڈ کوارٹر تو سٹام فورڈ میں ہے۔ البانا میں تو نہیں ہے۔ پھر وہ وہاں کیوں پہنچ رہے ہیں"...... سرچیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے کہیں سے ایسی ٹپ ملی ہو۔ وہ میرے باپ کا بے تکلف دوست ہے اس لئے اس نے مجھے کال کیا ہے"...... فلونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے بھی ہو بہرحال اگر یہ تمہارے پاس آ رہا ہے تو اس کا خاتمہ اب تمہاری ذمہ داری ہے"...... سرچیف نے کہا۔

"یس سرچیف۔ میں نے بھی آپ کو اسی لئے کال کیا تھا کہ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں اپنے ہاتھوں اس قدر معروف آدمی کو ہلاک

کرنا چاہتی ہوں"...... دوسری طرف سے فلونا نے کہا۔

"لیکن کیا تم یہ کام کر لوگی۔ میرا خیال ہے کہ تم یہ کام اپنے نمبر ٹو سائمن کے ذمے لگا دو۔ وہ ایسے معاملات میں بے حد ہوشیار ہے"۔ سرچیف نے کہا۔

"کام تو وہی کرے گا لیکن میں اپنے ہاتھوں سے انہیں گولی مارنا چاہتی ہوں اور آپ بے فکر رہیں۔ کرنل فریدی کو مجھ پر اعتماد ہے اور اس اعتماد کی وجہ سے وہ مار بھی کھا جائے گا ورنہ تو وہ شاید کسی سے بھی نہ مارا جائے"...... فلونا نے کہا۔

"مجھے تمہاری صلاحیتوں پر اعتماد ہے اس لئے میری طرف سے اجازت ہے"...... سرچیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرافٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سرچیف بول رہا ہوں"...... سرچیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے عمران اور اس کے گروپ کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی۔ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں"...... سرچیف نے کہا۔

"سرچیف۔ میں تو آپ کے حکم پر آج ہی یہاں پہنچا ہوں۔ ابھی تو میں انہیں تلاش کر رہا ہوں۔ جب وہ ملیں گے تو میں ان کا خاتمہ کر کے آپ کو رپورٹ دے سکتا ہوں"...... گرافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم ٹائٹز گودام کی نگرانی کراؤ۔ یہ لوگ جہاں بھی ہوں گے بہرحال وہیں ریڈ کریں گے"...... سر چیف نے کہا۔

"سرچیف۔ میرے آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں۔ سڑک کی طرف سے بھی اور سمندر کی طرف سے بھی اور جزیرے پر ہم انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن ہمارے پاس ان کے حلیوں وغیرہ کی تفصیل نہیں ہے۔ صرف ان کی تعداد کا علم ہے اور بس"...... گرافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ٹرانسمیٹر کالز اور فون کالز چیک کرنے کا بندوبست کیا ہے یا نہیں"...... سرچیف نے کہا۔

"کیا ہے سرچیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ جلد از جلد ان کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرو اور مجھے رپورٹ دو"...... سرچیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کرنل فریدی الباتا کیوں جا رہا ہے"...... اس نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہنے کے بعد اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھایا اور سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا

کر اس نے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"لارسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سرچیف بول رہا ہوں"...... سرچیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سرچیف"...... لارسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"میرے آفس آ جاؤ۔ تم سے ضروری بات کرنی ہے"...... سرچیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو سرچیف نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دروازہ میکانکی انداز میں کھل گیا اور ایک دبلا پتلا سا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے انداز سے بے حد پھرتیلا نظر آ رہا تھا۔

"بیٹھو لارسن"...... سرچیف نے کہا تو دبلا پتلا نوجوان میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہاری پلاننگ کے تحت سٹام فورڈ میں سٹارگ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں یہ بات پھیلائی تھی اور عمران اور کرنل فریدی دونوں اس ٹریپ میں پھنس گئے اور جانی نے انہیں کور بھی کر لیا لیکن یہ دوسری بات ہے کہ جانی انہیں انجام تک نہیں پہنچا سکا اور الٹا انہوں نے جانی اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دیا"...... سرچیف نے کہا۔

"یس باس"...... لارسن نے جواب دیا۔

"ابھی فلونا کی کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ کرنل فریدی نے اسے کال کیا ہے کہ کرنل فریدی اس کے پاس البانا آ رہا ہے اور یہ بات میرے ذہن میں نہیں آ رہی کہ کرنل فریدی کو کیسے علم ہو سکتا ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر سٹام فورڈ کی بجائے البانا میں ہے اور اسی لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم ایسے معاملات میں ماسٹر مائنڈ ہو۔ اس لئے تم یہ مسئلہ حل کر سکتے ہو"...... سرچیف نے کہا۔

"آپ کی نوازش ہے سرچیف کہ میرے بارے میں آپ ایسا خیال رکھتے ہیں۔ کیا علی عمران کے بارے میں بھی اطلاع مل چکی ہے کہ وہ کہاں ہے۔ وہیں سٹام فورڈ میں یا کسی اور جگہ"...... لارسن نے کہا۔

"ابھی اسے ٹریس ہی نہیں کیا جا سکا۔ البتہ کرنل فریدی کے بارے میں اطلاع مل گئی تھی کہ وہ سٹام فورڈ سے نوادا چلا گیا تھا اور اس نے نوادا سے ہی فلونا کو کال کیا ہے"...... سرچیف نے کہا۔

"سرچیف۔ پھر عمران بھی لازماً البانا پہنچ چکا ہو گا یا پہنچ جائے گا"...... لارسن نے کہا۔

"وہ کیوں۔ وجہ۔ جبکہ انہیں حتمی طور پر یقین ہو چکا ہے کہ ہیڈ کوارٹر ٹائلز گودام کے نیچے ہے ورنہ وہ وہاں اس انداز میں ریڈ نہ کرتے۔ انہیں البانا کے بارے میں کیسے علم ہو سکتا ہے"...... سرچیف نے کہا۔

"باس۔ یہ واقعی بہترین موقع تھا کہ انہیں ہلاک کر دیا جاتا اور

جانی ایسا ہی آدمی تھا کہ انہیں ہلاک کر سکتا تھا لیکن جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی خوش قسمتی ہی ان کے تحفظ کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ وہ بچ گئے لیکن اب آپ کی بات سن کر مجھے خیال آیا ہے کہ ہمیں پہلے ہی یہ بات سمجھ لینا چاہئے تھی اور اس کا بندوبست کر لینا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا"...... لارسن نے کہا۔

"کیسا بندوبست۔ کیا بات ہے۔ کھل کر جواب دو"...... سر چیف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر چیف۔ آپ نے یہ بتایا ہے کہ فلونا کو کرنل فریدی نے کال کیا ہے کہ وہ البانا پہنچ رہا ہے تو میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے ورنہ میں پہلے ہی اس بات کا بندوبست کر لیتا۔ ہم سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے جانی کو ہیڈ کوارٹر کی فریکوئنسی دے دی اور اس فریکوئنسی پر عمران نے آپ کو کال کیا تو یہاں موجود خصوصی مشینوں کی وجہ سے آپ نہ صرف اس کی آواز پہچان گئے بلکہ آپ وہاں ہونے والے تمام واقعات بھی دیکھ چکے تھے اس لئے آپ نے اسے بتا دیا۔ وہ کون ہے۔ یہاں تک تو بات ہماری فیور میں جاتی تھی کہ وہ یہ سمجھتے کہ آپ واقعی ٹائلز گودام کے نیچے موجود ہیں اور وہیں سے آپ یہ ساری کارروائی چیک کر رہے ہیں لیکن اس فریکوئنسی نے معاملہ خراب کر دیا۔ فریکوئنسی مخصوص فاصلے اور رینج کے مطابق بنائی جاتی ہے اور جس فریکوئنسی پر ان کی آپ سے بات ہوئی ہے وہ فریکوئنسی سٹام فورڈ کی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ انہوں نے یقیناً اس فریکوئنسی کی

مدد سے حساب لگا کر یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ یہ فریکوئنسی سٹام فورڈ میں اوکے کی جائے تو یہ البانا ظاہر کرتی ہے اور کرنل فریدی نے یقیناً اس فریکوئنسی کی وجہ سے ہی البانا کے بارے میں معلوم کر کے فلونا کو کال کیا ہو گا اور اگر کرنل فریدی یہ بات سمجھ سکتا ہے تو پھر عمران تو ویسے ہی ان معاملات میں ماہر ہے اس لئے وہ بھی اس سٹام فورڈ کی بجائے البانا پہنچے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ انہوں نے یقیناً ہیڈ کوارٹر کے ایریئے کو بھی مارک کر لیا ہو گا"...... لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی غلط کام ہوا ہے۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ ہم یہاں سے تو ہٹ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہاں ہیڈ کوارٹر بنایا ہی اس لئے گیا ہے کہ یہاں اسرائیل کی سب سے خفیہ اور محفوظ ایس وی میزائلوں کی لیبارٹری ہے۔ ایسی لیبارٹری جس کا علم ایکریمیا کو بھی نہیں ہے کیونکہ ایکریمیا بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اسرائیل اس قدر ہولناک کیمیائی ہتھیار تیار کرے اور ان لوگوں نے اگر یہ لیبارٹری تباہ کر دی تو اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا"...... سر چیف نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سر چیف۔ ویسے تو آپ خود بھی جانتے ہیں کہ یہ لیبارٹری انتہائی خفیہ اور محفوظ ہے لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ دوبارہ ان کو چیک کریں۔ آپ اب اپنا ہیڈ کوارٹر واقعی سٹام فورڈ میں شفٹ کر

دیں۔ وہاں مواصلاتی ورکنگ سٹیشن تو موجود ہے اور ہیڈ کوارٹر کا کیا ہے وہ تو چند کمروں میں بھی بنایا جا سکتا ہے اور میں اس کے لئے نئی فریکوئنسی تیار کر دوں گا۔ ایسی فریکوئنسی جس سے وہ سمجھ جائیں گے کہ ہیڈ کوارٹر البانا میں نہیں بلکہ سٹام فورڈ میں ہی ہے۔ اس طرح انہیں مجبوراً پھر سٹام فورڈ جانا پڑے گا اور لیبارٹری بھی بچ جائے گی اور یہ لوگ بھی آسانی سے مارے جا سکتے ہیں"...... لارسن نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... سر چیف نے کہا۔

"ایسا ہو جائے گا۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ ویسے اس فلونا کو تو معلوم نہیں ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... لارسن نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ وہ صرف فیلڈ ایجنٹ ہے اور میں نے اسے جنرل کال کے ذریعے آگاہ کیا ہے کہ اگر یہ دونوں ایجنٹ اس سے ٹکرائیں تو وہ اس کی اطلاع مجھے دے۔ اس کے پاس مواصلاتی ورکنگ اسٹیشن کے ذریعے کال کرنے والا فون نمبر ہے اس لئے اسے یہ کسی صورت بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم بھی یہاں البانا میں موجود ہیں"۔ سر چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اور بھی بہتر ہے۔ اگر انہیں فون نمبر کا علم ہو گیا تو پھر وہ الجھ جائیں گے"...... لارسن نے کہا۔

"تم فریکوئنسی تیار کرو اور پھر یہاں اس کو ایڈجسٹ کرو تاکہ میں

فلونا کو کال کر کے کہہ دوں کہ حفاظتی نقطہ نظر سے وہ مجھے رپورٹ اس مخصوص فریکوئنسی پر دے سکتی ہے"...... سر چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ نصف گھنٹے کے اندر ایسا ہو جائے گا"...... لارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ اور کام کرو"...... سر چیف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو لارسن اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

ایکریمیا کی ریاست البانا کے دارالحکومت کا نام بھی البانا ہی تھا۔ البانا خاصا بڑا اور جدید شہر تھا۔ یہ ریاست معدنیات کی وجہ سے پورے ایکریمیا میں مشہور تھی اور پوری ریاست پہاڑی علاقوں پر مشتمل تھی اور کہا جاتا تھا کہ البانا کے ہر پہاڑ کے نیچے کوئی نہ کوئی قیمتی معدنیات موجود ہے۔ یہی وجہ تھی کہ البانا کے طول و عرض میں معدنیات صاف کرنے کی فیکٹریاں نظر آتی تھیں۔ حکومت ایکریمیا نے ملٹی نیشنل کمپنیوں کو لائسنس دے رکھے تھے کہ وہ معدنیات کو تلاش کریں۔ انہیں نکالیں اور جو معدنیات نکلے وہ صاف کر کے فروخت کی جائے۔ اس میں سے نصف حکومت کی ملکیت ہوتی۔ اس طرح حکومت خود کوئی خرچ کئے بغیر نصف کی مالک بن جاتی تھی اور ان معدنیات کی وجہ سے ہی البانا ایکریمیا کی خوشحال ترین ریاستوں میں شامل تھی۔ البانا کو ولنگٹن اور ناراک

سے بھی زیادہ خوشحال شہر سمجھا جاتا تھا۔ اسی خوشحالی کی وجہ سے ہی البانا ہوٹلوں اور کلبوں کا شہر کہلاتا تھا اور اسی وجہ سے سیاح البانا کا چکر ضرور لگاتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ البانا ہر وقت تقریباً ہر ملک کے سیاحوں سے بھرا رہتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی البانا کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں ہی تھے کیونکہ اس طرح [illegible] کے چکر سے بچ جاتے تھے۔

"یہ تمہیں اچانک کیا ہو گیا ہے کہ تم سٹام فورڈ توڑنے کے [illegible] واوا سے یہاں آ گئے اور بتاتے بھی کچھ نہیں۔ آخر تم نے ہمیں سمجھ کیا رکھا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں تم سب کو سوائے ٹائیگر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر سمجھتا ہوں اور ٹائیگر کو اپنا شاگرد سمجھتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر سٹام فورڈ کی بجائے یہاں البانا میں ہے۔ لیکن پھر آپ نے وہاں کیوں ایکشن کیا تھا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہمیں بڑے ماہرانہ انداز میں بے وقوف بنایا گیا ہے اور ہم بڑے احمقانہ انداز میں بے وقوف بن گئے۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ جانی نے ہمیں ہوش دلا دیا ورنہ تو مجھے حقیقتاً اپنی حماقت پر افسوس رہتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ وہاں تو واقعی ہیڈ کوارٹر ہے"۔ [illegible] شکیل نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نہیں ہے بلکہ صرف وہی مواصلاتی ورکنگ [illegible]"...... عمران نے کہا۔

"[illegible] یہ الہام کیسے ہو گیا۔ کچھ تفصیل تو بتاؤ"۔

[illegible]

[illegible] میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عمران صاحب کو [illegible] ریکونسی کی وجہ سے معلوم ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کون سی فریکونسی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہی جس پر ٹائگز گودام سے ہیڈ کوارٹر کو کال کیا گیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر فریکونسی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس فریکونسی پر تو سپر چیف نے جواب دیا تھا اور جس طرح وہ ہمیں چیک کرتا رہا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس بلڈنگ کے نیچے یہ ہیڈ کوارٹر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے لیکن یہ مواصلاتی ورکنگ اسٹیشن ہے اور سیٹلائٹ کا کمال ہے کہ جب تک وہ فریکونسی سامنے نہیں آئی تھی مجھے بھی سو فیصد یقین تھا کہ ہیڈ کوارٹر ٹائگز گودام کے نیچے ہے اور انہوں نے اس کے حفاظتی انتظامات بھی اس انداز میں کئے ہوئے تھے لیکن جب یہ فریکونسی سامنے آئی اور پھر اس فریکونسی

پر سپر چیف سے بات ہوئی تو ساری بات سامنے آگئی کہ ہمیں باقاعدہ [illegible] ذہانت سے پلاننگ کر کے کیسے ٹریپ کیا گیا ہے اور [illegible] فیصد کامیاب بھی رہا ہے۔ میں تو میرا [illegible] خود بھی اس ٹریپ میں پھنس گیا۔ وہ تو اللہ بھلا کرے [illegible] اپنے احساس برتری کی تسکین کے لئے ہمیں [illegible] وہ سب نے فیصل کیا کہ حالات ہمارے کنٹرول میں آ گئے [illegible] سنتے ہی کھٹک گیا تھا اور اسے چیک کرنے کے [illegible] ٹرانسمیٹر کال کی تھی اور کرنل فریدی نے بھی جس انداز سے فریکونسی ایڈجسٹ ہوتے اور کال سنتے ہی مجھے دیکھا تو میں سمجھ گیا تھا کہ کرنل فریدی بھی اسی نتیجہ پر پہنچا ہے جس پر میں پہنچا ہوں کیونکہ کرنل صاحب کو بھی ان معاملات میں خاصی سوجھ بوجھ ہے۔ یہی وجہ ہے [illegible] میں نے وہاں سے آتے ہی پہلے کرنل فریدی کے بارے میں معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ ٹائگز گودام سے واپسی پر فوراً کیپٹن حمید سمیت نوادا چلے گئے ہیں اور اب یقیناً وہ بھی یہاں البانا میں پہنچنے والے ہوں گے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو اب یہ ہیڈ کوارٹر البانا میں ہے لیکن کہاں۔ البانا تو بہت بڑا انتہائی گنجان آباد شہر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"البانا کا شمالی علاقہ۔ وہاں ابھی تک معدنیات کے سلسلے میں [illegible] شروع نہیں ہوا۔ میں نے جو معلومات اس علاقے کے بارے میں [illegible] کی ہیں ان سے ایک نئی بات بھی سامنے آئی ہے کہ پورا شمالی

علاقہ حکومت الباتا سے حکومت اسرائیل کی ایک معدنیات نکالنے والی کمپنی نے طویل عرصے کے لئے لیز پر لے رکھا ہے لیکن وہ کمپنی ابھی کام نہیں کر رہی۔ البتہ حکومت الباتا کو باقاعدہ ادائیگی کی جا رہی [redacted] میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اصل میں اس علاقے میں انہوں نے شاگرگ کا خفیہ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہیڈ کوارٹر تو بقول آپ کے دو چار کمروں تک ہی محدود ہو گا۔ وہ تو شہر میں بھی بنایا جا سکتا ہے اس لئے اتنے بڑے علاقے کو لیز پر لینے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"تم نے اچھا سوچا ہے۔ میں نے بھی اس پوائنٹ پر غور کیا تھا اور میرے ذہن نے اس کا جو جواب دیا ہے اس کے مطابق یہ صرف کسی دفتری ٹائپ کا ہیڈ کوارٹر نہیں ہو گا بلکہ اسرائیل کی کوئی خفیہ لیبارٹری یا فیکٹری وغیرہ ہو گی جس کے اندر ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک پورشن انہوں نے ہیڈ کوارٹر کے طور پر بنا رکھا ہو"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ہمیں اس علاقے کا سروے کر لینا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"سروے میں صرف خشک اور جنگلات سے پر پہاڑیوں، چٹانوں اور غاروں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا۔ اسرائیلی اتنے احمق نہیں ہیں کہ انہوں نے ان کے نشانات باہر بھی چھوڑے ہوں"۔۔۔ عمران

نے جواب دیا۔

"تو پھر یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے معلوم ہو جائے گا تمہیں۔ کیا کوئی زائچہ نکالو گے"۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ ویسے گھومنے پھرنے سے تو ایسے سپاٹس نہیں ملا کرتے۔ اس کے لئے معروف طریقہ تو یہی ہوتا ہے کہ ہم کوئی ایسا کلیو تلاش کریں جو ہمیں اس ہیڈ کوارٹر تک لے جائے اور شاید عمران صاحب ایسے ہی کسی کلیو کے انتظار میں ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ پہلے اکیلا کیپٹن شکیل تھا اب تم بھی اس کے ساتھ شامل ہوتے جا رہے ہو۔ کیوں میری روزی پر لات بلکہ لاتیں مارنے پر تلے ہوئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گھٹیا باتیں مت کیا کرو۔ یہ روزی اور لاتیں جیسے الفاظ اور محاورے مت بولا کرو۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی کچرا گھر میں ساری عمر بسر کرتے رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ارے۔ تمہیں کیا معلوم۔ بعض اوقات کچرا گھروں سے بھی ہیرے مل جایا کرتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ خزانے تو خوابوں میں ہی ملتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"تو تم کچرا گھروں میں ہیرے تلاش کرتے پھر رہے ہو"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہیرے تو خود بخود اپنی روشنی سے آنکھوں کو چندھیا دیتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں خوشبو وہ جو خود اپنا آپ منوائے نہ کہ خوشبو بیچنے والا اس کی تعریفیں کرتا پھرے"۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"اچھا۔ مجھے تو بتاؤ کہ کون ہے وہ ہیرا جو تمہیں خود بخود نظر آتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی کہ عمران اسے بالواسطہ انداز میں ہیرا کہہ رہا ہے۔

"یہ تو جوہری سے پوچھنا پڑے گا۔ مجھے تو شیشہ بھی ہیرا نظر آتا ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ پڑ گیا۔

"شٹ اپ تمہیں بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے نانسنس"۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تمہیں کیوں غصہ آگیا ہے۔ میں تو تنویر سے پوچھ رہا تھا کیونکہ میرے خیال میں تنویر سے بڑا جوہری آج تک پیدا ہی نہیں ہوا اور پھر اسے پتہ بھی ہے کہ کوہ نور ہیرا اسے نہیں مل سکتا لیکن پھر بھی وہ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ والے مصرعے پر پورے یقین سے عمل پیرا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"تم خود بھی احمق ہو اور دوسروں کو بھی احمق سمجھتے ہو۔ نانسنس۔ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو۔ بہت وقت لگ گیا ہے

سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے چکر میں۔ اب اسے ختم ہونا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔ وہ شاید موضوع بدلنا چاہتی تھی تاکہ عمران کہیں اب کوہ نور ہیرے کی وضاحت نہ شروع کر دے۔ اسے معلوم تھا کہ عمران نے ایسی وضاحت کر دینی ہے کہ اسے ایک بار پھر غصہ آجانا ہے۔

"مس جولیا۔ آپ اس سے بات ہی نہ کیا کریں۔ یہ اس قابل نہیں ہے کہ اس سے بات کی جائے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ تم اب اپنی طرح اسے بھی گونگی بنانا چاہتے ہو۔ وہ میں نے ایک فلم دیکھی تھی جس میں ہیرو اور ہیروئن دونوں گونگے تھے۔ وہ بڑی شاندار فلم تھی"...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس علاقے کا بطور سیاح سروے کر ہی لینا چاہئے۔ یہاں ہوٹل میں بیٹھے رہنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو سکتا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں روکا تو نہیں۔ تم جاؤ اور کرو سروے۔ آخر کوئی کام تو تم بھی کر لیا کرو۔ چلو تنخواہ نہ سہی کم از کم ٹی اے ڈی اے تو حلال ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ کام تو تم خود ہمیں نہیں کرنے دیتے اور پھر باتیں بھی کرتے ہو۔ نانسنس۔ چلو تم سب اٹھو اسے یہاں بیٹھا رہنے دو۔

ہم جا کر وہاں کا سروے کرتے ہیں"...... جولیا نے جھٹکا کھا کر اٹھتے ہوئے کہا تو سب سے پہلے تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ ہمیں کیوں یہاں سے باہر بھجوانا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... صفدر نے اٹھنے کی بجائے الٹا عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب کو یقیناً کسی کال کا انتظار ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرتا رہے انتظار۔ تم سب آؤ۔ اب یہاں میرا دم گھٹنے لگا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"کسی کال کا انتظار نہیں ہے بلکہ میں نے ایک کال کرنی ہے۔ جس صاحبہ کو کرنی ہے اس کی آواز اس قدر مترنم اور لہجہ اس قدر رسیلا ہے کہ بس کیا بتاؤں"...... عمران نے چٹخارے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کس کو کال کرنا چاہتے ہیں۔ ہاں۔ وہ واقعی بہترین کلیو ثابت ہو سکتی ہے"...... صفدر نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کس کو۔ کیا مطلب۔ کون ہے وہ"...... جولیا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یقیناً عمران صاحب مس فلونا کو کال کرنا چاہتے ہیں۔ اب مجھے یاد آگیا ہے کہ میری عمران صاحب کے ساتھ جب فلونا اور اس کے

والد پال سے ملاقات ہوئی تھی تو فلونا نے بتایا تھا کہ وہ البانا میں البانا کلب چلاتی ہے اور اس لڑکی کی آواز اور لہجہ واقعی اس قدر مترنم اور لوچدار ہے کہ شاید کروڑوں میں سے ایک ہی ایسا لہجہ ہو گا"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یا اللہ۔ اب میں کیا کروں۔ صرف خطبہ نکاح یاد کرتے ہوئے اس کی یادداشت غائب ہو جاتی ہے ورنہ اسے صدیوں پہلے کی باتیں بھی یاد رہتی ہیں"...... عمران نے بڑے مایوسانہ سے انداز میں کہا۔

"اگر اس کی آواز مترنم اور لہجہ رسیلا یا لوچدار ہے تو اس میں ایسی کیا بات ہے کہ تم ہمارے سامنے اس سے بات نہیں کرنا چاہتے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"صفدر صاحب۔ یہ بتائیں کہ آپ نے یہ کیوں کہا کہ فلونا سے کلیو مل سکتا ہے۔ کیا فلونا سٹارگ کی ممبر ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"واہ۔ کیا کہنے۔ صفدر صاحب بتائیں آپ۔ واہ۔ کیا انداز تکلم ہے۔ ایک جولیا ہے کہ منہ میں ہر وقت لٹھ رکھے پھرتی رہتی ہے"۔ عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"تم ہو ہی اس قابل"...... جولیا نے بھی بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"فلونا یہودی ہے۔ وہ گریٹ لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف پال کی پہلی بیوی سے بیٹی ہے اور فلونا کی والدہ بھی کٹر یہودی تھی۔ فلونا بے حد تیز اور ہوشیار لڑکی ہے اس لئے اگر وہ سٹارگ کی ممبر نہ بھی

ہو گی تب بھی اسے بہرحال اس بارے میں معلومات ضرور حاصل ہوں گی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر اس سے فون پر بات کرنے کا فائدہ۔ ہم وہاں اس کے پاس چلے جاتے ہیں۔ پھر اس کو سب کچھ بتانا پڑے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"وہ۔ وہ حفظ مراتب بھی تو کوئی چیز ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ ہماری مشرقی تہذیب میں حفظ مراتب کا بہت خیال رکھا جاتا ہے"۔ عمران نے بڑے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیا چونک پڑے۔

"حفظ مراتب۔ کیا مطلب۔ کیسا حفظ مراتب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ۔ پیر و مرشد کرنل فریدی بھی یقیناً اس فلونا کی مترنم آو سن چکے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھ پڑے۔

"پھر تو ہمیں فوراً جانا چاہئے ورنہ کرنل فریدی ہم سے پہلے کام دکھا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"اسی لئے تو حفظ مراتب کی بات کر رہا تھا۔ بہرحال کر لیتا ہو بات"...... عمران نے کہا اور پھر فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن

بھی پریس کر دیا۔

"البانا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ مس فلونا سے بات کرائیں"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"مطلب بھی مس فلونا سے پوچھ لینا۔ میں نے اسے بتا دیا تھا اور ساتھ ہی ہدایت بھی کر دی تھی کہ وہ اسے کسی بڑے سے بورڈ پر لکھ کر اپنے کلب میں لگا دے لیکن شاید اس نے میری ہدایت پر عمل نہیں کیا اس لئے اب اس کی یہی سزا ہے کہ وہ تمہیں خود مطلب سمجھائے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے فون اٹنڈ کرنے والا اب عمران سے پیچھا چھڑانا چاہتا ہو۔

"ہیلو۔ فلونا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد فون سے واقعی انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عمران جولیا کی وجہ سے انتہائی سنجیدگی سے بات کر رہا ہے۔

"ارے۔ تو تم ہو عمران۔ کہاں سے بول رہے ہو اور یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا بیمار ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"البانا سے ہی بول رہا ہوں اور بیمار نہیں ہوں۔ البتہ خوفزدہ ضرور ہوں"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خوفزدہ۔ کیوں۔ کس سے۔ تم جیسا آدمی کیسے خوفزدہ ہو سکتا ہے اور البانا میں کہاں ہو۔ میرے کلب کیوں نہیں آئے"...... فلونا مسلسل بولتی ہی چلی گئی۔ اس کے لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی۔

"میں اپنے ساتھیوں کو بتا رہا تھا کہ مشرق میں حفظ مراتب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے اور کرنل فریدی تو میرے پیر و مرشد ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کرنل فریدی۔ اوہ۔ تو تمہیں معلوم ہے کہ کرنل فریدی یہاں میرے آفس میں موجود ہیں۔ حیرت ہے۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو جاتا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے معنی خیز نظروں سے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں عمران کی بات پر یقین آ گیا ہو۔

"پیر و مرشد اور مرید کے درمیان ایک خاص روحانی رو چلتی رہتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پیر و مرشد۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ کیا کرنل فریدی کا کوڈ نام ہے"۔

دوسری طرف سے فلونا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ روحانی کوڈ ہے جسے تم جیسے مادہ پرست نہیں سمجھ سکتے۔ بہرحال میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"کرنل صاحب۔ آپ کی ملاقات کا کوئی ایجنڈا بھی ہے یا فری لانسر ٹائپ کی ملاقات ہے اس فلونا سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بھی آ جاؤ تاکہ کھل کر بات ہو سکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کلیو بھی ختم ہو گیا"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کلیو ختم ہو گیا۔ کیا مطلب۔ کرنل فریدی تو تمہیں بلا رہا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ کلیو ختم ہو گیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی کی بات کا مطلب یہی تھا کہ فلونا سے کوئی خاص معلومات حاصل نہیں ہو سکیں اور اگر کرنل فریدی اس سے کچھ حاصل نہیں کر سکا تو میری کیا حیثیت ہے"...... عمران نے کہا اور

اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسٹر شوٹنگ کلب کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"راسٹر شوٹنگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوتھم سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈھمپ شوٹنگ کو کہتے ہیں اور میں شوٹنگ کا پرنس ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کس زبان میں کہتے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"قدیم عبرانی زبان میں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا گیا جیسے بولنے والے کو مایوسی ہوئی ہو۔

"ہیلو۔ جوتھم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد بھاری تھا۔

"کیا تم بھی ڈھمپ کا مطلب پوچھو گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا آپ۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو صرف پرنس بتایا گیا ہے۔ اوہ پرنس آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا گیا۔

"فون کے مائیک سے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار دوسری طرف سے جوتھم بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔ اب میں یہ بات نہیں پوچھوں گا"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"مس فلونا کا کیا حال ہے۔ ابھی تک فرینڈ شپ چل رہی ہے یا"...... عمران نے کہا۔

"مت نام لیں پرنس اس کا۔ میں نے اس سے تعلقات ختم کر لئے ہیں"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ اس قدر غصہ۔ ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں پھر بات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب میری بات سن لو۔ اب تک سٹارگ کو یہ معلوم ہو گیا ہو
گا کہ ہم البانا پہنچ گئے ہیں اور اگر واقعی البانا میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے
تو پھر یہاں ہمارے خلاف نجانے کتنے گروپ کام شروع کر چکے ہوں
گے اس لئے آپ سب یہاں سے دو دو کی صورت میں باہر نکلیں اور
بسوں پر سفر کر کے مارگا روڈ پر واقع راسٹر شوٹنگ کلب پہنچ جائیں۔
جو تھم یہودی ہے لیکن رقم لے کر یہ اسرائیل کے خلاف مخبری کر سکتا
ہے اس لئے اس سے ہمیں اپنے مطلب کی معلومات مل سکتی ہیں۔
اس کا البانا میں مخبری کا نیٹ ورک ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اپنا نام لے لیا اور کرنل فریدی کا
نام بھی سامنے آگیا ہے۔ کیا یہاں فون چیکنگ نہیں ہو رہی ہو گی۔"
صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بہت بڑا شہر ہے اس لئے یہاں کروڑوں فون ہوں
گے۔ جب تک انہیں کسی پر شک نہ ہو وہ فون چیک نہیں کر
سکتے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ جولیا۔ تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل سے نکل کر بس
میں سوار ہو کر شوٹنگ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"تو تمہیں واقعی معلوم نہیں ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر البانا
ہے"...... کرنل فریدی نے سامنے بیٹھی ہوئی فلونا سے مخاطب
کر کہا۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں اس وقت ایکریمین
یک اپ میں تھے اور وہ دونوں البانا پہنچتے ہی سیدھے البانا کلب پہنچے
ے جہاں فلونا نے دونوں کی اصلیت معلوم ہونے پر ان کا انتہائی
ش دلی سے استقبال کیا تھا لیکن جب کرنل فریدی نے فلونا سے
رگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی
شش کی تو فلونا نے دو ٹوک لہجے میں کہہ دیا کہ اسے اس بارے
قطعاً کچھ معلوم نہیں ہے اور کرنل فریدی اس کے لہجے سے ہی
گیا تھا کہ فلونا مکمل تو نہیں کچھ نہ کچھ ضرور ہیڈ کوارٹر کے بارے
معلومات رکھتی ہے۔ اس لئے اس نے یہ بات کی تھی۔

"کرنل صاحب۔ آپ میرے والد پال کے انتہائی گہرے دوست

ہیں اور میں اپ کی دل سے قدر کرتی ہوں۔آپ یقین کریں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر البانا میں ہے بھی یا نہیں۔اگر ہے تو کہاں ہے"...... فلونا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فلونا نے رسیور اٹھا کر بات شروع کر دی۔اچانک اس نے خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور دوسری طرف سے عمران کی آواز سن کر کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں بے اختیار چونک پڑے تھے۔ عمران کے کہنے پر کرنل فریدی نے اس سے بات کرتے ہوئے اسے بھی یہاں آنے کی دعوت دے دی۔وہ جانتا تھا کہ عمران کے جیک پال سے خاصے گہرے تعلقات ہیں۔وہ فلونا سے اور فلونا بھی اس سے واقف ہے۔

"دیکھو فلونا۔ تم جو کہہ رہی ہو وہ درست ہو سکتا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تمہارے رابطے بہرحال سٹارگ سے کسی نہ کسی انداز میں ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا تو فلونا بے اختیار چونک پڑی۔

"رابطے۔اوہ ہاں اگر آپ اسے رابطے کہہ سکتے ہیں تو ٹھیک ہے میں تسلیم کرتی ہوں"...... فلونا نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔کھل کر بات کرو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کرنل صاحب۔سٹارگ کا سپر چیف جیکب فاسٹ میرا دوست ہے۔وہ جب بھی البانا آتا ہے تو میرے پاس ٹھہرتا ہے اور اکثر

ہمارے ٹرانسمیٹر پر بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے لیکن آپ یقین کریں کہ میں نے آج تک اس سے یہ نہیں پوچھا کہ اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔البتہ ایک بار اس نے خود ہی بات کی تھی کہ اسے ایک چھوٹے سے جزیرے پر رہنا پڑتا ہے اس لئے وہ بور ہو کر یہاں آ جاتا ہے اور بس۔اس سے زیادہ نہ میں نے اس سے کبھی پوچھا اور نہ اس نے کچھ بتایا اور نہ ہی مجھے ایسی باتوں سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے"...... فلونا نے جواب دیا۔

"کیا تم وہ فریکونسی بتا سکتی ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اس عمران کو آ لینے دیجئے۔مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ وہ بھی آپ کی طرح اس سٹارگ کے خلاف ہی کام کر رہا ہے اور اس کے یہاں آنے کا مقصد بھی یہی ہو گا کہ میں اسے اس بارے میں بتاؤں۔اب وہ آ رہا ہے تو فریکونسی تو مجھے اسے بھی بتانا پڑے گی اس لئے اکٹھی بتا دوں گی"...... فلونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اب نہیں آئے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو فلونا بے اختیار چونک پڑی۔

"آپ نے اسے خود تو بلایا ہے۔وہ کیوں نہیں آئے گا"...... فلونا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے بتا دیا ہے کہ تمہیں اس بارے میں علم نہیں ہے اس لئے اس کے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ حیرت ہے۔ آپ کے لوڈ میری سمجھ سے تو باہر ہوتے ہیں۔
بہر حال میں فریکونسی بتا دیتی ہوں"...... فلونا نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"کیا یہاں ٹرانسمیٹر ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... فلونا نے چونک کر کہا۔

"اس فریکونسی پر میرے سامنے فاسٹ سے بات کرو تاکہ مجھے
تسلی ہو جائے کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ درست ہے"...... کرنل
فریدی نے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ میں آپ سے غلط بیانی کر رہی ہوں۔
ایسی بات ہوتی تو میں بتاتی ہی کیوں"...... فلونا نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے فلونا۔ تم ان معاملات کو
نہیں سمجھ سکتی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو فلونا
اٹھی اور اس نے عقبی دیوار میں موجود الماری کھول کر اس میں سے
ایک ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ
کرنا شروع کر دی۔ کرنل فریدی کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ فلونا کالنگ فرام البانا۔ اوور"...... فریکونسی
ایڈجسٹ کر کے فلونا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جیکب فاسٹ اٹنڈنگ یو فلونا۔ کیا بات ہے۔ تم نے
اچانک کیسے کال کیا ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد سٹارگ کے

چیف کی آواز سنائی دی۔

"ایک ماہ ہو گیا ہے تم آئے نہیں۔ پہلے تو دس پندرہ روز بعد
آ جاتے تھے۔ اب کیا اس چھوٹے سے جزیرے میں تم بور نہیں ہوتے۔
اوور"...... فلونا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں فلونا۔ کچھ معاملات ہی ایسے ہیں جن میں انتہائی
مصروفیت ہے۔ بہر حال میں جلد ہی البانا آ رہا ہوں۔ پھر ملاقات ہو
گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"اوکے۔ جلدی آنے کی کوشش کرو۔ میں تمہارے بغیر بور ہو
رہی ہوں۔ اوور"...... فلونا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جلد ہی ملاقات ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فلونا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔

"اب میری بات پر یقین آ گیا ہے آپ کو یا نہیں"...... فلونا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس تعاون کا بے حد شکریہ۔ بہر حال جب ہمارے بعد دوبارہ
سٹارگ کے چیف سے بات کرو گی اور اسے میرے اور علی عمران کے
بارے میں بتاؤ گی تو اسے ساتھ ہی یہ بھی بتا دینا کہ فریکونسی گیم سے
زیادہ عرصے تک دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ گڈ بائی"۔ کرنل
فریدی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی سنجیدگی سے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ فلونا

ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ کیپٹن حمید بھی خاموشی سے اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹیکسی میں سوار ایک بڑے ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے کیونکہ وہ ایئرپورٹ سے سیدھے البانا کلب ہی گئے تھے۔ ٹیکسی نے انہیں ایک بڑے اور اعلیٰ معیار کے ہوٹل پر پہنچا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے ایک کمرے میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔

"ہمارے ساتھ باقاعدہ گیم کھیلی جارہی ہے"...... کرنل فریدی نے اچانک کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"گیم۔ کیسی گیم۔ کیا آپ کا مطلب فریکونسی سے ہے"۔ کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"ان کے مواصلاتی ورکنگ اسٹیشن میں انتہائی جدید مواصلاتی مشینری نصب ہے اور اسی وجہ سے یہ اپنی مرضی سے فریکونسیاں ایڈجسٹ کرتے ہیں۔ پہلے انہوں نے جو فریکونسی استعمال کی اس کے مطابق ہیڈکوارٹر البانا میں ظاہر ہوا لیکن جس فریکونسی پر بات ہوئی ہے اس فریکونسی کے مطابق ہیڈکوارٹر سٹام فورڈ جزیرے میں ہے اور اس سرچیف نے بات چیت کے دوران خاص طور پر یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے جیسے وہ البانا میں نہیں رہتا بلکہ واقعی سٹام فورڈ میں رہتا ہے اور سٹام فورڈ سے آتا جاتا رہتا ہے۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ موجودہ فریکونسی پر فلونا کو فیڈ کی گئی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کیا انہیں معلوم تھا کہ ہم فلونا سے ملیں گے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ ہم پر قاتلانہ حملہ بھی تو کرا سکتے تھے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"میں نے نوادا سے فلونا کو کال اسی مقصد کے لئے کیا تھا کہ اگر فلونا کا کوئی تعلق سٹارگ سے ہوگا تو یہاں پہنچ کر بات سامنے آجائے گی اور وہی ہوا۔ لیکن تمہاری یہ بات کہ کیا یہ نئی فریکونسی یہ سوچ کر دی گئی ہے کہ شاید ہم یہاں پہنچیں یا انہیں معلوم تھا کہ ہم یہاں پہنچ رہے ہیں تو میرے خیال میں دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ فلونا نے میری کال ملنے کے بعد خود اس پر سرچیف کو کال کر کے تفصیل بتائی ہوگی اور دوسری صورت یہ کہ انہیں فلونا کے والد اور میرے تعلقات کا علم ہوگا اس لئے انہوں نے فلونا کو یہ فریکونسی خصوصی طور پر بتائی ہوگی تاکہ ہمیں ڈاج دیا جا سکے"...... کرنل فریدی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے پہلے تو بڑا لمبا چوڑا حساب کتاب کر کے فریکونسی کے بارے میں معلوم کیا تھا لیکن اب آپ نے صرف سن کر ہی معلوم کر لیا ہے کہ یہ فریکونسی سٹام فورڈ کی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں۔ وہ حساب کتاب میرے ذہن میں ہے اس سے موجودہ فریکونسی سنتے ہی میں سمجھ گیا ہوں کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ گیم کھیلی جارہی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کہیں تو میں اس فلونا سے ہیڈکوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ کروں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ اسے واقعی معلوم نہیں ہے۔ صرف اس سرچیف کے ساتھ اس کی دوستی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے یہ بات معلوم ہو۔ ہیڈ کوارٹر سنام فورڈ میں نہیں ہے بلکہ البانا میں ہے لیکن بہرحال اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ یہ بات اس قدر حتمی انداز میں کیسے کہہ سکتے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"میں لہجے اور انداز سے ہی اصل اور مصنوعی بات کو سمجھ سکتا ہوں۔ بہرحال چھوڑو اب ہمیں کسی اور ذریعے سے ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون پیس کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"البانا سے ولنگٹن کا رابطہ نمبر دیں"...... کرنل فریدی نے مقامی لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو کرنل فریدی نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"پارک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز

سنائی دی۔

"محل کنگ سے بات کرائیں۔ میں کرنل ڈک بول رہا ہوں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کنگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور اونچی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ اونچا بولنے کا عادی ہو۔

"کیا تمہارا فون سپیشل ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون۔ کون بات کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ آواز پھر بھی اونچی تھی۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ پھر بات ہو گی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس۔ اب میں سپیشل فون پر بات کر رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کنگ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... اس بار کرنل فریدی نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ آپ کرنل صاحب۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے کرنل

فریدی نے اس سے بات کر کے اسے شدید حیران کر دیا ہو۔

"میں البانا سے بول رہا ہوں کنگ۔ پہلے یہ بتاؤ کہ بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم سٹارگ سے تمہارا کوئی تعلق ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"سٹارگ سے۔ اوہ نہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کنگ اس قسم کی خرافات کے چکر میں نہیں پڑا کرتا۔ ویسے میں نے اس کا نام سن رکھا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم صاف کام کرنے کے عادی ہو اس لئے میں نے یہ بات پوچھی تھی۔ سٹارگ یہودیوں کی دہشت گرد تنظیم ہے اور یہ پوری دنیا کے مسلم ممالک کے خلاف انتہائی خوفناک اور بڑے پیمانے پر دہشت گردانہ کارروائیوں کا پلان بنا رہی ہے اس لئے میں اس کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ مجھے اس حد تک تو علم ہو گیا ہے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر البانا کے شمالی علاقے میں ہے لیکن محل وقوع اور دوسرا کوئی کلیو نہیں مل رہا۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اس سلسلے میں کیا تم کوئی مدد کر سکتے ہو۔ تمہیں اس کا باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"معاوضے کی بات چھوڑیں کرنل صاحب۔ آپ کے مجھ پر احسان ہی اتنے ہیں کہ میں آپ سے کوئی معاوضہ نہیں لے سکتا۔ جہاں تک سٹارگ کے بارے میں بات ہے تو اتنا مجھے معلوم ہے کہ البانا کا ایک گروپ ہے جسے وہاں میگن گروپ کہا جاتا ہے۔ یہ گروپ

یہودیوں پر مشتمل ہے اور اس کا براہ راست تعلق سٹارگ سے ہے اور یہ دہشت گردانہ کارروائیوں سے لے کر ہر قسم کے جرائم کرنے میں طاق ہے۔ اس کا چیف کرافورڈ ہے جسے عام طور پر بگ فورڈ کہا جاتا ہے۔ یہ البانا ریاست کا سب سے بڑا جرائم پیشہ اور غنڈہ ہے۔ البانا میں میگن کلب ان کا مین اڈا ہے۔ میرے ان سے تعلقات نہیں ہیں بلکہ یہاں ولنگٹن میں اس کے گروپ سے میری مستقل نزاع رہتی ہے۔ اگر آپ اس بگ فورڈ کو کور کر لیں تو اس سے آپ کو حتمی طور پر سٹارگ کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ایک غنڈہ اور بدمعاش کیسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات رکھتا ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"وہ غنڈہ بھی ہے اور بدمعاش بھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی تیز آدمی ہے ہر قسم کی معلومات اس کی انگلیوں پر ہر وقت دھری رہتی ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو اٹھو۔ ہم نے اب لباس اور میک اپ تبدیل کر کے یہ ہوٹل چھوڑنا ہے اور کسی دوسرے ہوٹل میں کمرے لے کر اس بگ فورڈ کو کور کرنا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

جو تھم لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا۔ اس کی پیشانی کے ایک کونے میں چھ نوکوں والا ستارہ گندھا ہوا تھا۔ وہ کلب کا مالک تھا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اگر باقاعدہ غنڈہ نہیں ہے تو بہرحال شریف آدمی بھی نہیں ہے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت اس کے خصوصی آفس میں موجود تھا۔

"آپ یہاں اچانک وارد ہوئے ہیں پرنس۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں آپ کو کوئی خفیہ مشن درپیش ہے۔ مجھے بتائیں میں کیا کر سکتا ہوں"...... جو تھم نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری پیشانی پر گندھا ہوا ستارہ بتا رہا ہے کہ تم خود یہودی نہیں ہو بلکہ یہودیوں کے خصوصی دوست ہو کیونکہ یہ ستارہ گندھوانے کی باقاعدہ اجازت صرف ان لوگوں کو ملتی ہے اور ہم نے چونکہ یہودیوں کی بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم سٹارگ کے خلاف

کام کرنا ہے اس لئے تم سے اس سلسلے میں بات کرنا حماقت ہی ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو تھم بے اختیار اچھل پڑا۔

"ستارے کی حد تک آپ کی بات درست ہے لیکن آپ کا باقی تجزیہ غلط ہے۔ ستارہ واقعی یہودیوں کا خاص نشان ہے لیکن یہ ستارہ میگن گروپ سے دوستی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور میگن گروپ خود دہشت گرد گروپ ہے اس لئے اس کا لازماً سٹارگ سے تعلق ہو گا"۔ جو تھم نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم ڈائریکٹ نہیں بلکہ ان ڈائریکٹ سٹارگ کے دوست ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا جو تھم آگے کی طرف جھک آیا۔

"پرنس۔ یہ صرف مصلحت ہے ورنہ جو تھم ایسے لوگوں کا دوست نہیں ہو سکتا ہے"...... جو تھم نے آہستہ سے کہا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے پھر تم بتاؤ کہ یہاں شمالی علاقے میں جہاں سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں کا کلیو کہاں سے مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شمالی علاقہ تو خالی علاقہ ہے۔ وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے"۔ جو تھم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے ہیڈ کوارٹرز زیر زمین ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم کرنا پڑے گا۔ ایک منٹ"...... جو تھم نے کہا اور

رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو جوتھم چونک پڑا۔

"تم نے اس انداز میں معلومات حاصل کرنی ہیں کہ کسی کو ہمارے بارے میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جوتھم نے کہا تو عمران نے ہاتھ رسیور سے ہٹا لیا اور جوتھم نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں سنائی دینے لگی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ڈاٹن بول رہا ہوں"...... رسیور اٹھتے ہی ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"جوتھم بول رہا ہوں۔ جوتھم شوٹنگ کلب سے"...... جوتھم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ کیوں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا لیکن لہجہ اب قدرے تحکمانہ تھا۔

"بگ فورڈ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں زیرو کالونی میں رہنے والے ایک آدمی پاڈل کو شوٹنگ کے دوران اس انداز میں ہلاک کر دوں کہ کسی کو اس کی موت پر شک نہ ہو اور پھر اس کی لاش آپ تک پہنچا دوں"...... جوتھم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تو کیا ہوا۔ کیا پاڈل ختم ہو گیا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"یس سر۔ میں نے اسے اس انداز میں ختم کر دیا ہے جس طرح حکم دیا گیا تھا"...... جوتھم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کی لاش کی اب مجھے ضرورت نہیں رہی۔ تم پولیس کو اطلاع دے کر یہی ظاہر کر دو کہ وہ شوٹنگ کے دوران ہلاک ہو گیا ہے۔ چیف پولیس آفیسر کو ساری بات معلوم ہے اس لئے وہ تمہارے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن بگ فورڈ کے حکم کی تعمیل تو نہ ہو گی پھر"...... جوتھم نے ڈرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں اسے کہہ دوں گا۔ تم بے فکر رہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اوکے"...... جوتھم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ڈاٹن بھی یہاں کا معروف لڑاکا اور غنڈہ ہے۔ ڈاٹن کلب اس کا خاص اڈا ہے اور یہ میگن گروپ کا ایک لحاظ سے دست راست ہے۔ البتہ اس کی علیحدہ بھی تنظیم موجود ہے جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ شخص پورے البانا میں انتہائی قیمتی شراب کا بھی بہت بڑا سپلائر ہے اور یقیناً سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر میں بھی شراب یہی سپلائی کرتا ہو گا۔ میں نے اسے فون اس لئے کیا ہے

تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ البانا میں موجود ہے یا نہیں کیونکہ اکثر یہ کئی کئی دن البانا سے غائب رہتا ہے۔ اگر آپ کسی طرح اسے کور کر لیں اور اس کی زبان کھلوا سکیں تو آپ کو یقیناً آپ کی مرضی کی معلومات مل سکتی ہیں"...... جوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے یقیناً سوچ سمجھ کر ہی ٹپ دی ہو گی لیکن کیا تم یہ کام بھی کرتے ہو۔ میرا مطلب ہے یہ پاؤل کی ہلاکت جیسا"۔ عمران نے کہا۔

"یہاں میگن گروپ کے حکم سے انکار کو فوری موت سمجھا جاتا ہے۔ اگر بگ فورڈ حکم دے دے تو مجھے اپنے آپ کو بھی گولی مارنا پڑے گی۔ دوسرا میرے پاس کوئی راستہ ہی نہیں ہو گا"...... جوتھم نے کہا۔

"تو پھر اس بگ فورڈ کو کیوں نہ کور کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسے کاموں میں نہیں پڑا کرتا۔ البتہ یہ ڈاٹن ایسے کاموں کا کیڑا ہے"...... جوتھم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک گزارش ہے اگر آپ ناراض نہ ہوں"...... جوتھم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ اپنی ساتھی لڑکیوں کو ڈاٹن کلب نہ لے جائیں۔ وہاں لوگ بھوکے کتوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہنا چاہتا"...... جوتھم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کے شوٹنگ کلب سے باہر آ گئے تھے۔

"تم واپس رہائش گاہ پر جاؤ۔ اب میں اور صالحہ جا کر اس ڈاٹن سے معلومات حاصل کریں گی"...... جولیا نے باہر آتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ معلومات تم ہی حاصل کرنا لیکن ہمیں یہ کارروائی انتہائی تیز رفتاری سے کرنا ہو گی ورنہ یہاں جرائم پیشہ گروپ ہمارے خلاف حرکت میں آ جائیں گے اور ہم نئے بکھیڑوں میں پھنس جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہاں پر یقیناً وہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہمارے خلاف اتاریں گے اس لئے ہمیں اس طرح اکٹھے نہیں رہنا چاہئے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ارے ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ دو دو کی صورت میں ڈاٹن کلب پہنچو۔ نقشہ تم سب نے دیکھا ہوا ہے اس لئے پتہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم سب نے ڈاٹن کلب میں داخل نہیں ہونا۔ صرف میں جولیا، صالحہ، تنویر اور ٹائیگر داخل ہوں گے"...... عمران نے کہا۔ وہ سب ایک طرف کھڑے اس طرح

باتیں کر رہے تھے جیسے اچانک مل جانے پر لوگ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

"ہم دو نے کیا قصور کیا ہے عمران صاحب۔ میرا مطلب ہے کیپٹن شکیل اور میں نے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں نے باہر کارروائی کرنی ہے۔ کلب سے کچھ فاصلے پر کسی پارکنگ سے دو کاریں تم نے اڑانی ہیں اور انہیں کلب کے گیٹ کے سامنے اس انداز میں کھڑی کرنا ہے کہ ہم کسی بھی وقت ان کاروں کو استعمال کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر عمران جولیا کو ساتھ لئے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ علیحدہ علیحدہ بسوں میں سوار ہو کر ڈاٹن کلب کے سامنے پہنچ گئے۔

"ہم نے اس ڈاٹن کو یہاں سے اغوا کرنا ہے اس لئے جب تک ہم ڈاٹن تک نہ پہنچ جائیں تم میں سے کسی نے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جس سے یہ لوگ چونک پڑیں"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اور اگر ان لوگوں نے کوئی حرکت کر دی تب"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب تک ناگزیر نہ ہو۔ میری ہدایت کے خلاف نہ کرنا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کلب کا شیشے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے بعد جولیا اور صالحہ۔ اس کے پیچھے تنویر اور

سب سے آخر میں ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ کلب کا ہال انتہائی تھرڈ کلاس ٹائپ غنڈوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہاں عورتوں کی بھی کافی تعداد موجود تھی لیکن وہ سب اپنے انداز اور لباس سے تھرڈ کلاس طبقے کی ہی عورتیں لگ رہی تھیں۔

"ارے۔ ارے۔ وہ دیکھو پریاں۔ واہ۔ انہیں تو میگانا ہی لے گا۔ ہا۔ ہا"...... اچانک ایک سائیڈ سے اونچی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک لحیم شحیم غنڈہ اٹھا اور تیزی سے دوڑتا ہوا جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے اس طرح جولیا کا بازو پکڑنے کی کوشش کی جیسے وہ اسے زبردستی گھسیٹ کر ساتھ لے جانا چاہتا ہو لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اس غنڈے کے سینے پر ضرب لگائی تھی جبکہ تنویر نے یکلخت جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس لڑکھڑاتے ہوئے غنڈے پر فائر کھول دیا تھا اور پھر نہ صرف اس غنڈے بلکہ اس کے ساتھ ہی کئی اور آدمی بھی اس کی فائرنگ کی زد میں آ گئے۔

"بس کافی ہے۔ اتنی سزا کافی ہے"...... عمران نے مڑ کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو تنویر نے ہاتھ روک لیا۔

"سن لو۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کے ڈیتھ سینڈیکیٹ سے ہے اس لئے اب اگر کسی نے ہمارے خلاف انگلی بھی اٹھائی تو اس پورے کلب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا"...... عمران نے تنویر کو روکنے

کے بعد ہاتھ اٹھا کر اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے وہ کسی مجمع سے مخاطب ہو اور ہال میں موجود افراد جو نہ صرف اٹھ کھڑے ہوئے تھے بلکہ ان کے ہاتھ تیزی سے ان کی جیبوں کی طرف بڑھنے لگے تھے یکلخت اس طرح ساکت ہو گئے جیسے الیکٹرک سے چلنے والے کھلونے سوئچ آف ہونے پر ساکت ہو جاتے ہیں اور عمران مڑ کر ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر دو غنڈہ نما آدمی اور دو عورتیں ساکت کھڑی تھیں۔

"کہاں ہے ڈاٹن"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"جاؤ سٹام۔ چیف کو اطلاع دو"...... کاؤنٹر پر کھڑے ایک غنڈے نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا سائیڈ راہداری میں غائب ہو گیا۔ عمران وہاں کاؤنٹر پر اس انداز میں کھڑا ہو گیا کہ اس کا رخ ہال کی طرف تھا۔ ہال میں اب خاموشی طاری تھی۔ البتہ کھڑے ہوئے مرد اور عورتیں واپس بیٹھ گئے تھے۔ البتہ اس غنڈے اور دو اور آدمیوں کی لاشیں فرش پر پڑی ہوئی تھیں۔ اچانک سائیڈ راہداری سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران نے راہداری کی طرف رخ موڑا جبکہ اس کے ساتھی بھی چونک کر سیدھے ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد ایک دیو ہیکل اور خاصے بھاری جسم کا آدمی راہداری سے نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ سا ہو رہا تھا۔ ویسے وہ اپنے چہرے مہرے

سے بڑا غنڈہ اور لڑاکا نظر آ رہا تھا۔

"کون ہے۔ کس نے جرأت کی ہے میرے کلب میں فائر کرنے کی"...... اس نے راہداری سے باہر آتے ہی چیخ کر کہا۔

"آہستہ بولو ڈاٹن ورنہ زبان گدی سے کھینچ لوں گا"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... ڈاٹن کا چہرہ اور زیادہ مسخ ہو گیا اور پھر وہ اس طرح عمران کی طرف بڑھا جیسے وہ اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر دیوار سے دے مارے گا۔

"رک جاؤ ورنہ"...... عمران نے پہلے سے زیادہ غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ڈاٹن نے یکلخت کسی اڑیل بھینسے کی طرح عمران پر حملہ کر دیا لیکن دوسرے لمحے اس کا فضا میں اٹھا ہوا جسم تیزی سے اوپر کو اٹھا اور پھر ایک زور دار دھماکے سے وہ اڑتا ہوا مین گیٹ کے ساتھ دیوار سے ٹکرایا اور پھر اس طرح نیچے آ گرا جیسے کوئی وزنی پتھر ٹکرا کر گرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھ گیا۔

"دروازہ کھولو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاٹن نیچے گر کر اچھل کر کھڑا ہوتا عمران کا بازو گھوما اور لحیم شحیم ڈاٹن چیختا ہوا اوپر کو اچھلا اور پھر قلابازی کھا کر عین مین گیٹ کے سامنے ایک دھماکے سے گرا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اس انداز میں

گھما دیا تھا کہ ڈاٹن فضا میں قلابازی کھا کر کسی بھاری بورے کی طرح فرش پر پشت کے بل گرا تھا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے دروازہ کھول دیا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے ڈاٹن پر جھپٹا اور دوسرے لمحے لحیم شحیم ڈاٹن اس کے دونوں ہاتھوں پر ایک لمحے کے لئے اٹھتا ہوا نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیختا ہوا دروازے سے باہر سڑک پر جا گرا اور اس کے پیچھے عمران بھی تیزی سے باہر نکل آیا۔

"خبردار اگر کوئی پیچھے آیا تو"...... تنویر نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے ہال سے باہر گئے۔ باہر واقعی دو کاریں موجود تھیں۔ ڈاٹن بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے باہر جاتے ہی کار کے ساتھ کھڑے کیپٹن شکیل کو عقبی دروازہ کھولنے کا کہا اور پھر اس نے اکیلے ہی ڈاٹن کو اٹھا کر کار کے اندر اس طرح پھینک دیا جیسے وہ انسان کی بجائے ریت کا بورا ہو۔

"جلدی چلو"...... عمران نے اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئی سڑک پر ایک دوسرے کے آگے پیچھے بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد دونوں کاریں ایک کالونی میں داخل ہوئیں جہاں انہوں نے رہائش گاہ حاصل کی تھی۔

"اب ان کاروں کو یہاں سے دور کسی پبلک پارک میں چھوڑ آؤ"۔ اندر پہنچ کر عمران نے کار سے باہر آکر اس ڈاٹن کو بھی گھسیٹ

کر باہر نکالتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے مڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھ گئیں۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ دونوں کاریں باہر نکل کر دائیں طرف کو مڑ گئیں تو تنویر نے پھاٹک بند کر دیا جبکہ عمران نے ٹائیگر کی مدد سے بے ہوش ڈاٹن کو اٹھایا اور پھر وہ اسے لے کر کوٹھی کے ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ جولیا اور صالحہ ویسے ہی ان کے ساتھ تہہ خانے میں آ گئی تھیں۔

"اب اسے کرسی سے باندھ دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مڑ کر وہ تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔

"حیرت انگیز۔ عمران صاحب کہ پورا کلب غنڈوں اور بدمعاشوں سے بھرا ہوا تھا۔ اسلحہ بھی ان کے پاس تھا لیکن اس کے باوجود کسی نے بھی مداخلت نہیں کی۔ اس کی وجہ"...... صالحہ نے کہا۔

"انہیں آخری لمحے تک یہ احساس نہیں ہو سکا کہ ہم دراصل کیا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لڑائی کے چکر میں ہی رہ گئے اور انہیں یقین تھا کہ ڈاٹن جیسا لڑاکا آسانی سے مار نہ کھا سکے گا۔ اب وہ سب سر پیٹ رہے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ اس نے رسی کی مدد سے بے ہوش ڈاٹن کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

"تنویر کہاں ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

" وہ باہر موجود ہے تاکہ کیپٹن شکیل اور صفدر کی واپسی پر
پھاٹک کھول سکے اور باہر نگرانی کر سکے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے
آگے بڑھ کر ڈاٹن کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش کر
دی۔ تقریباً ساتویں یا آٹھویں تھپڑ پر ڈاٹن چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو
ٹائیگر سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔
" خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لو۔ یہ موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ آسانی
سے سیدھا نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں
ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک پتلا سا خنجر نکال لیا۔
" تم۔ تم۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ میرا
تو نہیں ہے۔ میں کہاں ہوں"...... ڈاٹن نے پوری طرح ہوش میں
آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
" تمہیں تمہارے کلب سے اغوا کر کے ہم یہاں لے آئے ہیں۔
یہ ایسی جگہ ہے جہاں سے تمہاری چیخیں کوئی نہ سن سکے گا"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تم۔ تم کون ہو۔ تم جیسا لڑاکا تو میں نے پہلے کبھی نہیں
دیکھا۔ میرا مقابلہ البانا میں آج تک کوئی نہیں کر سکا لیکن تم نے
مجھے سنبھلنے ہی نہیں دیا۔ تم تو انتہائی حیرت انگیز قسم کے آدمی ہو۔
پھر تم نے مجھے بھرے کلب سے اغوا کر لیا ہے۔ کیا تم جادوگر ہو

ڈاٹن نے کہا۔
" تمہاری یہ بات بتا رہی ہے کہ اب تم ذہنی طور پر پوری طرح
ہوشیار ہو چکے ہو اس لئے اب تم میرے سوالوں کے جواب دو گے
اور یہ بات سن لو کہ جب کوئی مرجائے تو اس دنیا کو اس کی پرواہ
نہیں ہوتی۔ تمہیں اگر یہاں ہلاک کر دیا جائے تو تمہاری لاش یہاں
پڑی سڑتی رہے گی اور تمہارے کلب میں زندگی ویسے ہی جاگتی رہے
گی۔ کوئی بھی تمہاری موت پر افسوس نہیں کرے گا اس لئے بہتر یہی
ہے کہ تم زندگی کی قدر کرو۔ اگر تم نے میرے سوالوں کے جواب
دے دیئے تو میں تمہیں نہ صرف زندہ چھوڑ دوں گا بلکہ تمہیں رسیوں
سے آزاد بھی کر دیا جائے گا اور اگر تم نے ہوشیاری دکھانے یا ضد
کرنے کی کوشش کی تو تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ کاٹ دیا
جائے گا اور تمہاری موت انتہائی عبرتناک ہو گی اس لئے اب فیصلہ
تم نے خود کرنا ہے کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے مسلسل
مسکراتے ہوئے کہا۔
" تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے یہ تو معلوم ہو"...... ڈاٹن نے کہا۔
" البانا کے شمالی علاقے میں سٹارگ نامی ایک بین الاقوامی
دہشت گرد تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ہمیں اس کے بارے میں تفصیل
چاہئے اور سنو۔ انکار نہ کرنا کہ تم نہیں جانتے کیونکہ ہمارے پاس
پکے ثبوت موجود ہیں کہ تم وہاں شراب سپلائی کرتے ہو"۔ عمران
نے خشک لہجے میں کہا۔

" سٹارگ ہیڈ کوارٹر کا تو مجھے علم نہیں ہے البتہ وہاں کیمیائی ہتھیار بنانے والی ایک خفیہ فیکٹری موجود ہے اور وہ زیر زمین ہے۔ وہاں میں واقعی شراب سپلائی کرتا ہوں لیکن وہاں کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے کیونکہ میں وہاں کبھی نہیں گیا۔ وہاں سے ایک آدمی ہر ماہ کی دس تاریخ کو جیپ لے کر آتا ہے اور شراب کے کریٹ لے جاتا ہے اور بس"...... ڈاٹن نے جواب دیا۔

" وہ تمہیں شراب کے آرڈر تو دیتے ہوں گے۔ کس طرح دیتے ہیں۔ فون پر یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے کہا۔

" فون پر۔ جب انہیں کوئی خاص شراب منگوانا ہو تو وہ مجھے فون کر دیتے ہیں اور میں وہ خاص شراب ان کی مطلوبہ مقدار میں سپلائی کر دیتا ہوں"...... ڈاٹن نے جواب دیا۔

" اور اگر تمہیں ان سے رابطہ کرنا پڑ جائے تو کیا تم فون پر رابطہ کرتے ہو یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے کہا۔

" فون پر رابطہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات رقم رک جاتی ہے۔ اسرائیل سے فنڈز بروقت نہیں آتے تو میں انہیں فون کر کے ڈیمانڈ کرتا ہوں"...... ڈاٹن نے جواب دیا۔

" ٹائیگر۔ باہر سے فون پیس اٹھالاؤ اور یہاں ساکٹ میں لگا دو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

" تم کون ہو اور کیوں یہ سب کچھ پوچھ رہے ہو"...... ڈاٹن نے کہا۔

" ہمارا تعلق اسرائیل کے ایک سرکاری گروپ سے ہے۔ حکومت کو یہ اطلاع ملی تھی کہ یہاں یہودیوں کا نام لے کر ایک خفیہ تنظیم سٹارگ نام کی کام کر رہی ہے حالانکہ اس تنظیم کا تعلق یہودیوں سے نہیں ہے اور اس تنظیم کا اصل مقصد اسرائیل میں دہشت گردی پھیلانا ہے جبکہ وہ ظاہر یہ کر رہے ہیں کہ وہ مسلم ممالک کے خلاف کام کریں گے اس لئے ہم اس معاملے کو کنفرم کرنے آئے ہیں اور تمہارے بارے میں ہمارے پاس حتمی ثبوت تھے کہ تم انہیں شراب سپلائی کرتے ہو اس لئے ہم نے تم سے معلومات حاصل کرنے کے لئے تمہیں تمہارے کلب سے اغوا کیا اور یہاں لے آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اسی لئے تم اس انداز میں لڑتے ہو۔ مجھے تمہاری بات پر یقین آگیا ہے کیونکہ حکومتی ایجنسیوں کے آدمی اسی انداز میں لڑنے کی تربیت حاصل کرتے ہیں جبکہ ہم عام انداز میں لڑتے ہیں لیکن یہ اطلاع غلط ہے کہ یہاں اسرائیل کے خلاف کام ہو رہا ہے۔ یہ فیکٹری تو خود اسرائیلی حکومت کی ہے اس کے اندر ہیڈ کوارٹر ہو گا تو لازماً یہ بھی یہودیوں کا ہی ہو گا"...... ڈاٹن نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" ضروری نہیں کہ جو کچھ ظاہر کیا جائے وہی اصل ہو۔ ہم نے بہرحال کنفرمیشن کرنی ہے اور حکومت کو رپورٹ دینی ہے"۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس نے فون پیس اٹھایا ہوا

تھا۔ اس نے فون پیس عمران کے قریب رکھا اور اس کا سلسلہ ایک ساکٹ کے ساتھ جوڑ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔

"تم وہاں کیسے فون کرتے ہو"...... عمران نے ڈاٹن سے پوچھا۔

"فیکٹری کے چیف سکیورٹی آفیسر کرنل رامن کو۔ وہی مجھ سے ڈیلنگ کرتا ہے اور وہی آکر مجھ سے خود شراب لے جاتا ہے"۔ ڈاٹن نے جواب دیا۔

"کیا فون نمبر ہے وہاں کا"...... عمران نے پوچھا تو ڈاٹن نے فون نمبر بتا دیا۔

"میں نمبر ملاتا ہوں۔ تم بات کرو اس رامن سے اور اسے کسی طرح اپنے کلب میں بلواؤ تاکہ اس سے جتنی معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ نہیں آئے گا۔ صرف شراب لینے کے علاوہ وہ نہیں آتا اور شراب وہ چار دن پہلے لے جا چکا ہے"...... ڈاٹن نے کہا۔

"کیا وہ جوان آدمی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ وہ جوان آدمی ہے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ ڈاٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو شراب کے ساتھ ساتھ اس کی کئی مخصوص سرگرمیاں ہوں گی۔ تم ان کے حوالے سے اسے کال کر سکتے ہو۔ میری بات سن لو

ڈاٹن تم نے اگر واقعی اپنی زندگی بچانی ہے تو پھر جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو چاہے وہ کام کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میری بات کراؤ"...... ڈاٹن نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھا کر وہ نمبر پریس کر دیئے جو ڈاٹن نے بتائے تھے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے رسیور ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے ایک ہاتھ سے رسیور اور دوسرے ہاتھ سے فون پیس اٹھایا اور اس نے جا کر رسیور ڈاٹن کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاٹن بول رہا ہوں"...... ڈاٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈاٹن تم۔ میں رامن بول رہا ہوں۔ کیسے فون کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رامن کیا تم میرے پاس آ سکتے ہو۔ ایک ایسا تحفہ میرے پاس آیا ہے جو بالکل تمہارے مطلب کا ہے اور چونکہ تم ایسے تحفوں کے قدردان ہو اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے تم سے پوچھ لوں"۔ ڈاٹن نے کہا۔

"کہاں سے آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"قریبی شہر لاس سے۔ تم دیکھو گے تو حیران رہ جاؤ گے"۔ ڈاٹن

نے کہا۔

" نہیں ڈاٹن۔ مجبوری ہے۔ میں نہیں آ سکتا ورنہ ضرور آتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مجبوری۔ کیسی مجبوری"...... ڈاٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بتایا نہیں جا سکتا۔ اٹ از سیکرٹ۔ بہرحال تمہارا شکریہ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ٹائیگر نے رسیور ہٹایا اور اسے فون پر رکھ کر اس نے فون واپس عمران کے قریب رکھ دیا۔

" اب اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے واپس مڑ کر جیب سے رومال نکالا اور پھر ڈاٹن کے قریب جا کر اس نے اچانک اس کے جبڑے پر مکہ جڑ دیا اور جیسے ہی ڈاٹن نے چیخنے کے لئے منہ کھولا تو ٹائیگر نے رومال کا گولہ اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

" یس"...... رامن کی آواز سنائی دی۔

" رامن میں ڈاٹن بول رہا ہوں۔ تم نے اچانک فون بند کر دیا۔ میں نے تمہیں آفر کی ہے اور تم مجھ سے ایسا سلوک کر رہے ہو"۔ عمران نے ڈاٹن کی آواز اور لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ قدرے غصیلا تھا۔

" اوہ۔ یہ بات نہیں ہے ڈاٹن۔ تم نہیں سمجھ سکتے۔ یہاں ہماری فیکٹری کے خلاف کچھ غیر ملکی ایجنٹ کام کر رہے ہیں اس لئے فیکٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہے اس لئے میں نے معذرت کی تھی"...... رامن نے جواب دیا۔

" تم چیف سکیورٹی آفیسر ہو۔ ایسا تحفہ پھر نہیں ملے گا تمہیں۔ خاموشی سے آجاؤ اور رات گزار کر چلے جاؤ"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں کلب نہیں آ سکتا ورنہ میری شکایت ہو جائے گی البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اس تحفے کو اارگر کے پرانے بنگلے میں پہنچا دو تو میں وہاں آجاؤں گا اور پھر صبح وہاں سے خاموشی سے چلا جاؤں گا اور کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کب تک وہاں پہنچ جاؤ گے۔ بولو"...... عمران نے کہا۔

" رات کو گیارہ بجے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ میں وہیں تمہارا تحفے سمیت انتظار کروں گا۔ بے فکر رہو کسی کو علم نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" اب اس کے منہ سے رومال نکال دو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے رومال نکال کر ایک طرف پھینک دیا۔

" تم۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ اگر تم میرے سامنے بات نہ کر رہے ہوتے تو میں مر کر بھی یقین نہ کرتا"...... ڈاٹن نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم بتاؤ گے کہ لارگر کا پرانا بنگلہ کہاں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شمالی علاقے کے ویران پہاڑی علاقے میں ایک قدیم دور کا مکان ہے جو اب ٹوٹا پھوٹا سا ہے لیکن میں نے اس کے ایک تہہ خانے میں عشرت کدہ بنایا ہوا ہے۔ وہ واقعی انتہائی محفوظ جگہ ہے"۔ ڈاٹن نے کہا۔

"اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ کیا تمہیں ہلاک کر دیا جائے یا زندہ چھوڑ دیا جائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ ڈاٹن کوئی جواب دیتا کرسی پر بیٹھی ہوئی جولیا نے جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا یکلخت ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ڈاٹن کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اسی بندھی ہوئی حالت میں ہی تڑپنے لگ گیا لیکن چند ہی لمحوں بعد اس کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"یہ تم نے کیا کیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم نے پوچھ گچھ مکمل کر لی اس لئے میں نے اسے گولی مار دی۔ یہ انسان نہیں جانور تھا۔ ایسے آدمی کو زندہ چھوڑنا پوری انسانیت کے ساتھ ظلم ہے"...... جولیا نے بھی کاٹ کھانے والے لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اب تک کے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا۔ اب جب ڈاٹن کی واپسی نہیں ہو گی تو سارے ابانا میں یہ بات مشہور ہو جائے گی اور وہ رامن کسی حالت میں بھی اس ویران بنگلے تک نہیں آئے گا۔ رات کے گیارہ بجنے میں ابھی کافی وقت پڑا ہے اور کسی بھی لمحے وہ رامن ڈاٹن سے دوبارہ بات کر سکتا ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہ آئے۔ ہم کوئی اور طریقہ تلاش کر لیں گے لیکن اگر تم یہ سوچ رہے تھے کہ یہ یہاں سے واپس جانے کے بعد بھی تمہاری ہدایات پر عمل کرتا تو تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔ اس نے جاتے ہی سب سے پہلے اس رامن کو فون کرنا تھا اور دوسری بات یہ کہ پورے کلب کے جرائم پیشہ افراد کو اس نے ہمارے پیچھے لگا دینا تھا اس لئے میں نے جو کچھ کیا ہے درست کیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں ایک اور گیم کھیلنا چاہتا تھا۔ چونکہ میں نے اسے اپنے ساتھ تعاون کرنے پر رضامند کر لیا تھا اس لئے اب میں آسانی سے اس کے ذہن کو کنٹرول کر کے اپنی مرضی کی فیڈنگ کر دیتا اور پھر یہ وہی کچھ کرتا جس کا میں اسے حکم دیتا"...... عمران نے کہا۔

"یہ بدمعاش اور غنڈہ ہے۔ ایسے ذہن کنٹرول نہیں ہوا کرتے۔ مجھے۔ خواہ مخواہ کی خوش فہمی کا کوئی فائدہ نہیں"...... جولیا نے منہ

بناتے ہوئے جواب دیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
"عمران صاحب۔ جولیا نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے۔ ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ اسے زندہ چھوڑا جائے"...... صالحہ نے بھی جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔
"اسی بات سے تو ڈر لگتا ہے کہ نجانے تم خواتین کب کس کو زندہ رہنے کے قابل سمجھو اور کب نہ سمجھو"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

میگن کلب بہت وسیع و عریض عمارت پر مشتمل تھا جس میں بیک وقت کئی ہال تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں سپیشل لگژری رومز اور گیم رومز بھی موجود تھے۔ مین ہال سب سے وسیع و عریض تھا لیکن اس کلب میں البانا کے جرائم پیشہ افراد کی آمد و رفت نظر آ رہی تھی۔ تمام ہالز میں بھی اسی ٹائپ کے افراد ہی نظر آ رہے تھے لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہ تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہاں آنے والوں کے ذہن میں کوئی خاص قسم کا خوف موجود ہو اور انہیں خطرہ ہو کہ اگر انہوں نے کوئی غلط حرکت کی تو انہیں دوسرا سانس لینے کی بھی مہلت نہ دی جائے گی۔ ویسے یہاں ہر قسم کی شراب اور منشیات عام استعمال کی جا رہی تھی۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ٹیکسی سے اتر کر مین ہال میں داخل ہوئے تو ایک لمحہ رک کر انہوں نے ہال کا جائزہ لیا اور پھر وہ مڑ کر سیدھے وسیع و عریض کاؤنٹر کی

طرف بڑھتے چلے گئے۔ کاؤنٹر پر دو مرد اور چار عورتیں موجود تھیں۔ دو مرد اور دو عورتیں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ دو عورتیں کاؤنٹر کی سائیڈ پر سٹولوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ ایک عورت کے سامنے کمپیوٹر موجود تھا اور اس میں وہ شاید سروس کا حساب کتاب درج کرنے میں مصروف تھی جبکہ دوسری عورت آنے والی فونز کالز سننے اور جواب دینے میں مصروف تھی۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید جیسے ہی کاؤنٹر کے قریب پہنچے فون والی لڑکی نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔

"جی۔ کیا چاہئے آپ کو"...... لڑکی نے شاید کرنل فریدی کی شاندار وجیہہ شخصیت سے متاثر ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بگ فورڈ سے کہو کہ ولنگٹن سے راسٹر برادرز آئے ہیں"۔ کرنل فریدی نے سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تو لڑکی نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"مین ہال کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں۔ کاؤنٹر پر دو صاحبان آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چیف باس کو بتایا جائے کہ ولنگٹن سے راسٹر برادرز آئے ہیں"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"میں نے چیف باس کی سیکرٹری کو بتا دیا ہے۔ وہ چیف باس سے بات کر کے ابھی اطلاع دے گی"...... لڑکی نے کرنل فریدی

سے کہا تو کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لڑکی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ میگی بول رہی ہوں مین کاؤنٹر سے"...... لڑکی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... لڑکی نے چونک کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر موجود ایک نوجوان کو اشارے سے اپنے پاس بلایا۔ اس نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا بیج موجود تھا۔

"ان صاحبان کو چیف باس کے آفس لے جاؤ۔ وہ ان کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"جی بہتر۔ آئیے جناب"...... سپروائزر نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے بڑے سے آفس میں داخل ہو رہے تھے جہاں مہاگنی کی ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک بلڈاگ شکل کا لحیم شحیم آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی تیز نظریں کرنل فریدی اور کیپٹن حمید پر جمی ہوئی تھیں۔ چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی لیکن وہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے استقبال کے لئے اٹھا نہیں تھا۔

"بیٹھو"...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تمہیں مجھ سے ملنے کے لئے راسٹر برادرز کا نام کیوں لینا پڑا۔ تم مجھ سے ویسے بھی مل سکتے تھے"...... اس آدمی نے آگے کی طرف

جھکتے ہوئے کہا۔

"عام طور پر جرائم پیشہ گروپس کے بڑے اجنبی لوگوں سے ملنے سے کتراتے ہیں اس لئے مجھے یہ نام لینا پڑا"..... کرنل فریدی نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کیا کہتے ہو تم۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"۔ اس آدمی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام گگ فورڈ ہے یا گگ فورڈ تمہارا بھی باس ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میرا نام ہی گگ فورڈ ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع ہمیں معلوم کرنا ہے۔ یہ ہمیں علم ہے کہ وہ ابانا کے شمالی علاقے میں ہے لیکن اس کا درست محل وقوع تم بتاؤ گے"..... کرنل فریدی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا لیکن گگ فورڈ نہ ہی چونکا اور نہ ہی اس کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی تبدیلی آئی۔

"پہلے اپنا پورا تعارف کراؤ۔ پھر بات ہو گی"..... گگ فورڈ نے کہا۔

"ابھی تو تمہارے پاس وقت نہیں تھا۔ اب تعارف کے لئے وقت کہاں سے نکل آیا۔ بہرحال ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اور حکومت ایکریمیا کو اطلاع ملی ہے کہ سٹارگ کی سرگرمیاں صرف مسلم ممالک کے خلاف نہیں ہیں بلکہ ایکریمیا کے

مخصوص مفادات کے خلاف بھی جا رہی ہیں اس لئے ہم نے اس سلسلے میں ان سے ملاقات کر کے حکومت کو رپورٹ دینی ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم سے کس نے کہا ہے کہ میرا کوئی تعلق سٹارگ سے ہے"۔ گگ فورڈ نے کہا۔

"ایسی اطلاعات مل ہی جایا کرتی ہیں۔ تم اس بات کو چھوڑو اور وہ بتاؤ جو ہم پوچھ رہے ہیں"..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"سوری۔ میں سٹارگ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اس لئے تم جا سکتے ہو"..... گگ فورڈ نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا لیکن کرنل فریدی اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی۔ اب ہم مزید کیا کہہ سکتے ہیں"۔ کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی کیپٹن حمید بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے وہ درست ہے"..... گگ فورڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پشت کرسی سے ٹکا دی لیکن کرنل فریدی واپس مڑنے کی بجائے جب میز کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھنے لگا تو گگ فورڈ بے اختیار سیدھا ہوا ہی تھا کہ کرنل فریدی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور گگ فورڈ کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت عقبی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن ابھی وہ ٹکرا کر سیدھا ہوا ہی تھا

که دوسرے لمحے اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا میز پر سے گھسٹتا ہوا سامنے فرش پر موجود قالین پر ایک دھماکے سے گرا ہی تھا کہ کیپٹن حمید کی لات حرکت میں آئی اور بگ فورڈ ایک بار پھر چیخ مار کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ کیپٹن حمید نے دوسری بار پوری قوت سے بوٹ کی نوک ضرب اس کی کنپٹی پر جما دی اور اس بار بگ فورڈ ایک دھماکے سے نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

"دروازہ اندر سے لاک کر دو اور سائیڈ پر موجود سوئچ پینل سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دو۔ اس طرح کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف ہو جائے گا۔ پھر کوئی مداخلت بھی نہ کرے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل فریدی نے جھک کر بگ فورڈ کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر ایک صوفے کی کرسی پر ڈال دیا۔ اس دوران کیپٹن حمید بھی واپس آ گیا تھا۔

"اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دو"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کے حکم کی تعمیل شروع کر دی۔

"اب یہ پردہ اتار دو اور اس کا جسم کرسی سے باندھ دو ورنہ یہ خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کی کوشش کرے گا"...... کرنل فریدی نے دوسری ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر میز پر پڑے ہوئے دو مختلف رنگوں کے فونز کے رسیور اٹھا کر میز

رکھ دیئے۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید جو پردے کی رسی بنا کر اسے کرسی سے باندھ چکا تھا، نے بگ فورڈ کے چہرے پر زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر بگ فورڈ نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ایک تو اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے تھا اور دوسرا وہ بندھا ہوا تھا اس لئے وہ اٹھ نہ سکا۔

"اب بتاؤ بگ فورڈ کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔ کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... بگ فورڈ نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کرنل فریدی کا بازو گھوما اور کمرہ بگ فورڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کے منہ پر کرنل فریدی کا تھپڑ اس قدر قوت سے پڑا تھا کہ اس کے منہ سے کئی دانت نکل کر نیچے فرش پر آ گرے۔ اس کے منہ اور ناک سے خون نکلنے لگا تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ بول دو ورنہ تمہارا عبرتناک حشر ہو گا"...... کرنل فریدی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں اور تم۔ تم۔ تمہارا حشر عبرتناک ہو گا"۔ بگ فورڈ نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا

چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے اور اس نے
طرح زور لگانا شروع کر دیا جیسے ایک ہی جھٹکے سے وہ اس پروے
رسی کو توڑ کر کھڑا ہو جائے گا۔

"اوکے۔ اب دیکھو اپنا حشر" کرنل فریدی نے جیب سے
مشین پسٹل نکالا اور اس کا چیمبر کھول کر اس میں سے ایک گولی نکالی
کر اس نے یہ گولی بگ فورڈ کے دائیں نتھنے میں ڈال کر اس کے
دونوں نتھنے انگلیوں کی چٹکی سے بند کر دیئے۔ بگ فورڈ کے چہرے
شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب" اس نے بولنے کی کوشش
لیکن اسی لمحے کرنل فریدی نے ہاتھ ہٹا لیا لیکن چھوٹی سی گولی اس کے
نتھنے میں کافی اونچی چڑھ گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی بگ فورڈ
زوردار چھینک آئی اور گولی اس کے نتھنے سے نکل کر نیچے قالین
گری لیکن پھر تو جیسے چھینکوں کا تانتا سا بندھ گیا۔

"اب یہ چھینکیں بند نہیں ہوں گی۔ تمہارے جسم کا ایک ایک
ریشہ اسی طرح چھینکتے چھینکتے ٹوٹ جائے گا کیونکہ گولی نے تمہارے
دماغ کو جانے والی اس لائن کو زخمی کر دیا ہے جو مین لائن ہے
ہے۔ البتہ تم چاہو تو تمہیں اب بھی بچایا جا سکتا ہے"
فریدی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال لی جس کے ڈھکن کے اندر
ہوا ڈراپر شفاف شیشے کی بوتل میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

فورڈ کی چھینکیں لمحہ بہ لمحہ زور پکڑتی جا رہی تھیں۔ اس کی آنکھوں سے
پانی بہنے لگا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا مسخ چہرہ اور زیادہ مسخ ہو
گیا تھا۔

"روکو۔ انہیں روکو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ روکو" چھینکتے
چھینکتے بگ فورڈ نے رک رک کر کہا تو کرنل فریدی نے شیشی کا
ڈھکن کھولا اور پھر اسے باہر نکال کر اس نے اس کے نیچے لگے ہوئے
ڈراپر میں موجود سرخ رنگ کے محلول کے چند قطرے اس کا سر اونچا
کر کے نتھنے میں ڈال دیئے اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی بگ
فورڈ کی چھینکیں رک گئیں اور اس کے چہرے پر آہستہ آہستہ
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ابھی میں نے صرف دو قطرے ڈالے ہیں اس لئے تمہاری
چھینکیں عارضی طور پر رک گئی ہیں۔ دس منٹ بعد دوبارہ شروع ہو
جائیں گی اس لئے بہتر ہے کہ سب کچھ بتا دو تاکہ میں پوری دوا
تمہارے نتھنے میں ڈال دوں۔ پھر تم بچ جاؤ گے ورنہ ہم خاموشی سے
یہاں سے چلے جائیں گے اور ایاناکا کوئی ڈاکٹر تمہاری چھینکیں بند نہ
کر سکے گا اور تمہیں اپنی اس ہولناک موت کا اندازہ اب تک ہو گیا
ہو گا" کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ۔ اس گولی میں کیا تھا۔ یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات
ہے" بگ فورڈ نے کہا۔

"یہ مخصوص کیمیکلز سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ اس کی تفصیل

میں مت پڑو ورنہ دس منٹ گزر جائیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ اگر میں سب کچھ بتا دوں تو تم مجھے اس تکلیف سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دو گے"...... بگ فورڈ نے کہا۔

"وعدہ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں بتا دیتا ہوں کہ کیونکہ میں ایسی عبرتناک موت نہیں مرنا چاہتا۔ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر کے ایس سی فیکٹری کے اندر ہے اور یہ فیکٹری زیر زمین ہے۔ اس فیکٹری میں انتہائی جدید ساخت کے کیمیاوی ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں۔ اس فیکٹری کو عام طور پر جیوش فیکٹری کہا جاتا ہے کیونکہ یہ یہودیوں کی فیکٹری ہے اور اس کا علم حکومت ایکریمیا کو بھی نہیں ہے۔ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر اس کے اندر ہے"...... بگ فورڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا محل وقوع بتاؤ۔ اس کا راستہ۔ اس کا کوئی خاص آدمی جو البانا میں موجود ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کیونکہ ان سے رابطہ میرے ایک خاص آدمی ڈاٹن کا ہے۔ ڈاٹن کلب کے ڈاٹن کا۔ وہ وہاں شراب سپلائی کرتا ہے"...... بگ فورڈ نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا تو بگ فورڈ نے فون نمبر بتا دیا۔ کرنل فریدی مڑا اور اس نے رسیور اٹھا کر کریڈل پر رکھا اور پھر فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس

نے فون پیس اٹھا کر اسے کرسی کے قریب موجود میز پر رکھ دیا جس پر بگ فورڈ بندھا ہوا موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اب تم ڈاٹن سے پوچھو گے جو کچھ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔ کرنل فریدی نے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا اور پھر آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے رسیور بگ فورڈ کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا تھا۔

"ڈاٹن کلب"...... ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"بگ فورڈ بول رہا ہوں۔ ڈاٹن سے بات کراؤ"...... بگ فورڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چیف باس آپ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں سائپرس بول رہا ہوں چیف باس۔ ڈاٹن کو کلب سے اغوا کر لیا گیا ہے اور ابھی تک اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بگ فورڈ کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی بھی چونک پڑا تھا۔

"ڈاٹن کو اغوا کر لیا گیا کلب سے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... بگ فورڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"چیف باس۔ دو عورتوں اور پانچ مردوں کا ایک گروپ کلب میں آیا اور"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا اور

پھر پوری تفصیل بتائی گئی کہ کس طرح ایک عورت نے ایک ... کو اٹھا کر پھینکا اور پھر کس طرح ڈاٹن کے ساتھ ایک آدمی لڑا اور ... سے مارتا ہوا کلب سے باہر لے گیا جہاں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں اور وہ سب ڈاٹن سمیت کاروں میں سوار ہو کر نکل گئے۔

"کیا ان کاروں کا سراغ ملا ہے" ... تگ فورڈ نے پوچھا۔

"دونوں کاریں ایک پبلک پارک میں خالی کھڑی پائی گئی ہیں۔ باس ڈاٹن غائب ہے" ... سائم نے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ اسے تلاش کرو" ... تگ فورڈ نے کہا تو کرنل فریدی نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ ناممکن ہے کہ کوئی آدمی ڈاٹن سے اس طرح لڑ سکے۔ ڈاٹن ایبانا کا سب سے خوفناک لڑاکا ہے" ... تگ فورڈ نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اب تم کوئی اور آدمی بتاؤ جسے تفصیلات کا علم ہو اور جلدی بتاؤ۔ دس منٹ گزرنے ہی والے ہیں" ... کرنل فریدی نے کہا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کام یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہے۔ وہ کسی طرح براہ راست ڈاٹن تک پہنچ گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ماسٹر رچمنڈ بھی جانتا ہے۔ وہ۔ وہ اس فیکٹری میں کیمیائی مادے سپلائی کرتا ہے" ... تگ فورڈ نے چند لمحے رک کر سوچتے ہوئے کہا۔

"کون ہے ماسٹر رچمنڈ۔ کہاں رہتا ہے" ... کرنل فریدی نے کہا۔

"ماسٹر رچمنڈ اسلحے کی سپلائی کا دھندہ کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی خطرناک کیمیکلز کی سمگلنگ کا بھی دھندہ کرتا ہے۔ یہاں اسلحہ بنانے والی خفیہ فیکٹریاں ہیں جنہیں وہ کیمیکلز سپلائی کرتا ہے اور مجھے اس نے ایک بار بتایا تھا کہ جیوش فیکٹری کو بھی وہی کیمیکلز سپلائی کرتا ہے لیکن میں نے مزید دھیان نہ دیا تھا۔ وہ رین بو کلب کا مالک ہے اور وہیں بیٹھتا ہے" ... تگ فورڈ نے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ" ... کرنل فریدی نے کہا تو تگ فورڈ نے نمبر بتایا تو کرنل فریدی نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"تم اس سے کہو گے کہ تم راسٹر برادرز کو بھیج رہے ہو اور بس" ... کرنل فریدی نے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا اور تگ فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل فریدی نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے رسیور تگ فورڈ کے کان سے دوبارہ لگا دیا۔ دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"رین بو کلب" ... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"تگ فورڈ بول رہا ہوں میگن کلب سے۔ ماسٹر رچمنڈ سے بات کراؤ" ... تگ فورڈ نے پہلے کی طرح انتہائی سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ماسٹر رچمنڈ بول رہا ہوں چیف" ... چند لمحوں بعد ایک او

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ گو مؤدبانہ تھا لیکن بولنے والے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس انداز میں بولنے کا عام طور پر عادی نہیں ہے۔

"ماسٹر رچمنڈ۔ میں دو آدمی بھیج رہا ہوں تمہارے پاس۔ راسن برادرز۔ ان کے کام میں تم نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ یہ میرا حکم ہے"...... بگ فورڈ نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف"...... دوسری طرف سے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل فریدی نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تمہارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں اور تم خاموش رہو۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں تمہیں ہلاک کر کے یہاں سے نکل جاؤں تاکہ تم اس قابل ہی نہ رہو کہ ہمارے جانے کے بعد اس ماسٹر رچمنڈ کو یا کسی اور کو ہمارے خلاف کسی کارروائی کا کہہ سکو۔ بولو تم کیا چاہتے ہو"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میرا اس فیکٹری سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے میں خاموش رہوں گا۔ میرا وعدہ ہے اور پورا البانا جانتا ہے کہ بگ فورڈ جو وعدہ کرے وہ پورا کرتا ہے"...... بگ فورڈ نے کہا۔

"اس کی رسی کھول دو"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید نے آگے بڑھ کر رسی کی گانٹھ مخصوص انداز میں کھول دی تو رسی کھل کر نیچے گر گئی اور پھر کیپٹن حمید نے خود ہی اس کا

کوٹ اس کی پشت سے اوپر کر دیا تو بگ فورڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"شکریہ مسٹر۔ جو بھی آپ دونوں کے نام ہوں۔ بہرحال آپ لوگوں نے مجھے زندہ چھوڑ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ آپ ہماری طرح گھٹیا ٹائپ کے غنڈے نہیں ہیں ورنہ آپ کی جگہ اگر میں ہوتا تو کبھی آپ کو زندہ نہ چھوڑتا۔ اب آپ بیٹھیں۔ اب آپ سے کھل کر باتیں ہوں گی۔ میں سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ جانتا ہوں وہ سب میں آپ کو نہ صرف بتا دوں گا بلکہ آپ سے پورا تعاون کروں گا لیکن پہلے یہ محلول میری ناک میں ڈال دیں"۔ بگ فورڈ نے انتہائی دوستانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی فطری طور پر اچھے آدمی ہو۔ البتہ وہی دو قطرے ہی کافی تھے۔ باقی تو میں نے تم سے پوچھ گچھ کے لئے کہا تھا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پئیں گے"...... بگ فورڈ نے واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم کام کے دوران وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر واقعی اس کیمیاوی ہتھیار بنانے والی فیکٹری کے اندر ہے۔ اس کا انچارج جیکب فاسٹ ہے۔ جیکب

فاسٹ یہاں میرے کلب میں آتا جاتا رہتا ہے اور میں کئی بار اس کے پاس فیکٹری میں جا چکا ہوں اس لئے میں آپ کو اس فیکٹری کے حفاظتی نظام اور اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوری تفصیل بتا سکتا ہوں"۔ بگ فورڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ازخود تفصیل بتانا شروع کر دی۔ وہ واقعی اب کھل کر تعاون کر رہا تھا۔ کرنل فریدی نے اسے زندہ چھوڑ کر اس کے ذہن پر ایسا نقش چھوڑا تھا کہ وہ کرنل فریدی کا جیسے احسان مند ہو گیا تھا۔ پھر کرنل فریدی نے اس سے سوالات کر کے مزید بھی کافی کچھ معلومات حاصل کر لیں۔

"کیا تم اس جیکب فاسٹ کو یہاں بلوا سکتے ہو"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں۔ ان دنوں وہاں ایمرجنسی نافذ ہے۔ میں نے کل ہی اس سے بات کی تھی۔ اس نے کہا کہ ابھی ایمرجنسی نافذ ہے اور نجانے کب تک رہے اس لئے وہ نہیں آ سکتا"۔۔۔ بگ فورڈ نے جواب دیا۔

"تم اصرار تو کرو۔ شاید وہ مان جائے"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو بگ فورڈ نے اثبات میں سرہلایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل فریدی کی نظریں ان نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا"۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا تو بگ فورڈ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی

پریس کر دیا۔

"ہیلو"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"بگ فورڈ بول رہا ہوں میکن کلب سے۔ چیف جیکب فاسٹ سے بات کراؤ"۔۔۔ بگ فورڈ نے اپنے مخصوص سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیکب فاسٹ بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی سمجھ گیا کہ یہی جیکب فاسٹ ہے کیونکہ اس سے پہلے وہ یہ آواز سن چکا تھا۔

"بگ فورڈ بول رہا ہوں جیکب فاسٹ۔ میں نے کل تمہیں کال کی تھی اور تم نے ایمرجنسی کا بہانہ بنا کر آنے سے انکار کر دیا تھا جبکہ یہاں تمہارے اور میرے مطلب کی بہت سی چیزیں اکٹھی ہو گئی ہیں اور مجھے تمہارے بغیر ان چیزوں کو استعمال کرتے ہوئے لطف ہی نہیں آتا اس لئے میں شدید بور ہو رہا ہوں۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا ایمرجنسی ہے۔ میں اس کا بندوبست خود کر لیتا ہوں"۔۔۔ بگ فورڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری نفسیاتی کیفیت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں بگ فورڈ۔ لیکن مجبوری ہے کہ میں واقعی نہیں آ سکتا کیونکہ فیکٹری میں ہیڈ کوارٹر کو تا اطلاع ثانی سیلڈ کر دیا گیا ہے کیونکہ اس کے خلاف دو غیر ملکی گروپس کام کر رہے ہیں۔ میں نے انہیں ٹریپ کر کے ساما

فورڈ جزیرے پر گھیرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ وہاں سے بچ نکلے اور انہوں نے نجانے کس طرح اس بات کا سراغ لگا لیا کہ سٹار ہیڈ کوارٹر ابانا میں ہے اور وہ دونوں گروپس یہاں پہنچ گئے ہیں۔ جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں باہر نکل ہی نہیں سکتا اس سے مجبوری ہے۔ تم اب اکیلے ہی لطف اندوز ہونے کی کوشش کرو۔
جیکب فاسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا ان گروپس کے بارے میں۔ یہ میری کوئی حیثیت نہیں ہے۔ بتاؤ مجھے پھر دیکھو کہ میں ان کا کیا کرتا ہوں" ...... بگ فورڈ نے کہا۔

" وہ انتہائی خطرناک اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس سے وہ تمہارے یا تمہارے گروپ کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ پہلے ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ جانی ان سے ٹکرا کر موت کے گھاٹ اتر چکا ہے" ...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

" تو پھر تم کب تک اس طرح بند ہو کر بیٹھے ان کی موت کا انتظار کرتے رہو گے" ...... بگ فورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کے لئے کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ حکومت اسرائیل نے حکومت ایکریمیا سے خصوصی درخواست کر کے ایکریمیا کی ایک ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ مادام سویٹی کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور مادام سویٹی کو ایکریمیا کی سب سے ذہین اور خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور ایکریمیا کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹریوں کی نگرانی اسی سویٹی

گروپ کے ذمہ لگائی جاتی ہے۔ یہ خاصا بڑا گروپ ہے اور ان کے پاس انتہائی جدید ترین آلات موجود ہیں۔ یہ گروپ ابانا پہنچ چکا ہے اس لئے تم بے فکر رہو۔ چند روز بعد ہی میں تمہارے پاس موجود ہوں گا" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس سے پوچھو کہ کیا سویٹی گروپ کا تم سے رابطہ ہے" ۔ کرنل فریدی نے اٹھ کر رسیور کے مائیک پر ہاتھ رکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

" کیا تمہارا اس گروپ سے رابطہ ہے" ...... بگ فورڈ نے پوچھا۔

" نہیں۔ البتہ انہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دیا گیا ہے کہ وہ کہاں ہے اور بس۔ باقی کام وہ خود کریں گے۔ جب یہ دونوں گروپس ختم ہو جائیں گے تو مجھے اسرائیل کی طرف سے اطلاع مل جائے گی" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے" ...... کرنل فریدی کے اشارے کو دیکھ کر بگ فورڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تو آپ ان دونوں گروپس میں سے ایک ہیں۔ اسی لئے میں مار کھا گیا تھا لیکن دوسرا گروپ کون ہے" ...... بگ فورڈ نے کہا۔

" دوسرا گروپ وہی ہے جس نے ڈاٹن کو کلب سے اغوا کیا ہے" ۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو بگ فورڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے واقعی اب تک اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس طرح بھرے کلب سے کوئی ڈاٹن کو بھی اغوا کر

سکتا ہے۔ لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے کہ جن سے اسرائیل اور ایکریمیا کی حکومتیں خوفزدہ ہوں ان کے مقابل بے چارے ڈائن میری کیا حیثیت ہو سکتی ہے"...... گگ فورڈ نے جواب دیا۔

"بہرحال تمہارے تعاون کا شکریہ۔ اب ہم جا رہے ہیں۔ پھر ملاقات ہو گی"...... کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا تو گگ فورڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر کرنل فریدی اور کیپٹن حمید نے باقاعدہ اس سے مصافحہ کیا اور دروازہ کھول کر وہ آفس سے باہر آگئے۔ باہر معمول کا کام جاری تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے میگن کلب سے باہر آگئے۔

"اب اس سوئی گروپ کو تلاش کرنا پڑے گا" باہر کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کام عمران کرتا پھرے گا۔ ہمیں چونکہ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں اس لئے ہم رات کو اس کے خلاف کارروائی کریں گے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شمالی علاقے کی ایک پہاڑی کے اندر فرش پر بچھے ہوئے مخصوص ساخت کے گدے پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا جسم دبلا پتلا سا تھا۔ قد عام عورتوں سے زیادہ لمبا اور اس کا چہرہ لمبوترا اور پہاڑی بکری جیسا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات جیسے ثبت نظر آ رہے تھے۔ فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کو ظاہر کرتی تھیں۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ غار چونکہ اپنے دہانے کے بعد آگے جا کر مڑ جاتی تھی اور یہ عورت اس موڑ کے عقب میں موجود تھی اس لئے وہاں بیٹری سے چلنے والی ایک خاص ٹیوب روشن تھی جس کی وجہ سے غار کا وہ عقبی حصہ تیز روشنی میں نہایا ہوا تھا جبکہ موڑ کی دوسری طرف گھپ اندھیرا تھا۔ اس عورت کے سامنے ایک بڑی سی مشین پڑی ہوئی تھی جس میں ایک سکرین بھی موجود تھی لیکن یہ مشین آف تھی اور وہ عورت ہاتھ

میں کوئی رسالہ پکڑے اسے پڑھنے میں مصروف تھی کہ اچانک مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ عورت بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے رسالہ ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پوائنٹ فور سے کارٹن بول رہا ہوں۔ اوور"۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ مادام سوئی فرام دس اینڈ۔ اوور"...... اس عورت نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ دو کاریں شہر کی طرف سے پوائنٹ فور کی طرف آ رہی ہیں۔ ان میں مرد اور عورتیں موجود ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھہرو۔ میں خود چیک کرتی ہوں۔ اوور"...... مادام سوئی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین پر جھماکے سے ہونے لگ گئے۔ پھر اس نے ناب گھمائی تو سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ وہ ناب گھماتی رہی تو منظر تبدیل ہوتا چلا گیا اور پھر اچانک جیسے ہی ایک منظر سکرین پر ابھرا اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس منظر میں دور سے دو سیاہ رنگ کی کاریں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی آ رہی تھیں۔ مادام نے ایک اور ناب کو گھمانا شروع کر دیا تو سکرین پر آگے والی کار بڑی ہونا شروع ہو گئی۔ اب اس کار کے اندر موجود افراد نظر آنے لگ گئے تھے۔ یہ واقعی ایکریمین

تھے۔ ایک عورت فرنٹ سیٹ پر موجود تھی جبکہ عقبی سیٹ پر اور ڈرائیونگ سیٹ پر بھی مرد تھے۔ اس نے چند لمحے انہیں غور سے دیکھا اور پھر اس نے مشین کے نیچے ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر نیلے رنگ کا پردہ سا تن گیا اور اس کے ساتھ ہی مادام سوئی بے اختیار مسکرا دی کیونکہ اب کار کے اندر موجود تینوں مرد ایشیائی نظر آ رہے تھے جبکہ وہ عورت سوئس نژاد تھی۔ مادام سوئی نے بٹن آف کیا تو نیلا پردہ غائب ہو گیا اور کار میں موجود افراد دوبارہ ایکریمین نظر آنے لگ گئے۔ مادام سوئی نے ایک ناب گھمائی تو کار چھوٹی ہوتی چلی گئی۔ پھر اس نے پیچھے والی کار کا کلوز اپ لیا۔ اس میں بھی ایک عورت اور دو مرد موجود تھے۔ یہ تینوں بھی ایکریمین تھے لیکن جیسے ہی مادام نے نیلا پردہ سکرین پر نمودار کیا تو یہ تینوں بھی ایشیائی نظر آنے لگ گئے۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ"۔ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سکرین آف کر دی اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو کارٹن۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کارٹن نے جواب دیا۔

"دونوں کاریں تم سے کتنے فاصلے پر ہیں۔ اوور"...... مادام نے کہا۔

"تقریباً چھ سو میٹر کے فاصلے پر مادام۔ اوور"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"یہ براہ راست تمہاری طرف آ رہی ہیں یا ان کا رخ کسی اور طرف ہے۔ اوور"...... مادام نے پوچھا۔

"پوائنٹ فور کی طرف آ رہی ہیں مادام کیونکہ جس سڑک پر یہ موجود ہیں یہ سڑک پوائنٹ فور پر ہی آ کر ختم ہوتی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے پاس فالکم گیس میزائل موجود ہے۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو تم نے ان پر فالکم گیس میزائل فائر کرنا ہے۔ یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"تو پھر مادام کیوں نہ دونوں کاریں میزائل سے اڑا دی جائیں۔ اوور"...... کارٹن نے کہا۔

"تم مجھ سے زیادہ عقلمند ہو۔ کیوں۔ اوور"...... مادام نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سس۔ سوری مادام۔ آئی ایم رئیلی سوری۔ اوور"...... دوسری طرف سے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اٹ از لاسٹ وارننگ۔ آئندہ اگر تم نے ایسے الفاظ منہ سے

نکالے تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ جو میں نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ فالکم گیس میزائل فائر کرو اور ان سب کو اسی بے ہوشی کے عالم میں پوائنٹ تھری کے تہہ خانے میں پہنچا دینا۔ وہاں لارسٹر موجود ہے۔ وہ ان کی نگرانی کرے گا۔ اوور اینڈ آل"...... مادام سویٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کئے اور پھر ایک اور ناب کو گھما کر اس نے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ مادام سویٹی کالنگ۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ لارسٹر اٹنڈنگ یو فرام پوائنٹ تھری۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"پوائنٹ فور سے دو عورتیں اور پانچ مردوں پر مشتمل سات افراد کو بے ہوشی کے عالم میں تمہارے پوائنٹ پر پہنچایا جائے گا۔ تم نے انہیں تہہ خانہ میں زنجیروں سے جکڑ دینا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔

"بڑی تعریفیں سنی ہیں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی۔ آج انہیں اپنے سامنے گھگھیاتے ہوئے دیکھوں گی"...... مادام سویٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسالہ اٹھا کر دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد مشین سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو مادام نے چونک کر رسالہ ایک طرف رکھا اور مشین کا بٹن آن کر دیا۔

"لارسٹر بول رہا ہوں پوائنٹ تھری سے۔ اوور"...... لارسٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی پرابلم۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"نو مادام۔ وہ بے ہوش ہیں اور ان کی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طویل عرصے تک بے ہوش رہیں گے۔ اوور"...... لارسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ انہیں فالکم گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے اس لئے انہیں صبح سے پہلے کسی صورت ہوش نہیں آسکتا۔ لیکن اس کے باوجود تم نے اپنا ایک آدمی مستقل تہہ خانے میں رکھنا ہے۔ یہ انتہائی خطرناک ترین گروپ ہے۔ مجھے اب دوسرے گروپ کا انتظار ہے۔ اگر وہ ہاتھ آجائے تو پھر میں اکٹھے ان سب کو گولیوں سے اڑا دوں گی۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام سویٹی نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا۔

"تم بھی آجاؤ کرنل فریدی تاکہ میں واپس ولنگٹن جا کر اپنا کام کر سکوں"...... مادام سویٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسالہ اٹھا لیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد اچانک مشین سے سیٹی کی آواز

سنائی دی تو مادام سویٹی بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے رسالہ بند کر کے ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

"پوائنٹ الیون سے پیٹر بول رہا ہوں۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو مادام سویٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس۔ مادام سویٹی بول رہی ہوں۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"مادام۔ دو آدمی سیاہ لباسوں میں موجود پوائنٹ الیون سے مشرق کی طرف بڑے پراسرار انداز میں حرکت کر رہے ہیں۔ ان کا رخ ریڈ ایریئے کی طرف ہے۔ ان کی پشتوں پر سیاہ رنگ کے تھیلے ہیں جن کے اندر انتہائی حساس اور طاقتور اسلحہ موجود ہے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"مکمل نشاندہی کرو تاکہ میں انہیں خود چیک کر سکوں۔ اوور"۔ مادام سویٹی نے کہا اور دوسری طرف سے مکمل تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ میں دیکھتی ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... مادام سویٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے کئی بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور سکرین روشن ہو گئی۔ پھر سکرین پر پہاڑیوں کے منظر ابھرنے لگے حالانکہ باہر گھپ اندھیرا تھا لیکن سکرین پر پہاڑی علاقہ اس طرح واضح اور صاف نظر آرہا تھا جیسے دن کا وقت ہو اور دھوپ ہر طرف پھیلی ہوئی ہو۔ مادام ایک ناب گھماتی رہی اور سکرین پر منظر تبدیل ہوتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد اچانک مادام نے

ہاتھ روک لیا۔ اب سکرین پر پہاڑی کا ایک منظر تھا جس میں چٹانوں کی اوٹ میں دو سیاہ پوش موجود تھے۔ ان کے چہرے چٹانوں کی اوٹ سے نظر آرہے تھے۔ البتہ نچلا جسم چٹانوں کے پیچھے تھا اور یہ دونوں ایکریمین تھے۔ مادام نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین پر نیلا پردہ سا تن گیا اور اس کے ساتھ ہی مادام کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ اب ان دونوں کے چہرے ایشیائی نظر آرہے تھے۔

"گڈ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید"...... مادام سویٹی نے کہا اور پھر بٹن دبا کر اس نے نیلا پردہ ختم کیا۔ اب وہ دونوں چٹانوں کے پیچھے سے نکل کر آگے بڑھنے لگ گئے تھے۔

"ہیلو پیٹر۔ اوور"...... مادام نے ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تم ان پر سٹک ایس ریز فائر کر سکتے ہو۔ حتمی طور پر بتاؤ۔ اوور"۔ مادام نے کہا۔

"یس مادام۔ یہ سٹک ایس ریز کی رینج کے اندر ہیں مادام۔ لیکن اس سے یہ صرف بے ہوش ہوں گے۔ اوور"...... پیٹر نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے نہیں معلوم اس بارے میں۔ اوور"۔ مادام نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سوری مادام۔ میں نے تو ویسے ہی کہہ دیا تھا مادام آئی ایم سوری مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے یکلخت گھگھیائے

ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"آئندہ محتاط رہ کر بات کرنا۔ اب میرا حکم سنو۔ انتہائی محتاط انداز میں ان پر سٹک ایس ریز فائر کرو اور جب یہ بے ہوش ہو جائیں تو ان کے پاس موجود اسلحہ علیحدہ کر دینا اور پھر ان کو پوائنٹ تھری پر پہنچا دینا۔ میں لارسنز کو اطلاع کر دوں گی۔ اوور"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"یس مادام۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... پیٹر نے جواب دیا تو مادام سویٹی نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کیا اور پھر لارسنز کو کال کر لیا اور اس کو ہدایات دینے کے بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو ایک ہی رات میں مشن ختم ہو گیا۔ ویری گڈ۔ اب صبح ان کی لاشیں یہاں پہاڑیوں میں پھیلا کر میں واپس چلی جاؤں گی"۔ مادام سویٹی نے کہا اور اسی نمدے پر لیٹ گئی۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر گھوم گئے۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو کاروں میں سوار اس پہاڑی علاقے کے پرانے بنگلے کی طرف جا رہا تھا جہاں رامن نے آنا تھا کہ اچانک ان کی کاروں کے اندر دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن فوری طور پر تاریک پڑ گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کمرے کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں پیروں میں باقاعدہ زنجیریں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں بھی زنجیریں تھیں اور ان سب کا تعلق عقبی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے کنڈوں سے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سارے ساتھی بھی موجود تھے اور بڑے سے کمرے کی چھت کے قریب دیوار پر ایک ٹیوب لگی ہوئی تھی جس کی تیز روشنی

سے کمرہ بھرپور طور پر روشن تھا۔ لیکن اسی لمحے عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے ساتھیوں کے بعد دو اور آدمی بھی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ان کے بازو اور ٹانگیں بھی زنجیروں سے بندھی ہوئی تھیں اور گو وہ دونوں ایکریمین تھے لیکن عمران انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ہیں۔ ابھی عمران یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کہاں موجود ہیں کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ بھی ایکریمین ہی تھا۔

"ارے تمہیں ہوش آگیا۔ کیسے"...... اس آدمی نے عمران کی طرف دیکھ کر اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی اور جس طرح اس نے مشین گن کو نال سے پکڑا تھا عمران سمجھ گیا کہ وہ اس کے سر پر مشین گن کا دستہ مارنا چاہتا ہے۔

"ارے۔ ارے۔ رک جاؤ۔ ایک منٹ۔ رک جاؤ"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی رک گیا۔

"مجھے صرف ہوش آیا ہے میں ان زنجیروں سے تو آزاد نہیں ہو گیا اس لئے بھائی اس قدر بھی کیا بزدلی کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ایک آدمی کو تم دوبارہ بے ہوش کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے

"مجھے حکم ہے کہ صبح تک تمہیں ہوش نہیں آنا چاہئے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ تمہیں دوبارہ بے ہوش کرنا پڑے گا"...... اس آدمی

نے کہا۔

"اچھا۔ اچھا۔ ایک منٹ۔ یہ تو بتا دو کہ ہم کس کی قید میں ہیں۔ چلو میں بے ہوشی کے دوران خوش ہوتا رہوں گا"...... عمران نے کہا۔ وہ دراصل وقت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کی انگلیاں اس دوران کلائی کے گرد موجود کڑوں پر رینگ رہی تھیں تاکہ انہیں کھولنے کے لئے بٹن تلاش کر سکے۔

"مادام سوینی کی قید میں"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے اس کے بازو حرکت میں آئے۔ عمران نے بچنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ زنجیروں میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو نہ بچا سکا اور اس کی کھوپڑی پر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے سورج عین اس کی کھوپڑی کے اندر طلوع ہو گیا ہو۔ پھر گھپ اندھیرا چھا گیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی کی کرن چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کی کرن چمکی اور پھر یہ روشنی پورے ذہن میں پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اسے اپنے سر میں تیز درد کا بھی احساس ہونے لگ گیا۔ اسی لمحے اسے وہ چوٹ یاد آ گئی جو اس آدمی نے مشین گن کے دستے سے اس کے سر پر ماری تھی۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ آدمی کمرے میں موجود نہیں تھا۔ عمران نے جلدی سے اپنی کلائیوں کے گرد موجود کنڈوں کے بٹن تلاش کرنے شروع کر دیئے۔

"تمہیں ہوش آ گیا عمران"...... اچانک کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"ارے پیر و مرشد آپ بھی یہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں حیران ہوں کہ اس بار تمہاری ذہنی صلاحیتوں نے کام کیوں نہیں کیا۔ تمہیں بڑی دیر بعد ہوش آیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ذہنی صلاحیتوں نے تو کام کر دکھایا تھا لیکن مشین گن کا دستہ بے حد بھاری تھا۔ اس کی ایک ہی ضرب نے ساری صلاحیتیں واپس سلا دی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں پہلے ہوش آ گیا تھا پھر بے ہوش کیا گیا لیکن کس نے۔ مجھے تو ایک گھنٹہ ہو گیا ہے ہوش میں آئے ہوئے لیکن یہاں تو کوئی آدمی نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"وہ یقیناً چلا گیا ہو گا۔ بہرحال ان کنڈوں میں بٹن نہیں ہیں۔ ان کا کوئی اور سسٹم ہو گا۔ میں نے چیکنگ کر لی ہے اور دیوار میں ہی نصب کنڈے انتہائی ٹائٹ ہیں۔ بازو ہی نہیں نکل رہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ نے پوچھا ہی نہیں کہ میں نے اس آدمی سے ہمیں قید کرنے والے کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ ہم ایکریمیا کی ٹاپ ایجنٹ مادام سوئی ز
میں ہیں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ارے ۔آپ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ سے اس مشین گن
کی ملاقات ہی نہیں ہوئی ۔ پھر آپ کو کیسے معلوم ہو گیا"...... ع
نے چونک کر کہا تو کرنل فریدی نے بگ فورڈ سے ملنے اور اس
ذریعے جیکب فاسٹ سے ہونے والی گفتگو کے بارے میں مختصر
بتا دیا۔

" کون ہے یہ مادام سوئی۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی با
ہے"۔ عمران نے کہا۔

" میں نے اس کے بارے میں کافی کچھ سن رکھا ہے۔ بہ
خاصی خطرناک قسم کی خاتون ہے اور دیکھو اس نے دونوں گروپ
کو ایک ہی رات میں اپنے پاس اکٹھا کر لیا ہے"...... کرنل فر
نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچان
کمرے کے دروازے کے پیچھے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

" وہ مشن گن کا دستہ مارنے والا آرہا ہے۔ میں تو بے ہوش ہو
ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے واقعی جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا اور آنکھیں بند کر لیں لیکن ظاہر
اس کی آنکھوں میں اتنی جھری موجود تھی کہ وہ آنے والوں کو د
سکتا تھا اور پھر اس نے دیکھا کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر د
ہوا۔ اس نے پلاسٹک کی ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔ یہ وہی

تھا جس نے عمران کے سر پر مشین گن کا دستہ مارا تھا۔ مشین گن اب اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے کرسی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ دی اور پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ایک نظر اس نے عمران کی طرف ضرور ڈالی تھی لیکن پھر شاید اس کا اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ بے ہوش ہے اس لئے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

" دربار سج رہا ہے پیر و مرشد"...... عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ مادام سوئی آرہی ہے۔ وہ انتہائی تیز طرار، سفاک اور سنگدل عورت ہے بلکہ دوسرے لفظوں میں وہ صرف صنفی ساخت کے لحاظ سے عورت ہے ورنہ اس کے مزاج، کردار اور ذہن میں عورتوں والی کوئی خصوصیت موجود نہیں ہے۔ مزاجاً وہ کسی وحشی درندے جیسی ہے اس لئے اس کے آنے سے پہلے ہمیں ان ہتھکڑیوں اور بیڑیوں سے نجات حاصل کر لینی چاہئے ورنہ یہ عورت کسی بھی وقت بھرپور وحشت کا مظاہرہ کر سکتی ہے"...... کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" واہ۔ پھر تو لطف آ جائے گا۔ میں نے بھی بچپن میں ایک فلم دیکھی تھی خونخوار حسینہ اور اسے دیکھ کر مجھے پہلی بار احساس ہوا تھا کہ خونخواری کسے کہا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل فریدی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک

کمرے کا دروازہ اس طرح دھماکے سے کھلا جیسے کسی نے لات مار کر کھولا ہو اور دوسرے لمحے ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کی مالک عورت جس نے چست لباس پہن رکھا تھا اندر داخل ہوئی۔ اس کی چال میں بے پناہ تیزی تھی لیکن اس کے چلنے کا انداز بالکل حملہ کرتی ہوئی بلیوں جیسا تھا کہ اس کے چلنے سے معمولی سی آہٹ بھی پیدا نہ ہو رہی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کو اس کے قدموں کی آہٹ بھی سنائی نہ دی تھی اور وہ عورت دھماکے سے دروازہ کھول کر اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی اس لئے عمران کو بے ہوش ہونے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔

"اوہ۔ تو یہ دنیا کا خطرناک اور پراسرار سیکرٹ ایجنٹ علی عمران خود بخود ہوش میں آ چکا ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے یقیناً دیکھ لیا ہو گا کہ تمہارے ہاتھوں اور پیروں میں جو زنجیریں ہیں ان میں کوئی بٹن وغیرہ نہیں ہے کہ تم اسے کھول سکو اور یہ عظیم ایشیائی سیکرٹ ایجنٹ کرنل فریدی بھی ہوش میں آ چکا ہے۔ ویری گڈ۔ کیا تم ہی پہرے پر تھے"...... اس عورت نے جو یقیناً مادام سویٹی تھی، نے عمران سے بات کرتے کرتے مڑ کر کرنل فریدی سے مختصر بات کی اور پھر وہ تیزی سے اپنے پیچھے سائیڈ میں کھڑے اس آدمی کی طرف مڑی جس نے عمران کے سر پر مشین گن کا دستہ مار کر اسے بے ہوش کیا تھا اور جو اس مادام سویٹی کے لئے کرسی اٹھا کر لایا تھا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور یہ دونوں ہوش میں آ گئے اور تمہیں اس کا علم تک نہ ہو سکا"...... مادام سویٹی کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"مادام۔ یہ آدمی پہلے ہوش میں آیا تھا۔ میں نے اس کے سر پر مشین گن کا دستہ مار کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا تھا۔ اب چند لمحے پہلے میں کرسی رکھنے آیا تھا تو میں نے اسے چیک کیا تھا لیکن یہ ہوش میں نہیں تھا"...... اس آدمی نے کانپتے ہوئے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو عمران پہلے بھی ہوش میں آ چکا ہے اور تم نے کوئی رپورٹ لارسٹر کو نہیں دی۔ کیوں"...... مادام سویٹی نے چونک کر کہا۔

"مادام۔ میں نے اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا تھا اس لئے میں نے رپورٹ دینی ضروری نہیں سمجھی"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"جاؤ اور لارسٹر کو بلا لاؤ"...... مادام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس وقت ایشیا کے دو عظیم سیکرٹ ایجنٹ اپنے اپنے ساتھیوں سمیت یہاں میرے سامنے موجود ہیں۔ مجھے حکومت اسرائیل نے تم دونوں گروپس کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا تو میں اپنے سیکشن سمیت یہاں پہنچ گئی۔ مجھے بتایا گیا کہ تم جیوش فیکٹری اور اس کے اندر موجود جیوش تنظیم سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہو تو میں سمجھ گئی کہ تم دونوں اپنے اپنے طور پر معلومات حاصل

کر کے بہرحال یہاں پہنچ ہی جاؤ گے اور تمہیں راستے میں روکنے کی ساری تدبیریں ناکام ہو جائیں گی۔چنانچہ میں نے یہاں اس پہاڑی علاقے میں اپنے بیس پوائنٹس مقرر کئے اور ہر پوائنٹ پر میں نے انتہائی جدید ترین چیکنگ مشینری نصب کی اور ہر پوائنٹ پر میرے دو دو آدمی موجود رہے جبکہ میں نے ایک بڑی غار میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔اس جدید ترین چیکنگ مشینری کی کنٹرولنگ مشین میرے ہیڈ کوارٹر میں تھی۔ پھر مجھے پوائنٹ فور سے کال ملی کہ دو کاریں پوائنٹ فور جو کہ ایک پرانا سا بنگلہ ہے کی طرف آ رہی ہیں۔میں نے کنٹرولنگ مشین کی سکرین پر دونوں کاروں کو چیک کیا۔کاروں کے اندر بیٹھے ہوئے افراد کو چیک کیا تو وہ سب ایکریمین تھے۔میں نے نظر نہ آنے والی ریز ٹارگٹ پر پھیلانے والی مشین کو آن کیا تو سکرین پر مجھے تمہارے اصل چہرے نظر آنے لگ گئے۔ان ریز کی یہ خصوصیت ہے کہ ان ریز کے دائرے کے اندر کسی بھی ٹائپ کا میک اپ کیا گیا ہو وہ سکرین پر غائب ہو جاتا ہے۔بہرحال میں نے چیک کر لیا کہ اس گروپ میں ایک سوئس نژاد عورت۔ ایک ایشیائی عورت اور پانچ ایشیائی مرد موجود ہیں۔ان سب کے اصل چہرے بھی میں نے دیکھ لئے اور چونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ عمران اور اس کا گروپ دو عورتوں اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے اس لئے میں سمجھ گئی کہ یہ عمران اور اس کا گروپ ہے اور پھر میں نے پوائنٹ فور پر موجود اپنے آدمی کو حکم دیا کہ تم پر فالکم گیس فائر کر کے تمہیں

یہاں پوائنٹ تھری پر پہنچا دیا جائے۔یہاں میں نے پہلے سے مخصوص زنجیروں کا بندوبست کرا دیا تھا جو مخصوص مشین سے آپریٹ ہوتی ہیں اس لئے انہیں کسی طرح بھی نہ کھولا جا سکتا ہے اور نہ توڑا جا سکتا ہے اور فالکم گیس کے اثرات بہرحال کئی گھنٹوں تک رہتے ہیں اس لئے مجھے یقین تھا کہ صبح ہونے کے بعد تم سب ہوش میں آؤ گے۔اس کے دو گھنٹوں کے بعد مجھے پوائنٹ الیون سے اطلاع ملی کہ دو آدمی پہاڑی چٹانوں میں حرکت کرتے نظر آئے ہیں۔وہ سیاہ لباس میں ملبوس ہیں اور ان دونوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے ہیں جن کی مخصوص ریز سے چیکنگ پر معلوم ہوا کہ ان تھیلوں میں حساس اور انتہائی طاقتور اسلحہ موجود ہے۔میں نے کنٹرولنگ مشین کے ذریعے پہلے کی طرح خود چیکنگ کی اور پھر مخصوص ریز کی وجہ سے میں نے دونوں کو بغیر میک اپ کے دیکھا اور چونکہ میں کرنل فریدی اور اس کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کو پہلے بھی دیکھ چکی ہوں اس لئے میں نے انہیں پہچان لیا اور پھر سٹک ایس ریز فائر کرا کر انہیں بے ہوش کرا کر یہاں پہنچا دیا گیا اور اب تم دونوں گروپس یہاں موجود ہو اور میرا مشن ختم ہو چکا ہے۔اب تمہاری لاشیں حکومت اسرائیل کے آدمیوں کے سپرد کر دی جائیں گی"۔اس عورت نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔اس دوران وہ آدمی جو کرسی لے کر آیا تھا واپس آ چکا تھا۔اس کے ساتھ ہی ایک اور لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی آ گیا تھا۔وہ دونوں اندر داخل ہو کر مؤدبانہ انداز

میں کھڑے ہو گئے تھے۔ انہوں نے مادام سویٹی کی گفتگو میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

"لارسٹر۔ کیا اس نے تمہیں رپورٹ دی تھی کہ عمران درمیان میں ہوش میں آگیا تھا"...... مادام نے بات ختم کر کے نئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو مادام"...... لارسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا تم اسے اپنے سیکشن میں برداشت کر لو گے"...... مادام نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے فقرے کی گونج ختم ہوتی لارسٹر نے انتہائی پھرتی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر پلک جھپکنے میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"گڈ شو۔ یہ اچھا فیصلہ ہے۔ اب دوسرے آدمی بھیجو جو اس کی لاش بھی اٹھا کر لے جائیں اور سی ایکس کی مدد سے ان باقی افراد کو بھی ہوش میں لے آئیں تاکہ انہیں بھی معلوم ہو سکے کہ ان کی موت مادام سویٹی کے ہاتھوں آئی ہے"...... مادام سویٹی نے کہا تو لارسٹر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم صرف اس لئے مطمئن ہو مادام سویٹی کہ ہمارے ہاتھوں اور پیروں میں موجود زنجیریں کھل نہیں سکتیں یا تمہارے اطمینان کی کوئی اور وجہ بھی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو مادام سویٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اطمینان کی بے شمار وجوہات ہیں۔ البتہ ان میں سے ایک وجہ یہی ہے جس کا ذکر تم نے کیا ہے"...... مادام سویٹی نے جواب دیا۔

"کیا تم شادی شدہ ہو"...... اچانک عمران نے پوچھا تو مادام سویٹی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"...... مادام سویٹی کے لہجے میں یکلخت سردی سی اتر آئی تھی۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کا چیف باس جیکب فاسٹ اپنی بات میں سچا بھی ہے یا جھوٹا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو نے ہلاک ہونے والے آدمی کو اٹھایا اور باہر چلے گئے جبکہ ایک آدمی نے کمرے کا فرش موٹے کپڑے سے صاف کرنا شروع کر دیا جبکہ چوتھے آدمی کے ہاتھ میں ایک بڑی سی بوتل تھی جس کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے عمران کے بے ہوش ساتھیوں کی ناک سے باری باری لگانا شروع کر دیا۔ مادام ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ اس طرح غور سے عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اس کے ذہن کے اندر موجود خیالات کو پڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد باقی دونوں آدمی بھی خاموشی سے باہر چلے گئے

"کیا کہہ رہے تھے تم۔ دوبارہ کہو"...... ان کے جانے کے بعد مادام سویٹی نے کہا تو عمران نے اپنی بات دوہرا دی۔

"اس بات سے تم کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو"...... مادام سویٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش میں فائدہ اٹھا سکتا لیکن مجبوری ہے کہ میرے جملہ حقوق پہرے دار موجود ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران۔ میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایسی باتیں کر کے صرف وقت حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تمہارا مطلب تھا کہ میں تمہاری بات سن کر جیکب فاسٹ کو یہاں تمہارے سامنے بلاؤں اور تب تک تمہیں موقع مل جائے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم آج تک جیکب فاسٹ سے نہیں ملے اس لئے تمہارے اور اس کے درمیان کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسری بات یہ کہ جیکب فاسٹ اور میرے درمیان سرے سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہے"...... مادام سویٹی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ رابطہ ہے۔ میں تو اس کے سچے جھوٹے ہونے کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا اور تمہیں اتنی بڑی ایجنٹ بن جانے کے باوجود ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ رابطے فون یا ٹرانسمیٹر پر بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال تم صرف میرے سوال کا جواب دے دو اور بس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے آج تک شادی کے بارے میں سوچا تک نہیں"۔ مادام سویٹی نے کہا۔

"بہت اچھا کیا۔ واہ۔ وہ کیا کہتے ہیں جو ڈرتا ہے وہ مرتا ہے اور جو سوچتا ہے وہ عمل بھی کر گزرتا ہے اور جو سوچتا ہی نہیں۔ واہ"۔ عمران نے کہا تو مادام سویٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"بس یہی باتیں سننے کے لئے میں نے تمہیں ہوش دلایا تھا۔ اب باتیں ہو چکی ہیں اور اب ہمیشہ کے لئے گڈ بائی"...... مادام سویٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت دوبارہ سختی کا تاثر پھیلتا چلا گیا۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک عمران جو زمین پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا یکلخت اس طرح اچھلا جیسے گیند زمین سے پوری قوت سے ٹکرانے کے بعد اوپر اٹھتی ہے یا بند سپرنگ اچانک کھلتا ہے اور دوسرے لمحے مادام سویٹی چیختی ہوئی اچھل کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائی اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اڑتا ہوا سیدھا اس طرف کو گیا جہاں کرنل فریدی موجود تھا۔ دوسرے لمحے کرنل فریدی نے مشین پسٹل کو ہوا میں ہی کیچ کر لیا اور اس طرح اٹھ کر آگے بڑھنے لگا جیسے اسے مصنوعی زنجیروں سے باندھا گیا ہو جبکہ مادام سویٹی دیوار سے ٹکرا کر عمران کی طرف گیند کی طرح واپس پلٹی اور عمران نے ہاتھ سے مخصوص انداز میں اسے تھپکی دے کر سائیڈ پر اچھالنے کی

کوشش کی لیکن مادام سویٹی کا جسم یکلخت عجیب سے انداز میں مڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے سینے پر اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے پڑیں اور عمران کا جسم اڑتا ہوا سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ مادام سویٹی کا جسم ضرب لگا کر خود بخود اس طرف کو بڑھ جدھر کرنل فریدی موجود تھا۔ کرنل فریدی نے اسے ضرب لگانے کے لئے بازو گھمایا لیکن مادام سویٹی تو واقعی اپنے جسم میں ہڈیوں کے بجائے سپرنگ رکھتی تھی کہ اس کا جسم فضا میں ہی اس قدر تیزی سے قلابازی کھا گیا اور کرنل فریدی کے پہلو میں اس کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے لگیں اور کرنل فریدی لڑھکتا ہوا کئی قدم سائیڈ پر ہٹتا چلا گیا جبکہ مادام سویٹی کے دونوں پیر صرف ایک لمحے کے لئے فرش پر لگتے ہوئے دکھائی دیئے لیکن دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی اس دروازے کی طرف گئی جہاں سے وہ اندر آئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے کے سامنے پہنچتی اچانک وہ چیختی ہوئی فضا میں اچھلی اور اس قدر تیز رفتاری سے اوپر چھت سے جا ٹکرائی جیسے بندوق سے نکلنے والی گولی ٹکراتی ہے۔ گو اس نے اپنے آپ کو چھت سے ٹکرانے سے بچانے کی لاشعوری طور پر کوشش کی لیکن اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ اس کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور اس کا سر پوری قوت سے چھت سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے کمرہ مادام سویٹی کی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ مری ہوئی چھپکلی کی طرح ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گری

اور ساکت ہو گئی۔

"گڈ شو عمران"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ الفاظ تو مجھے کہنے چاہئیں کہ آپ مجھے آئی کوڈ میں ان زنجیروں سے نجات کے بارے میں نہ بتاتے تو اب تک گڈ شو اس مادام سویٹی کے مشین پسٹل کے نتیجے میں بیڈ شو میں تبدیل ہو چکا ہوتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام سویٹی کی کلائی پکڑ کر اسے چیک کیا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"باہر اس کے آدمی موجود ہیں اور ہاتھوں اور پیروں میں موجود ان زنجیروں کو بھی کھولنا ہے اور باقی ساتھیوں کو بھی آزاد کرانا ہے۔ آپ یہاں اس کا خیال رکھیں میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کرنل فریدی سے کہا۔

"تم یہیں رکو۔ اس کے اس آدمی لارسٹر کو بھی یہاں لانا پڑے گا تاکہ اس کے گروپ کے باقی افراد کا بھی خاتمہ کیا جا سکے اور یہ کام میں آسانی سے کر لوں گا جبکہ تم یہاں موجود خواتین کی وجہ سے اس کا خیال زیادہ اچھی طرح رکھ سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو کیا آپ پر خواتین کی موجودگی کا کوئی اثر نہیں ہوتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر صرف کیپٹن حمید کا اثر ہوتا ہے"...... کرنل فریدی نے

مڑے بغیر کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"یہ تم نے اور کرنل فریدی نے کس طرح ان زنجیروں سے آزادی حاصل کر لی ہے جبکہ کنڈے تو دیواروں میں موجود ہیں اور تمہاری اور کرنل فریدی کی کلائیوں اور پنڈلیوں میں زنجیریں بھی موجود ہیں"...... جولیا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"یہ سسٹم پہلی بار سامنے آیا ہے اس لئے میں واقعی سوچ سوچ کر تھک گیا تھا لیکن کوئی ترکیب سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی لیکن پھر میں نے جب مادام سویٹی سے باتوں کے دوران کرنل فریدی کی طرف دیکھا تو کرنل فریدی نے آئی کوڈ کا اشارہ کیا۔ میں نے مادام سویٹی کو مزید باتوں میں لگا لیا اور ساتھ ساتھ کن انکھیوں سے کرنل فریدی کو بھی دیکھتا رہا۔ اس مادام سویٹی نے تمہارے ہوش میں آنے سے پہلے بتایا تھا کہ یہ سسٹم خصوصی ریز کے ذریعے آپریٹ ہوتا ہے اور اسے ایک خاص مشین آپریٹ کرتی ہے۔ کرنل فریدی نے مجھے آئی کوڈ میں بتایا کہ دیوار میں موجود کنڈوں پر اگر انسانی خون کے قطرے ڈالے جائیں تو ریز سرکٹ ٹوٹ سکتا ہے کیونکہ یہ کنڈے دیوار میں نصب ہیں اس لئے یہ نکل تو سکتے ہیں نیچے نہیں گر سکتے اور چونکہ ہمارے ہاتھوں اور پیروں کی زنجیریں ان کنڈوں کے ساتھ ہی منسلک ہیں اور ان کے سامنے ہم بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے مادام سویٹی کو معلوم نہ ہو سکے گا اور کنڈے کھل جائیں گے۔ چنانچہ میں نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو مخصوص انداز میں استعمال کیا اور

ایک انگلی کی پہلی پور پر بلیڈ سے کٹ لگا کر میں نے کنڈے پر خون کا قطرہ ڈال دیا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب میں مادام سویٹی سے بات کر رہا تھا لیکن پہلے تو اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آیا لیکن جب مادام سویٹی نے کھڑے ہو کر مجھ پر مشین پسٹل تانا تو میں نے آخری بار پوری قوت لگائی اور اس طاقت کی وجہ سے کنڈے کھل گئے اور زنجیریں باہر آ گئیں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور کرنل فریدی نے کس طرح کٹ لگایا۔ کیا ان کے ناخنوں میں بھی بلیڈ ہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ان کے ناخنوں میں بلیڈ نہیں ہیں۔ وہ ایسے گھٹیا حربے استعمال نہیں کیا کرتے"...... دوسرے لمحے کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"پھر انہوں نے ناخن استعمال کئے ہوں گے۔ میرا مطلب ہے بڑھے ہوئے ناخن"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ہمیں تو بعد میں ہوش آیا ہے۔ ہم یہاں پہنچے کیسے اور یہ مادام سویٹی کون ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے مختصر طور پر مادام سویٹی کی بتائی ہوئی باتیں دوہرا دیں۔

"عمران صاحب۔ کرنل فریدی آپ کو یہاں کیوں چھوڑ گئے ہیں۔ کیا کوئی خاص وجہ ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"ان کے خیال کے مطابق میں عورتوں کی نفسیات کا ماہر ہوں

جبکہ وہ کیپٹن حمید کی نفسیات کے ماہر ہیں حالانکہ بات ایک ہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"شٹ اپ۔ ایک عورت سے مار کھا گئے ہو۔ بڑے لڑاکا بنے پھرتے ہو"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے تو ذہن کے خلیات کام ہی اس وقت کرتے ہیں جب میں ایک عورت سے مار کھاتا ہوں۔ میرا مطلب ہے جب اماں بی کی جوتیاں میرے سر پر پڑتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن حمید اس کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور کرنل فریدی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر لارسٹر بے ہوشی کے عالم میں لدا ہوا تھا۔ کرنل فریدی نے لارسٹر کو نیچے زمین پر لٹایا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک پتلی سی ٹارچ نکالی جس کا شیشہ سیاہ رنگ کا تھا۔

"اپنی کلائیاں دکھاؤ۔ میں انہیں زنجیروں سے آزاد کر دوں"۔ کرنل فریدی نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد عمران کے دونوں ہاتھ زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔ عمران نے ٹارچ کرنل فریدی سے لے کر اپنی پنڈلیوں پر موجود کڑوں پر جیسے ہی ٹارچ رکھ کر بٹن دبایا وہ بھی کھلتی چلی گئیں اور عمران سیدھا ہو کر جولیا کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جولیا کے دونوں ہاتھ زنجیروں سے آزاد کئے اور پھر اس نے ٹارچ جولیا کو دے دی۔

"اپنے پیر آزاد کر کے صالحہ کو آزاد کراؤ پھر باقی ساتھیوں کو"۔

عمران نے کہا اور واپس کرنل فریدی کی طرف آگیا۔

"اس عمارت میں چار افراد تھے۔ تین کو ختم کر دیا گیا اور اس لارسٹر کو بے ہوش کر دیا ہے۔ باقی یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ البتہ اس عمارت کی چھت پر ایک انٹینا سا لگا ہوا ہے اور بس"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"یہ مادام سویٹی کیا پیدل آئی ہے یہاں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ویسے یہ ویران علاقے میں ایک پرانی سی عمارت ہے جیسے کسی سٹور کے لئے بنائی گئی ہو لیکن یہاں کچھ بھی نہیں ہے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اب یہ خود ہی بتائیں گے لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ہم نے اس سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم نے اس سے صرف یہ پوچھنا ہے کہ ہمارا اسلحہ اس نے کہاں رکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم اسلحہ لے کر اپنے مشن پر روانہ ہو جائیں گے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یہ میں بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم بتاؤ گے۔ کیسے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا اسلحہ اب تک ابانا پہنچ چکا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا تو تم نے اس انداز میں سوچا ہے۔ ہاں ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے پھر ہمارے یہاں رکنے کا تو کوئی جواز نہیں رہا۔ آؤ کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید جو زنجیروں سے آزاد ہو چکا تھا، سے مخاطب ہو کر اپنے ساتھ آنے کے لئے کہا اور خود تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے۔ ارے۔ ایسی بھی کیا بے مروتی"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا لیکن کرنل فریدی کچھ کہے بغیر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور کیپٹن حمید بھی اس کے پیچھے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ عمران کے ساتھی بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں کرنل فریدی کو اس انداز میں جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ کرنل فریدی صاحب اس طرح گئے ہیں جیسے وہ ہمیں بدروحیں سمجھ رہے ہوں"...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"انہیں چونکہ پیدل البانا جانا پڑے گا اس لئے ان کا خیال ہو گا کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہاں سے چل دیں تاکہ رات تک اب پہنچ سکیں ورنہ اس ویران علاقے میں رات کو بدروحیں بھی آ سکتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ نے یہ بات کیوں کی کہ اسلحہ البانا پہنچ چکا ہو گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ہم ساری رات یہاں بے ہوش پڑے رہے ہیں اور مادام سوئی نے صرف ہم سے چند باتیں کر کے ہمیں ہلاک کرنا تھا اور پھر ہماری لاشیں یہاں چھوڑ کر انہوں نے واپس چلے جانا تھا۔ اس لئے لامحالہ اس نے اپنے تمام پوائنٹس آف کر کے مشینری اور آدمی بھی واپس البانا بھجوا دیئے ہوں گے اور ظاہر ہے مشینری کے ساتھ اسلحہ بھی البانا پہنچ گیا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کرنل صاحب تو کہہ رہے تھے کہ باہر کوئی جیپ وغیرہ نہیں ہے۔ پھر کیا یہ یہاں سے پیدل واپس جاتے"...... صفدر نے کہا۔

"شاید ان میں سے کوئی واپس یہاں آئے"...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اب ان سے کیا پوچھنا ہے تم نے۔ گولی مارو ان کو اور چلو یہاں سے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے لامحالہ حکومت اسرائیل کو اطلاع کر دی ہو گی کہ اس نے دونوں گروپس کا خاتمہ کر دیا ہے اور دونوں گروپس کی لاشیں یہاں سے اٹھالیں۔ یہ بات کنفرم کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل فریدی کو دیکھو۔ اس نے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم ان کا خاتمہ کرو اور یہاں سے چلو تاکہ مشن پر کام کیا جا سکے"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن بے ہوش افراد کی ہلاکت"...... عمران نے اس طرح جھجکتے ہوئے کہا جیسے یہ کام اس کے لئے انتہائی شرمندگی کا باعث ہو۔

"مشین پسٹل مجھے دو۔ یہ لوگ کسی رحم کے مستحق نہیں ہیں۔ اگر تم ان زنجیروں سے آزاد نہ ہو جاتے تو کیا یہ اس وقت شرمندگی محسوس کرتی کہ وہ بندھے افراد پر فائر کھول رہی ہے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ اس عورت کو یقیناً اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوں گی اس لئے اس نے یہاں اس قدر خفیہ اور وسیع جال پھیلایا تھا کہ یہ ہمیں اور کرنل فریدی سب کو کور کرنے میں کامیاب ہو گئی اور ہو سکتا ہے کہ کرنل فریدی کو اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات کا علم ہو لیکن ہمیں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ ہم تو یہاں اس خیال سے آئے تھے کہ فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر رامن یہاں پہنچے گا اور ہم اسے پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کر لیں گے اس لئے اب اگر ہم اس عورت کو ہلاک کر دیں تو ہم ویسے ہی اندھیرے میں رہ جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم اس لئے اسے ہوش میں لانا چاہتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے یہ تو ثانوی بات ہے۔ اصل میں تو میں اس عورت کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا

بھی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں ان سے پوچھ گچھ کرنے کی بجائے کسی اور جگہ انہیں لے جانا چاہئے۔ یہاں ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی کاریں لے کر پہنچ جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم انہیں کہاں کاندھوں پر لادے پھریں گے۔ تم سب کا مجمع کیوں یہاں رہے گا۔ یہاں صرف تنویر، جولیا اور صالحہ رہ جائیں۔ باقی سب اس عمارت کے گرد پھیل جاؤ۔ اسلحہ اس کمرے کی الماری میں موجود ہے وہاں سے لے لو"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ان دونوں کو ٹارچ کی مدد سے ان زنجیروں میں جکڑ دیا۔

"اب پہلے اس لارسٹر کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو تنویر آگے بڑھ کر جھکا اور اس نے لارسٹر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ عمران، جولیا اور صالحہ کے ساتھ چار قدم پیچھے ہٹ کر کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد لارسٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے اور سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے مخصوص زنجیروں کی وجہ سے وہ زیادہ حرکت کرنے سے بھی قاصر تھا۔

"تمہارا نام لارسٹر ہے اور تم اس مادام سویٹی کے نمبر ٹو ہو"۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ آخر کیسے ممکن ہے کہ تم اسیڈی ٹار گرپ سے آزاد ہو جاؤ۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اسیڈی ٹار گرپ کا تو سیٹ تو میرے پاس تھا"...... لارسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہمارے خون میں ہر قسم کی ریز کا سرکٹ توڑنے کے جراثیم موجود ہیں۔ تم اس کی فکر مت کرو اور جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا"...... عمران نے پہلے کی طرح دوبارہ سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں مادام کا نمبر ٹو نہیں ہوں۔ میں اس کے سیکشن کے ایک گروپ کا انچارج ہوں اور مادام کا کوئی نمبر ٹو نہیں ہے۔ سب گروپ انچارج ہیں"...... لارسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ مادام سوئٹی کیا یہاں پیدل آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ کار عقبی طرف موجود ہے۔ اس میں ہم نے واپس جانا تھا"...... لارسٹر نے جواب دیا۔

" مادام کے باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

" وہ سب البانا چلے گئے ہیں۔ مادام نے صرف تمہیں ہلاک کرنا تھا اور پھر ہم بھی اس کے ساتھ کار میں بیٹھ کر البانا واپس چلے جاتے"...... لارسٹر نے جواب دیا۔

" یہ خصوصی کڑوں کا سسٹم کیا تم نے یہاں قائم کیا ہے یا پہلے

سے موجود تھا"...... عمران نے کہا۔

" یہ میں نے کیا ہے۔ ایسے کڑے میرے پاس تھے اس لئے مادام نے تمہیں اور دوسرے گروپ کو یہاں میرے پوائنٹ پر پہنچانے کا حکم دیا تھا تاکہ میں ان کڑوں کو یہاں نصب کر کے تمہیں جکڑ دوں"۔ لارسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب جو میں پوچھوں اس کا جواب سوچ کر دینا۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو دوسرے لمحے دل میں گولی اتر جائے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... لارسٹر نے چونک کر کہا۔

" مادام سوئٹی کو سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

" مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ مادام کو علم ہو گا کہ اسے معلوم ہے یا نہیں"...... لارسٹر نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پھر تم چھٹی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی لارسٹر کے منہ سے یکے بعد دیگرے کئی چیخیں نکلیں اور اس کا بندھا ہوا جسم اس حالت میں چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

" اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ اسے ویسے بھی کافی دیر ہو گئی ہے بے ہوش ہوئے"...... عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا تو جولیا تیزی

سے آگے بڑھی اور اس نے مادام سویٹی کے بال ایک ہاتھ سے پکڑ کر اس کا نیچے کی طرف جھکا ہوا سر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

"ارے ناک اور منہ بند کر دینا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ نرم سلوک کرنا اپنے آپ سے زیادتی ہے"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک اور زور دار تھپڑ جڑ دیا اور اس کے تھپڑ کے ساتھ ہی مادام سویٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو جولیا سیدھی ہو کر پیچھے ہٹ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم ان کڑوں سے بھی آزاد ہو گئے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ نہیں"...... مادام سویٹی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کڑوں کا تم سسٹم جانتی ہو لیکن یہ نہیں جانتی کہ سائنس بہت ایڈوانس چیز ہوتی ہے۔ اس میں ہزاروں امکانات ہوتے ہیں اس لئے ان ریز کا سرکٹ توڑنے کے لئے صرف اس ڈی سیٹ کی ہی ضرورت نہیں ہوتی اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔ بہرحال تم ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ تم صرف یہ بتا دو کہ ہیڈ کوارٹر کی کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے کسی قسم کی تفصیلات کا علم نہیں ہے اور نہ مجھے اس کی

ضرورت تھی۔ مجھے تو ایریئے کا علم تھا اور بس"...... مادام سویٹی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

"حالانکہ تمہیں معلوم تھا کہ اس ہیڈ کوارٹر کے دو راستے ہیں۔ ایک اس طرف جدھر تم نے پوائنٹ فور بنایا تھا اور دوسرا اس طرف جس طرف تم نے پوائنٹ الیون بنایا"...... عمران نے کہا تو مادام سویٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا تم جادوگر ہو۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے علم ہو سکتا ہے"۔ مادام سویٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تفصیلات بتاؤ۔ میرا وقت ضائع نہ کرو۔ تمہارا تعلق ایک ایجنسی سے ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ تم ہمارے ساتھ تعاون کرو ورنہ دوسری صورت میں تمہارا یہ جسم یہاں اس طرح بندھی ہوئی حالت میں گل سڑ جائے گا اور کیڑے اسے کھا جائیں گے۔ جہاں تک تمہاری موت کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہے کہ اس بندھی ہوئی صورت میں تمہیں کس انداز میں موت آئے گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھے واقعی زندہ چھوڑ دو گے"...... مادام سویٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں مار کر مجھے کیا فائدہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ کیمیاوی ہتھیار بنانے والی اس فیکٹری کا اصل گیٹ اس پرانے بنگلے میں ہے لیکن یہ راستہ سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ یہ راستہ اندر سے ہی کھلتا ہے۔ دوسرا ایمرجنسی راستہ عقبی پہاڑیوں کی طرف ہے لیکن وہ راستہ بھی سیلڈ ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم لوگ ان دونوں راستوں کے بارے میں پہلے سے معلوم کر کے ہی یہاں آؤ گے اس لئے میں نے یہاں مخصوص اڈے بنائے۔ بس اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"تم نے جیکب فاسٹ کو کہہ دیا ہے کہ تم نے ہم سب کا خاتمہ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میرا اس سے رابطہ نہیں ہے"...... مادام سویٹی نے جواب دیا۔

"تمہارا رابطہ کس سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا رابطہ تو اسرائیلی حکام سے ہے۔ انہوں نے ہی مجھے ان دونوں راستوں کے بارے میں اور ایریئے کے بارے میں تفصیل بتائی تھی اور اب تم سب کے خاتمے کے بعد البانا جا کر میں نے تفصیلی رپورٹ اسرائیلی حکام کو دینی تھی"...... مادام سویٹی نے کہا۔

"جولیا۔ اب تم جانو اور یہ مادام سویٹی کیونکہ میں تو بہرحال کسی عورت اور پھر وہ بھی بندھی ہوئی کو گولی نہیں مار سکتا۔ ویسے بہتر ہے کہ اسے آزاد کر دو تاکہ آئندہ بھی اس سے ٹکراؤ ہوتا رہے"۔

عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود ٹارچ اور مشین پسٹل دونوں جولیا کی طرف بڑھا دیئے۔

"کون۔ یہ کون ہے۔ تم نے وعدہ کیا تھا"...... مادام سویٹی نے چونک کر کہا۔

"یہ ہماری لیڈر ہے جس طرح تم اپنے سیکشن کی لیڈر ہو۔ اب زمانہ ایسا آگیا ہے کہ عورتیں ہی ہر طرف لیڈر بنتی جا رہی ہیں اس لئے مجبوری ہے۔ آخری فیصلہ تو لیڈر نے ہی کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی مادام سویٹی کے حلق سے نکلنے والی چیخ اسے سنائی دی لیکن عمران رکنے اور مڑنے کی بجائے خاموشی سے آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔

"اب اسلحہ لینے کے لئے ہمیں دوبارہ البانا جانا ہو گا"...... اس عمارت سے باہر نکلتے ہی کیپٹن حمید نے کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے اور شاید عمران بھی اس لئے مطمئن رہے گا لیکن میں چاہتا ہوں کہ عمران جب تک اس مادام سویٹ سے پوچھ گچھ مکمل کرے ہم مشن مکمل کر لیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن بغیر اسلحے کے کیسے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"ہمت۔ حوصلہ اور عقل تینوں چیزیں مل جائیں تو اس کے مقابل کوئی اسلحہ نہیں ٹھہر سکتا"...... کرنل فریدی نے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں پیدل ہی آگے بڑھتے چلے جا

رہے تھے۔

"آپ کدھر جا رہے ہیں۔ پہلے ہم جہاں گئے تھے وہ تو یہ علاقہ نہیں تھا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"پہلے ہم اس خفیہ گیٹ کی طرف گئے تھے لیکن اب ہم اصل گیٹ کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ گیٹ ایک پرانی عمارت کے نیچے تہہ خانے سے نکلتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جب تک ہم وہاں پہنچیں گے یہ گیٹ کھل جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ مادام سویٹ نے انہیں ہماری موت کی اطلاع دے دی ہو گی"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"نہیں بھی دی ہو گی تو ہم دے دیں گے"...... کرنل فریدی نے گول مول سے لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید خاموش ہو گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک چکر کاٹ کر ایک پرانی عمارت کے سامنے پہنچ گئے لیکن یہ عمارت خالی تھی۔ کرنل فریدی اندر داخل ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ تہہ خانہ خالی پڑا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ عمارت صدیوں سے خالی پڑی ہو لیکن یہاں ایسی گھٹن کا احساس نہ ہوتا تھا جیسے ایسی عمارتوں میں عام طور پر ہوتا ہے۔ کرنل فریدی نے سائیڈ کی دیوار پر ایک جگہ ایک باہر کو نکلی ہوئی اینٹ کو نیچے سے دبا کر اوپر کی طرف جھٹکا دیا تو ہلکی سی کڑکڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ اینٹ گھوم کر سائیڈ میں گئی اور دوسرے لمحے کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس اینٹ کے گھومتے ہی دیوار کے اندر

ایک چھوٹا سا طاقچہ نمودار ہو گیا تھا جس میں ایک سرخ رنگ کا آلہ دیوار میں نصب نظر آ رہا تھا۔ کرنل فریدی نے اس آلے کے نچلے حصے پر ایک مخصوص جگہ پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو اس آلے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" تم ایک طرف ہٹ جاؤ"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید تیزی سے سائیڈ پر ہٹ گیا جبکہ کرنل فریدی اس طاقچے کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ چند لمحوں بعد اچانک اس آلے سے تیز روشنی سی نکلی اور کرنل فریدی کے چہرے پر پڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد یہ روشنی ختم ہو گئی اور ایک بار پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر اچانک سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر آہستہ آہستہ وہ آواز بھی ختم ہو گئی۔

" کون ہے فرنٹ گیٹ پر"...... ایک بھاری سی آواز اس آلے میں سے نکلی۔

" میں مادام سویٹ کا نمبر ٹو ہوں مارٹن۔ چیف سے بات کرائیں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

" کون مادام سویٹ"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ایکریمیا کی ٹاپ رینک ایجنٹ جسے اسرائیلی حکام نے ایشیائی ایجنٹوں کے خلاف ہائر کیا ہے"...... کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ انتظار کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جیکب فاسٹ بول رہا ہوں چیف آف سٹارگ"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" مارٹن بول رہا ہوں۔ مادام سویٹ کا نمبر ٹو"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا بات ہے۔ یہاں کیوں آئے ہو اور کیسے تمہیں اس بارے میں معلوم ہوا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مادام سویٹ نے مجھے یہ سب کچھ بتا کر یہاں بھیجا ہے۔ مادام نے کہا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دی جائے کہ دونوں ایشیائی گروپس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ ان کی لاشیں چوکور عمارت میں موجود ہیں۔ آپ وہاں سے انہیں اٹھوا لیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ مادام سویٹ نے خود رابطہ کیوں نہیں کیا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مادام سویٹ کو اسرائیلی حکام نے ہائر کیا تھا۔ وہ ان سے رابطہ کریں گی۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اطلاع دے کر واپس الباما پہنچ جاؤں۔ میں نے اطلاع دے دی ہے اس لئے گڈ بائی"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"رک جاؤ۔ مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ اتنی جلدی کیسے ہو گیا ہے"۔ جیکب فاسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کرنل فریدی چونکہ مادام سوئی کے منہ سے اس کی تفصیل سن چکا تھا اس لئے اس نے وہی تفصیل قدرے مختصر انداز میں بتادی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ تو یہ دونوں بڑے شیطان ختم ہو گئے۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ ہم ان کی لاشیں وہاں سے اٹھوالیں گے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... کرنل فریدی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ البتہ چند قدم آگے بڑھ کر وہ رک گیا۔ اس نے کیپٹن حمید کو بھی وہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز سنائی دی لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی خود بخود ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی وہ اینٹ اپنی جگہ سے گھومی اور پہلے کی طرح ایڈجسٹ ہو گئی۔

"آجاؤ۔ اب کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر کرنل فریدی کیپٹن حمید کو ساتھ لے کر اس تہہ خانے سے باہر آ گیا۔

"وہ یقیناً دو یا تین آدمی ہوں گے۔ ان کے پاس اسلحہ بھی ہو گا۔ ہم نے انہیں اس انداز میں کور کرنا ہے کہ یہاں زیادہ اودھم نہ مچ سکے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن اگر تین یا اس سے زیادہ ہوئے تو ہم اسلحے کے بغیر ان پر کیسے قابو پائیں گے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ایک اینٹ اٹھا لو۔ ایک کا تو سر پھاڑ ہی لو گے۔ باقی کو میں سنبھال لوں گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا اچانک تہہ خانے کی طرف سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ دونوں چوکنا ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں اوپر آتی سنائی دیں تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں سائیڈ پر ہو گئے۔ چند لمحوں بعد لمبے قد اور بھاری جسم کے دو آدمی اچھل کر یکے بعد دیگرے باہر آئے ہی تھے کہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں بھوکے عقابوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑے اور چند لمحوں بعد ایک آدمی کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ یہ کارروائی کیپٹن حمید کی تھی۔ اس نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں چند سیکنڈ میں ہی یہ کارروائی کر ڈالی تھی جبکہ کرنل فریدی نے دوسرے آدمی کو سینے سے لگا کر دونوں بازوؤں میں جکڑ لیا تھا اور اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر جما ہوا تھا۔ وہ آدمی گو اپنی طرف سے آزاد ہونے کے لئے پورا زور لگا رہا تھا لیکن ظاہر ہے کرنل فریدی کی گرفت سے نکلنا اس کے لئے تقریباً ناممکن تھا۔

"تہہ خانے میں جا کر دیکھو راستہ کھلا ہے یا بند ہے"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا تیزی سے

سیڑھیاں اترتا ہوا تہہ خانے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس گیا۔

"وہاں کوئی راستہ نہیں ہے۔پہلے کی طرح دیواریں ہی ہیں"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"اس کی تلاشی لو"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے آگے بڑھ کر اس آدمی کی جیبوں کی تلاشی لی اور پھر ایک مشین پسٹل اس نے اس کی جیب سے نکال لیا تو کرنل فریدی نے یکلخت اسے ایک طرف دھکیل دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا کرنل فریدی کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ کرنل فریدی نے اپنا ایک پیر اس کے سینے پر رکھ کر اسے دبا دیا۔ اس آدمی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کرنل فریدی کی ٹانگ پر ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن کرنل فریدی نے جب پیر کو جھٹکا دے کر دباؤ ڈالا تو اس کے دونوں بازو بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔بولو"...... کرنل فریدی نے غراتے ہوئے کہا۔

"رامن۔ میں رامن ہو چیف سیکورٹی آفیسر"...... اس آدمی نے رک رک کر جواب دیا۔

"باہر سے راستہ کیسے کھل سکتا ہے۔بولو۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ"...... کرنل فریدی نے غراتے ہوئے کہا تو رامن نے

طریقہ بتانا شروع کر دیا تو کرنل فریدی نے پیر ہٹایا اور ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن حمید کو مخصوص اشارہ کیا تو تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اٹھتے ہوئے رامن کے سینے میں گولیاں تواتر سے اترتی چلی گئیں اور اس کا جسم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"دوسرے آدمی کی بھی تلاشی لو۔اس کے پاس بھی اسلحہ ہو گا"۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا دوسرے آدمی کی لاش کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ اس کی جیب سے بھی ایک مشین پسٹل برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

"یہ مجھے دو اور آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر کیپٹن حمید سے مشین پسٹل لے کر وہ دونوں دوبارہ تہہ خانے میں اترتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کرنل فریدی خفیہ راستہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ آگے ایک بند راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔

"اب سنو۔ اس کے بعد ہم فیکٹری کے آفس ایریئے میں داخل ہوں گے جبکہ سٹارگ ہیڈ کوارٹر والا حصہ عقبی طرف ہے۔ وہاں تک پہنچتے پہنچتے ہمیں لامحالہ کہیں نہ کہیں گھیرا جا سکتا ہے اس لئے ہم نے یہاں کسی بڑے سائنس دان کو یرغمال بنانا ہے اور پھر مزید کارروائی کرنی ہے اس لئے تم نے ہر طرح سے محتاط رہنا ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ اس طرح کرنے کی بجائے کیوں نہ یہاں کوئی طاقتور وائرلیس بم لگ دیا جائے اور اس طرح فیکٹری کو ہی اڑا دیا جائے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"جیسے حالات ہوں گے ویسے کر لیا جائے گا۔ آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن حمید بھی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو خالی تھا۔ اس کی دوسری طرف ایک اور دروازہ تھا۔ وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک چٹک کی آواز کے ساتھ ہی پورا کمرہ اس طرح تیز روشنی سے بھر گیا جیسے گھپ اندھیرے میں انتہائی طاقتور لائٹ جل اٹھتی ہے لیکن کرنل فریدی کو اس تیز روشنی کا احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہو سکا۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تاریک اندھیروں نے اس قدر تیزی سے یلغار کی کہ کرنل فریدی باوجود کوشش کے اپنے آپ کو سنبھال ہی نہ سکا اور اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

کار تیزی سے دوڑتی ہوئی اس پرانے بنگلے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کار میں عمران اور اس کے ساتھی اس طرح بھرے ہوئے تھے جیسے کافی تعداد میں مرغیوں کو کسی چھوٹے سے ڈربے میں بند کر دیا گیا ہو۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ فرنٹ سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں موجود تھیں اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل، تنویر، ٹائیگر اور صفدر چار افراد اس انداز میں ٹھنسے ہوئے تھے کہ ان کی حالت دیکھ کر بے اختیار ہنسی آتی تھی۔

"دو کاریں ہوتیں تو ٹھیک تھا۔ یہ چاروں تو بڑی مشکل میں ہیں"...... صالحہ نے مڑ کر عقبی سیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا تو تھا کہ ڈگی کھول کر اندر بیٹھ جائیں اور صحیح معنوں میں پکنک کا لطف اٹھائیں لیکن کوئی میری بات مانا ہی نہیں"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹائیگر کو بٹھا دیں۔ وہ تو آپ کا شاگرد ہے۔ وہ آپ کا حکم مانے گا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کو کیسے کھلا چھوڑا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"باس۔ ڈگی بہت چھوٹی ہے۔ اس میں تو بلی آ سکتی ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ارے پھر تو صالحہ کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"آپ نے جولیا کا نام شاید ڈر کے مارے نہیں لیا"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر ٹائیگر بلی کی بجائے شیر کی آنٹی کہتا تو میں جولیا کا نام لے لیتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مطلب تو ایک ہی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ایک کیسے ہو سکتا ہے۔ شیر کی آنٹی تو کوئی شیرنی ہی ہو سکتی ہے خالہ البتہ بلی ہو سکتی ہے کیونکہ خالہ دیسی لفظ ہے جبکہ آنٹی بدیسی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم یہ باتیں چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ اب وہاں اس پرانے بنگلے میں جا کر کیا کرو گے۔ اب رامن تو وہاں آنے سے رہا"...... جولیا نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی سہی۔ کچھ نہ کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر جیسے ہی کار نے ایک چکر کاٹا سامنے ہی ایک پرانا سا بنگلہ نظر آنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار اس بنگلے کے سامنے جا کر روک دی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ اس لارسٹر والی عمارت سے انہیں اسلحہ بھی مل گیا تھا اس لئے مشین پسٹل سب کے پاس موجود تھے۔ کار سے اتر کر عمران عمارت میں داخل ہوا ہی تھا کہ اچانک اچھل پڑا۔

"کیا ہوا"...... ساتھ آنے والی جولیا نے کہا۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر ایک جگہ پہنچ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے پیچھے آنے والے اس کے ساتھی بھی بے اختیار رک گئے۔ ان سب کی نظریں ان دو لاشوں پر جمی ہوئی تھیں جو وہاں پڑی تھیں۔ ایک کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی اور دوسرے کے سینے پر گولیاں ماری گئی تھیں۔

"تم چونکے کیوں تھے۔ کیا وہاں سے تمہیں لاشیں نظر آ گئی تھیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے دو آدمیوں کے قدموں کے نشانات اندر جاتے ہوئے دیکھے تھے اور میں سمجھ گیا تھا کہ یہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے قدموں کے نشانات ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں ان دونوں نے ہلاک کیا ہے

"اور وہ ہم سے پہلے اندر داخل ہو گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ سیڑھیاں اترتا ہوا جب تہہ خانے میں داخل ہوا تو وہاں ایک دیوار درمیان سے کھلی ہوئی تھی اور ایک بند راہداری اندر جاتی دکھائی دے رہی تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ عمران کی تیز نظروں نے راہداری کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لیا اور جب اسے اطمینان ہو گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے اس راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کے اختتام پر موجود دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اس جھری سے دوسری طرف دیکھا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سامنے ہی فرش پر کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"اوہ۔ کرنل فریدی اد کیپٹن حمید"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ عمران کرنل فریدی پر جھک گیا لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ دونوں صرف بے ہوش تھے۔ ابھی عمران انہیں چیک ہی کر رہا تھا کہ اچانک کمرہ انتہائی تیز روشنی سے بھر گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اتھاہ تاریکیوں میں ڈوبتا

چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد اس کے حواس مکمل طور پر اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔

جیکب فاسٹ درمیانے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کا چہرہ گول تھا اور اس نے آنکھوں پر جو عینک لگائی ہوئی تھی اس کے شیشے بھی گول تھے اس لئے اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی پرکار سے باقاعدہ گولائی بنائی ہوئی ہو۔ عینک کے اندر اس کی آنکھیں باقاعدہ گولائی میں ہی نظر آ رہی تھیں۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک مشین رکھی ہوئی تھی جس پر ایک بڑی سی سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں آٹھ افراد تھے جن میں چھ خواتین تھیں جو دیواروں پر لگے ہوئے بڑے بڑے نقشوں کو دیکھتے اور ایک دوسرے سے ڈسکس کرتے اور کمرے کے درمیان میں موجود چوڑی میزوں پر موجود کاغذوں پر اندراجات کر رہے تھے۔ جیکب فاسٹ خاموش بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر جھنجلاہٹ اور بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔ اچانک

اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر نظر آنے والے افراد بے اختیار چونک پڑے۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے مڑ کر ایک کونے میں موجود میز کی طرف آیا اور اس نے وہاں موجود فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر کم بول رہا ہوں"...... اس ادھیڑ عمر آدمی کی آواز مشین میں سے سنائی دی۔

"جیکب فاسٹ بول رہا ہوں ڈاکٹر کم۔ آپ لوگ گزشتہ دو ہفتوں سے مصر کے اسوان بند کو تباہ کرنے کے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں لیکن آپ سے پراجیکٹ مکمل نہیں ہو رہا۔ آخر یہ پراجیکٹ کب مکمل ہو گا اور کب اس پر کارروائی کا آغاز کیا جائے گا جبکہ آپ کو پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ ایشیائی ایجنٹ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن پر مسلسل کام کر رہے ہیں"...... جیکب فاسٹ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اتنے بڑے بند کو اس انداز میں تباہ کرنا کہ مصر بھی معاشی طور پر تباہ ہو جائے اور دوبارہ اس بند کو آسانی سے بنایا بھی نہ جا سکے۔ کیا یہ عام سا منصوبہ ہے۔ کیا اسوان بند کی حفاظت نہیں کی جا رہی۔ کیا آپ کے آدمیوں نے اطلاع نہیں دی کہ اس بند کی حفاظت کے لئے مصر نے باقاعدہ ایک بڑا سیکشن بنایا ہوا ہے اور یہ سیکشن فوج کے تحت کام کرتا ہے اور اسوان بند دریائے نیل پر بنا ہوا ہے اور اس بند سے آدھے سے زیادہ مصر کا رقبہ

کاشت ہوتا ہے۔ ایسے بند کی تباہی دوسرے معنوں میں پورے معد کی تباہی ہو سکتی ہے۔ ایسے بند کی حفاظت انہوں نے عام طریقے سے تو نہیں کی ہو گی۔ جو معلومات مل رہی ہیں ان کے مطابق انہوں نے واقعی وہاں انتہائی خفیہ طریقہ سے انتہائی جدید ترین حفاظتی مشینری نصب کی ہے اور ہمیں ہر طرف کا خیال رکھنا ہے۔ پھر یہ پراجیکٹ مکمل ہو سکتا ہے" ...... ڈاکٹر کم نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر۔ میرا مقصد آپ کی توہین کرنا نہیں تھا۔ اصل میں سٹارگ ہیڈ کوارٹر چونکہ اس وقت شدید خطرے میں ہے اس لئے میرے ذہن پر دباؤ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کم از کم چار پانچ بڑے منصوبوں پر ورک ہو کر کارکنوں تک پہنچ جائے تاکہ وہ عملی طور پر کام کا آغاز کر سکیں۔ باقی منصوبوں پر کام ہوتا رہے گا۔ اس طرح ایک ایک کر کے ہم پوری دنیا کے مسلم ممالک کو اپنے دہشت گردی کے انتہائی کامیاب حربوں سے تباہ کر کے ان پر قبضہ کر سکیں گے اور یہودی سلطنت پوری دنیا پر پھیل جائے گی"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ سٹارگ کا اتنا بڑا منصوبہ ابتدا میں ہی فیل ہو جائے اس لئے ہمیں اطمینان سے کام کرنے دیں۔ باقی رہی ہیڈ کوارٹر کی حفاظت تو یہ آپ کا کام ہے ہمارا نہیں" ...... ڈاکٹر کم نے کہا۔

"اوکے ڈاکٹر کم۔ آپ اطمینان سے کام کریں" ...... جیکب

فاسٹ نے کہا اور مشین کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین بھی آف ہو گئی۔

"یہ منصوبہ لگتا ہے ابھی کئی ہفتے بعد مکمل کیا جائے گا"۔ جیکب فاسٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک طرف ریک میں موجود شراب کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھائی۔ ریک کے سب سے نچلے خانے میں موجود گلاس اٹھا کر اس نے گلاس اور بوتل کو لا کر میز پر رکھا اور پھر خود کرسی پر بیٹھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور شراب گلاس میں بھر کر اس نے ڈھکن دوبارہ بند کیا اور پھر گلاس اٹھا کر شراب پینا شروع کر دی۔ وہ چونکہ ساری رات جاگتا رہا تھا اس لئے اسے اس وقت جبکہ صبح ہوئے ابھی دیر نہیں گزری تھی شراب کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ جب سے ایشیائی ایجنٹوں کا خطرہ بڑھا تھا اس نے دہشت گردی کے پراجیکٹس پر کام کو تیز کر دیا تھا اور چونکہ وہ جانتا تھا کہ کام تیز اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ خود بھی ساتھ ساتھ ان کی نگرانی کرتا رہے اس لئے وہ ساری رات جاگتا رہا تھا۔ ویسے کام دو شفٹوں میں ہوتا تھا اس لئے کام کرنے والوں کی رات کی شفٹ جا چکی تھی اور اس وقت جو ٹیم کام کر رہی تھی وہ دن کی شفٹ تھی اور جیکب فاسٹ کا خیال تھا کہ یہ منصوبہ صبح کو مکمل ہو جائے گا اس لئے وہ بھی رات بھر جاگتا رہا تھا لیکن اب ڈاکٹر کم سے بات ہونے کے بعد اسے اپنا خیال بدلنا پڑا تھا اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ وہ اب دو چار گھنٹوں کے لئے جا کر سو جائے لیکن

چونکہ دن کا وقت تھا اور کسی بھی وقت اس سے کوئی بھی رابطہ کر سکتا ہے اس لئے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ شام تک یہاں آفس میں ہی رہے۔ پھر جا کر سو جائے اس لئے اس نے شراب پینا شروع کر دی تھی تاکہ ذہنی طور پر فریش ہو جائے۔ اسے معلوم تھا کہ اسرائیلی حکام نے ایکریمیا کی ٹاپ رینک ایجنٹ مادام سوئی کی خدمات عمران اور کرنل فریدی کے خاتمے کے لئے حاصل کی ہیں اور مادام سوئی اپنے گروپ سمیت یہاں پہنچ بھی چکی ہے۔ گو اس کا رابطہ براہ راست مادام سوئی سے نہ تھا لیکن اسرائیلی حکام سے اسے جو کچھ معلوم ہوا تھا اس سے وہ خاصا مطمئن ہو گیا تھا کہ مادام سوئی اپنی تیزی اور ذہانت کے ساتھ ساتھ انتہائی جدید ترین مشینری کے استعمال کے ساتھ ان دونوں ایجنٹوں کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے گی اس لئے بھی وہ قدرے مطمئن تھا۔ ابھی اس نے شراب کے چند گھونٹ ہی لئے تھے کہ اچانک شمالی دیوار کے ساتھ نصب ایک مستطیل شکل کی مشین سے سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دینے لگی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ ہیڈ کوارٹر کے بیرونی راستے پر موجود خفیہ آلے کا یہ کاشن تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی بیرونی راستے پر موجود ہے اور کاشن دے رہا ہے۔

"کون۔ کون ہو سکتا ہے"...... جیکب فاسٹ نے تیزی سے اٹھ کر اس مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے مشین کو آپریٹ کیا تو مشین میں زندگی کی لہریں دوڑنے لگیں اور چھوٹے

بڑے کئی بلب جلنے بجھنے لگے۔ مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرین بھی روشن ہو گئی لیکن اس پر کوئی منظر موجود نہ تھا۔ جیکب فاسٹ نے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے ایک آدمی کا چہرہ ابھر آیا۔ یہ ایکریمی تھا۔ چند لمحوں بعد چہرہ غائب ہو گیا۔ یہ چہرہ جیکب فاسٹ کے لئے اجنبی تھا اس لئے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کون ہے فرنٹ گیٹ پر"...... جیکب فاسٹ نے ایک بٹن دبا کر کہا۔

"میں مادام سوئی کا نمبر ٹو ہوں مارٹن۔ چیف سے بات کرائیں"۔ دوسرے لمحے ایک ایکریمین آواز سنائی دی۔

"کون مادام سوئی"...... جیکب فاسٹ نے جان بوجھ کر لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کی ٹاپ رینک ایجنٹ جسے اسرائیلی حکام نے ایشیائی ایجنٹوں کے خلاف ہائر کیا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوہ اچھا۔ انتظار کرو"...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

"ہیلو۔ جیکب فاسٹ بول رہا ہوں چیف آف سٹارگ"۔ کچھ دیر بعد جیکب فاسٹ نے لہجے کو تبدیل کرتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل مادام سوئی تک یہ بات نہ پہنچانا چاہتا تھا کہ چیف آف سٹارگ خود ہی سارے مراحل طے کرتا ہے اس لئے اس نے یہ حرکت کی تھی۔

"مارٹن بول رہا ہوں۔مادام سویٹی کا نمبر ٹو"...... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔یہاں کیوں آئے ہو اور کیسے تمہیں اس بارے میں معلوم ہوا ہے"...... جیکب فاسٹ نے اس بار حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔اسے واقعی اس بات پر حیرت تھی کہ مادام سویٹی کا نمبر ٹو اس خفیہ آلے کی برآمدگی اور اس کے استعمال سے کیسے واقف ہو سکتا ہے اور پھر وہ یہاں کیوں آیا ہے۔

"مادام سویٹی نے مجھے یہ سب کچھ بتا کر یہاں بھیجا ہے۔مادام نے کہا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دی جائے کہ دونوں ایشیائی گروپس کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ان کی لاشیں چوکور عمارت میں موجود ہیں۔آپ وہاں سے انہیں اٹھوالیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو جیکب فاسٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔مادام سویٹی نے خود رابطہ کیوں نہیں کیا"...... جیکب فاسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام سویٹی کو اسرائیلی حکام نے ہائر کیا تھا۔وہ ان سے رابطہ کریں گی۔انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اطلاع دے کر واپس البانا پہنچ جاؤں۔میں نے اطلاع دے دی ہے اس لئے گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رک جاؤ۔مجھے تفصیل بتاؤ کہ یہ اتنی جلدی کیسے ہو گیا"۔ جیکب فاسٹ نے تیز لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتائی

جانے لگی تو جیکب فاسٹ کے چہرے پر حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔اوہ۔ویری گڈ۔اوہ۔اوہ تو یہ دونوں بڑے شیطان ختم ہو گئے۔ویری گڈ۔ٹھیک ہے۔تم جا سکتے ہو۔ہم ان کی لاشیں وہاں سے اٹھوالیں گے"...... جیکب فاسٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جو تفصیل اسے بتائی گئی تھی اس سے اسے یقین آگیا تھا کہ مادام سویٹی نے واقعی ان دونوں کو اچانک حملہ کر کے ختم کر دیا ہے۔

"اوکے۔گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر مشین خود بخود بند ہو گئی تو جیکب فاسٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ویری گڈ۔یہ مادام سویٹی تو واقعی ٹاپ رینک ایجنٹ ثابت ہوئی ہے۔ویری گڈ"...... جیکب فاسٹ نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے چند نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔چیف سیکورٹی آفیسر رامن اسٹڈنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سٹارگ بول رہا ہوں"...... جیکب فاسٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ

یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"اپنے ساتھ ایک آدمی کو لے کر چوکور عمارت پر جاؤ۔ اپنے ساتھ ٹرانسمیٹر بھی لے جانا۔ وہاں ایشیائی ایجنٹوں کی لاشیں موجود ہیں۔ وہاں سے مجھے کال کر کے تفصیل بتانا"...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

"ایشیائی ایجنٹوں کی لاشیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ ایکریمین ٹاپ رینک ایجنٹ مادام سویٹی کی خدمات اسرائیلی حکام نے ان ایجنٹوں کے خلاف ہائر کی تھیں اور اس نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں دونوں گروپس کا خاتمہ کر دیا ہے۔ تم نے جا کر ان کی لاشیں چیک کرنی ہیں اور مجھے اطلاع دینی ہے"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اپنے پیچھے حفاظتی نظام کو آٹومیٹک کر جانا تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جیکب فاسٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ بہت بڑا مسئلہ تو ختم ہوا۔ اب میں اطمینان سے سوؤں گا"...... جیکب فاسٹ نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے شراب کی بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور شراب گلاس میں انڈیل کر پینے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک وہ رامن کی ٹرانسمیٹر پر

کال کا انتظار کرتا رہا لیکن رامن کی طرف سے کوئی کال ہی نہ آئی تو اس نے الماری سے نکال کر میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا اور مسلسل کال دینا شروع کر دی لیکن کافی دیر تک کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی تھی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا مطلب۔ رامن کال کیوں اٹنڈ نہیں کر رہا۔ کیا کوئی گڑبڑ ہے"...... جیکب فاسٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سٹارگ"...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر۔ میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر جورڈن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر رامن کہاں ہے"...... جیکب فاسٹ نے پوچھا۔

"وہ تو جناب آپ کے حکم پر پیٹر کو ساتھ لے کر اور مین گیٹ کی سیل کھول کر باہر گئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں آپ نے ایشیائی ایجنٹوں کی لاشیں چیک کرنے کے لئے بھیجا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"لیکن اسے گئے ہوئے ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اب تک میں اس لئے خاموش رہا کہ وہاں تک پہنچنے میں کافی وقت لگ سکتا ہے لیکن پھر میں نے ٹرانسمیٹر کال کی لیکن ٹرانسمیٹر پر کوئی کال اٹنڈ ہی نہیں کر رہا"...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر۔ اوہ۔ اوہ جناب۔ چیف رامن ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا بھول گئے ہیں۔ ٹرانسمیٹر تو یہیں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں موجود ہے لیکن پھر تم ہی کال اٹنڈ کر لیتے۔ کیوں نہیں کی"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

"جناب آپ کے آرڈر کے مطابق چیف رامن جاتے ہوئے آٹو میٹک نظام آن کر گئے ہیں اس لئے انٹرنل ٹرانسمیٹر کال ہو ہی نہیں سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکب فاسٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ پھر تم اس کے پیچھے جاؤ اور مجھے رپورٹ دو۔ تم ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا"...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکب فاسٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو جیکب فاسٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اتنی جلدی کال"...... جیکب فاسٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جورڈن کالنگ۔ جورڈن کالنگ۔ اوور"۔ جورڈن کی آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ سن کر جیکب فاسٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یس۔ چیف آف سٹارگ بول رہا ہوں۔ اوور"...... جیکب فاسٹ نے کہا۔

"چیف۔ یہاں فرسٹ روم میں نو افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب ایکریمین ہیں۔ ان میں دو عورتیں اور سات مرد ہیں۔ وہ نجانے کس طرح فرنٹ روم تک پہنچ گئے اور وہاں چونکہ آٹو میٹک نظام آن تھا اس لئے وہ این آر ایس کا شکار ہو گئے لیکن چونکہ فرنٹ روم سے آٹو میٹک نظام کی وجہ سے ہمارا کوئی تعلق نہ تھا اس لئے وہ وہیں پڑے رہے۔ اب آپ کے حکم پر میں نے آٹو میٹک نظام آف کیا اور پھر میں فرنٹ روم میں پہنچا تو وہاں یہ لوگ پڑے ہوئے نظر آئے اور باس چیف رامن اور پیٹر دونوں کی لاشیں بھی آؤٹ گیٹ سے باہر پڑی ہوئی ہیں۔ میرے ساتھی نے باہر جا کر چیکنگ کی تو باہر کوئی موجود نہیں ہے۔ البتہ یہ دونوں لاشیں سامنے آئی ہیں۔ چیف رامن کے سینے میں گولیاں ماری گئی ہیں جبکہ پیٹر کی گردن توڑ دی گئی ہے اور ان کی لاشیں بتا رہی ہیں کہ انہیں ہلاک ہوئے کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ گزر چکا ہے۔ میں فرنٹ روم سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

" کون ہیں یہ لوگ۔ یہ کیسے اندر داخل ہو گئے اور رامن اور پیٹر کو کس نے ہلاک کیا۔ ویری سیڈ"...... جیکب فاسٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم ایسا کرو کہ ان سب کو اپنے ساتھیوں سے اٹھوا کر ایکس روم میں پہنچا دو۔ میں اب خود انہیں چیک کروں گا۔ اوور"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

" یس چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سنو۔ انہیں ایکس روم میں رسیوں سے باندھ دینا اور ان کی تلاشی بھی لے لینا۔ اس کے بعد مجھے کال کرنا اور رامن اور پیٹر کی لاشیں عمارت سے باہر کسی دوسری جگہ پر ڈلوا دو اور آؤٹ گیٹ کو دوبارہ سیلڈ کر دو اور سنو۔ میں تمہیں اب رامن کی جگہ ہیڈ کوارٹر اور فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر مقرر کرتا ہوں۔ اوور"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

" بے حد شکریہ جناب۔ میں آپ کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اتروں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" میرے احکامات کی تعمیل کرو۔ اوور اینڈ آل"...... جیکب فاسٹ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو یہاں تک پہنچ گئے"...... جیکب

فاسٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ وہی ایشیائی ایجنٹ نہ ہوں۔ ان کی تعداد دونوں گروپوں کو ملا کر اتنی ہی بتائی گئی تھی۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی مارٹن مادام سوئی کا نمبر ٹو نہیں تھا بلکہ خود ایشیائی تھا۔ اوہ۔ انہوں نے یقیناً مادام سوئی سے اس بارے میں معلوم کر لیا ہو گا۔ اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان کی موت میرے ہاتھوں لکھی گئی ہے۔ پھر تو اسرائیل اور پوری یہودی دنیا میں میرا نام امر ہو جائے گا۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اب میں انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں گا۔ اوہ۔ ویری گڈ"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

کرنل فریدی کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گئے۔ وہ کیپٹن حمید کے ساتھ جب راہداری سے گزر کر اس کمرے میں داخل ہوا تو اچانک تیز روشنی پھیلی اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ یہ سب کچھ یاد آتے ہی اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کی پشت پر کر کے پورے جسم سمیت رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ البتہ اس کی ٹانگیں رسیوں سے آزاد تھیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور ایک بار پھر اسے چونکنے پر مجبور

ہونا پڑا کیونکہ اس کے ساتھ کیپٹن حمید کے علاوہ عمران اپنے تمام ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب ہی اس کی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان سب کے جسم بھی اسی طرح رسیوں سے مخصوص انداز میں بندھے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ یہ یقیناً سٹارگ ہیڈ کوارٹر ہی ہو سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی پشت پر بندھے ہوئے دونوں ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تیزی سے ادھر ادھر حرکت کر رہی تھیں۔ اسے دراصل گانٹھ کی تلاش تھی کیونکہ اسے جس انداز میں باندھا گیا تھا یہ بحری سیکورٹی کا مخصوص انداز تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس میں خصوصی طور پر گانٹھ پشت پر ہی کی جاتی ہے تاکہ اسے کھولا نہ جا سکے لیکن کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ اگر ایک بار گانٹھ اسے مل جائے تو وہ اسے آسانی سے کھول لے گا۔ وہ جلد از جلد اپنے آپ کو آزاد کرا لینا چاہتا تھا کیونکہ جیسے ہی اسے خیال آیا تھا کہ یہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے تو اسے یقین ہو گیا تھا کہ اگر اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو آزاد نہ کرایا تو حالات خراب ہو سکتے ہیں۔ عمران ابھی تک بے ہوش پڑا ہوا تھا اور کرنل فریدی سمجھ گیا تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بعد میں وہاں پہنچا ہو گا اور چونکہ وہ ان کے بعد بے ہوش ہوا ہے اس لئے ابھی تک وہ ہوش میں نہیں آیا۔ ابھی کرنل فریدی گانٹھ تلاش کر ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک آدمی

کرسی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"تم خود بخود کیسے ہوش میں آگئے"...... اس آدمی نے کرسی رکھ کر کرنل فریدی کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہیں تکلیف کیوں دوں۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے اور ہم کس کی قید میں ہیں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جورڈن ہے اور میں سٹارگ ہیڈ کوارٹر کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں۔ تم اس وقت سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ ابھی چیف جیکب فاسٹ یہاں آنے والا ہے اور پھر تم سب کو سزا دے گا"۔ اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جورڈن کالنگ۔ اوور"...... جورڈن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے جیکب فاسٹ کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ میں ایکس روم سے بول رہا ہوں۔ آپ کے احکام کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ سب بے ہوش افراد کو یہاں ایکس روم میں پہنچا دیا گیا ہے اور انہیں رسیوں سے بھی باندھ دیا گیا ہے لیکن باس۔ میں اب آپ کے لئے کرسی لے کر یہاں واپس آیا ہوں تو ایک آدمی خود بخود ہوش میں آچکا ہے حالانکہ ایکس ٹی کے تحت بے

ہوش آدمی خود بخود ہوش میں نہیں آسکتا جب تک اینٹی ایکس ٹی انجکشن نہ لگائے جائیں۔ اوور"...... جورڈن نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس اسلحہ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جیکب فاسٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میرے پاس مشین پسٹل موجود ہے۔ اوور"۔ جورڈن نے کہا تو کرنل فریدی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تم ان سب کو گولیوں سے اڑا دو۔ میں ان کی لاشیں دیکھنے آؤں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"...... جورڈن نے کہا تو کرنل فریدی نے فوراً ہی حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور ایک جھٹکے سے اکڑوں ہو کر بیٹھ گیا۔

"جب انہیں ہلاک کر دو پھر مجھے کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جورڈن نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا ہی تھا کہ کرنل فریدی نے یکلخت زمین پر بیٹھے بیٹھے زوردار جمپ لگایا اور جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جورڈن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ بندھا ہوا کرنل فریدی اس کے جسم کے اوپر ہی گرا تھا کہ جورڈن نے یکلخت جھٹکے سے اسے ایک طرف اچھالا اور بندھا ہوا کرنل فریدی کسی رول ہوئے قالین کی طرح فرش پر رول ہوتا ہوا کچھ فاصلے تک چلا گیا جبکہ جورڈن اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔ اس نے پھرتی سے جیب سے

مشین پسٹل نکالا ہی تھا کہ کرنل فریدی کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں انتہائی برق رفتاری سے حرکت میں آئیں اور جورڈن ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے جا گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ اس کے نیچے گرتے ہی کرنل فریدی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا جبکہ جورڈن نے بھی پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرنل فریدی کی لات گھومی اور کمرہ جورڈن کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی پہلی چیخ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ کرنل فریدی کی لات دوسری بار گھومی اور اس بار نہ صرف جورڈن پہلے سے زیادہ کربناک انداز میں چیخا تھا بلکہ اس کا جسم بھی ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تھا۔ کرنل فریدی کے دونوں بازو اس کے عقب میں اور اس کا اوپر کا جسم رسیوں سے جکڑا ہوا تھا اور اس نے اسی حالت میں ہی جورڈن کو بے ہوش کیا تھا۔ عمران اور باقی ساتھی بدستور بے ہوش تھے اور کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ اب اس کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ کسی بھی وقت جیکب فاسٹ یا کوئی اور آدمی یہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے اس نے اب تیزی سے انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کی تلاش شروع کر دی لیکن کچھ دیر تک کوشش کے باوجود جب گانٹھ اسے نہ مل سکی تو اس نے اس بارے میں مزید کوشش ترک کر دی اور تیزی سے وہ ایک الماری کی طرف بڑھا۔ الماری کے پٹ اور اس کا ڈھانچہ فولادی تھا اور الماری کا ایک کونہ باریک بھی تھا اور

قدرے تیز بھی۔ کرنل فریدی نے اس کونے کے ساتھ پشت لگا کر اس طرح اوپر نیچے ہونا شروع کر دیا جیسے پہلوان اکھاڑے میں ورزش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو شعوری طور پر پھیلا بھی لیا تھا تاکہ رسیاں ٹائٹ ہو جائیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی رسیاں یکلخت ڈھیلی پڑ گئیں تو کرنل فریدی رک گیا۔ اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو باہر کی طرف زور سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ دوسرے یا تیسرے جھٹکے پر تین چار رسیاں ٹوٹ گئیں اور پھر باقی رسیوں سے نجات حاصل کرنا مشکل کام نہ رہا تھا اس لئے چند لمحوں بعد ہی کرنل فریدی رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ وہ تیزی سے اس کونے کی طرف لپکا جہاں جورڈن کے ہاتھ سے نکل کر گرنے والا مشین پسٹل موجود تھا۔ اس نے مشین پسٹل جھپٹا اور پھر وہ سیدھا جورڈن کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ویسے ہی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ کرنل فریدی نے اسے بازو سے پکڑا اور گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھایا اور ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جورڈن نے چیختے ہوئے آنکھیں کھولیں تو کرنل فریدی نے ہاتھ اس کے سر سے ہٹایا اور دوسرے لمحے اس نے اس کی گردن پکڑی اور ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"بتاؤ اینٹی انجکشن کہاں ہیں"...... کرنل فریدی نے اسے دیوار کے ساتھ لگا کر دباتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میری جیب میں۔ میری جیب میں"...... جورڈن نے کہا۔

"نکالو باہر"...... کرنل فریدی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو جورڈن نے جیب سے ایک ڈبہ نکالا۔

"ان سب کو اینٹی انجکشن لگاؤ اور سنو اگر کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے گولی سے اڑا دوں گا"...... کرنل فریدی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کرنل فریدی کی بات ختم ہوتی جورڈن نے یکلخت کسی پرندے کی طرح سائیڈ پر موجود دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی اور کرنل فریدی سمجھ گیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے کیونکہ وہ دروازے سے زیادہ نزدیک تھا جبکہ کرنل فریدی کا فاصلہ زیادہ تھا اور دروازہ بھی کھلا ہوا تھا اور جب تک کرنل فریدی اسے پکڑتا وہ باہر نکل سکتا تھا لیکن جیسے ہی اس نے چھلانگ لگائی کرنل فریدی نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی جورڈن کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور وہ پشت پر گولیاں کھا کر عین کھلے دروازے کے سامنے ہی فرش پر ایک دھماکے سے گرا۔ اس کے ہاتھ میں موجود اینٹی انجکشن کا ڈبہ نکل کر ایک طرف جا گرا۔ کرنل فریدی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اسے گھسیٹ کر ایک طرف ڈالا اور دروازہ اندر سے بند کر کے اس نے ڈبہ اٹھایا۔ اسے کھولا اور پھر اس میں سے سرنج نکال کر اس میں ڈبے میں موجود شیشی میں سے سیاہ رنگ کا سیال بھرا اور سب سے پہلے اس نے عمران کے بازو میں

سیال انجکٹ کیا اور پھر کیپٹن حمید کے بازو میں انجکشن لگانے کے بعد وہ پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"عمران ہوش میں آؤ۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"...... کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا تو عمران کی ادھ کھلی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن چونکہ اس کے بازو اور جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ صرف اٹھ کر بیٹھ سکا تھا۔

"ارے۔ اوہ۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ تم سب ابھی تک تو بندھے ہوئے ہو"...... کرنل فریدی نے کہا اور تیزی سے عمران کے عقب میں پہنچ کر اس نے گانٹھ کھول دی۔ چند لمحوں بعد عمران رسیاں کھول کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے کیپٹن حمید بھی ہوش میں آگیا تو کرنل فریدی نے اس کی بھی رسیاں کھول دیں۔

"ہم اس وقت سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر کے اندر ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر عمران کو ساری صورت حال بتا دی۔

"اس ڈبے میں اینٹی انجکشن موجود ہیں۔ تم اس کی مدد سے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ اور رہا کرو میں اس دوران کیپٹن حمید کے ساتھ مل کر جیکب فاسٹ کو کور کرتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے۔ ارے۔ پیر و مرشد۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ پہلے بھی آپ اسی طرح جلدی میں چلے گئے تھے لیکن پھر قدرت نے پیر و مرشد

دونوں کو ملادیا"...... عمران نے کہا۔

"میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ کسی بھی لمحے ہم پر موت ٹوٹ سکتی ہے اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں آنے اور آزاد ہونے میں کافی وقت لگ سکتا ہے۔ آؤ کیپٹن حمید"...... کرنل فریدی نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن حمید خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ کرنل فریدی نے دروازہ کھولا اور آگے موجود راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے کیپٹن حمید تھا۔ کرنل فریدی کے ہاتھ میں جورڈن کا مشین پسٹل موجود تھا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا جس کی دوسری طرف روشنی تھی اور چند آدمیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کرنل فریدی اس دروازے کے قریب جا کر رک گیا۔ کیپٹن حمید بھی اس کے پیچھے رک گیا۔ آوازوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ کمرے میں چار پانچ افراد موجود ہیں اور وہ ویسے ہی عام سی باتیں کر رہے تھے۔ کرنل فریدی نے گردن موڑ کر ایک نظر کیپٹن حمید کی طرف دیکھا اور پھر لات مار کر اس نے دروازہ کھولا اور پھر اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آوازیں اور انسانی چیخیں سنائی دیں اور میز کے گرد بیٹھے چار آدمی جو کارڈز کھیلنے میں مصروف تھے، میں سے تین آدمی گولیاں کھا کر چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے ۔ البتہ ایک آدمی کرسی پر حیرت سے بت بنا بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اسی طرح کارڈز موجود تھے ۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے کسی

نے اسے جادو کی چھڑی سے بت بنا دیا ہو۔ دوسرے لمحے کرنل فریدی کا بازو بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی وہ چوتھا آدمی ایک لمحے کے لئے ہوا میں بلند ہوا اور دوسرے لمحے چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر گرا لیکن اس طرح اٹھائے جانے کی وجہ سے اس کے جسم پر چھا جانے والی بے حسی یکلخت حرکت میں تبدیل ہو گئی تھی۔ نیچے گر کر اس نے واقعی انتہائی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کرنل فریدی نے اس کے سینے پر پیر رکھ کر جھٹکا دیا تو اس آدمی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ اور زیادہ بگڑ گیا اور وہ اس طرح سانس لینے لگا جیسے ابھی آخری ہچکی لے کر ساکت ہو جائے گا۔ کرنل فریدی نے پیر کا دباؤ کم کر دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام راجر ہے"...... راجر"...... اس آدمی نے رک رک کر کہا۔

"جیکب فاسٹ کہاں ہے۔ وہاں تک کا راستہ اور راستے میں ہونے والی نگرانی کے بارے میں بتاؤ ورنہ"...... کرنل فریدی نے پیر کا دباؤ تھوڑا سا بڑھاتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے فوراً اس طرح تفصیل بتانی شروع کر دی جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ کرنل فریدی نے صرف ضروری تفصیل معلوم کی اور پھر پیر کو زور دار جھٹکا دیا تو اس آدمی کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے منہ اور ناک سے خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ کرنل فریدی کے زور

دار جھٹکے کی وجہ سے اس کا دل پھٹ گیا تھا۔

"آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک خاصے بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے لیکن یہ ہال نما کمرہ خالی تھا۔ البتہ وہاں موجود میزوں پر کاغذات موجود تھے اور دیواروں پر دنیا کے بڑے بڑے نقشے لگے ہوئے تھے۔ وہاں میز پر انتہائی جدید ترین کمپیوٹر بھی موجود تھا۔ کرنل فریدی سمجھ گیا کہ یہ سنارگ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور یہیں علمی سطح پر دہشت گردی کے بڑے بڑے اور بھیانک پراجیکٹس تیار کئے جاتے ہیں۔ ابھی کرنل فریدی اس کمرے کا جائزہ ہی لے رہا تھا کہ سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا ہی تھا کہ کرنل فریدی بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور وہ اسے گھسیٹتا ہوا ایک طرف لے گیا۔ اس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اس لئے اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی آواز بھی نہ نکل سکی تھی۔ اسی لمحے ایک اور آدمی اندر آیا اور پھر تو جیسے آنے والوں کی قطار سی لگ گئی۔ ان میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دروازے کی اوٹ میں دیوار سے لگے ہوئے کھڑے تھے اور پہلے آنے والا ادھیڑ عمر آدمی کرنل فریدی کے سینے سے لگا کھڑا تھا۔

"یہ ڈاکٹر کم کہاں گیا"...... ایک عورت کی آواز سنائی دی۔

"ارے۔ یہ کون ہیں"...... اچانک ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کرنل فریدی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین

پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی دو عورتیں اور تین مرد جو کمرے میں بکھرے ہوئے تھے چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔

"یہ مشین پسٹل پکڑو کیپٹن حمید۔ میں اس سے پوچھ گچھ کر لوں۔ تم آگے جا کر چیک کرو"...... کرنل فریدی نے مشین پسٹل کیپٹن حمید کی طرف اچھالتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید نے مشین پسٹل پکڑا اور تیزی سے اس دروازے میں غائب ہو گیا جس دروازے سے یہ لوگ کمرے میں آئے تھے۔

"تم ڈاکٹر کم ہو"...... کرنل فریدی نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اسے گردن سے پکڑ کر سامنے کرتے ہوئے کہا۔ ادھیڑ [illegible] جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔ شاید اپنے ساتھیوں کی اس انداز میں ہلاکت نے اس پر انتہائی شدید اثر چھوڑا تھا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ کیا تم وہ ظالم ایشیائی ایجنٹ ہو"...... ڈاکٹر کم نے رک رک کر کہا۔

"ہاں۔ تم جو یہاں دہشت گردی کے عالمی پراجیکٹس تیار کر رہے ہو جن سے لاکھوں کروڑوں افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے باوجود تم ہمیں ظالم کہہ رہے ہو۔ بولو کہاں ہے وہ جیکب فاسٹ"۔ کرنل فریدی نے ہاتھ کو زور دار جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنے۔ اپنے خاص کمرے میں چلا گیا ہے"...... ڈاکٹر کم نے کہا۔

"چلو میرے ساتھ اور دکھاؤ کمرہ"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر کم کو دھکیلتا ہوا دوسرے کمرے میں لے آیا۔ یہ شاید ڈائننگ روم تھا کیونکہ اس میں موجود میزوں پر ابھی تک کھانے کے برتن موجود تھے۔ ڈاکٹر کم اور اس کے ساتھی شاید کھانا کھا کر واپس رہے تھے۔ اسی لمحے سائیڈ دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔

"ادھر کوئی نہیں ہے۔ یہ حصہ خالی پڑا ہوا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"وہ جیکب فاسٹ یہاں موجود ہے کسی خاص کمرے میں۔ بتاؤ ڈاکٹر کم۔ کہاں ہے وہ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ نیچے تہہ خانے میں ہے۔ تہہ خانے میں"...... ڈاکٹر کم نے کہا۔

"چلو دکھاؤ تہہ خانہ"...... کرنل فریدی نے اسے آگے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ چیف۔ خطرہ چیف"...... اچانک ڈاکٹر کم نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر ایک بٹن دبا کر چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز اس قدر جارحانہ اور اچانک تھا کہ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید اسے روک ہی نہ سکے لیکن دوسرے لمحے جیسے کیپٹن حمید کو ہوش آگیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور ڈاکٹر کم چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ختم ہوتا اچانک کمرے میں تیز روشنی ایک لمحے کے لئے پھیلی اور

ں کے ساتھ ہی کرنل فریدی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم سی سیاہ دھوئیں میں تیزی سے دھنستا چلا جا رہا ہو۔ آخری احساس ں کے ذہن میں یہی ابھرا تھا کہ اس بار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کا ہن ساتھ چھوڑ رہا ہے کیونکہ ظاہر ہے اب جیکب فاسٹ انہیں ایک ہ توقف کئے بغیر گولیوں سے اڑا دے گا۔

جورڈن کو ایشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا حکم دے کر جیکب فاسٹ نے سونے کا پروگرام بنایا کیونکہ باوجود کوشش کے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے اس کا ذہن نیند کی گہری وادی میں ڈوب جائے گا اور اس کیفیت کی بنا پر اس نے خود جا کر ایشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کا پروگرام بھی ختم کر دیا تھا اور اس نے جورڈن کو کہہ دیا تھا کہ وہ انہیں ہلاک کر دے۔ اسے معلوم تھا کہ سب ایشیائی ایجنٹ رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اور بے ہوش ہیں۔ گو جورڈن نے اسے بتایا تھا کہ ایک آدمی خود بخود ہوش میں آگیا ہے لیکن جیکب فاسٹ کو معلوم تھا کہ وہ بندھا ہوا آدمی ہوش میں آنے کے باوجود بھی جورڈن کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اس لئے اس نے جورڈن کو ایشیائی ایجنٹوں کی ہلاکت کا حکم دیا اور پھر ڈاکٹر کم کو کہہ کر وہ اپنے خاص کمرے میں سونے کے لئے اٹھ گیا

اور چند لمحوں بعد وہ تہہ خانے میں بنے ہوئے اپنے خاص کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے اپنی عادت کے مطابق کمرے کا حفاظتی نظام آن کیا اور پھر وہ بیڈ پر جا کر جیسے ڈھیر ہو گیا۔ پھر نجانے وہ کب تک سوتا رہا کہ اچانک اس کے کانوں میں تیز سیٹی کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"چیف۔ چیف۔ خطرہ چیف"...... یکلخت ڈاکٹر کم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی تو جیکب فاسٹ یکلخت اچھل کر بستر سے اٹھا اور تیزی سے ایک طرف موجود بڑی سی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری سے اس مشین کے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ مشین پر موجود سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ورکنگ روم کے ساتھ ڈائننگ روم کا منظر سکرین پر ابھر آیا کیونکہ مشین نے خود ہی چیک کر لیا تھا کہ خطرے کا کاشن ڈرائننگ روم سے دیا گیا تھا اور جیسے ہی سکرین پر منظر ابھرا وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمرے میں دو ایشیائی ایجنٹ صحیح سلامت کھڑے تھے جبکہ ڈاکٹر کم سامنے فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ زندہ ہیں اور ڈائننگ روم تک پہنچ گئے ہیں"...... جیکب فاسٹ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے تو اس نے کمرے میں موجود دو ایشیائی ایجنٹوں کو لڑکھڑا کر نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔

”مجھے باقی ایجنٹوں اور جورڈن کی چیکنگ بھی کر لینی چاہئے“۔ جیکب فاسٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس نے تیزی سے ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر تبدیل ہونے شروع ہو گئے۔ منظر دیکھ کر جیکب فاسٹ کے ہونٹ مزید بھنچ گئے کیونکہ ورکنگ روم میں ڈاکٹر کم کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی صاف دکھائی دے رہی تھیں اور پھر ایک کمرے میں اس نے جورڈن کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی دیکھ لیں اور پھر اس نے جیسے ہی منظر بدلا اس نے ایکس روم میں باقی ایشیائی ایجنٹوں کو دیکھ لیا۔ وہاں جورڈن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ یہ ایشیائی جن کی تعداد سات تھی بالکل صحیح سلامت تھے اور ایکس روم سے نکل کر راہداری میں جا رہے تھے۔

”ہونہہ۔ تو سارا کھیل ہی الٹ گیا۔ جورڈن اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے۔ ڈاکٹر کم اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو گئے اور یہ ایشیائی ایجنٹ نہ صرف ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے بلکہ وہ صحیح سلامت ہیں“...... جیکب فاسٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحہ کے لئے تو اسے اپنے آپ پر غصہ آ گیا تھا کہ کیوں اسے عین موقع پر نیند آ گئی۔ اگر وہ آپریشن روم میں موجود ہوتا تو ان لوگوں کے ایکس روم سے نکلتے ہی اسے علم ہو جاتا اور وہ انہیں مار گراتا۔ اس طرح ڈاکٹر کم اور اس کے ساتھی بچ جاتے جو دہشت گردی کے بڑے بڑے پلان بنانے کے ماہر تھے اور جنہیں یہودیوں نے پوری دنیا سے یہاں

اکٹھا کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے خیال آیا کہ اگر وہ اس خاص کمرے میں نہ ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ یہ لوگ اس کے سر پر پہنچ جاتے اور وہ بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتا۔ اسے یہ سوچ کر بھی اطمینان ہوا تھا کہ ڈاکٹر کم اور دوسرے ساتھیوں کی ہلاکت کے باوجود دوسری شفٹ میں کام کرنے والے ابھی زندہ ہیں اور وہ اپنے مخصوص کمروں میں موجود ہیں اس لئے ان کی مدد سے سٹارگ کے کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس دوران وہ ناب گھما کر ایشیائی ایجنٹوں کو بھی ساتھ ساتھ چیک کرتا جا رہا تھا اور یہ ایشیائی ایجنٹ جورڈن کے ساتھیوں کے کمرے سے ہو کر ورکنگ روم اور پھر جیسے ہی ڈائننگ روم میں داخل ہوئے جیکب فاسٹ نے ایک بار پھر بے ہوش کر دینے والی ریز کا بٹن پریس کر دیا اور ایک بار پھر وہاں موجود ساتوں افراد ٹیڑھے میڑھے انداز میں نیچے گر پڑے۔ بالکل اسی طرح جس طرح سے اس سے پہلے دو ایجنٹ نیچے گرے تھے۔

”اب انہیں ایک لمحے کا وقفہ دیئے بغیر ہلاک کر دینا چاہئے“۔ جیکب فاسٹ نے مشین آف کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے الماری سے ایک مشین گن نکالی، اس کا میگزین چیک کیا اور دوسرے لمحے حفاظتی نظام آف کر کے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا ڈائننگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کرنل فریدی کو بہت جلدی ہے مشن پہلے مکمل کرنے کی عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"وہ واقعی پاگل ہو رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میرے پیر و مرشد کو میرے منہ پر ہی برا بھلا کہہ رہے ہو۔ کوئی مرید باصفا اپنے پیر کی برائی نہیں سن سکتا اس لئے جو کچھ کہنا ہے دل میں کہو۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ یہ تم باتیں کر رہے ہو اگر کرنل فریدی نہ ہوتا تو تم اس وقت لاشوں میں تبدیل ہوئے پڑے ہوتے۔ کرنل فریدی نے بندھے ہونے کے باوجود باقاعدہ اس جورڈن سے جنگ کی ہے اور پھر اینٹی انجکشن سے ہمیں ہوش دلایا ہے ورنہ ہم تو بے ہوشی کے عالم میں ہی مشین پسٹل کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے"...... عمران نے کہا۔ وہ ایک دوسرے کی رسیاں کھولنے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں صفدر صاحب۔ کرنل فریدی نے واقعی ہم پر احسان کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان کا احسان تسلیم کرتا ہوں لیکن جس طرح انہیں مشن مکمل کرنے کی جلدی ہے اس پر میں حیران ہو رہا ہوں۔ کیپٹن حمید کی بات تو دوسری ہے لیکن کرنل فریدی کو کم از کم اس بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے تھا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"انہیں مشن مکمل کرنے کی نہیں بلکہ بے ہوش ہونے کی جلدی ہوتی ہے۔ لگتا ہے کہ جس طرح لوگوں کو نشے کی عادت پڑ جاتی ہے اسی طرح کرنل فریدی کو بھی بے ہوش ہونے کی عادت پڑ گئی ہے اور اگر گھنٹے دو گھنٹے بے ہوش نہ ہوں تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ ویسے جس تیز رفتاری سے ہم بے ہوش ہوتے اور ہوش میں آتے ہیں شاید یہ عالمی ریکارڈ ہو گا۔ کوئی آدمی زندگی میں ایک دو بار حادثاتی طور پر بے ہوش ہو جائے تو وہ ساری عمر اس کے بارے میں باتیں کرتا رہتا ہے لیکن ہمیں تو شاید اب گنتی بھی یاد نہیں رہ سکتی"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"میں تو اکثر یہ سوچتا ہوں کہ ہمارے ذہن آخر کس چیز کے بنے ہوئے ہیں کہ بے ہوشی کا ان پر کوئی رد عمل ہی نہیں ہوتا ورنہ عام آدمی پر تو بے ہوشی کا شدید رد عمل ہوتا ہے اور اکثر اس کا ذہن گڑبڑ

ہو جاتا ہے "...... صفدر نے کہا۔

"اچھا تو تم سمجھتے ہو کہ ہم سب کے ذہن صحیح سلامت ہیں۔ اگر صحیح سلامت ہوتے تو پھر ہم یوں دھکے کھانے کی بجائے اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ کسی شاپنگ پلازہ میں شاپنگ کرتے نظر آتے۔ دو چار بچے آگے پیچھے دوڑ رہے ہوتے "...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"ہم سب یہاں اس طرح احمقوں کی طرح قہقہے مارتے رہ جائیں گے اور کرنل فریدی مشن مکمل کر کے واپس بھی جا چکا ہو گا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ پہلے کی طرح اب بھی وہ کہیں بے ہوش پڑا نظر آئے گا۔ اب یہ اور بات ہے کہ ہم بھی وہاں پہنچ کر بے ہوش ہو جائیں۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اس بار اگر ہم بے ہوش ہوئے تو پھر ہوش قیامت کے روز ہی آئے گا "...... عمران نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف چل پڑے۔ اسلحہ ان میں سے کسی کے پاس بھی نہیں تھا لیکن ظاہر ہے اب صرف اسلحے کی وجہ سے تو وہ رک نہ سکتے تھے۔ راہداری سے گزر کر وہ جب راہداری کے اختتام پر موجود کمرے میں پہنچے تو وہاں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور پھر انہیں وہاں سے ان لاشوں سے کچھ اسلحہ بھی حاصل ہو گیا تو وہ آگے بڑھ گئے۔ اتنی بات تو وہ بہرحال سمجھ ہی گئے تھے کہ انہیں کرنل فریدی اور کیپٹن

حمید نے ہلاک کیا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں میزوں پر کاغذات اور کمپیوٹر اور دیواروں پر دنیا کے مختلف ممالک کے بڑے بڑے نقشے موجود تھے۔

"اوہ۔ تو یہ ہے سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر جہاں عالمی دہشت گردی کے بڑے بڑے اور بھیانک پراجیکٹس تیار کئے جاتے ہیں "...... عمران نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر جیسے ہی وہ سب دروازہ کھول کر ساتھ والے کمرے میں پہنچے تو بے اختیار اچھل پڑے۔ یہ ڈائننگ روم تھا کیونکہ وہاں میزوں پر ابھی تک کھانے کے برتن موجود تھے۔ یہاں دو عورتیں اور مردوں کی لاشوں کے ساتھ ساتھ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے کرنل فریدی کی طرف بڑھا اور ابھی وہ اس پر جھکا ہی تھا کہ اچانک کمرہ بالکل اسی طرح تیز روشنی سے بھر گیا جیسے پہلے ان کے ساتھ ہوا تھا۔ تیز روشنی کا احساس ہوتے ہی عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ اس کا جسم کرنل فریدی پر جھکا ہوا تھا اس لئے اس کا چہرہ نیچے کی طرف ہی تھا۔ اس نے سانس روک لیا لیکن اس کے باوجود اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے چھت پر لگے اور پوری رفتار سے چلتے ہوئے پنکھے سے باندھ دیا ہو اور اس کا جسم ہوا میں تیزی سے گھوم رہا ہو۔ اس نے بے اختیار اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح اس

کا انتہائی تیز رفتاری سے گھومتا ہوا ذہن اس کے کنٹرول میں آتا چلا گیا لیکن چونکہ اس نے ذہن کو بلینک کرنے کی بے حد کوشش کی تھی اس لئے اس کے ذہن پر لاشعوری طور پر ہلکا سا پردہ پڑ گیا تھا۔ یہ ذہن کو شدید تھکاوٹ کی وجہ سے مسخ ہونے سے بچانے کے لئے قدرتی رد عمل تھا لیکن پھر اسے ایسی آواز سنائی دی جیسے دور کسی نے قہقہہ مارا ہو۔ آواز اسے ایسے محسوس ہوئی جیسے کسی گہرے کنوئیں کی تہہ میں سے سنائی دی ہو لیکن اس آواز نے اس کے ذہن پر پڑ جانے والے پردے کو ختم کر دیا اور اس کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دنیا کے دو بڑے ایجنٹوں کا خاتمہ اب میرے ہاتھوں سے ہو رہا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا"...... اچانک ایک بار پھر اس کے کانوں میں آواز پڑی اور اس کا ذہن ایک جھٹکے سے پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ ایک آدمی دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس نے مشین گن کا رخ کرنل فریدی کی طرف کیا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے۔ عمران جہاں پڑا تھا وہاں سے اس آدمی کا فاصلہ کافی تھا اس لئے عمران اچھل کر اس پر حملہ کر کے اسے روک نہ سکتا تھا اور عمران یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اسے فوری طور پر روکا نہ گیا تو کرنل فریدی لازماً ہلاک ہو جائے گا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا کر رہے ہو"...... اچانک عمران کے منہ سے نکلا تو اس آدمی کا رخ تیزی سے عمران کی طرف گھوم گیا۔ مشین

گن ویسے ہی اس کے ہاتھ میں تھی۔

"ارے خیال کرو۔ اپنے ہی دوستوں کو ہلاک کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اسی لمحے اسے بے اختیار سائیڈ پر ایک لمبا جمپ لگانا پڑا کیونکہ اس آدمی نے عمران کے کھڑے ہوتے ہی یکلخت ٹریگر دبا دیا تھا اور اگر عمران کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی بھی دیر ہو جاتی اور وہ سائیڈ پر جمپ نہ لگاتا تو لامحالہ بے شمار گولیاں اس کے جسم میں گھس جاتیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ چونکہ اس آدمی نے عمران کے اٹھ کر کھڑا ہونے پر اس پر فائر کھولا تھا اس لئے اس کی مشین گن کا رخ اوپر کی طرف تھا اس لئے نیچے فرش پر پڑے ہوئے عمران کے ساتھی اس فائرنگ سے بچ گئے تھے۔ عمران نے جیسے ہی جمپ لگایا اس آدمی کی مشین گن بھی اسی تیزی سے اس طرف گھومی اور دوسرے لمحے گولیاں میز پر رکھے ہوئے کھانے کے برتنوں کو توڑتیں اور میز کو پھاڑتی چلی گئیں۔ عمران جمپ لگا کر میز کی دوسری طرف جا گرا تھا لیکن گولیاں میز کی وجہ سے عمران کا براہ راست کچھ نہ بگاڑ سکتی تھیں۔ وہ آدمی فائرنگ روک کر تیزی سے سائیڈ پر ہوا تاکہ وہ دوبارہ فائرنگ کر کے عمران کو ٹارگٹ بنا سکے اور عمران کے لئے اتنا وقفہ ہی کافی تھا۔ اس کا ہاتھ کسی سانپ کی طرح حرکت میں آیا اور میز پر پڑے ہوئے کھانے کا ایک برتن بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا سیدھا اس آدمی سے ٹکرایا جو دوبارہ گن سیدھی کرنے میں مصروف تھا اور

اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت اس پر جمپ لگا دیا لیکن وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہٹ گیا اور عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سامنے والی دیوار سے ٹکرانے سے روکا لیکن اسی لمحے اس آدمی کے اچھل کر سائیڈ کے بل نیچے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا اور مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گری۔ اس کی ٹانگ عمران کے کسی بے ہوش پڑے ہوئے ساتھی سے اچانک ٹکرا گئی تھی اس لئے وہ اچانک نیچے گر پڑا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے گھوم کر اس پر جمپ لگایا لیکن وہ آدمی عمران کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم کو رول کیا اور دوسرے لمحے اس کا جسم وہیں فرش پر ہی گھوما اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں آنتیں ایک دوسرے سے الجھ گئی ہوں۔ ناف پر پڑنے والی اس کی ٹانگوں کی زوردار ضرب نے عمران کے جسم کو تقریباً دوہرا ہونے پر مجبور کر دیا تھا لیکن عمران نے اپنے آپ کو تیزی سے سنبھالا۔ اس آدمی سے البتہ یہ حماقت سرزد ہو گئی کہ وہ عمران سے پہلے اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو جانے اور پھر عمران پر حملہ کرنے کی بجائے اس طرف کو دوڑ پڑا تھا جس طرف اس کے ہاتھ سے نکل کر مشین گن جا گری تھی لیکن اب عمران پوری طرح سنبھل گیا تھا۔ اس نے جسم کو فرش پر سے ہی اس طرح اوپر کو اچھالا جیسے پرندے اڑنے کے لئے زمین سے ہی پوری قوت سے جمپ

لگاتے ہیں اور فضا میں اڑتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح عمران کا جسم زمین سے ہی اچھلا اور دوسرے لمحے وہ کسی توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح اس آدمی سے ٹکرایا اور وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے فرش پر گرے۔ اس آدمی نے نیچے گرتے ہی اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر عمران کو اچھالنے کی کوشش کی لیکن عمران کا جسم اس جھٹکے سے پہلے ہی فضا میں قلابازی کھا گیا اور جب تک وہ آدمی عمران کو اچھالنے کے لئے جھٹکا دے کر دوبارہ نارمل حالت میں آتا عمران قلابازی کھا کر اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات گھومی اور اس آدمی کے منہ سے اس قدر کربناک چیخ نکلی جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ اس نے چیخ مار کر ایک بار تو تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات دوسری بار گھومی اور اس بار کنپٹی پر پڑنے والی دوسری ضرب کے بعد اس کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہوا اور پھر ساکت ہو گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ آدمی خاصا پھرتیلا، تیز اور لڑاکا تھا اور اس کے علاوہ شاید قدرت کو ان کی زندگیاں مقصود تھیں کہ عمران کو عین اس وقت ہوش آ گیا تھا جس وقت وہ کرنل فریدی پر فائر کھولنے والا تھا۔ ظاہر ہے کرنل فریدی کے بعد اس کا اور اس کے ساتھیوں کا نمبر آ جاتا اور کوئی اس کا ہاتھ روکنے والا نہیں تھا۔ عمران تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جو اسے اس دیوار میں نظر آ رہا تھا جس کے قریب وہ آدمی اسے

پہلی بار کھڑا نظر آیا تھا لیکن دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔ وہاں سپاٹ دیوار تھی اور راہداری میں بھی کوئی دروازہ نہیں تھا۔

"یہ کہاں سے آیا ہو گا"...... عمران نے ایک لمحہ رک کر سوچا اور پھر کاندھے اچکاتا ہوا وہ تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ واپس دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھیوں کو پہلے باندھ کر رکھا گیا تھا کیونکہ وہ ڈبہ ابھی تک وہیں تھا جس میں موجود انجکشن کی وجہ سے وہ سب ہوش میں آئے تھے۔ چونکہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ریز اٹیکس کی وجہ سے بے ہوش ہوئے تھے اس لئے یا تو کافی سے زیادہ وقت گزر جانے کے بعد انہیں ہوش آ سکتا تھا یا دوسری صورت میں اینٹی انجکشن سے ہوش آ سکتا تھا اور موجودہ صورت حال میں چونکہ انتظار نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ سٹارگ کے ہیڈ کوارٹر میں تھے اور کسی بھی لمحے کسی بھی طرف سے ان پر کسی بھی ٹائپ کا حملہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اس کمرے سے وہ ڈبہ لانے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ اس کے سارے ساتھی اور کرنل فریدی بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس لئے وہ جلد از جلد دوبارہ ان تک پہنچنا چاہتا تھا اس لئے وہ اپنی پوری رفتار سے دوڑتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کمرے میں سے ڈبہ اٹھا کر اس نے پہلے اسے چیک کیا کہ اس میں انجکشن اور دوا موجود ہے۔ پھر وہ ڈبہ اٹھائے اسی رفتار سے واپس دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا اور پھر یہ

دیکھ کر اس نے بے اختیار اطمینان کا سانس لیا کہ نہ ہی اس آدمی کو ہوش آیا تھا اور نہ ہی کوئی اور آدمی وہاں نمودار ہوا تھا۔ عمران نے سب سے پہلے کرنل فریدی کو انجکشن لگایا اور پھر اس نے کیپٹن حمید اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔ جب وہ سب سے آخر میں صالحہ کو انجکشن لگا رہا تھا تو اس نے کرنل فریدی کی آواز سنی۔

"تم۔ تم۔ عمران۔ یہ اچانک کیا ہو جاتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے مڑ کر کرنل فریدی کی طرف دیکھا۔

"آپ کو آخر ہم سے پہلے بے ہوش ہونے کا کیا شوق ہے پیر و مرشد۔ اس سے تو بہتر تھا کہ اکٹھے ہی باجماعت بے ہوش ہو جاتے"...... عمران نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میرے ذہن میں یہ تصور ہی نہ تھا کہ یہاں بھی ہم پر وہی ریز والا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ میں سمجھا تھا کہ چیف جیکب فاسٹ خود سامنے آئے گا"...... کرنل فریدی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ جیکب فاسٹ ہے چیف آف سٹارگ"...... عمران نے مڑ کر ایک طرف بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے پہلے نہیں دیکھا۔ لیکن تم کیسے خود بخود ہوش میں آ گئے۔ ان ریز کے بعد تو ذہنی رد عمل بھی بہت دیر کے بعد شروع ہوتا

ہے"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔اس کمرے میں آپ کو اس لئے مجھ سے پہلے ہوش آگیا تھا کہ آپ ہم سے کافی پہلے بے ہوش ہوئے تھے لیکن یہاں میں سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوا تھا ورنہ اب تک معاملہ ٹائیں ٹائیں فش بلکہ صحیح معنوں میں فنش ہو چکا ہوتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ۔ تم نے بروقت کارروائی کر کے ہم سب کی جان بچائی"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر یہ واقعی کوئی احسان ہے تو پھر حساب کتاب برابر ہو گیا۔ پہلے آپ نے ہماری جانیں بچائی تھیں۔اب وہ کارروائی میں نے کر ڈالی۔ ویسے حقیقت یہ ہے کہ اس میں میرا کوئی احسان نہیں ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے پہلے آپ کو سب کی جانیں بچانے کا ذریعہ بنایا اور اس بار مجھے"...... عمران نے کہا۔اس دوران اس کے سارے ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے چلے گئے۔

"کرنل صاحب۔ یہ آدمی یقیناً کسی کمرے میں چھپا ہوا ہو گا جس وقت آپ یہاں پہنچے اور اس نے لازماً وہیں سے ہی ریز اٹیک کیا ہو گا۔ ہمیں وہ کمرہ ٹریس کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کیپٹن حمید۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ خود ہی سب کچھ

بتائے گا"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر اس کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔

"واہ۔ اسے بھی بہادری کہتے ہیں کہ بے ہوش آدمی کو تھپڑ مارے جائیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یو شٹ اپ۔ اسے میں تھپڑ نہ ماروں تو کیا اس کے میں پیر پکڑوں"...... کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا کر لو تو یہ جلدی ہوش میں آجائے گا۔آخر یہ بھی چیف ہی ہے چاہے سٹارگ کا ہی ہی"...... عمران نے جواب دیا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔البتہ اس دوران جیکب فاسٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو کیپٹن حمید پیچھے ہٹ گیا۔جیکب فاسٹ ہوش میں آتے ہی تیزی سے اٹھ کر بیٹھا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم۔تم سب ہوش میں آگئے ہو۔یہ سب کیسے ہو گیا"۔جیکب فاسٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اس نے اچانک اس دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی جو عقبی راہداری میں کھلتا تھا۔اس کی یہ چھلانگ اس قدر اچانک اور بے ساختہ تھی کہ کرنل فریدی، عمران اور اس کے ساتھی معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکے۔وہ واقعی حیرت سے بت بنے

کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ پھر سب سے پہلے کرنل فریدی کو ہوش آیا اور وہ تیزی سے مڑا اور راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے عمران نے چھلانگ لگائی لیکن جب عمران راہداری میں داخل ہوا تو اس نے کرنل فریدی کو راہداری کے اختتام پر رکتے ہوئے دیکھا جبکہ جیکب فاسٹ غائب ہو چکا تھا۔ عمران بے اختیار رک گیا۔ کرنل فریدی کے چہرے پر حیرت تھی۔

"کیسے غائب ہوا ہے یہ۔ کیا دھواں بن گیا ہے"...... عمران نے رک کر کہا تو کرنل فریدی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں جب اس کے پیچھے راہداری میں داخل ہوا تو وہ مجھے راہداری کے آخری حصے میں دوڑتا نظر آیا۔ پھر وہ میرے سامنے اس دیوار سے ٹکرایا اور غائب ہو گیا اور میں نے دیکھا ہے کہ یہ دیوار ٹھوس ہے"...... کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اس نے اپنا نام صحیح رکھا ہے۔ جیکب فاسٹ۔ یعنی تیز۔ اس سے زیادہ تیزی اور کیا ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ اس دوران کیپٹن حمید اور عمران کے ساتھی بھی اس راہداری میں داخل ہو چکے تھے۔ پھر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے دیوار پر ہاتھ مارا لیکن دیوار واقعی ٹھوس تھی۔

"حیرت ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں پہلے ہی چیک کر چکا ہوں۔ یہ دیوار واقعی ٹھوس ہے لیکن

میں نے اپنی آنکھوں سے اسے اس دیوار سے ٹکراتے اور غائب ہوتے دیکھا ہے۔ یہ واقعی میری زندگی کا عجیب واقعہ ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا اور پھر باری باری کیپٹن حمید اور عمران کے ساتھیوں نے بھی اس دیوار کو چیک کیا لیکن وہ واقعی ٹھوس دیوار تھی اس لئے سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس دیوار کو کیوں نہ بم سے اڑا دیا جائے"...... تنویر نے کہا۔

"بم کہاں ہے۔ کیا تمہارے پاس ہے"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ میں سمجھا آپ کے پاس ہو گا"...... تنویر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں ہے کہ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس ورکنگ روم میں ایک بار پھر ہم پر بے ہوش کرنے والی ریز فائر کر دی جائیں گی"...... عمران نے کہا،

"مگر اس راہداری میں کوئی ایسا آلہ موجود نہیں ہے اس لئے ہم یہاں زیادہ محفوظ ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن ہم کب تک یہاں بے دست و پا حالت میں کھڑے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جیکب فاسٹ لازماً ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی کرے گا اور اس صورت میں ہمارے سامنے راہ عمل کھل جائے گی"۔

کرنل فریدی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک اس کمرے کا دروازہ میکانکی انداز میں ایک دھماکے سے بند ہو گیا اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"لیجئے آپ کی بات پوری ہونے والی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد اچانک اس دیوار سے سفید رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا جس میں جیکب فاسٹ غائب ہوا تھا اور یہ دھواں نکلتے دیکھ کر عمران نے یکلخت اچھل کر دیوار کو اپنے کاندھے سے ٹکر ماری تو ایک دھماکہ سا ہوا اور دیوار درمیان سے غائب ہو گئی اور دھواں بجائے تھوڑا تھوڑا باہر آنے کے بادل کی صورت میں یکلخت راہداری میں پھیلتا چلا گیا لیکن عمران ایک دھماکے سے دوسری طرف کمرے میں جا گرا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اس کی کنپٹی پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی ہو اور اس کا جسم لاشعوری طور پر فضا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے قریب ہی فرش پر دھماکہ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ابھی وہ کھڑا ہی ہوا تھا کہ اچانک سامنے موجود جیکب فاسٹ نے اس پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے جیکب فاسٹ چیختا ہوا فضا میں اچھل کر ایک طرف دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران نے یکلخت اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دی تھی اور اس پر حملہ آور جیکب فاسٹ ہوا میں اڑتا ہوا سامنے والی دیوار سے جا

ٹکرایا تھا۔ جیکب فاسٹ نے نیچے گرتے ہی بے اختیار دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ کراہتا ہوا واپس فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے اس طرف کو گھوما جدھر سے وہ جمپ لگا کر کمرے میں آیا تھا لیکن اب وہاں پہلے کی طرح ٹھوس دیوار تھی۔ ایک طرف ایک بڑی سی مشین موجود تھی۔ اس کمرے کا اور کوئی دروازہ نہیں تھا۔ یہ کمرہ چاروں طرف سے بند تھا۔ اس مشین پر موجود سکرین روشن تھی اور سکرین پر عقبی راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا۔ عمران کے سب ساتھی راہداری میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے جبکہ کرنل فریدی دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے اس طرح لڑکھڑا رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے نیچے گر سکتا ہے۔ عمران نے اس مشین کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ مشین ہی اصل کنٹرولنگ مشین ہے۔ اس سے ہی دیوار کو کھولا اور بند کیا جاتا ہے لیکن باوجود غور سے دیکھنے کے اسے مشین کی ماہیت سمجھ نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ مشین کو چیک کر ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے کرنل فریدی کو گرتے ہوئے دیکھا اور اسی لمحے دیوار کا عقبی دروازہ ایک دھماکے سے خود بخود کھلا اور دو آدمی جن کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے اندر داخل ہوتے نظر آئے۔

"ارے۔ چیف نے تو کہا تھا کہ یہاں نو افراد ہوں گے لیکن یہ تو آٹھ ہیں۔ نواں کہاں گیا"...... مشین میں سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

"تم فائر کھولو۔ ان کو تو ہلاک کریں بعد میں دیکھ لیں گے"۔ دوسرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے مشین پسٹل راہداری میں بے ہوش پڑے ہوئے عمران کے ساتھیوں، کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کی طرف کر دیئے۔

"رک جاؤ"...... اچانک عمران نے جیکب فاسٹ کی آواز اور لہجے میں چیخ کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے اور عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس کی آواز ان تک نہ پہنچ سکی تو پھر کیا ہو گا کیونکہ وہ واقعی ابھی تک اس مشین کی ماہیت سمجھ نہ سکا تھا۔ شاید جیکب فاسٹ نے پہلے سے ہی اس بولنے اور سننے والے نظام کو اپنے لئے آن کر رکھا تھا۔ اس لئے ان لوگوں کی آواز اس تک اور اس کی آواز ان تک پہنچ گئی تھی اور اس طرح اس کے ساتھیوں اور کرنل فریدی کی جانیں فوری طور پر بچ گئی تھیں۔

"یس چیف"...... ان میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کا ساتھی نواں آدمی جو اصل خطرناک آدمی ہے وہ راہداری میں داخل ہی نہیں ہوا۔ نجانے کہاں چلا گیا ہے۔ تم واپس جا کر اسے تلاش کرو۔ ان آٹھ کی فکر مت کرو۔ یہ سب میرے کنٹرول میں ہیں لیکن اس آدمی کی تلاش ضروری ہے"...... عمران نے جیکب فاسٹ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... انہوں نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی

سے مڑے تو عمران بھی تیزی سے مڑا اور فرش پر پڑے ہوئے جیکب فاسٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر پنجہ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جیکب فاسٹ نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے پیر کا دباؤ یکلخت بڑھا کر اسے تھوڑا سا اس کے چہرے کی طرف گھمایا تو جیکب فاسٹ کا اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس گرا اور اس کا چہرہ اس قدر تیزی سے مسخ ہوا جیسے عمران کے پیر نے اس کی روح کو کچل دیا ہو۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگی تو عمران نے پیر کو واپس موڑا اور جیکب فاسٹ کا چہرہ یکلخت نارمل ہونا شروع ہو گیا اور اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تم کس طرح دیوار میں سما کر یہاں اس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ تفصیل بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور پیر کو ایک بار پھر آگے کی طرف موڑ کر واپس کر لیا۔

"یہ۔ یہ خوفناک۔ یہ خوفناک عذاب ہے۔ رک جاؤ۔ پیر ہٹا لو۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔ تم لوگ میرے بس سے باہر ہو۔ پیر ہٹا لو"...... جیکب فاسٹ نے رک رک کر کہا۔

"پہلے جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد

لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ اس مشین کے ذریعے اس دیوار کے اندر ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ جب وہ آن ہوتا ہے تو کوئی بھی انسانی جسم جیسے ہی اس بظاہر ٹھوس دیوار سے ٹکراتا ہے تو یہ ایک لمحے لئے غائب ہو جاتی ہے اور وہ آدمی اندر پہنچ جاتا ہے لیکن دوسرے لمحے یہ خودبخود ٹھوس دیوار کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ میں رسک کی صورت میں اس نظام کو آن کر کے ڈائننگ روم میں گیا تھا اور پھر یہی حفاظتی نظام میرے کام آگیا"...... جیکب فاسٹ نے رک رک کر بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اٹھو اور اس مشین کو آپریٹ کر کے اس دروازے کو کھولو"...... عمران نے پیر ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر جیکب فاسٹ کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

" مم۔ مم۔ مجھے چھوڑ دو"...... جیکب فاسٹ نے رک رک کر کہا۔

" چھوڑ دوں گا۔ پہلے دروازہ کھولو اور سنو۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو ایک ہی جھٹکے میں گردن توڑ دوں گا۔ دوسری صورت میں ہم تمہیں زندہ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ ہماری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہم نے صرف ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" وعدہ کرو تو میں تم سے مکمل تعاون کروں گا"...... جیکب فاسٹ نے کہا تو عمران نے وعدہ کر لیا اور جیکب فاسٹ نے ہاتھ اٹھا کر یکے بعد دیگرے مشین کے دو بٹن پریس کر دیئے تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اب دوسری طرف موجود راہداری نظر آ رہی تھی جس میں عمران کے ساتھی کرنل فریدی اور کیپٹن حمید موجود تھے۔

" انہیں ہوش کیسے آئے گا"...... عمران نے کہا۔ اس کا ہاتھ بدستور جیکب فاسٹ کی گردن پر جما ہوا تھا۔

" تم مجھے چھوڑ دو۔ میں انہیں ہوش میں لے آتا ہوں"۔ جیکب فاسٹ نے کہا۔

" مجھے بتاؤ۔ تم کیا کرو گے۔ پہلے مجھے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یہاں الماری میں ایک بوتل ہے جس میں سیرام گیس کا اینٹی موجود ہے"...... جیکب فاسٹ نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا اور اسے گردن سے پکڑے الماری کی طرف بڑھ آیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے الماری میں سے وہ بوتل اٹھائی اور اس پر موجود لیبل پڑھا تو اسے یقین آگیا کہ یہ واقعی سیرام گیس کا اینٹی ہے۔ ویسے وہ اس دھوئیں کی رنگت اور ماہیت کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا۔ اسی لمحے اچانک جیکب فاسٹ کا جسم حرکت میں آیا اور عمران کے سینے پر اس کی دونوں کہنیاں پوری قوت سے پڑیں اور عمران کو بے اختیار پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس کا ہاتھ جیکب فاسٹ کی گردن سے ہٹ گیا تھا۔ عمران کے

پیچھے ہٹتے ہی جیکب فاسٹ نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر عمران پر حملہ کر دیا۔ عمران کے ایک ہاتھ میں بوتل تھی۔ عمران اچھل کر سائیڈ پر ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کی ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس پر اچانک حملہ آور جیکب فاسٹ چیختا ہوا اچھل کر راہداری میں پڑے ہوئے عمران کے ساتھیوں پر جا گرا۔ عمران نے بھی اس کے پیچھے چھلانگ لگائی لیکن جیکب فاسٹ کے جسم میں واقعی بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ اس سے پہلے کہ عمران اس تک پہنچتا اس نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا عقبی کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک راہداری تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جیکب فاسٹ کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی اور جیکب فاسٹ منہ کے بل کھلے ہوئے دروازے کے درمیان ہی گر گیا۔ عمران نے جمپ لگا کر راہداری میں پہنچتے ہی انتہائی تیزی سے کرنل فریدی کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گرنے والا مشین پسٹل جھپٹ لیا تھا اور پھر مشین پسٹل اٹھا کر سیدھا ہونے کی بجائے اس نے اسی حالت میں ہی فائر کھول دیا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ جیکب فاسٹ اپنی پشت پر گولیاں کھا کر وہیں گر گیا تھا۔ اگر عمران کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی یا وہ مشین پسٹل جھپٹ کر پہلے اٹھ کر سیدھا ہونے اور پھر فائرنگ کرنے کی کوشش کرتا تو لامحالہ جیکب فاسٹ غائب ہو جاتا اور عمران جانتا تھا کہ پھر اس کا ہاتھ آنا ناممکن تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے چند لمحے تڑپنے کے

بعد ساکت ہو جانے والے جیکب فاسٹ کو ٹانگ سے پکڑا اور واپس کمرے میں گھسیٹ کر اس نے عقبی دروازہ بند کر دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی وقت وہ پہلے والے مسلح افراد وہاں پہنچ سکتے تھے۔ بوتل ابھی تک اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود تھی جبکہ جیکب فاسٹ کو واپس گھسیٹنے اور دروازہ بند کرنے کے لئے اس نے مشین پسٹل کو اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد عمران تیزی سے مڑا اور اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ سب سے پہلے کرنل فریدی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا دہانہ کیپٹن حمید کی ناک سے لگانے کے بعد اس نے بوتل کی مدد سے اپنے ساتھیوں کو ہوش دلانا شروع کر دیا۔ اسی لمحے کرنل فریدی بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا جبکہ عمران فارغ ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ تم کس طرح دھوئیں کے نکلتے ہی اس جیکب فاسٹ کی طرح دیوار میں غائب ہو گئے تھے"...... کرنل فریدی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ آپ کافی دیر تک دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر لڑکھڑاتے رہے ہیں۔ آپ شاید یہی بات سوچتے رہے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باری باری باقی ساتھی بھی ہوش میں آ گئے اور ان سب نے بھی عمران سے وہی سوال کیا جو کرنل فریدی نے کیا تھا۔

"میں نے دیوار کو تھپتھپا کر اس کی ماہیت چیک کر لی تھی۔ یہ ٹھوس دیوار تھی اور اس میں کسی قسم کا کوئی معمولی سا رخنہ بھی نہیں تھا اور جب اس میں سے بے ہوش کرنے والی سیرام گیس اچانک نکلنے لگی تو میں سمجھ گیا کہ اس کا سسٹم بدل دیا گیا ہے اور اس میں رخنے پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے زور سے دھکا مارا تو یہ سسٹم بدل جانے کی وجہ سے دیوار کسی دروازے کی طرح کھل گئی اور رخنوں میں موجود گیس یکلخت اکٹھی راہداری میں پہنچ گئی لیکن میں بہرحال اندر کمرے میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ گو اس کا سسٹم ایسا تھا کہ ایک بار کھلنے کے بعد وہ خود بخود دوبارہ تبدیل ہو جاتا تھا جس طرح پہلے اس جیکب فاسٹ کے اس سے ٹکرانے کے بعد ہوا تھا اس لئے میرے اندر پہنچ جانے کے بعد دوبارہ وہ ٹھوس دیوار میں تبدیل ہو گئی"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اندر جیکب فاسٹ کے ساتھ ہونے والی جدوجہد سے لے کر مشین کو چیک کرنے اور پھر دو مسلح افراد کے اندر آنے اور انہیں واپس بھیجنے سے لے کر جیکب فاسٹ کے ذریعے انہیں ہوش میں لانے والی بوتل کے علاوہ دروازہ کھلوانے اور پھر جیکب فاسٹ کی جدوجہد سے لے کر اس کے ہلاک ہو جانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو تم نے دوسری بار میری اور کیپٹن حمید کی جان بچائی ہے۔ اس احسان کا شکریہ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ارے۔ ارے آپ کے ساتھ ساتھ میرے ساتھی بھی تو گولیوں

کی زد میں آ رہے تھے اس لئے آپ کو خصوصی شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ جیکب فاسٹ ہلاک ہو چکا ہے اور یہاں اس کے ساتھی موجود ہیں اور ہمیں اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اس کنٹرولنگ مشین کی ماہیت سمجھ سکوں لیکن مجھے اعتراف ہے کہ فوری طور پر میں اسے سمجھ نہیں سکا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔ کرنل فریدی بھی اس کے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوا جو ہر طرف سے بند تھا۔

"یہ ہے کنٹرولنگ مشین"...... عمران نے ایک طرف دیوار کے ساتھ نصب مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو لائز آٹو کنٹرول سسٹم ہے۔ میں اسے آپریٹ کر سکتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"لائز آٹو کنٹرول سسٹم۔ یہ کون سا سسٹم ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں اور آپ اسے آپریٹ بھی کر سکتے ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیپٹن حمید اور عمران کے ساتھی بھی اس کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ساری دنیا کا علم صرف تمہارے پاس ہی ہے"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیپٹن صاحب کی زبان بھی حرکت میں آ گئی۔ اوہ۔ پھر تو واقعی کرنل فریدی صاحب اس سسٹم کو سمجھتے ہوں گے

کہ صرف دیکھتے ہی کیپٹن حمید صاحب کی زبان کو انہوں نے حرکت دلا دی"...... عمران نے کہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔

" یہ سسٹم ایکریمین نہیں ہے بلکہ ویسٹرن کارمن کے معروف سائنس دان لائزن کا ایجاد کردہ ہے اور ڈاکٹر لائزن نے اسے دنیا کے سامنے اوپن نہیں کیا اور نہ ہی اس پر کوئی تحقیقی مقالہ وغیرہ لکھا گیا ہے کیونکہ حکومت کارمن نے انہیں اس کا پابند کر دیا تھا اور حکومت کارمن نے اس سسٹم کو اپنے تمام دفاعی نظام میں اپنا لیا ہے کیونکہ اسے صرف وہی آپریٹ کر سکتا ہے جو اس کے بارے میں جانتا ہو"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور آپ کا دوسرا نام کرنل فریدی کی بجائے ڈاکٹر لائزن ہے"۔ عمران نے کہا۔

" طنز کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر لائزن میرا دوست ہے۔ اس کا بچپن اور جوانی کافرستان میں ہی گزری ہے کیونکہ اس کا والد کافرستان میں کارمن کا سفیر تھا اور ڈاکٹر لائزن میرا کلاس فیلو بھی ہے۔ جب اس کا والد ریٹائر ہو گیا تو وہ واپس کارمن چلے گئے اور پھر ڈاکٹر لائزن ایک بڑا سائنس دان بن گیا لیکن میرے ساتھ اس کے تعلقات قائم رہے۔ میں جب بھی کارمن جاتا تھا اس سے ضرور ملتا تھا اور اس سسٹم کے بارے میں اس نے مجھے تمام تفصیل بتائی تھی اور میں نے اس سے اسے آپریٹ کرنا سیکھا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے"...... کرنل فریدی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے

ایک طویل سانس لیا۔

" بہت خوب۔ واقعی آدمی ساری عمر طالب علم ہی رہتا ہے۔ بہرحال آپ اسے آپریٹ کریں تاکہ یہاں موجود باقی افراد کا خاتمہ کر کے ہم یہاں سے واپس جا سکیں"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی سر ہلاتا ہوا مشین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس بار آپ کو بڑا عرصہ لگ گیا ہے اس سٹارگ مشن پر"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو اس بار یقیناً کوئی بڑے ہندسوں والا چیک بھی مل جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ بڑے ہندسوں والے چیک کی بات کر رہے ہیں جبکہ جولیا کی رپورٹ کے بعد تو آپ کو سرے سے چیک ہی نہیں مل سکتا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ کیوں۔ کیا مطلب"...... عمران نے حقیقی

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ آپ کو جیکب فاسٹ کے خصوصی کمرے میں موجود مشین کی ماہیت ہی سمجھ نہ آسکی تھی جبکہ کرنل فریدی اس کے بارے میں جانتا تھا اور پھر کرنل فریدی نے اسے آپریٹ کر کے وہاں موجود باقی افراد کو ایک بڑے کمرے میں جمع کیا اور پھر آپ نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد کرنل فریدی نے ہی اس مشین کی مدد سے وہ فیکٹری ٹریس کر لی جو کیمیائی ہتھیار تیار کرتی تھی اور اس سٹارگ ہیڈ کوارٹر کے نیچے بنی ہوئی تھی۔ کرنل فریدی کی وجہ سے اس فیکٹری کو تباہ کرنے کے لئے مخصوص بم وہاں نصب کیا گیا اور کرنل فریدی کی وجہ سے ہی سنام فورڈ پر موجود ان کا مواصلاتی ورکنگ سسٹم اس مشین کی مدد سے تباہ کیا گیا۔ اسی طرح وہ فیکٹری اور سٹارگ ہیڈ کوارٹر کو ڈی چارجر کی مدد سے تباہ کر دیا گیا اس لئے سارا کام تو کرنل فریدی نے کیا ہے۔ آپ نے کیا کیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"آج سمجھ میں آیا ہے شاعر کا وہ مصرعہ کہ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ گھر کا چراغ ہی گھر کو جلا دے گا۔ جولیا ایسی رپورٹ دے گی"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا مس جولیا کی رپورٹ غلط ہے"...... بلیک زیرو نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ رپورٹ واقعی درست ہے لیکن "۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر لیکن کا لفظ کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"لیکن کیا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"لیکن جولیا نے یہ نہیں لکھا کہ کرنل فریدی تو دوبارہ ہٹ ہو گیا تھا اور اگر میں کارروائی نہ کرتا تو کرنل فریدی صاحب اللہ میاں کے ہاں اپنا اور کیپٹن حمید اپنا حساب کتاب دینے میں مصروف ہوتے "۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مس جولیا نے یہ بھی لکھا ہے کہ لیکن بہرحال فائنل پچ تو کرنل فریدی صاحب نے ہی لگایا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"چلو تم چیک مجھے دو۔ میں جا کر کرنل فریدی صاحب کو پہنچا دوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب۔ میں نے جولیا کی تحریری رپورٹ پڑھی ہے۔ اس سے مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اس بار کرنل فریدی اور آپ دونوں کو ہی اس سٹارگ کے خلاف انتہائی جدوجہد کرنا پڑی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ انتہائی سخت جدوجہد۔ ویسے وہاں میں نے جو پلان بنتے دیکھے ہیں ان کی مائیکرو فلم میں ساتھ لے آیا ہوں۔ ان میں مصر کا

سوان بند، سوڈن کا بڑا ڈیم اور پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کے خلاف باقاعدہ انتہائی زبردست پلاننگ کی گئی تھی اور اگر ان پر عمل ہو جاتا تو واقعی صورت حال مسلم ممالک کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے کہ ان منصوبوں پر عمل درآمد ہونے سے پہلے ہی ان کا ہیڈ کوارٹر بھی ختم ہو گیا ہے اور یہ پلان بھی ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ یہودی باز تو نہیں آئیں گے۔ یہ دوبارہ بھی تو ایسی تنظیم بنا سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یقیناً یہ لوگ مسلم دشمنی سے کبھی باز نہیں آئیں گے لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ ان کے ناپاک منصوبوں کو وہ ہمیشہ ناکام بنا دیتا ہے۔ جیسے اب سٹارگ کے سلسلے میں ہوا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"آپ کسے فون کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اب یہاں سے تو چیک ملنے سے رہا۔ اب کرنل فریدی کو مبارک باد تو دے دوں۔ شاید مٹھائی کی پارٹی میں کچھ مل جائے ورنہ آغا سلیمان پاشا نے تو مجھے فلیٹ میں ہی نہیں گھسنے دینا اور مجھے سیدھا کان سے پکڑ کر قرض داروں کی طویل قطار کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دینا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا

دیا۔

"اسلامی سیکورٹی کونسل"...... اسی لمحے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے مزاج پیر و مرشد بخیر ہوں گے اور پیر و مرشد کو طویل روحانی دورے کے بعد یقیناً بھاری سا ٹی اے ڈی اے بھی مل چکا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"وعلیکم السلام۔ کیا ہوا۔ کیا تمہارے چیف نے چیک دینے سے انکار کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں روشن ضمیری"...... عمران نے جواب دیا جبکہ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ شاید اس لئے حیران ہو رہا تھا کہ کرنل فریدی کو کیسے معلوم ہو گیا کہ اس نے چیک نہ دینے کی بات کی ہے۔

"اس میں روشن ضمیری کی کیا بات ہے۔ تم نے میرے ٹی اے ڈی اے کی بات کی ہے اور ظاہر ہے یہ بات تم اسی صورت میں کر سکتے ہو جب تمہیں چیک دیئے جانے سے انکار کر دیا جائے ورنہ تم جیسا آدمی ٹی اے ڈی اے کے حقیر بل کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا اور عمران اسے ایسا کرتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اتنے طویل دورے کا ٹی اے ڈی اے حقیر کیسے ہو سکتا ہے۔ ویسے آپ کی بات درست ہے۔ مس جولیا نے چیف کو جو رپورٹ دی ہے اس میں اس نے آپ کا قصیدہ پڑھا ہے کہ آپ نے اس مشین کو آپریٹ کر کے مشن کو فائنل ٹچ دیا ہے ورنہ میں تو ناکام ہو گیا تھا اس لئے اب چیف صاحب اکڑے بیٹھے ہیں کہ تمہیں کوئی چیک نہیں مل سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تم میری بات کراؤ اپنے چیف سے۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ اصل مشن تو تمہاری وجہ سے مکمل ہوا ہے ورنہ میں تو مکمل طور پر دو بار ہٹ ہو گیا تھا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میں اپنے مستقبل کو ہمیشہ کے لئے تاریک نہیں کرانا چاہتا۔ ایک بل نہ سہی بعد میں تو امید ہے ملنے کی اور اگر چیف کا آپ سے براہ راست رابطہ ہو گیا تو بعد میں پیر و مرشد کے مقابل کس نے پوچھنا ہے بے چارے مرید کو"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یوں کیوں نہیں کہتے کہ چیف کا رابطہ مجھ سے ہو گیا تو وہ چیف ہی نہیں رہے گا۔ تمہاری طرح فیلڈ میں دھکے کھاتا پھرے گا"۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا جبکہ بلیک زیرو بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے پیر و مرشد کہ سٹارگ کا ہیڈ کوارٹر تو ختم ہو گیا ہے اس کا مواصلاتی ورکنگ اسٹیشن بھی آپ نے ختم کرا دیا لیکن وہ منصوبے جو انہوں نے پاکیشیا اور مسلم ممالک کے خلاف اب تک تیار کئے ہوں گے وہ تو بہرحال اسرائیل میں موجود ہوں گے اور یہودیوں کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ ان پر عمل درآمد کے لئے سٹارگ سے بھی بڑی کوئی دوسری تنظیم بنا لیں۔ اس صورت میں آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا آپ اسرائیل سے یہ منصوبے حاصل کرنے کے مشن پر کام کریں گے یا نہیں"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران اسے بتا چکا تھا کہ وہ ان منصوبوں کی مائیکرو فلم لے آیا ہے جبکہ عمران اب دوسری بات کر رہا تھا۔

"اگر اس طرح تمہیں چیک مل سکتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چند دنوں کے لئے میرے پاس آ جاؤ اور پھر واپس جا کر اپنے چیف کو وہ مائیکرو فلم دکھا دینا جو تم سٹارگ ہیڈ کوارٹر سے ساتھ لے گئے ہو۔ تمہیں چیک مل جائے گا"...... کرنل فریدی نے

جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ پیر و مرشد کیا واقعی اب روشن ضمیری اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کمال ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر وہی روشن ضمیری۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کہ جب میں مشین آپریٹ کر رہا تھا تو تم اس خصوصی کمرے کی الماری کھول کر اس کی تلاشی لے رہے تھے تو مجھے معلوم نہیں ہو سکتا کہ تم نے وہاں سے کیا کیا اٹھایا ہے۔ میں تو اس لئے خاموش رہا تھا کہ بہرحال اس طرح یہ منصوبے یہودیوں کے ہاتھ دوبارہ نہیں لگ سکیں گے"۔ کرنل فریدی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جولیا کی رپورٹ درست ہے۔ یہ مشن آپ کا ہے اس لئے میں رضاکارانہ طور پر اپنے چیک سے دستبردار ہوتا ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

راڈکس

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

راڈکس ——— گریٹ لینڈ کی ایسی سرکاری تنظیم جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مدمقابل سمجھا جاتا تھا۔

کرنل ہارڈ ۔۔ راڈکس کا چیف جس نے چیلنج سمجھ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن حاصل کیا۔

آسکر ——— ریڈ پاور کا چیف جو خود عمران سے بے حد مرعوب تھا لیکن اس کے ایجنٹ عمران کو کوئی اہمیت دینے کو تیار نہ تھے۔ کیوں ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب راڈکس کا کرنل ہارڈ اپنے ساتھیوں سمیت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کا انتظار کرتا رہ گیا لیکن عمران اور اس کے ساتھی ان کی موجودگی میں اپنا کام کر گزرے۔ کیسے ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب عمران اور اس کے ساتھی کرنل ہارڈ کے مقابل حقیقتاً بے بس ہو گئے۔ کیا واقعی ——— ؟

کیا عمران اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا ——— ؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے واقعات

——— بے پناہ سسپنس پر مبنی ایک منفرد کہانی ———

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد ایڈونچر کہانی

مکمل ناول

ایڈونچر مشن

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

☆ تبت کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ایسا مشن جہاں ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جبڑے کھلے ہوئے تھے۔

مارسیلا جنگل کوئین ایک نیا حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ کردار۔

☆ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان بدھ بھکشوؤں کے روپ میں جب تبت کے جنگلوں میں داخل ہوئے تو۔۔ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچویشن۔

☆ جولیا کو خوفناک جنگل میں جبراً اغوا کر لیا گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان سر پٹخنے کے باوجود جولیا کو تلاش نہ کر سکے۔ جولیا کا کیا حشر ہوا ——— ؟

☆ عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان اور خوفناک یوگیوں اور بدھ بھکشوؤں کے درمیان ہونے والی ایک ایسی جنگ جس کا ہر راستہ موت پر ختم ہوتا تھا۔

جوزف جنگلوں کا بادشاہ ایک نئے اور انوکھے روپ میں۔

☆ ایک ایسا مشن جس کے مکمل ہوتے ہی عمران نے سیکرٹ سروس سے بغاوت کر دی اور پھر خوفناک جنگلوں میں عمران اور جولیا دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کے مقابلے پر ڈٹ گئے۔ وہ مشن کیا تھا ——— ؟

دلچسپ حیرت انگیز تیز رفتار ایکشن اور سنسنی خیز سسپنس

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں خیر وشر کے درمیان انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز جدوجہد

تاروت

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

تاروت شیطان اور اس کی ذریات کی ایک پراسرار شیطانی جہت جس کے ذریعے وہ پوری دنیا کو شیطانی جال میں جکڑنا چاہتے تھے۔

تاروت ایک ایسا شیطانی گروپ جس کی رہنمائی صدیوں پہلے کے ایک پجاری راہول کی روح کر رہی تھی۔

تاروت شیطانی جادو۔ جو انتہائی تیزی سے مصر اور دوسری دنیا میں اس انداز میں پھیلایا جا رہا تھا کہ خیر کی قوتیں مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ جاتیں۔

اسرائیل جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو تاروتی جادو کے تحت لے آنے کے لئے تاروت کے بڑوں سے معاہدے کر لئے۔ پھر کیا ہوا؟

راہول پجاری صدیوں سے مصر کا ایک پجاری جس نے اپنی روح کو عالم ارواح میں جانے سے بچانے کے لئے اپنے معبد کو اس قدر خفیہ رکھا کہ مصر کے بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ بھی اسے دریافت نہ کر سکے۔ لیکن؟

△ وہ لمحہ جب عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ہمراہ راہول پجاری کے معبد کو تلاش کر کے کھولنے اور تاروت جادو کے خاتمے کے لئے مصر پہنچ گیا۔ لیکن؟

△ تاروت جادو کے پراسرار اور شیطان صفت آقاؤں، راہول پجاری کی روح کی شیطانی طاقتوں سمیت شیطان کی خوفناک ذریات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی پراسرار دلچسپ، ہنگامہ خیز اور حیرت انگیز جدوجہد پر مبنی ایسی کہانی جس کی ہر سطر پر صدیوں کے اسرار پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

△ خیر وشر کے درمیان ایسی جدوجہد جس میں ایک طرف شیطان اور اس کی طاقتور ذریات تھیں مگر دوسری طرف اکیلا عمران اور اس کے ساتھی تھے اور خیر کی کوئی بڑی طاقت بھی ان کی پشت پر نہ تھی۔

△ ایک ایسی پراسرار، دلچسپ، ہنگامہ خیز اور انتہائی حیرت انگیز کہانی جس کی ہر سطر پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی خیر کے لئے کی گئی بے پناہ اور پرخلوص جدوجہد کے نشانات ثبت ہیں۔

△ آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟ کیا تاروت جادو ختم ہو گیا ــــ یا ــــ عمران اور اس کے ساتھی شیطان کی بھینٹ چڑھا دیئے گئے؟

خیر وشر کی کشمکش پر مبنی ایک ایسی کہانی
جس کا ہر لفظ اپنے اندر سینکڑوں طلسمات کا حامل ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فورسٹارز کا ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کارنامہ

مکمل ناول

فلاور سینڈیکیٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

انٹرنیشنل میرج بیورو — جس کے طے شدہ رشتوں کا انجام انتہائی ہولناک نکلتا تھا۔

انٹرنیشنل میرج بیورو — جو ایکریمیا میں رہنے والے پاکیشیائی لڑکوں سے پاکیشیائی لڑکیوں کی شادیاں کراتا اور پھر لڑکیاں ایکریمیا پہنچ کر ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جاتیں۔ کیوں ——— ؟

انٹرنیشنل میرج بیورو — جس کے خلاف فورسٹارز نے اپنے مخصوص انداز میں ایکشن شروع کیا تو میرج بیورو کے سرکردہ افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ پھر ——— ؟

فلاور سینڈیکیٹ — جس کے خلاف کارروائی کرنے اور گمشدہ پاکیشیائی لڑکیوں کی برآمدگی کے لئے فورسٹارز جب عمران کی سرکردگی میں ایکریمیا گئے تو انتہائی حیرت انگیز واقعات کا آغاز ہو گیا۔

دلچسپ اور انتہائی سنسنی خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سنیک کلرز کا ایک انتہائی دلچسپ کارنامہ

مکمل ناول

بلیک ماسک

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک ماسک اسلحہ سمگل کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم جس کا سیٹ اپ پاکیشیا میں بھی تھا۔

سنیک کلرز جس نے پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک علاقے میں غنڈوں اور بدمعاشوں کے اڈوں کے خاتمے کا مشن ہاتھ میں لیا اور پھر معاملہ بلیک ماسک تک پہنچ گیا۔

بلیک ماسک جس نے جوانا اور ٹائیگر دونوں کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا اور پھر ان دونوں پر خوفناک قاتلانہ حملے شروع ہو گئے۔ کیا وہ بچ سکے ——— یا ——— ؟

استاد کالو ٹاگورا کے علاقے کا سب سے بڑا بدمعاش جو بلیک ماسک کا پاکیشیا میں سیٹ اپ کا انچارج تھا اور جس نے جوانا اور ٹائیگر دونوں کے خاتمے کے لئے غنڈوں اور بدمعاشوں کی پوری فوج مقابلے پر اتار دی۔ پھر کیا ہوا ——— ؟

وہ لمحہ جب جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عمران بھی استاد کالو کے شکنجے میں پھنس گیا۔ کیسے ——— اور ان کا انجام کیا ہوا ——— ؟

کیا سنیک کلرز اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ واقعات، تیز اور ہولناک ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعی منفرد ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

مثالی دنیا

مکمل ناول
سپیشل نمبر

مثالی دنیا کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ہے

مثالی دنیا جہاں کرہ ارض کی طرح زماں و مکاں کی کوئی قید نہیں ہے۔ انتہائی پراسرار دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا۔

مثالی دنیا جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کر لیا۔ ایسا طریقہ کہ کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس جس نے یہ طریقہ چوری کر لیا اور پھر اس نے علی اعلان مثالی دنیا میں آمدورفت شروع کر دی۔

فاسٹ کلرز پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔

ڈاکٹر رونالڈ جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے پر مجبور کر دیا۔ یہ خاتون کون تھی؟ کس طرح کی تھی اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

انتہائی پراسرار اور حیرت انگیز سچوئیشن

پروفیسر اسٹائن ایک یہودی ماہر روحانیت جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا۔ کیا وہ اپنے اس بھیانک منصوبے میں کامیاب ہوا؟

نور جبین مثالی دنیا سے آنے والی دوشیزہ جو اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی خواہش کی اور پھر اچانک ہی فضا میں تحلیل ہو گئی۔ وہ کون تھی؟

عمران جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

➤ وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایکسٹو کی اصلیت ظاہر ہونے کا یقینی خطرہ پیش آ گیا۔ کیا واقعی ایکسٹو کی اصلیت سیکرٹ سروس پر ظاہر ہو گئی؟

مثالی دنیا میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا تھا۔ کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں؟

انتہائی تحیر خیز، قطعی انوکھی اور منفرد کہانی

ایک ایسی کہانی جو روحانی اسرار و رموز

اور

جاسوسی ایکشن و سسپنس کا حسین امتزاج ہے

آج ہی اپنے قریب ترین بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان